جلد اوّل

ناموسِ ختمِ نبوت

مع

دلیلِ عقیدہ ولایت
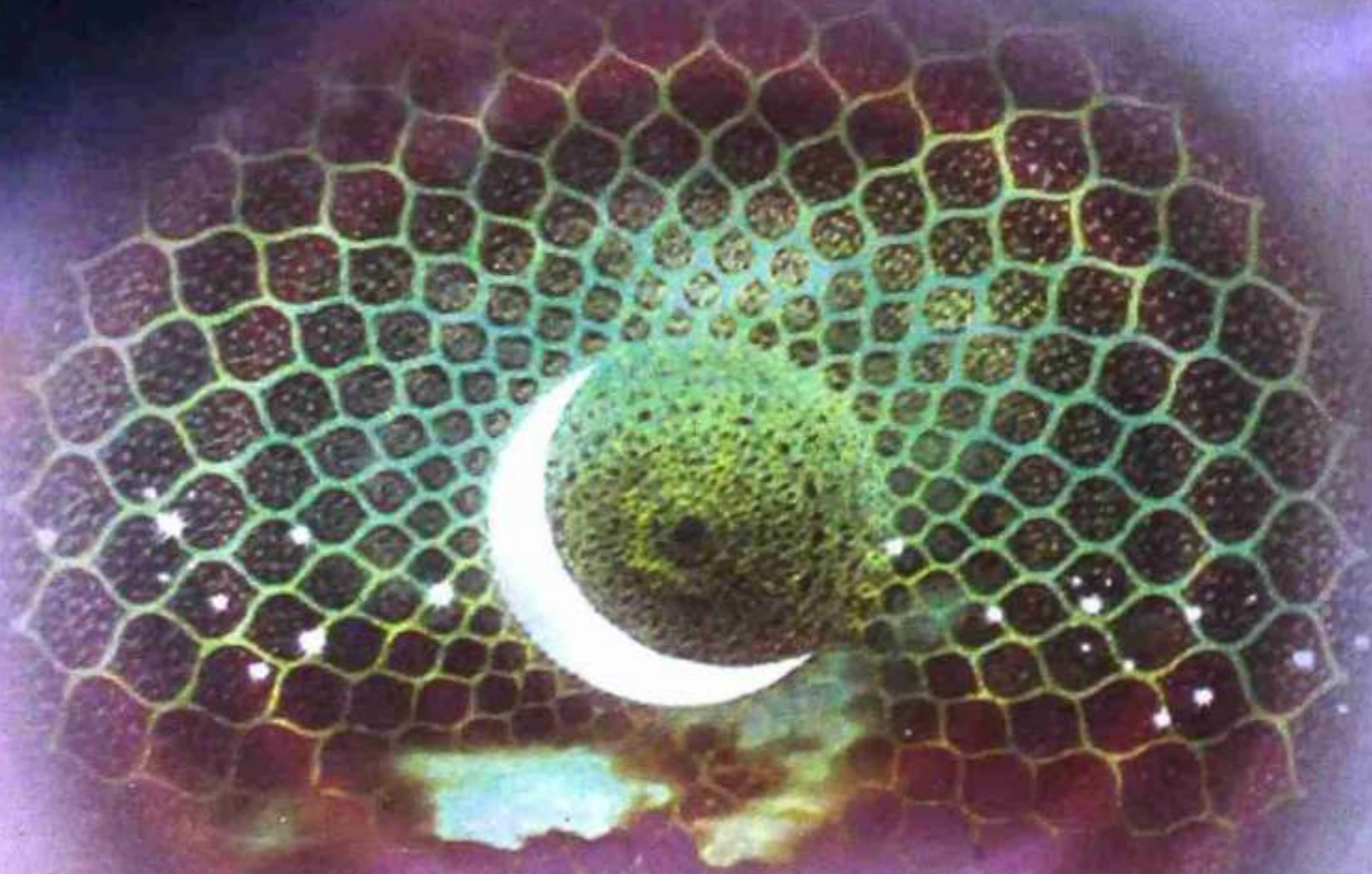
اثبات ختم نبوت پر وکیلِ آلِ محمدؐ حضرت مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیلؒ کے دلائل کا خلاصہ

ماکان محمد آباء احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (القرآن)

ناموس ختم نبوت
مع
دلیل عقیدہ ولایت

جلد اول

اہل اسلام سنی شیعہ اہل حدیث علماء خصوصاً حضرت مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی مناظر اسلام کے اثبات ختم نبوت پر قومی اسمبلی پاکستان میں مباحث علمیہ کا خلاصہ ملاحظہ ہو

زائیت خالصیت بارے حقائق سے پردہ اٹھتا ہے

مرتب

از قلم محقق خطیب

محقق اسلام الشیخ ابوحمزہ بشیر احمد بن محمد عبداللہ الحافظ الخطیب الانصاری فاضل دمشق

قسم التالیف والترجمۃ

تشویق وفرمودہ

محترم آغا السید لعل بادشاہ سجادہ نشین آستان عالیہ اسد آباد دینہ جہلم پنجاب

الحسین اکیڈمی۔ واقع شیعہ اسٹیٹ سرگانی بلوچ، کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ

نام کتاب	:	ناموس ختم نبوت مع دلیل عقیدہ ولایت
مرتب	:	از قلم حقیقت رقم محقق بشیر احمد خطیب الانصاری فاضل دمشق
نظر ثانی	:	محترم السید قمر عباس بخاری سجادہ نشین دربار پنج پیر گجر خاں راولپنڈی
تشویق	:	محترم آغا السید لعل بادشاہ خلف الرشید آغا السید سردار علی جان مرحوم، دینہ جہلم
فکری معاونت	:	محترم علامہ غلام مصطفیٰ انصاری فاضل دمشق امام جمعہ جماعت دربار پیر قتال جلالپور پیروالا
تعداد	:	ایک ہزار
بار	:	دوئم
تاریخ اشاعت	:	22 فروری 2010ء
ناشر	:	جامعہ ولایت علیؑ ابن ابی طالب سرگانی روڈ نزد دربار سید راجن شاہ مجتہد لیہ
قیمت	:	500 روپے پاکستانی

وضاحت از ادارہ: کمپوزنگ کی ہر ممکن اصلاح کی گئی ہے۔ املاء میں غلطی رہ گئی ہو تو ادارہ کو مطلع کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح کی جاسکے۔ شکریہ۔ (سیکرٹری ادارہ) ملک غلام مرتضیٰ انصاری

انتساب

دلیل ختم نبوت ولی برحق، حضرت امام مہدیؑ کے نام جن کی مقدس آمد کے تمام اہل اسلام کیا پوری انسانیت بے تابی سے منتظر ہے۔ اور شب وروز دست بدعا ہے، کہ اے رب العالمین اس صاحب تکوین ولی امر خلیفہ کو بھیج جو تیری حجت حق ہے جس کے پاک ہاتھوں سے ناانصافی ظلم وجور کی شب دیجور ختم ہوگی اور عدل وانصاف کی صبح کا سویرا ہوگا۔ اے ہمارے خدا تیری توحید کا پرچم چاردانگ عالم میں بلند ہوگا۔

اور اہل اسلام سرخرو ہوں گے۔ انشاءاللہ

ھدیہ تشکر

فرمان نبی خاتم سید المرسلین حضرت محمدؐ عربی ہے۔

من لم یشکر الناس لم یشکر اللّٰہ: جو دینی امور میں مدد کرنے والوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر گزار بندہ نہیں بن سکتا۔ میری اس ضخیم کتاب کی طباعت میں درج ذیل مومنین نے دل کھول کر تعاون فرمایا ہے۔ خیلی ممنون آقایان محترم: محترم ڈاکٹر السید ظہیر الحسن رضوی، محترم راجہ ذوالفقار علی آف ملکوال مقیم اسپین، محترم منور مشتاق سہیل مقیم اسپین یورپ، محترم جعفر حسین جعفری، محترم احسان الٰہی رحمان، محترم السید نجم عباس رضوی، محترم سکندر حسین ناگرہ، محترم السید شاہد عباس رضوی، محترم السید صفدر رضا رضوی، محترم السید فیاض حسین شاہ مقیمان سیالکوٹ، محترم جعفر عباس رضوی مقیم جرمنی، محترم السید قمر عباس بخاری باغ سیداں، محترم راجہ ریاض حسین، محترم راجہ ذوالقرنین یوسف چک راجگان گجر خان، محترم السید ناظم حسین نقوی اور محترم چودھری افتخار حسین مقیمان لنڈن۔ نصف مصارف ان محترم مومنین نے ادا کئے بقیہ نصف بندہ نے خود ادا کیے ہیں، قارئین محترم سے درج بالا مومنین کے بزرگوں کی روح کے ایصال ثواب کے لیے فاتحہ کی استدعا ہے۔

فہرست کتاب جلد اوّل

صفحہ	مضامین	شمار

ملت اسلامیہ کا سرمایہ ہیں یہ علمائے عظام

ہر صدی قرن میں اسلامی مکاتب فکر سے ایسے جید عظیم علماء پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے علم، حلم مدبرانہ حکمت عملی سے سنی شیعہ کو متحد کر کے دفاع ناموس اسلام کیا ہے۔ ان جید علمائے عظام میں، علامہ شاہ احمد نورانی، علامہ مفتی محمود، علامہ غلام غوث ہزاروی، علامہ ظفر احمد انصاری، علامہ پروفیسر غفور احمد، علامہ السید ابوالاعلی مودودی، علامہ حافظ کفایت حسین، علامہ عطاء اللہ شاہ بخاری، علامہ محمد ابراہیم سیالکوٹی، علامہ مظہر علی اظہر، علامہ مفتی جعفر حسین فاضل لکھنو، علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی، علامہ محمد صدیق تاندلوی، علامہ سید علی نقی، علامہ سید سلیمان ندوی، علامہ احسان الٰہی ظہیر اہل حدیث اور علامہ شورش کاشمیری ہیں۔ بندہ نے ان بزرگ اعلام کے بیانات اور تحقیقی کتب کے حوالہ جات کو بطور سند نقل کر کے عقیدہ ختم نبوت بارے ملت اسلامیہ کے تمام مکاتب فکر کے متفقہ دینی موقف کو پیش کیا ہے۔ یہ تمام علماء مسلم امہ کا دینی سرمایہ تھے جنکی لکھت کتب سے استفادہ کرنا بلا امتیاز مسلک مکتب کے امت مسلمہ کا دینی حق ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

ملاحظہ شیخ محمد حسین ڈھکو کا دعویٰ نبوت

شیخ محمد حسین ڈھکو سرگودھوی نے مثل مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت کر دیا' مرزا کو انگریز نے کہا تم دعویٰ نبوت کرو تو ہم ہمنواء ہونگے' ڈھکو سرگودھوی کو اس کے استاد گرو جواد تبریزی نے کہا ڈھکو تم دعویٰ نبوت کرو میں تجھے نبی مان کر تیرا ہمنوا ہوں گا

مرزا قادیان نے 1901ء میں دعویٰ نبوت کیا اور محمد حسین ڈھکو سرگودھوی نے 2004ء جون۔ قم ایران میں گلاب شاہ کی تصویر والے ممبر پر اعلان کیا

قول ڈھکو یہ ہے میرے استاد جواد تبریزی نے کہا آغائے محمد حسین اگر شما دعویٰ نبوت بکنی اوّل کسی کہ بشما ایمان آرد من می باشم۔ حوالہ از سی ڈی البم خطاب در قم مجلس مذاکرہ طلباء غاص 2004ء جون

شیخ محمد حسین ڈھکو سرگودھوی کا یہ دعویٰ نبوت اہل اسلام بالخصوص علمائے کرام کیلئے قابل عبرت تازیانہ ہے

پچاس عاشقان رسول کی خدمات

ایں سعادت بزور بازو نیست

گر نہ بخشد خدائے بخشندہ

قومی اسمبلی پاکستان سیشن 1974ء میں یکم اگست سے 6 ستمبر 1974ء تک درج ذیل اہل قبلہ مسلم علماء، زعماء نے مرزا ناصر احمد قادیانی کے جرح جواب جرح کے تقریری مناظرہ اور مرزائی محضر نامہ کے تحریری ناطق جواب لاجواب قولاً تقریراً پیش کرنے، متفقہ موقف ملت اسلامیہ لکھنے، وکالت ختم نبوت کرنے اور بیداری مسلم مکاتب فکر کے ساتھ مسلم امہ کو متحد کرنے میں درج ذیل سنی، شیعہ، اہل حدیث محترم علمائے کرام زعمائے عظام نے عملاً اپنی خدمات پیش کیں۔ ☆ مولانا محمد زمان اچکزئی بلوچستان ☆ مولانا عبیداللہ انور ☆ مولانا محمد اجمل خان ☆ مولانا غلام علی اوکاڑوی ☆ مولانا محمود علی رضوی ☆ میاں طفیل محمد ☆ جناب علامہ علی جیلانی ☆ مولانا غلام اللہ خان ☆ علامہ عبدالحکیم ☆ علامہ شاہ احمد نورانی ☆ جناب پروفیسر عبدالغفور ☆ علامہ عبدالحق ☆ علامہ نعمت اللہ ☆ علامہ سید عنایت شاہ بخاری ☆ سید محمود شاہ گجراتی ☆ مولانا محمد اسحاق چیمہ ☆ علامہ حکیم عبدالرحیم اشرف ☆ علامہ غلام غوث ہزاروی ☆ علامہ صدرالدین الشہید ☆ علامہ عبدالمصطفی الازہری ☆ علامہ مفتی محمود ☆ علامہ ظفر احمد انصاری ☆ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی مناظر شیعہ ☆ علامہ مفتی زین العابدین ☆ علامہ عبدالقادر روپڑی ☆ علامہ تاج محمود ☆ علامہ محمد شریف جالندھری ☆ علامہ احسان الٰہی ظہیر ☆ علامہ عبدالستار نیازی ☆ علامہ علی غضنفر کراروی ☆ علامہ عبدالکریم ☆ علامہ صاحبزادہ افتخار الحسن ☆ علامہ صاحبزادہ فضل رسول حیدری ☆ علامہ محمد شاہ امروٹی ☆ علامہ عبدالواحد ☆ علامہ آغا شورش کاشمیری ☆ جناب السید مظفر علی شمسی ☆ جناب السید عباس حسین شاہ گردیزی ملتان ☆ جناب صاحبزادہ فاروق علی خان اسپیکر قومی اسمبلی ☆ جناب اٹارنی جنرل یحیٰی بختیار ☆ جناب عبدالحفیظ پیرزادہ وفاقی وزیر قانون ☆ ☆ علامہ آغا عبدالحسن مبین سرحدی ☆ شیخ بشیر احمد خطیب الانصاری ☆ سید حسین عارف ☆ چوہدری جہانگیر علی ☆ چوہدری عبدالمجید جتوئی ☆ غلام رسول تارڑ ☆ عبدالعزیز بھٹی ☆ مولا بخش سومرو ☆ سابق وزیر خزانہ نواب خان مظفر علی خان قزلباش لاہور ☆ محافظ ناموس ختم نبوت رہنمائے عالم اسلام لیڈر آف دی ہاؤس ایوان 1974ء قومی اسمبلی پاکستان جناب آغا ذوالفقار علی بھٹو شہید چیئرمین پیپلز پارٹی وزیراعظم پاکستان کی قیادت میں مسئلہ مرزائیت علم و دلیل حقائق و شواہد کی روشنی میں قانوناً حل ہوا۔

''کتاب ھذا لکھنے کی وجہ''

علیکم سواء القصد لافل حد کم = فقد اصبح الاسلام للکفر قاھراً

سات ستمبر تحریک ختم نبوت کی کامیابی اور عقیدہ ختم نبوت کی عالمی تشہیر کا دن ہے۔ اس مقدس دن کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تمام مذہبی قومی اخبارات متداول موقر مستند روز ناموں میں عقیدہ ختم نبوت پر اہل حدیث سنی علماء کے مضامین کثرت سے چھپتے ہیں جنہیں ملک کے خواص وعوام پڑھتے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ شیعہ اسلامی دینی موقف در بارہ ختم نبوت نہ کسی اہل مدرسہ ومحراب اہل منبر علماء خطباء شیعہ ذاکر مولوی نے مذہبی قومی اخبارات کو کبھی کوئی مضمون بھیجا ہے نہ ہی ختم نبوت کے موضوع پر کسی شیعہ مستند اہل قلم کی کوئی کتاب مارکیٹ میں دیکھی دستیاب پائی گئی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ شیعہ افاضلین قم ونجف' محقق علماء بھی سنی بریلوی' دیو بندی' اہل حدیث علماء کی طرح ختم نبوت پر مستند کتاب یا علمی مضامین لکھ کر قومی اخبارات روز ناموں کو بھیجیں تا کہ شیعہ اسلامی موقف در بارہ عقیدہ ختم نبوت علمی دنیا پڑھ سکے اور شیعہ اسلامی تشخص شیعہ اعتقادات سے جان کاری حاصل ہو۔ کیونکہ شیعہ مسلمان فقط ہندو پاکستان ہی میں نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کی بہت بڑی آبادی ہے اور عالم اسلام کے دس بڑے ممالک میں شیعہ مسلمانوں کی اکثریت اور حکومتیں ہیں۔ اس مقتدر مسلم قوم کی طرف سے اپنے اسلامی تشخص کی تشہیر کیلئے عقیدہ ختم نبوت پر لٹریچر ہونا چاہئے۔ تا کہ اس علمی تحقیقی خلا کو پُر کیا جا سکے۔

برادر محترم علامہ مشتاق حسین جعفری صدر تحریک تحفظ حقوق جعفریہ پاکستان' مجلس عمل علمائے منبر و ذاکرین حسینؑ کے صدر محترم سلطان الذاکرین الحاج السید صابر حسین شاہ بہل' صدر انجمن بانیان عزاداری حسین پاکستان' محترم الحاج راجہ ریاض حسین جعفری چک راجگان' محترم السید قمر عباس بخاری سجادہ نشین دربار پنج پیر گوجر خان نے دینی تبلیغی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے دوران زیارات مقدسہ سیدہ معصومہ زینبؑ شام' حوزہ علمیہ زینبیہ دمشق میں وقت ملاقات مجھے اس اہم موضوع پر لکھنے کی طرف متوجہ کیا میں نے اپنے اسلامی دینی فریضہ سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے یہ مستند تحقیقی کتاب ۔ لکھی ہے جس کو پڑھ کر اہل علم حضرات عقیدہ ختم نبوت کی محکم قرآنی دلیل وضمانت ولایت علی سے عرفان حاصل کر سکتے ہیں اور شیعہ علماء کی تحریک تحفظ ختم نبوت میں عملی اسلامی خدمات کا ریکارڈ ملاحظہ کر سکتے ہیں جنہوں نے ہندو پاکستان کے اہل حدیث سنی دیو بندی بریلوی علماء کے ساتھ مل کر سرانجام دیں' بلکہ تحریک تحفظ ختم نبوت میں 1910ء سے 1974ء تک ہراول دستہ کا معیاری اسلامی کردار پیش کیا۔ خود بندہ محقق خطیب نے اپنے استاد محترم مجاہد تحریک ختم نبوت مبلغ اعظم حضرت علامہ محمد اسماعیل مناظر شیعہ بانی درس آل محمد فیصل آباد کی زعامت میں آپ کے معاون کی حیثیت سے ساتھ تھا۔ 1974ء چودہ اگست سے سات ستمبر تک قومی اسمبلی کی کارروائی اور مرزائیوں احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے علمی مباحثہ' تحریری' تقریری جرح جو مکمل مدلل مناظرہ تھا اس میں برابر شریک رہا۔ جس کے مولانا آغا عبدالحسن مبین سرحدی' مولانا سید حسین عارف نقوی آف اسلام آباد اور مولانا محمد ثقلین کاظمی زندہ شاہد ہیں ہمارے سوا کوئی بھی مدعی علم واجتہاد اس عظیم قومی دینی معرکہ میں ہرگز شریک نہ تھا۔

ایں سعادت بزور بازو نیست ...... گر نہ بخشد خدائے بخشندہ

فمن مبلغ فتیان قومی الوکۃ ...... بانی من اجادل من کان کافراً

ماہرین علم وفن کا علمی اسلوب

جید ماہرین علم وفن کا صدیوں سے یہ قیم اُصول اور متداول علوم میں پکا کھرا اسلوب ہے کہ وہ کسی نظری، تاریخی موضوع کو ایجاب وسلب کی ترازو میں تولے بغیر انتاج نہیں کرتے۔ بلکہ موضوع کے عوارضات ذاتیہ کی مدلل مباحث میں موضوع کے ومالہ وماعلیہ پر بغیر کسی بخل تعصب کے دلائل عقلیہ ونقلیہ کی روشنی میں کھل کر بحث کرتے ہیں۔ اور ایصال الی المطلوب میں قاری کے لئے سہل راستہ فراہم کر کے حجت حق کو روز روشن کی طرح واضح کر دیتے ہیں۔

قادیانی احمدی فتنہ کو بے نقاب کرنے میں مسلم سنی وشیعہ علمائے کرام نے قومی اسمبلی پاکستان سیشن 1974ء اگست تا 7 دسمبر 1974ء تک جدل احسن کا یہی علمی اسلوب اپنا کر ایسا احقاق حق اور ابطال باطل فرمایا کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا مکمل ایوان قومی اسمبلی مع اپنے قائد ایوان جناب محترم آغا خو ذوالفقار علی بھٹو شہید وزیر اعظم پاکستان کے بیک زبان ہاتھ اٹھا کر تسلیماً معلن ہو کر پکار اٹھا کہ بلاشک وشبہ مرزائی قادیانی احمدی مع اپنے فرقوں جماعتوں کے منکرین عقیدہ ختم نبوت، گستاخان سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم العربی ہیں۔ اور غیر مسلم ہیں ملاحظہ ہو اسمبلی کاروائی کا خلاصہ مع دلائل ختم نبوت از قلم جید علمائے سنہ وشیعہ۔

لم یصح فی الاعیان شئی

متی احتاج النهار الی دلیل

مجلس تحفظ ختم نبوت اور مسلم مکاتب فکر کا اتحاد و جہاد

تحریک ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے امتناع قادیانیت میں سب سنی شیعہ دیوبندی بریلوی، اہل حدیث، سنّی مسلمان ایک اور نیک تھے۔ اور ہر مشکل مرحلہ میں متحد ہو کر ایک دوسرے کا ساتھ دیا۔ حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو کتاب۔ تاریخی دستاویز۔ تالیف حضرت مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی، پسند و فرمودہ۔ حضرت شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ 162-166۔

آیت اللہ غفران مآب سے لے کر انور شاہ کاشمیری علامہ حافظ کفایت حسین سے علامہ عطاء اللہ شاہ بخاری تک علامہ مظہر علی اظہر سے علامہ احتشام الحق تھانوی تک علامہ علی نقی مجتہد سے لے کر علامہ از سید سلیمان ندوی تک علامہ مفتی محمود سے علامہ مفتی جعفر حسین تک۔ علامہ شاہ احمد نورانی سے علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی مناظر شیعہ تک۔ علامہ صدر الدین رفاعی، علامہ پروفیسر محمود احمد غازی و علامہ تاج الدین حیدری تک علامہ ڈاکٹر طاہر القادری اور علامہ علی غضنفر کراروی تک، اور السید مظفر علی شمسی سے علامہ عزیز الرحمٰن جالندھری تک، سب کے سب محترم علمائے کرام عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ و ابلاغ میں متحد ایک ہیں۔ اللہ ان بزرگ علمائے اعلام کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین

جلد دوئم کے موضوعات

قومی اسمبلی 1974ء میں مرزائی احمدی قیادت پر علمائے اسلام سنی شیعہ اہل حدیث علماء نے جرح فرمائی۔

۱۔ مرزا ناصر احمد خلیفہ مرزا غلام احمد قادیان
۲۔ صدر الدین احمدی سربراہ لاہوری گروپ
۳۔ عبدالمنان عمر لاہوری پر جرح۔
۴۔ مسعود بیگ لاہوری گروپ پر جرح۔
۵۔ اٹارنی جنرل کا بیان در بابت قادیانیت
۶۔ وفاقی وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ کا بیان
۷۔ قائد ایوان محافظ عقیدہ ختم نبوت جناب محترم وزیر اعظم پاکستان آغا ذوالفقار علی بھٹو چیئرمین پاکستان پیپلز پارٹی پاکستان کا بیان
۸۔ پاکستانی عدالتوں کے فیصلے۔
۹۔ امتناع قادیانیت کا قانون۔
۱۰۔ ضیاء دور میں علماء سنہ و شیعہ کی 84-83 تحفظ ختم نبوت کے لئے خدمات

یہ تمام تر تفصیل، کتاب ہذا کی جلد دوئم میں ملاحظہ کریں۔ جو تحریر کے مراحل میں ہے۔

اس کتاب کی طباعت کیلئے مخیّر حضرات سے تعاون کی پرزور اپیل ہے۔

مقصد تحریر

''قابل عبرت ہے یہ سب کچھ''

قد جاءکم من اللّٰہ نور و کتاب مبین

الرحمٰن۔ علم القرآن

خلق الانسان علمہ البیان''

من الناس من یشتری

نفسہ ابتغاء مرضات اللّٰہ''

نوری السُّبل

مؤلفہ

سید المحققین رئیس المدققین استاذ العلماء عمدۃ الصلحاء

حضرت العلامہ السید گلاب علی شاہ المعروف گلاب شاہ النقوی البخاری

مدظلہ العالی بامتداد الایام واللیالی

(المدرس الناظم الاعلیٰ للجامعۃ العربیۃ مخزن العلوم الجعفریۃ شیعہ میانی ملتان پاکستان)

نشر کردہ

عالم نبیل، فاضل جلیل فخر العلماء زین الاتقیاء السید محمد نقی النقوی البخاری

مدرس الجامعۃ المذکور فرزند ارجمند حضرت علامہ مؤلف موصوف،

۳۹۳

انسان لفظِ کلی ہے، اور ہر وہ لفظ جو کلی ہو اس کا کلیات خمسہ، نوع، جنس، فصل خاصہ اور عرض عام، میں سے کسی ایک کا مصداق ہونا ضروری ہے، اور چونکہ انسان نوع کے علاوہ دیگر چاروں مذکورہ کلیات میں سے کسی کا مصداق ہو نہیں سکتا، لہذا وہ نوع کا ہی مصداق ہے اور سابقاً تحریر ہو چکا۔ کہ نوع حقیقی کے سارے افراد متفقۃ الحقیقت ہوتے ہیں، اس لیے انبیاء، ائمہ، مومنین، منافقین، کافرین، علماء، جہلاء، فساق، صلحاء، لئام، شرفاء وغیرہ سب انسان ہیں، جو کہ متفقۃ الحقیقت ہیں کیونکہ انسان ہونے میں سب کا اشتراک ہے،

هلموا الی عمل الاسلامی الامثل

باہمی اتحاد نعمت خدا ہے دعا ہے اللہ جل شانہ اتحاد وحدت کی نعمت سے مسلم امہ کو مالا مال فرمائے اسلام قرآن کی دعوت الفت' اخوت اور اتحاد ہے واذکروا نعمۃ اللہ اذ کنتم اعداءً فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہٖ اخواناً۔ (القرآن)

اور اے نو مسلم عربوا۔ اللہ کی اس نعمت کا ذکر کرو جب تم اس حال میں تھے کہ باہم دشمن تھے اور اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت محبت ڈال دی پس تم اس نعمت کی صحبت کے شرف سے مشرف ہو کر اخوان بھائی بھائی بن گئے۔ اہل اسلام مسلم فرق سنی شیعہ اہل حدیث مسلمانوں کا متفق علیہ عقیدہ اسلامی قرآنی الہامی معنوی اور روحانی نورانی نظریہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔ ختم نبوت کو ماننے کی وجہ سے مسئلہ خلافت امامت پر کھلے تاریخی فقہی اختلاف کے باوجود سنی شیعہ اہل حدیث مسلمان ہیں۔ اور عالم اسلام کے پچاس سے زیادہ مسلم ممالک کی حکومتیں۔ صدر۔ بادشاہ۔ حاکمین۔ اراکین پارلیمنٹ۔ انتظامی ادارے۔ عدلیہ۔ تھنک ٹینک۔ دینی مدارس جامعات۔ حوزات علمیہ اسلامیہ کے جید ذمہ دار علماء اعلام۔ مفتی۔ مجتہدین۔ اسکالرز حضرات ایک دوسرے کو مسلمان مانتے ہیں۔ باہمی وحدت کے داعی ہیں اور اکٹھے مکہ جا کر حج کرتے ہیں۔ الحمدللہ علی ذالک۔ اور سنی شیعہ اہل حدیث مختلف ممالک میں رہ بس کر امت اسلامیہ کا جزو لاینفک ہیں۔ کئی ممالک میں اہلسنت کثرت سے رہتے ہیں۔ اور کچھ ممالک میں شیعہ اہل حدیث کثرت کے ساتھ آباد ہیں۔ جیسے سعودیہ، ایران، عراق، لبنان، شام، بحرین، الجزائر، تیونس، امارات، کویت، یمن، مصر، افریقہ، روس، ترکمنستان، ازربائیجان، قازقستان، تاجکستان، چین، سری لنکا، ہند، مالدیپ، ہسپانیہ، سویزرلینڈ، جاپان، یورپ وغیرہ اسلامی ایران، مصر، سعودیہ وحدت امت مسلمہ کے لئے پیش پیش ہیں بطور ثبوت ملاحظہ ہو مکہ کانفرنس کی یہ تصویر مبارک جس میں امام کعبہ، سعودیہ کے بادشاہ خادم حرمین شریفین شاہ عبداللہ سعودی، آیت اللہ ہاشمی رفسنجانی سربراہ شوریٰ مصلحت اسلامی ایران ایک ساتھ کھڑے ہیں۔ اور عملاً مسلم اُمہ کو دعوت اتحاد دے رہے ہیں۔ اللہ کرے وحدت اُمت کا خواب پورا ہو۔ آمین ثم آمین۔
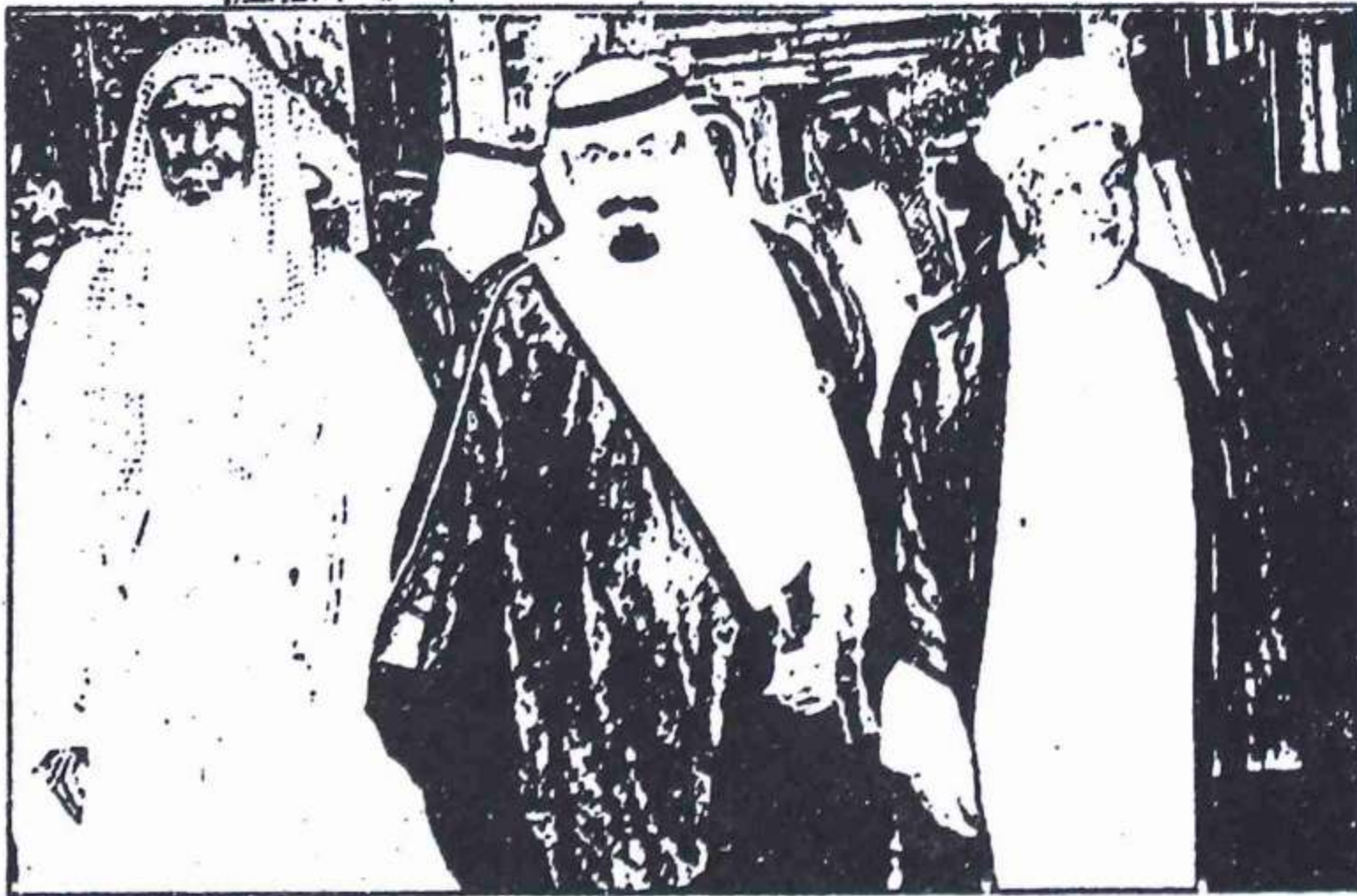
مکہ المکرمہ: سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ، ایران کے سابق صدر ہاشمی رفسنجانی اور امام کعبہ بین الاقوامی اسلامی کانفرنس میں شرکت کیلئے آ رہے ہیں

کتاب میں کیا ہے؟

مسئلہ ختم نبوت پر لکھی گئی یہ کتاب تحقیقی دستاویز ہے جس میں تمام مسلم مکاتب فکر کے جید علمائے اعلام کے اس مدلل علمی مواد کو خلاصہ کر کے لکھا گیا ہے۔ جو مہ شاہ احمد نورانی' علامہ مفتی محمود' علامہ ظفر احمد انصاری' علامہ غلام غوث ہزاروی' علامہ احسان الٰہی ظہیر اور شیعہ مناظر علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی نے مرزائی محضر نامہ کے جواب الجواب میں متفقہ موقف اسلامیہ در عقیدہ ختم نبوت از طرف ملت اسلامیہ لساناً قلماً پیش کیا تھا۔ جس کو سن پڑھ کر موقر اراکین قومی اسمبلی پاکستان نے 1974ء ستمبر کو متفقہ قرارداد کے ذریعے سنی شیعہ اہل حدیث حضرات کو مسلمان تسلیم کیا اور مرزائیوں' احمدیوں' قادیانیوں کو غیر مسلم ڈیکلیئر کیا ؍حدت مسلم امہ کے اعلیٰ ترہدف کو سامنے رکھتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے اثبات پر یہ کتاب ہدیہ قارئین محترم ہے۔ (ادارہ)

بمناسبة ذكرى الاسراء و المعراج اقامت الجماعة الاسلامية ندوة فكرية فى الجامع العصرى الكبير فى السوريه سيده زينبؑ بتاريخ ٧ أزار ١٩٨٩ م۔ شارك فى الندوة سماحة السيد محمد حسن الامين وزير الاوقاف جمهورية لبنان ، فضيلة الشيخ سيد بركة المبعد من فلسطين و مؤلف المشهور فى باكستان الشيخ محقق بشير احمد خطيب الانصارى۔

بمناسبة ذكرى الاسراء و المعراج اقامت الجماعة الاسلامية ندوة فكرية فى الجامع العصرى الكبير فى السوريه سيده زينبؑ بتاريخ ٧ أزار ١٩٨٩ م۔ شارك فى الندوة سماحة السيد محمد حسن الامين وزير الاوقاف جمهورية لبنان ، فضيلة الشيخ سيد بركة المبعد من فلسطين و مؤلف المشهور فى باكستان الشيخ محقق بشير احمد خطيب الانصارى۔

رکن اسلام عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ واجب دینی ہے

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

افسوس یہ ہے کہ علم و بیداری کے اس حساس دور میں مدینہ یونیورسٹی سے لیکر جامعۃ الازہر مصر، حوزہ علمیہ قم سے حوزہ علمیہ نجف اشرف تک، لبنان وشام سے الجزائر تیونس تک کے دینی اداروں اور عالم اسلام کے بقیہ حوزات علمیہ مدارس کے علماء، مفتی، مراجع دینی، مجتہدین سکالرز مدعیان علم و تحقیق نے آج تک فقہ، تاریخ، سیرت اور فقہی فروعی مسائل پر بہت کتب لٹریچر لکھا ہے۔لیکن عقیدہ ختم نبوت جو مثل عقیدہ توحید، نبوت، معاد، امامت کے اساس دین اسلام اور اصل رکن دین ہے اس متفق عقیدہ اسلامی پر علماء حضرات نے بہت کم لکھا چھاپا ہے جس کا کھلا نقصان یہ ہوا ہے کہ جمہور مسلمین سے ایک کروڑ کے قریب ہندو پاکستان بنگلہ دیش، امارات افریقی عرب ممالک یورپ میں رہنے والے فقہ حنفی کے مقلد حضرات نماز روزہ کی پابندی کے باوجود ناموس عقیدہ ختم نبوت کے گستاخ بن کر عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہو کر کہ۔مرزا غلام احمد قادیانی ہند کی جعلی نبوت کو مان کر ملت اسلامیہ سنی شیعہ اہل حدیث سے علیحدہ راہ اپنا کر دنیا و آخرت تباہ کر چکے ہیں۔اور تفریق بین المسلمین کا سمبل بن چکے ہیں۔ اور حالاً استعمار کی کاسہ لیسی میں مصروف ہیں۔دین اسلام اُمت مسلمہ کے اس نقصان کے ذمہ دار علماء حضرات ہیں۔

جنہوں نے قرن در قرن قلم کتاب سے فروعی اختلافات کو تو ہوا دی لیکن مقام نبوت عظمت کمالات نبوت کو چھپایا اور ناموس ختم نبوت کا کماحقہ علمی نظری اعتقادی تعارف نہ کرایا نہ دفاع ختم نبوت کی ذمہ داری کو کماحقہ نبھایا۔ اللہ علماء کی غفلت کو معاف فرمائے۔

تاہم توکل بخدا کرتے ہوئے من بندہ محقق بشیر احمد خطیب نے اپنی شرعی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے ناموس عقیدہ ختم نبوت کے دفاع میں یہ مبسوط علمی تحقیقی کتاب لکھی ہے۔اور مرزائیت واحمدیت کے خلاف 5 اگست 1974ء سے 7 ستمبر 1974ء تک قومی اسمبلی پاکستان میں اکابر جید بزرگ سنی شیعہ اہل حدیث علماء کے عقیدہ ختم نبوت بارے سو سے زیادہ پیش کردہ تقریری، تحریری ناطق قیم دلائل کا خلاصہ بھی درج کیا ہے۔تاکہ عصر حاضر کے پڑھے لکھے علماء دفاع عقیدہ ختم نبوت کے عظیم تر اعلیٰ حدف میں دامے درمے سخنے قدمے قلمے متحد ہو کر سہیم ہونے کی سوچیں۔اور امت مسلمہ کو متحد کر کے دین اسلام کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کا شرعی فرض کو ادا کریں۔بقول شاعر۔

اپنا شیوہ ہے کہ اندھیروں میں جلاتے ہیں چراغ

باطل کی مرضی ہے کہ زمانے میں یونہی رات رہے

مسلم اُمہ ہوشیار باش

گستاخان خدا اور سول، منکرین ختم نبوت و ولایت دشمنانان محمدؐ و آل محمدؐ، بہائی مرزائی، احمدی خالصی گمراہ لوگوں کے باطل نظریات ملاحظہ ہوں۔ غور سے پڑھیں اور عبرت حاصل کرنے کے بعد ان سے دوری اختیار کریں۔ اسی میں دین دنیا کی بھلائی ہے۔ کیونکہ بہائیت، احمدیت، خالصیت ایک ہی وقت میں پیدا ہونے والے جڑواں استعماری کافر گروہ ہیں جو مال کے ذریعے مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دین اسلام کو کمزور کرنے میں مصروف ہیں۔ مرزائیوں، بہائیوں، خالصیوں کو 1857ء کو برطانوی استعمار نے پیدا کیا۔ اب امریکہ ان کا سرپرست ہے۔ تفصیل کتاب ہذا کے اندر دیکھیں۔

میدان مناظرہ طاق مناظر ہی فتح کرتا ہے' قیم دلائل فراہم کرتا ہے

مرزا ناصر احمد قادیانی احمدی مرزائی سے علمی مباحثہ فیصلہ کن مناظرہ بارے عصر حاضر کے دیوبندی حضرات اور دیوبند علمائے کرام لساناً قلماً دعوے فرماتے رہتے ہیں کہ 1974ء کا یہ مناظرہ جو قسط وار قومی اسمبلی کے مختلف سیشن میں ہوتا رہا۔ یہ ناطق مناظرہ علامہ مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی ہی نے کیا تھا یہ سب کچھ خبر واحد ہے جو تواتر کے درجے میں نہیں ہے کیونکہ باعتبار معاصرت آج کے کسی دیوبندی اہل علم کو ہرگز یہ پتہ نہیں ہے کہ اسمبلی کے اندر کن کن اسلامی مکاتب فکر کے علماء نے مسکت دلائل پیش کیئے تھے۔ جن دو بزرگ دیوبندی علماء کو فاتح مناظرہ قرار دیا جا رہا ہے وہ سب کچھ ہونے کے باوجود ماہر طاق مناظر ہرگز نہیں تھے بلکہ فقیہ مفتی تھے۔ ان علماء کو تو مسلمات خصم کے تحت قول نقل غیر پیش کرنے کا مناظرانہ قیم سلیقہ بھی نہ آیا۔ معلل اول و معلل ثانی کے محضر میں فیصل وحکم کے سامنے حوالہ جات کی صحت ثقاہت بارے خود مجسٹی اسپیکر اسمبلی جناب صاحبزادہ فاروق علی خاں نے شکایت کی کہ مرزا ناصر احمد مرزائی حوالہ جات کتب مرزائیہ سے لکھی پرچیوں کو موثق نہ مانتا ہے بلکہ اصل کتب مرزائیہ دکھانے کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب قومی دستاویز مولفہ مولانا اللہ وسایا' مطبوعہ عالمی مرکز ختم نبوت کہ جب شہید بھٹو کی جمہوری حکومت نے شیعہ مناظر علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی جو مستحفر طاق مناظر تھے ان کو مرزائی قضیہ کے حتمی حل کیلئے حکومتی سطح پر جناب علامہ شورش کاشمیری' نواب خان مظفر علی خاں قزلباش وزیر خزانہ پاکستان' حال صدر پاکستان جناب آصف علی زرداری کے والد گرامی قدر محترم جناب حاکم علی زرداری سندھ اور آغا السید عباس حسین شاہ گردیزی ایم این اے کبیر والہ کے ذریعے قومی اسمبلی پاکستان کی سپیشل ایوان کمیٹی میں حکومتی سطح پر بلوایا گیا تو کمیٹی میں موجود ایم این اے حضرات' بریلوی' اہل حدیث' شیعہ علمائے اعلام کے سامنے حضرت علامہ مفتی محمود اور مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا ظفر احمد انصاری نے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ محترم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی صاحب آپ بھی دیوبند کے پڑھے ہوئے ہیں اور ہم بھی دیوبند فاضل ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ ہم سیاست میں آ کر فقط سیاسی مولوی بن کر رہ گئے ہیں اور مستحفر مطالعہ اور مناظرانہ مہارت پیدا نہ کر سکے۔ بڑھاپے اور سیاسی مشاغل نے مکتبی کام اور کتب سے دور کر دیا ہے۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب آپ بلاشک شیعہ مناظر ہیں لیکن ہیں تو دیوبند شریف کے پڑھے ہوئے اور حضرت علامہ انور شاہ کاشمیری کے شاگرد ہیں۔ جو کتب بینی اور حوالہ جات پیش کرنے میں ماہر جانے جاتے تھے اور آپ نے شیعہ منبر پر اپنے استاد علامہ انور شاہ کاشمیری کے طریق مناظرہ اور انداز خطابت کو اپنایا پھیلایا ہے۔ لہٰذا مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب سے اسکے اسلام دشمن نظریات کو بے نقاب کرنے میں ہماری معاونت کریں مسلم اُمہ کے اس مشکل مرحلہ میں سب سنی' شیعہ' اہلحدیث' دیوبندی' سلفی' بریلوی' علماء کو مل کر متحد ہو کر ایک نیک ہو

جانا چاہئے تا کہ مرزا ناصر احمد مرزائی کو ون ٹو ون جواب دے کر اسے میدان اسمبلی سے اوٹ کیا جا سکے۔ کیونکہ عقیدہ ختم نبوت کا دفاع تمام مسلم مکاتب فکر کا مشترکہ دینی فریضہ ہے۔ اسماعیل بھائی شیعہ سنی تاریخ فقہی اختلافات رکھنے کے باوجود ایک خدا' ایک رسول ایک قرآن' ایک قبلہ کو ماننے کی بدولت پکے کھرے مسلمان ہیں۔ آپ نے سیاست سے دور رہ کر فقط مناظرے ہی کئے ہیں۔ آپ کا مطالعہ تو انا مستحفر' زندہ' عملی مشاہداتی ہے۔ لہٰذا ہمیں متحد ہو کر مرزائی مسئلے کا سدباب کرنا چاہئے۔ سنی' شیعہ' اہل حدیث علماء کے پرزور مطالبہ پر استاد محترم علامہ محمد اسماعیل مناظر شیعہ نے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے نام نہاد خلفاء کی 1880ء سے 1974ء تک لکھی جانے والی قدیم تیس (30) کتب مطبوعہ ہندو برطانیہ کا مکمل سیٹ علامہ شاہ احمد نورانی' علامہ مفتی محمود کے سامنے رکھا جو آپ اپنی لائبریری سے نکال کر ساتھ لائے تھے۔ ساتھ ہی ان طبع شدہ کتب مرزائیہ احمدیہ سے تیار شدہ برجستہ حوالہ جاتی انڈیکس' بریلوی' دیوبندی شیعہ' اہل حدیث' علمائے اعلام کے سامنے پیش کی تو تمام سنی' شیعہ' اہلحدیث علماء علمی طبقے' اہم ممبران قومی اسمبلی مرحباً لک یا اخی اسماعیل کے نعرے لگانے لگ گئے اور قبلہ صاحب کی پیشانی کے بوسے لیتے تھکتے نہیں تھے۔ حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل نے سنی شیعہ دیوبندی علماء کو اصل کتب سامنے رکھ کر حوالہ دکھانے کا سلیقہ بتایا اور کتب حدیث وتفسیر سے عقیدہ ختم نبوت کے اثبات کیلئے علامہ مفتی محمود' علامہ شاہ احمد نورانی اور آغا السید عباس حسین شاہ گردیزی کو مدلل علمی کلامی ذخیرہ باہم پہنچایا۔ سنی شیعہ مسلم علماء کی باہمی محبت عقیدت احترام کا منظر ہم نے قومی اسمبلی پاکستان میں اپنی آنکھوں سے دیکھا اور سنی شیعہ بھائی بھائی یہ احمدی قوم کہاں سے آئی؟ اس اسلامی نعرہ کو ہم نے سب سے پہلے قومی اسمبلی پاکستان کے موقر ادارہ میں سنا جو بعد میں شاہی مسجد لاہور' مال روڈ لاہور' شیرانوالہ باغ' گوجرانوالہ' کامونکی فیصل آباد' جھنگ کے مدارس میں بڑے زور شور کے ساتھ سنا گیا۔ قضیہ مرزائیت کے حل ہونے پر بعد میں پورے پاکستان کے صوبوں شہروں ہر ضلع تحصیلوں' قریہ قریہ گاؤں گاؤں کی گلیوں میں سنایا سنا گیا۔ تحریک ختم نبوت کے حوالے سے سنی شیعہ اہل حدیث' مسلم عوام اور مسلم علماء کے اتحاد رواداری کا اسلامی رنگ ہم نے 1974ء میں وزیر اعظم شہید ذوالفقار کی جمہوری حکومت میں عملاً دیکھا تھا امید کرتے ہیں شاید اب جناب محترم آغا آصف علی زرداری صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان اور محترم وزیر اعظم پاکستان کے جمہوری دور میں دوبارہ سنی شیعہ کو یہ نعمت اتحاد مل پائے اور مملکت خداداد پاکستان کو استحکام نصیب ہو۔ آمین یارب العالمین۔ کاش کہ آج کے علمائے کرام ایک دوسرے کو برداشت کرتے باہم رواداری قائم رکھتے تو نہ اہل اسلام دہشت گرد کہلاتے نہ دین مبین اسلام دہشت وحشت کا مذہب کہلاتا۔

استاذ محترم حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی کے دست مبارک سے پیش کردہ سو (100) سے زیادہ ناطق دلائل کتاب ہذا کی روح ہیں۔ ان دلائل عقلی وسمعی کو پڑھ کر قارئین محترم عقیدہ ختم نبوت ؐ کے نور سے اپنی معنوی وروحانی ایمانی زندگی کو منور کر سکتے ہیں۔ اللہ ہم سب کو سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تاج ختم نبوت کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ (خطیب)

قائد ملت جعفریہ علامہ قبلہ مفتی جعفر حسین کا سوال اور زعیم حوزہ علمیہ لکھنو

حضرت آیت اللہ السید علی نقی النقوی کا جواب باثواب ملاحظہ ہو

1980ء کے عشرے میں سید العلماء علامہ علی نقی عرف نقن صاحب پاکستان تشریف لائے نواب خان مظفر علی خان قزلباش بانی مظفر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور کی دعوت پر درج ذیل بزرگ علمائے کرام نواب پیلس حاضر ہوئے

۱۔ سید العلماء علامہ قبلہ السید علی نقی النقوی مجتہد زعیم حوزہ علمیہ لکھنو ہندوستان ڈین علی گڑھ یونیورسٹی ہند۔

۲۔ علامہ قبلہ مرزا یوسف حسین لکھنوی پرنسپل مظفر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور ممبر دینیات کمیٹی وزارت مذہبی امور پاکستان۔

۳۔ علامہ قبلہ محمد بشیر فاتح ٹیکسلا لکھنوی وائس پرنسپل مظفر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور۔

۴۔ علامہ قبلہ السید محمد عارف لکھنوی خانپوری۔ مدرس مظفر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور ایمپرس روڈ

۵۔ علامہ قبلہ السید مرتضیٰ حسین صدر الافاضل لکھنوی مدرس مظفر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور۔

۶۔ علامہ قبلہ السید صفدر حسین نجفی بانی جامعۃ المنتظر ماڈل ٹاؤن لاہور۔

۷۔ علامہ قبلہ حسین بخش جاڑا نجفی بانی جامعۃ النجف جاڑا سرحد۔

۸۔ علامہ قبلہ الشیخ نصیر حسین نجفی پرنسپل جامعہ محمدیہ سرگودھا۔

۹۔ علامہ قبلہ آغا السید علی الموسوی النجفی بلقستانی امام جمعہ مرکزی مسجد خواجگان موچی دروازہ لاہور

۱۰۔ علامہ قبلہ مفتی جعفر حسین فاضل لکھنو بانی جامعہ جعفریہ گوجرانوالہ

۱۱۔ علامہ کاظم حسین اثیر جاڑوی فاضل نجف پرنسپل جامعہ حسنیہ جھنگ

۱۲۔ علامہ الشیخ محمد حسنین السابقی النجفی بانی جامعہ الثقلین ملتان

۱۳۔ علامہ غلام عباس نجفی ایم اے جھنگ

۱۴۔ علامہ قبلہ شبیہ الحسنین محمدی فاضل لکھنو، مدرس مظفر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور

۱۵۔ علامہ تاج الدین حیدری مناظر شیعہ پرنسپل جامعۃ الزہرأ راہوالی گوجرانوالہ

۱۶۔ علامہ قاضی سعید الرحمٰن علوی مناظر شیعہ کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ پنجاب

۱۷۔ علامہ آغا عبد الحسن مبین سرحدی پرنسپل درس آل محمدؐ فیصل آباد تلمیذ مبلغ اعظم مرحوم

۱۸۔ علامہ قبلہ السید نجم الحسن کراروی فاضل لکھنو، سربراہ ادارہ تبلیغات شیعہ پشاور

۱۹۔ علامہ قبلہ السید اظہر حسن زیدی خطیب شیعہ مقیم لاہور فلیمنگ روڈ

۲۰۔ علامہ قبلہ آغا السید ضمیر الحسن نجفی بانی جامعۃ الغدیر احمد پور سیال جھنگ

ان بزرگ علماء کی موجودگی میں قائد ملت جعفریہ حضرت علامہ مفتی جعفر حسین نے اپنے استاد محترم علامہ علمی نقی مجتہد سے سوالاً عرض کیا کہ قبلہ نقن صاحب آپ دفاع اسلام کے عنوان میں عصر حاضر کے علماء مجتہدین عظام میں ایک عظیم نام اور منفرد مقام رکھتے ہیں اور ہندوپاکستان کیا عالم اسلام کی پوری اسلامی دنیا آپ کے علمی تبحر سے آشنا ہے۔ اور آپ بھی شیعہ سنی علمی دنیا سے شناسا ہیں۔ قبلہ صاحب کیا وجہ ہے کہ 1880ء سے لیکر حال 1980ء تک منکرین ختم نبوت لاکھوں کی تعداد میں پیدا ہو چکے ہیں اور فتنہ مرزائیت واحمدیت سنی شیعہ علماء کی کوششوں کے باوجود روز بروز بڑھ رہا ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟ جواب مطلوب ہے۔ مظفر المدارس مدرسہ الواعظین کی لائبریری میں موجود علماء سے خطاب کرتے ہوئے زعیم حوزہ علمیہ، لکھنو،

حضرت علامہ السید علی نقی مجتہد نے فرمایا

جناب علامہ مفتی صاحب۔ منکرین ختم نبوت کا فتنہ معروضی حالات کی پیداوار ہرگز نہیں ہے بلکہ نظری اور تاریخی ہے۔ جب عوام الناس کے ہاتھوں سے بنائے بت خدا نہیں ہو سکتے، تو لوگوں کے ہاتھوں سے بنائے نبی امام کیونکر سچے حجت حق ہو سکتے ہیں؟ تاریخی اعتبار سے جب سے ہمارے سنی بھائیوں نے اجماع شوریٰ کے ذریعے خلیفہ امام بنانے شروع کیے تو متصلاً اسی وقت سے لوگوں نے جعلی نبی بنانے شروع کیے ہیں۔ لوگوں کے خود ساختہ نبیوں اور اماموں کی ساختگی کا بدقسمتی سے زمانہ وقت، تاریخ معاصرت ایک ہے۔ مسیلمہ کذاب بھی سقیفائی خلافت کے اول دور میں پیدا ہوا۔ پھر بنی امیہ بنی عباس خلفاء کے دور میں تو خود ساختہ نبیوں کی قطاریں لگ گئیں۔ تاریخ کا یہ سچ کوئی مانے نہ مانے بہر طور ہے یہ سچ۔ عرب قبائل نے کہا کہ اگر رسول اعظم کے بعد عوام خلفاء بنا سکتے ہیں تو پھر سید الانبیاء کے بعد روحانی خلا کو پر کرنے کے لئے بروزی نبی بھی آسکتے ہیں۔ اسی عکس میں رہ کر علامہ ملا علی قاری حنفی نے لکھا۔ حوالہ ملاحظہ ہو۔ یہ حوالہ کتاب میں موجود ہے کہ حضورؐ کے بعد صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا لیکن مبلغ نبی آسکتا ہے۔ تاریخ کی مستند ترین کتب، امم الملوک طبری، البدایہ والنہایہ اور تاریخ کامل لابن اثیر جزری پڑھ لیجئے ہمارے کہے کی تصدیق ہو جائے گی۔ آپ نے فرمایا۔ اہلسنت برادران اسلام ختم نبوت کا دعویٰ بڑے زور وشور سے کرتے ہیں۔ لیکن دلیل اکمال نبوت الہامی قرآنی عقیدہ ولایت جو نص قرآنی میں حاضر موجود ہے ملاحظہ ہو۔ آیہ مقدس ولایت۔ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوۃ وھم راکعون۔ اس الہامی قرآنی عقیدہ

ولایت کا اپنے اصول وفروع، شرائط ایمان ضروریات دین ومذہب سنی میں سقیفہ سے لیکر آج تک نہ لکھ سکے نہ اقرار کروا سکے۔
جس کا نظری نقصان فقط اور فقط اہل سنت حلقوں میں کھلا فتنہ بن کر نظر آ رہا ہے کہ جمہور مسلمین میں مرزائیت دامن پھیلا چکی ہے۔
لیکن الحمدللہ ملت امامیہ جعفریہ اثناء عشریہ فتنہ مدعیان جعلی نبوت سے کاملاً محفوظ ہے۔ تاریخی معاصرت شاہد ہے کہ زمانہ امام اول سید الاولیاء امیر المومنین حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہم السلام سے لیکر عصر امامؑ زمانہ تک ہم شیعہ مسلمان اس فتنہ جعلی نبوت خود ساختہ امامت سے میمون ومحفوظ ہیں۔ جب ہم نے مولود کعبہ، ناصر دین اسلام، قاتل مشرکین، فاتح خیبر وخندق، علیؑ کو نبی نہیں مانا تو کسی غیر معصوم کو ہم شیعان علی کیونکر کس عقلی سمعی، دلیل کی بنیاد پر نبی مان سکتے ہیں؟۔ مالکم کیف تحکمون

جبکہ اطاعت کے عنوان میں اللہ نے کسی غیر معصوم، گنہگار ناشکرے کی اطاعت سے بنی نوع انسان کو حتماً ونص قرآن سے منع فرمادیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ سورہ دھر کا یہ اعلان۔ فلا تطع آثماً و کفوراً ۔ کہ کسی ناشکرے کافر اور گنہگار کی اطاعت شرعاً حرام ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ اطاعت اس کی ہے کہ جو گنہگار نہ ہو۔ کافر، مشرک، نافرمان خدا۔ نہ رہا ہو۔ نہ ہو۔ لہٰذا اس آیت کے تحت نبی امام کی اطاعت لازم شرعی ہے۔ واجب دینی ہے۔ تو نبی امام معصوم ہی ہوگا۔ جو اس عظیم مرتبہ نبوت وامامت کا دعویٰ کرے گا اسے اپنی عصمت ثابت کرنا ہوگی۔ اپنے قول وفعل، تقریر، سیرت میں عملاً عصمت دکھانا ہوگی۔ جو معصوم نہ ہو اور دعویٰ نبی وامام کرے گا وہ شرعاً کاذب جھوٹا گنہگار ہوگا۔ اور گنہگار کی اطاعت نہیں قرآن کی رو سے ممنوع ہے۔ جب ہم شیعہ امامیہ کسی گنہگار کو امام نہیں مانتے تو کسی گنہگار ناشکرے کو نبی کیسے مان سکتے ہیں؟

یہ فیضان اسلام یہ برکت تحفظ ختم نبوت فقط اور فقط عید غدیر ومباہلہ کی بدولت ہے اور بدل نبوت قرآنی الہامی نورانی عقیدہ ولایت کو دل وجان سے قبول کرنے کا ثمر ہے۔ **سید علی نقی پورے وثوق سے کہتا ہے** کہ اگر ہماری طرح بقیہ فرق مسلمین بھی ختم نبوت کے بعد ولایت مولا علیؑ کا عقیدہ جزو اصول وفروع اسلام مان لیتے تو آج ارض خدا حتماً منکرین ختم نبوت سے پاک ہوتی۔ اگر آج ختم نبوت منوانا ہے۔ اور ناموس ختم نبوت بچانا ہے۔ تو بلا امتیاز تمام مسلم فرق کو بدل نبوت الہامی عقیدہ ولایت کو ماننا اور منوانا ہوگا۔ عقیدہ ولایت نص قرآن کے مطابق ختم نبوت کی جلی جہری قیم دلیل ہے۔ اس اسلامی سچ کو تسلیم کرتے ہوئے اہلسنت کے بزرگ عالم علامہ مجدد الف ثانی سرہندی اپنے مکتوبات میں تحریراً اعتراف فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قرب خداوندی کے عقلاً نقلاً دو ہی سلسلے ہیں۔ اول سلسلہ نبوت ہے جو حضرت آدم سے شروع ہو کر حتماً سید الانبیاء حضرت محمد ابن عبداللہ العربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہے اور دوسرا سلسلہ بدل نبوت نبض قرآن ولایت ہے۔ بدل نبوت ولایت ہی سے متمسک ہو کر ہدایت وقرب خداوندی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ سلسلہ ولایت کی پہلی کڑی علیؑ ولی ہے اور آخری کڑی مہدیؑ برحق ہے۔ اب دین

اسلام کا مستقبل ولایت خداوند متعال، ولایت محمدؐ رسول اللہ اور ولایت مولا علیؑ سے باقی پائندہ ہے۔ لوگوں کے ہاتھوں سے بننے والے بت اس لئے خدا نہیں کہ وہ ولایت نہیں رکھتے۔ اور اپنے وجود میں دوسروں کے محتاج محض ہیں۔ بقیہ آنبیاء کا کلمہ اس لئے باقی نہیں کہ وہ نبی ہیں۔ لیکن ولایت کے مقام مرتبہ عظیم پر فائز نہیں ہیں۔ جبکہ ہمارے نبیؐ اعظم، نبی رسول ہونے کے ساتھ، مقام ولایت پر فائز ہیں اس لئے آپ کا کلمہ دین باقی ہے۔ نبوت حتماً، ہمارے آقا حضرت محمد عربی پر ختم ہے۔ حضورؐ کا حلال وحرام قیام قیامت تک سالم وباقی ہے۔ حدیث متواتر ہے۔ **حلال محمد حلال الی یوم القیامۃ وحرام محمد حرام الی یوم القیامۃ**۔ حضورؐ کے بعد نہ کوئی شریعت آئے گی نہ کوئی کتاب آئے گی۔ متواتر حدیث ہے۔

لقد ختم اللہ بنبیکم الانبیاء و ختم بکتابکم الکتب ابداً.

بے شک اللہ نے تمہارے نبی حضرت محمدؐ کے بعد سلسلہ آنبیاء کو ختم کر دیا ہے اور تمہاری کتاب قرآن مجید کے بعد کتب سماوی کو ابداً ختم بند کر دیا گیا ہے۔

سید العلماء علامہ نقن صاحب کی اس تشریح فرقانی کو سن کر بزرگ عالم دین حضرت علامہ السید صفدر حسین نجفی بانی حوزہ علیہ جامعۃ المنتظر نے سوالاً پوچھا۔ قبلہ نقن صاحب آپ ہمارے مستند عالم ہیں۔ آپ کھل کر بات کریں۔ ہم سب ولائے علیؑ رکھنے والے صحیح العقیدہ علماء ہیں۔ ہم میں کوئی مقصر نہیں ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ عقیدہ ولایت کی فقہی تمدنی، عمرانی تشریح بیان فرمائیں تو علامہ سید صفدر حسین کے سوال پر علامہ علی نقی مجتہد نے فرمایا۔

محترم السید صفدر حسین نجفی میں آپ کی بات سمجھ گیا ہوں۔ پھر تم سب علی نقی کی بات کو غور سے سنو، عقیدہ ولایت فکری نظری لحاظ سے مکمل نظام حیات ہے۔ جو فرد سے لیکر معاشرہ پر مکمل نظام حکومت قائم کرتا ہے۔ عقیدہ ولایت نیابت نبوت سے شروع ہو کر غیبت امام زمانہ میں ولایت فقیہ پر منتج ہے۔ عقیدہ ولایت کا اسلامی ثمر ولایت فقیہ ہے۔ جسے علمائے نجف تا حال نہ سمجھ سکے لیکن اعلام ومجتہدین قم مقدس نے معرفت عقیدہ ولایت کا معنوی روحانی کمال حاصل کر کے حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید روح اللہ خمینی کی قیادت میں ایرانی مسلمانوں کو بیدار کر کے انقلاب اسلامی ایران قائم کیا ہے اور امریکہ واستعمار غرب کے نمائندہ رضا شاہ پہلوی کو نابود کر دیا ہے۔ دکھ یہ ہے کہ علمائے سعودیہ اور علمائے عراق مغرب امریکہ کے زیر اثر رہ کر نظام سرمایہ داری کی چھتری میں فقط ذات کے آرام وعیش کے لئے اہل اسلام سے مال امام وصول کر کے شوق زرگری میں مسلمین مومنین کے اموال ونقود کو یہود ونصاریٰ کے ملکوں بنکوں میں بے دھڑک ہو کر مرتکز کریں گے اور مستحق سادات وغیر وسادات ضعیف مومنین علماء کے ہاتھوں اپنے حقوق سے محروم رہیں گے۔ عہد مرجعیت حجۃ الکبریٰ السید محسن الحکیم میں یہ جنگ زرگری ہر گز نہ تھی بلکہ امام محسن الحکیم کا

شہرہ آفاق فتویٰ ہمارے سامنے ہے کہ میرا ہر وکیل مجاز، مال خمس لیکر اپنے اپنے علاقے کے مومنین کی فلاح وسادات مستحقین پر صرف کرے۔ سید الحکیم اس مال کو خزانہ بنا کر۔ جمع کر کے، مرتکز کرنے کا بار اپنے کاندھوں پر نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن معذرت کے ساتھ محترم سید ابوالقاسم خوئی کے عہد مرجعیت میں یہ طرح بدل دی گئی اور اب سننے میں آیا ہے کہ مثل سعودی شہزادوں کے مال امام کو اسلامی دنیا سے باہر نکال کر خوئی آقرباء نے یورپ امریکہ۔ برطانیہ کے بنکوں میں ڈال دیا ہے۔ اور وہاں حضرت خوئی کے نمائندے رشتہ دار بڑی بڑی جائیدادیں بنا کر عیش دنیا لوٹ رہے ہیں۔ اور نجفی مولوی ولایت فقیہ کی خاموش مخالفت پر کمر بستہ ہیں۔ یہ سب کچھ اسلام اور مسلمان کے مفاد میں نہیں ہے۔ **علامہ علی نقی نے فرمایا**

کہ میں اب عمر کے اس حصہ میں ہوں جہاں مجھ ایسے آدمی کو بہر جز حق ہی کہنا ہے فقط۔ اگر میں سید علی نقی بھی دین کے حوالے سے حق بات نہ کروں گا تو پھر کون کرے گا؟ آج اور کل کا سچ یہ ہے کہ علمائے ایران دین اسلام کے محافظ بن کر مغربی استعمار خصوصاً امریکہ کا مقابلہ کریں گے اور مسلم اُمہ کے اتحاد کی سعی سعید کریں گے۔ اسلامی عقیدہ ولایت کو علماء و مجتہدین قم مقدس قبول فرمائیں گے اور اقوام عالم میں ولایت علی وولایت فقیہ کی تبلیغ کریں گے۔ جبکہ علمائے سعودیہ و مجتہدین عراق کی عقیدہ ولایت علیؑ وولایت فقیہ سے بلا دلیل پرکاش رہے گی۔ حتی کہ حضرت امامؑ زمانہ کا ظہور ہوگا۔ اور امامؑ زمانہ جہاد کریں گے نتیجتاً الہادی استعماری نظام ناکام ہوں گے اور اسلامی نظام ولایت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہاتھوں کاملاً نافذ ہوگا۔ اور ارض خدا پر ظلم وجور کا خاتمہ ہوگا۔ اور دنیا عدل وانصاف سے بھر جائے گی۔ یہ سب اُمور نشانیاں کتب مسانید میں تواتر اُموجود ہیں جن سے کوئی اہل علم وخبر انکار نہیں کرسکتا۔ سوائے علمائے سوء کے جن کو نبی آخر حضرت محمدؐ رسول اللہ نے شیطان سے بھی بدتر فتنہ باز قرار دیا ہے۔ لفظ عالم کہہ کر ہر مولوی کے احترام کی بات غالیانہ فاسد نظریہ ہے۔ **بفرمان سید الرسلؐ**۔ عالم کو پہچان کر اسکا حکم بصد احترام مانیں۔ دیکھیں پرکھیں۔ کہ طبقہ علماء میں علماء خیر وہ ہیں جو اہل ولایت ہیں۔ جو مولوی ولایت علیؑ کے مخالف ہیں وہی ہی ناموس ختم نبوت کے منکر یزید دوست علمائے سوء ہیں جن کے احترام سے رسولؐ اسلام نے منع فرمایا ہے بفرمان معصومؑ حضرت امام رضاؑ کہ ہر مدعی علم کے پیچھے نماز نہ پڑھو پہلے معلوم کرو کہ وہ ہماری ولایت کا قائل ہے بھی کہ نہیں۔ جو عالم ہماری ولایت کا عقیدہ رکھتا ہو اسکی اقتداء میں رہو۔ ملاحظہ ہو حوالہ از کتاب عیون الرضا طبع ایران۔ منکر ولایت علمائے سوء لشکر یزید سے بھی بدتر ہیں کربلا میں لشکر یزید نے مومنین کا مال لوٹا لیکن ایمان نہ لوٹ سکے لیکن یہ یزید پسند مقصر عصر حاضر میں مومنین کا مال لوٹنے کے ساتھ ایمان بھی برباد کر رہے ہیں۔ اللہ اہل ایمان کو ان بدعقیدہ یزید پسند مقصروں کے شر سے محفوظ فرمائے۔

آخر میں سید العلماء علامہ علی نقی مجتہد نے فرمایا۔

علمائے موحدین کی تحقیق یہ ہے کہ جو بھی دین اسلام کے عقیدہ ولایت کا انکار کرتا ہے وہ دو حال سے خالی نہیں رہتا۔

۱۔ اول حال اس کا یہ ہوگا کہ وہ ختم نبوت کا کھلا منکر ہو کر مسیلمی مزاج بہائی احمدی قادیانی مرزائی ہو جائے گا۔ بشر عادی کو بالقوہ نبی مان کر مہر ختم نبوت کو توڑ کر ظاہر چھپے دعویٰ نبوت کرے گا یا پھر نبی آخر کے بعد کذاب مدعیان نبوت کی تائید کر کے گمراہی کا سمبل بنے گا۔

۲۔ دوئم حال اس کا یہ ہوگا کہ عقیدہ ولایت کا منکر بن کر بلا دلیل ولایت کے خلاف محاذ لگا کر مثل ابلیس متکبر بن کر گستاخ انبیاء وسید الانبیاء بنے گا۔ ولایت علیؑ کی دشمنی میں جلد یا بدیر یزیدیوں کے ساتھ گھل مل کر یزید اُموی کا حامی بنے گا۔ اور مومنین میں تفریق پھیلائے گا مثل شیطان مردود توحید کے پردے میں توہین محمدؐ وآلِ محمدؑ کرے گا۔ اس بد باطن بدعقیدہ کے کام ودھن سے پنج تن پاک کیا تمام نبی، آئمہ واولیاء حتیٰ کہ حضرت غازی عباسؑ علمدار، سیدہ زینبؑ اور معصومہ قمؑ بھی محفوظ نہ رہیں گے۔ احمدی ایجنٹ شیخ محمد خالصی کاظمینی عراقی اور اس کے مروجین محمد حسین ڈھکو سرگودھوی وحضرت گلاب شاہ ملتانی اور شاہ پرست شیر یعتمداری کے مروج شیخ روستگار جو باری ایرانی کی لکھت کتب۔ اُصول الشریعہ۔ نوری انسان۔ روستگار کے فقہی عملیہ کی ان عبادات کو پڑھیں اور عبرت حاصل کریں کہ یہ بدعقیدہ خائن دشمنی عقیدہ ولایت میں کہاں تک گستاخ بے دین ہو گئے ہیں۔

ملاحظہ ہوں حوالہ جات

گلاب شاہ نے یزید کو مغفور بنانے کیلئے یزید کی بخشش کا فتویٰ لکھا ہے۔ ڈھکو نے اللہ کے امر خلق پر اعتراض کیا ہے۔ نبی امام کی توہین کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جس علم غیب کی بات نبی امام کے لئے کی جاتی ہے وہ علم غیب میں بھی جانتا ہوں۔ مرزا قادیان نے لکھا کہ نبی ہگنے موتنے والا بشر ہے۔ ڈھکو نے لکھا کہ نبی امام بول براز کرتا ہے۔ مجبور محض ہوتا ہے ہماری طرح بشر ہے۔ روستگار نے لکھا کہ حضرت غازی عباسؑ باوفا۔ حضرت سیدہ زینبؑ غیر معصوم ہیں اگر شیخ صاحب ثروت کے پاس دو رشتے آئیں ایک سیدزادی کا ہو اور دوسرا شیخ لڑکی کا تو شیخ کے لئے ضروری ہے کہ سید لڑکی سے شادی کو ترجیح دے۔ ملاحظہ ہو فقہی عملیہ۔ شیخ روستگار ایرانی فارسی متن اسی قسم کی تحریر مرزا غلام قادیان نے لکھی ہے کہ سید غیر سید کی کوئی تقسیم نہیں ہے۔ احمدی سید کی لڑکی کا عقد ہر احمدی لڑکے سے ہو سکتا ہے۔ سید غیر سید کی تمیز غلط ہے۔ ان حوالہ جات بارے ہندو پاکستان کے سنی شیعہ علماء آگاہ ہیں۔

خالصی نے پوری زندگی ختم نبوت کا اقرار تک نہ کیا بلکہ احمدیوں، مرزائیوں، قادیانیوں کی حمایت کی اور مرزائی مراکز جاتا تھا۔ اور احمدیوں مرزائیوں سے باہم خط وکتابت کرتا تھا اور انہیں مسلمان گردانتا تھا۔ خالصی کے والد مہدی خالصی نے استعمار کے شارے پر بہائیت کی حمایت کی اور شیخ محمد خالصی نے 1945ء میں احمدیوں کے مسلمان ہونے کا فتویٰ داغ دیا۔ ختم نبوت کی دلیل عقیدہ ولایت کا انکار کرتے ہوئے فتویٰ دیا کہ علی ولی اللہ بدعت ہے۔ جس مسجد کی آذان میں شہادت علی ولی اللہ پڑھی

جائے وہاں نماز پڑھنا حرام ہے۔ شہادت ثالثہ بدعت محرمہ ہے اور یہی حال الصلوٰۃ خیر من النوم کا ہے۔ یہ بھی بدعت محرمہ ہے۔ عقیدہ عصمت ناموس آنبیاء واولیاء۔ گپ شپ غالیانہ عقیدہ ہے۔ نبی رسول، امام۔ عادی بشر کی طرح سہو ونسیان میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ ہر بشر بالقوہ نبی ہے حضرت امام جعفر صادق، غیر معصوم میری طرح کے مجتہد تھے جن سے خطاء ہو سکتی ہے۔ حضرت غازی عباسؑ کو غیر معصوم کہا اور خالد بن ولید کو حضرت غازی عباسؑ علمدار پر افضل قرار دیا۔ خالصی نے لکھا کہ حضرت امام حسینؑ یزید کے مقابلے میں ناکام رہے حضرت غازی عباسؑ سے مدد مانگنا شرک ہے۔ اگر غازی عباسؑ بن علیؑ میں مدد کرنے کی طاقت اہلیت ہوتی تو وہ حضرت امام حسینؑ کی مدد کرتے اور مخدرات سادات کے خیمے نہ جلائے جاتے۔ اہلسنت بغداد میں شیخ عبدالقادر جیلانی کے مزار پر جا کر مناجات کرتے ہیں یہ سب سنی مشرک ہیں۔ اسی طرح شیعہ زائرین حضرت علیؑ، حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور حضرت امام حسینؑ کے مزارات پر دعا مانگتے ہیں۔ زیارات پڑھتے ہیں مرزات کے دروازہ کا بوسہ لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ شرک ہے اور سنی شیعہ مشرک ہیں۔ اس لئے خالصی نہ سنی ہے نہ شیعہ ہے۔ اب پاکستان آ کر سید علی نقی کو پتہ چلا ہے کہ تین افراد، شیخ محمد حسین ڈھکو سرگودھوی۔ گلاب شاہ ملتانی اور سیف اللہ سابق دیوبندی نے مل کر خالصی کے نظریات کو پھیلانے کے لئے الموتمر الاسلامی نامی جماعت بنائی ہے جس ط[illegible] خال[illegible] کاظمینی نے برطانوی امریکی استعمار کے اشارے پر ناچتے ہو عراقی عربوں کو اپنے ساتھ ملانے [illegible] الاسدی اسیح نامی، مرزائی نواز جماعت بنائی تھی جس میں سنی شیعہ مسلمانوں پر تبرا کیا جاتا تھا۔ اور مرزائیوں عیسائیوں سے محبت الفت وفاداری کے عہد وپیان کئے جاتے تھے۔ شیعہ مسلمانوں کے خلاف جھتے تیار کر کے شیعہ سنی زائرین کو کاظمین میں زدوکوب کیا جاتا تھا۔ اب پاکستان میں اسی طرز کی تفریق تقسیم شیعہ مدارس، مساجد، مراکز دینی میں گلابی خالصی لوگ کر رہے ہیں۔ بلاوجہ بلادلیل شیعہ مسلمانوں کو بعض نام نہاد مدعیان علم، غالی شیخی، نصیری بدعتی کے طعنے دے رہے ہیں۔ ذاکرین امام حسینؑ سے عناد تعصب کا اظہار کر رہے ہیں، مجالس وعزاداری پر چھپے ظاہر اعتراض میں زبان قلم سے مصروف ہیں۔ حالانکہ یہ خالصی کے مروج یزید پسند لوگ ہیں۔ جو جلد یا بدیر سنی شیعہ کو چھوڑ کر یزیدوں کے ساتھ اکٹھے اٹھتے بیٹھتے نظر آئیں گے۔ اور پاکستان میں ملت شیعہ کے بٹوارے کی علامت بنیں گے۔ یہ سب کچھ دین ومذہب کے لئے مصیبت ہو گی مظفر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور کی لائبریری سے علامہ السید علی نقی مجتہد نے اُصول الشریعہ طبع اول 1960ء اور نوری انسان طبع 1976ء تالیف گلاب شاہ ملتانی بانی مخزن العلوم ملتان ناشر حضرت شاہ تقی شاہ جی پسر گلاب شاہ منگوا کر، یہ حوالہ جات علامہ قبلہ حسین بخش جاڑا نجفی، علامہ السید صفدر حسین نجفی اور علامہ قبلہ نصیر حسین نجفی پرنسپل جامعہ محمدیہ سرگودھا قائد ملت علامہ مفتی جعفر حسین گوجرانوالہ کی موجودگی میں خود پڑھے اور فرمایا۔ علمائے کرام آپ حضرت ڈھکو، گلاب شاہ کی کتب کے حوالہ جات مع خرافات پڑھیں دیکھیں اور خود فیصلہ فرمائیں یہ سنی شیعہ میں اسلام پھیلا رہے ہیں۔ یا

مقدس نما بن کر خالصی کے ذریعے ڈھکو گلاب شاہ میاں شیعہ مسلمین یزیدیت مرزائیت پھیلا رہے ہیں۔

جبکہ میں اب کی بار 1980ء میں پاکستان آیا ہوں تو مجھے سنی شیعہ مسلم عمائدین، بانیان مجالس وعزاداری کے

موقر مومنین نے کراچی، لاہور، سرگودھا، ملتان میں پوچھا ہے کہ ڈھکو گلاب شاہ کی کتب خصوصاً نوری انسان بارے آپ کی کیا رائے ہے؟ محترم علمائے کرام میں نے کہا میری ان دونوں خالصی نواز افراد بارنے وہی رائے فتویٰ ہے جو خالصی بارے مراجع مجتہدین قم ونجف کا ہے۔ کوئی پڑھا لکھا شیعہ عالم کجا کوئی اہلسنت عالم بھی روستگار، خالصی، ڈھکو، گلاب شاہ کی لکھت کتب اور انکے الہادی نظریات کی تائید نہیں کرسکتا۔ کیونکہ انہوں نے جو کچھ لکھا ہے وہ دشمنی محمدؐ وآل محمدؐ ہے اور توہین نبوت ورسالت والہاد یونان اور گستاخی ناموس رسالت ہے۔ اب سید علی نقی کے سامنے دو درجن سے زائد اہل مدرسہ، منبر مسجد سے وابستہ جید علماء تشریف رکھتے ہیں میں خالصی مروجین گلاب شاہ ڈھکو کی کتب حوالے پڑھ رہا ہوں آپ علماء کرام غور سے سن لیجئے مجھے بتائیں کہ یہ تحریریں اقوال مسلم مومن عقیدت مندان آنبیاء ورسل مخلصین خدا اور سول کی ہیں۔ یا گستاخان آنبیاء دائمہ واولیاء کی ہیں؟ انکی لکھی کتب کے حوالہ جات میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہیں۔ فیصلہ آپ بزرگ علماء خود فرمائیں۔

کیاان نظریات کو مان کر بندہ مسلمان رہ سکتا ہے یاان تحریروں کو اسلامی عقائد مانا جاسکتا ہے؟

حوالہ جات سننے پڑھنے کے بعد علامہ السید مرتضیٰ حسین لکھنوی اور علامہ السید صفدر حسین نجفی، علامہ حسین بخش جاڑا نجفی اور علامہ مفتی جعفر حسین قائد ملت نے کہا۔ قبلہ نقن صاحب ہم خالصی اور اسکے مروجین سے لاتعلق دور ہیں۔ بلکہ پوری ملت اسلام کو معلوم ہے کہ ہم مرزائی خالصی حضرات سے بائیکاٹ کر چکے ہیں۔ علامہ قبلہ نصیر حسین نجفی نے فرمایا میری نجف آمد سے پہلے خالصی چیلہ جامعہ محمدیہ سرگودھا میں پڑھاتا تھا لیکن میں نے جامعہ محمدیہ کے ٹرسٹی ممبران کو اس کی بداعتقادی بدعملی سے آگاہ کر کے ڈھکو کو جامعہ محمدیہ سے نکال باہر کیا ہے۔ اور ڈھکو مرتے دم تک جامعہ محمدیہ نہیں آسکتا۔ علامہ السید صفدر حسین نجفی نے فرمایا۔ میں ولایت علیؑ اور ولایت فقیہ کا قائل مومن ہوں۔ میں نے 1970ء میں امام خمینی کی حمایت کی ہے اور انکی کتب مصباح الہدایہ فی علم الولایۃ اور حکومت اسلامی کا مطالعہ کیا تو خالصی کیا میں نے تو آیت اللہ خوئی سے بھی بر بنائے احتیاط دوری اختیار کی ہے کہ حضرت خوئی صاحب ولایت فقیہ کے حامی نہیں ہیں اور حضرت خوئی نے اپنے دعویٰ اعلمیت کے باوجود امام خمینی اور انقلاب اسلامی ایران کی حمایت نہ کی تھی بلکہ خوئی ٹرسٹ بنا کر امریکہ برطانیہ کے قریب ہو گئے اور خوئی ٹرسٹ اسلامی ٹرسٹ نہ بن سکا کیونکہ اس کے اسرائیلی سرمایہ دار یہودی لائف ممبر ہیں۔ جس سے حضرتؒ خوئی کے وکلاء اور ان کی داماد پارٹی انکار نہیں کرسکتی۔ اس ٹرسٹ سے تمام سنی شیعہ اہل علم واقف ہیں۔

حضرت مبلغ اعظمؒ

آغا عبدالحسن سرحدی

پرنسپل درس آل محمدؐ فیصل آباد

مولانا محمد اسماعیل صاحب دیوبندی جنہیں قوم مبلغ اعظم کے گرانقدر خطاب سے جانتی ہے۔آپ کی ذات عبقری صفات محتاج تعارف نہیں۔ بلکہ عوام ہوں یا خواص اپنے ہوں یا بیگانے غرضیکہ ہرایک آپ سے یکساں طور پر واقف ہے۔آپ ایک علم پرور خاندان کے چشم و چراغ تھے آپ کے والد ماجد بھی عالم دین تھے۔جو مسلک اہل حدیث سے تعلق رکھتے تھے۔آپ نے زیادہ تر تعلیم دیوبندی مدارس میں حاصل کی ماحول خواہ تعلیمی ہو یا مذہبی مجموعی طور پر مذہبی تھا۔تحصیلات کے تکمیل کے بعد آپ مختلف مقامات پر امام جمعہ و جماعت رہے۔مدت تک اکبری مسجد ٹوبہ ٹیک سنگھ میں خطابت کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔آپ بلا کے خبیر و بصیر تھے آپ نے بلا تفریق ہر مکتب فکر کا مطالعہ کیا دوران تحقیق جب احادیث رسولؐ میں رحلت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد پیش آمدہ فتنوں کی نشاندہی پڑھی۔حدیث ثقلین، حدیث سفینہ، حدیث ولایت اور حدیث آئمہ اثناعشریہ پڑھی۔حتیٰ کہ شیعہ کی ماہیت عوارض خواص اور مشخصات تک کو قرآن و حدیث میں منصوص دیکھا اور پڑھا تو متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے خصوصاً خلافت علیؑ اور حق بتولؑ کے تاریخی پس منظر نے آپ پر خاصہ اثر کیا جس کی وجہ سے آپکے خیالات منقلب ہوگئے۔مزید جستجو کی۔دیگر فرقوں کے مقابلہ میں مذہب شیعہ کو آل محمدؐ کا مذہب پایا۔جس کے اصول وفروغ ،احکام ظاہر و باطن سب اہل بیتؑ سے منقول اور مستعمل ہیں۔اوران کے ناجی ہونے کے بارے میں حضور ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کی متعدد احادیث کتب فریقین میں موجود ہیں جب آپ نے دنیائے تحقیق میں انگڑائی لی تو اس وقت سے لوگوں کو آپ کے رویئے اور نظریئے کی تبدیلی محسوس ہونے لگی تھی جو آخر کار اکبری مسجد کی خطابت سے سبکدوش ہونے پر منتج ہوئی۔

آپ نے 1940ء میں اعلان شیعیت کیا چونکہ بچپن میں سید اقرار حسین عزادار کی ہمائیگی نے آپ کو شیعوں کی کم و کیف سے آگاہ کر دیا تھا۔اسلئے نوشیعہ ہونے میں آپ کو کوئی خاص دشواری پیش نہیں آئی البتہ اپنوں کے معاشرتی مقاطعہ نے آپکو خاصہ مشکلات سے دوچار کیا کیونکہ اپنے ساتھ چھوڑ گئے۔شیعوں میں کوئی شناسا نہ تھا بہر حال آپ نے اس صبر آزما مرحلے کو نہایت خندہ پیشانی سے گزارا۔

بعد ازاں پتہ لگنے پر مومنین نے آپ کی کافی حوصلہ افزائی کی جس سے آپ کی ڈھارس بندھ گئی۔آپ کا ذہن فطری طور پر فرنگیوں کے خلاف تھا۔تحریک پاکستان میں آپ نے بھرپور حصہ لیا جلسے جلوسوں میں شرکت کی دور دراز سفر کئے قریہ قریہ میں جاکر لوگوں کے دلوں میں آزادی کی شمع روشن کی تقسیم ہند کے بعد آپ نے اپنی توجہ سیاسیات سے یکسر بدل دی۔وقت کی ضرورت کے پیش نظر ایک عظیم تبلیغی منصوبہ تیار کیا جو شیعہ دارالتبلیغ کے صورت میں شروع ہوا جس نے سینکڑوں قابل و ماہر مبلغ پیدا کئے چنانچہ آج کل کی

تبلیغی چہل پہل میں اس کا کافی حصہ ہے اس دور میں لوگ مناظرہ سے اجنبی تھے اور اس کے ہولے سے گھبرا کر اسے جان جوکھوں کا کام سمجھتے تھے۔ آپ نے اپنی حکیمانہ روش سے اس کے جادہ پُر خار کو گلزار بنا دیا۔ اس میں نئے رنگ بھرے اور الزامی جواب کی بجائے علمی و تحقیقی مناظرہ کی ایک ایسی طرح ڈالی کہ اغیار بھی عش عش کرا ٹھے۔

آپ نے سینکڑوں معرکتہ الارا، مناظرے کئے جس سے ہزار ہا بندگان خدا حلقہء بگوش محمدؐ و آل محمدؐ ہو گئے جن میں سے اکثر کی تفصیل روئدادوں کی شکل میں چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔ 1954ء میں پندرہ روزہ ''صداقت'' کا اجراء کیا جو کم عرصہ میں صف اول کا علمی شاہکار اور ممتاز تبلیغی اخبار کہلایا۔ جو کافی عرصہ چلنے کے بعد دورِ ایوبی میں بعض وجوہات کی بناء پر بند ہوا۔ 1962ء میں ایک کثیر المقاصد علمی و تبلیغی ادارہ درسِ آل محمدؐ کا اجراء کیا جس کی بنیاد لکھنؤ طرزِ تعلیم پر رکھی۔ کیونکہ پاکستان میں صحت مند تبلیغ کی ضرورت ہے۔ صرف خطابت سے یقین پیدا نہیں ہوتا ذکر میں جب تک فکر کا مواد نہ ہو تو ذہنی انقلاب نہیں آتا لہٰذا فنِ خطابت کے ساتھ معقول و منقول پڑھنے کی طرح ڈالی تا کہ طالب علم مبلغ مناظر اور حکیم ہو کر بوقت ضرورت حسب تقاضہ ٹھوس تبلیغی دلائل سے بھر پور مجالس پڑھ سکیں۔ درس آل محمدؐ جو الحمد اللہ عرصہ 43 سال سے دینی خدمات بجالاتا چلا آ رہا ہے اور اب بھی بانی کے وضع کردہ اصولوں تعلیم، تحقیق اور تبلیغ کی منزلیں طئے کرتا ہوا اپنے مشن کی تکمیل کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جس سے علماء و طلباء نہایت کامیابی سے منبر و محراب اور خطاب و کتاب کی خدمات بجالا رہے ہیں مبلغ اعظمؒ نے مشترکہ پلیٹ فارم پر اتحاد بین المسلمین اور ختم نبوت کے لئے بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ جس کی وجہ سے آپ کا نام زندہ پائندہ رہے گا۔

آپ کا جینا مرنا مذہب اہل بیتؑ کے لئے تھا۔ چنانچہ اس ذکر وفکر میں آپ نے اپنی جان آفرین کو سپرد کی۔ وہ یوں کہ 14 جون کو ایک مجلس عزا سید الشہداؑ پڑھ کر دوسری مجلس کے پڑھنے کو تشریف لیجا رہے تھے۔ کہ راستے میں کار کے حادثے میں ذکر حبیبؐ پر وصل حبیب کو ترجیح دے کر واصل بحق ہوئے۔

☆☆☆☆

نام: محمد اسماعیل بن سلطان علی بن محمد الف بن محمد داؤد

مولد: سلطان پور لونیاں نزد فرید سرائے ریاست کپورتھلہ ضلع جالندھر

مدفن: کربلا سائیں ڈھپ شاہ عقب جنرل بس سٹینڈ فیصل آباد

ولادت: 1901ء وفات: 14 جون 1976ء

قلمی خدمات

اخبار صداقت کے علمی مضامین۔ معیار الصحابہ۔ تفسیر خلافت۔ تنزیہہ الشیعہ۔ اثبات شیعہ۔ اثبات پنجتن پاک۔ براہین ماتم رد مقصرین متعدد رسالے۔ جواب الاستفسارات وغیرہ

علم وفن میں آسمان سے بڑا نام

علامہ محمد اسماعیل سرمایہ ملت اسلام

استاذی محترم علامہ محمد اسماعیل مناظر اسلام اپنے عہد کے عظیم انسان وحدت اُمہ کے داعی' عالمی شہرت کے مالک مناظر اور مبلغ اسلام تھے۔ جنہوں نے اپنے مدلل مناظروں سے ہندو پاکستان میں لاکھوں لوگوں کو حلقہ بگوش حسینی اسلام کیا۔ آپ نے زندگی بھر سو کے قریب' ہندوؤں' سکھوں' براہما بدھ بکشیوں' دلائی' دھرمی پنڈتوں کے علاوہ' عیسائی پادریوں یہودی ربیوں' یزید پسند ناصبیوں سے کھلے عام مناظرے کیئے اور اپنے عمیق مطالعہ' استحضار ذہن اور نادر دلائل سے ہر میدان مناظرہ کے فاتح بنے۔ اہل اسلام کے مکتبی ماحول میں ہر مکتبہ فکر کے جید علماء کو اپنی علمی فنی صلاحیت سے متاثر کیا۔ اور اپنے وسعت مطالعہ اور علمی رعب سے ہر محفل مجلس' میٹنگ جماعت میں اپنے مذہب شیعہ فقہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی قرآن وحدیث کی روشنی میں صداقت اور اسلامی حیثیت کا لوہا منوایا۔ درج ذیل دیوبندی بریلوی' سلفی' اہل حدیث علماء کرام آپ کے معاصر مجادل رہے ان میں سے بعض نے آپ سے متاثر ہو کر یزید و یزیدیت سے منہ موڑ کر رضا خداوندی حاصل کرنے کیلئے حسینی مومن بنے۔

حسینی باش گر خدا خواہی

ورنہ ہر طریق طریق گمراہی

☆ علامہ چراغ دین ☆ مولانا محمد صدیق تاندلوی فیصل آبادی اہل حدیث ☆ علامہ مفتی زین العابدین ☆ علامہ محمد اسحاق اہل حدیث ☆ علامہ عبدالقادر روپڑی ☆ علامہ دوست محمد قریشی صدر تنظیم اہل سنت پاکستان ☆ علامہ نور الحسن شاہ بخاری ☆ مولانا محمد عمر اچھروی ☆ مولانا اللہ یار چکڑالوی ☆ مولانا عبدالستار تونسوی ☆ مولانا عبدالتواب ☆ مولانا زاہد الراشدی ☆ مولانا مظہر حسین چکوال ☆ مولانا شاہد زعیم فاطمی ☆ علامہ توکل حسین رضوی فیصل آبادی ☆ مولانا خورشید اللہ ایڈووکیٹ بہاولپور ☆ مولانا مظہر الحق دیوبندی بوریوالہ ☆ مولانا تاج الدین حیدری راہوالی ☆ مولانا محمد عبداللہ جھراروی اہل حدیث سندھی ☆ مولانا احمد حسن سندھی ☆ مولانا غلام رسول آزاد فیصل آبادی ☆ مولانا عبدالغفور سندھی ☆ علامہ السید ابوالاعلیٰ مودودی ☆ مولانا ظفر احمد انصاری کراچی ☆ مولانا منظور احمد چنیوٹی ☆ علامہ شورش کاشمیری لاہور ☆ علامہ مفتی محمود سربراہ جمعیت علمائے اسلام ☆ مولانا قاضی سعید الرحمٰن علوی کروڑ لعل عیسن ☆ مولانا کوثر نیازی ☆ مولانا عبدالستار نیازی ☆ مولانا احتشام الحق تھانوی ☆ علامہ شاہ تراب الحق ☆ علامہ شاہ احمد نورانی ☆ علامہ غلام اللہ خان ☆

☆ مولانا احسن گیلانی جماعت اسلامی ☆ علامہ خالد محمود تنظیم اہل سنت پاکستان بطور شاہد و سند تنظیم اہل سنت کا رسالہ دعوت اور مناظر اسلام علامہ محمد اسماعیل کا شائع کردہ رسالہ صداقت کا 1950ء سے 1955ء تک کا تحریری ریکارڈ زندہ شہادت ہے کہ مبلغ اعظم اپنے مدلل مناظروں اور فکر انگیز تحریروں کی بدولت سب پر فاتح بننے کے ساتھ پوری نصف صدی علمی مذہبی دنیا پر چھائے رہے۔ جب کبھی بھی مذہبی علمی مسائل کی گتھی کو سلجھانے کا مرحلہ آیا تو عرب و عجم کے سنی شیعہ اہل حدیث علماء نے مل کر آپ کی طرف رجوع کیا۔ 1950ء میں جب پاکستان کے دستور کی بات چلی تو بائیس 22 نکات پر مبنی اسلامی دستور ساز علماء کمیٹی کے آپ ممبر بنے اور علامہ قبلہ مفتی جعفر حسین لکھنوی مجتہد کے ساتھ مل کر علمی مباحث میں شریک رہے۔ 1952,53ء میں جب تحریک ختم نبوت چلی تو علامہ محمد اسماعیل، سنی شیعہ اہل حدیث علمائے کرام کے صرف ساتھ ہی نہیں تھے بلکہ اس تحریک کی روح رواں بن کر علامہ عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہر چھوٹے بڑے جلسہ میں شرکت فرمائی اور مرزائی لیڈر شپ کو بار بار دعوت مناظرہ دے کر برسر عام گیدڑ شپ بنا دیا تھا۔ حکومتی وزیر سر ظفر اللہ جو ایک متعصب مرزائی وزیر تھا۔ اس نے علامہ محمد اسماعیل کو بذریعہ حکومتی مشینری مرعوب کرنے کی کوشش کی، پابند سلاسل کرنے کی حرکت کی لیکن تحریک ختم نبوت کے اس عظیم مجاہد نے کسی بات کی پرواہ نہ کی اور ناموس سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت کیلئے تن من دھن کی بازی لگا کر بذریعہ تحریر و تقریر قادیانی کفر کو بے نقاب کیا۔ اور یورپ سے لیکر قادیان ربوہ تک کی مرزائی احمدی لیڈر شپ کو دعوت مناظرہ دی کہ مرزائی مدعیان علم، علم معقول و منقول کی روشنی میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت و مہدویت کو ثابت کر کے انعام حاصل کریں یا اپنی شکست تسلیم کریں۔ انہی دینی خدمات کی بدولت قم و نجف، شام و لبنان کے علماء مجتہدین آپ کی طرف ملتفت متاثر تھے۔ شام و لبنان کی عظیم علمی شخصیت حضرت آیت اللہ العظمیٰ السید محسن الامین العربی الشامی نے اپنی کتاب اعیان الشیعہ میں استاد محترم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبند کی دینی کلامی اسلامی خدمات کا تذکرہ کیا ہے۔ لبنان کے وفاقی وزیر مذہبی امور حضرت آیت اللہ محمد حسن الامین حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل بانی درس آل محمد کے مداح تھے۔ 1990ء شام میں علامہ الشیخ محمد حسنین السابقی النجفی اور بندہ محقق خطیب انصاری سے دوران ملاقات حضرت علامہ السید حسن الامین نے بتایا کہ میں شیعہ اسلامی انسائیکلوپیڈیا لکھ رہا ہوں جسے عرب جمہوریہ لبنان کی وزارت مذہبی امور شائع کر رہی ہے۔ اس میں حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی کی خدمات خصوصاً تالیفات پر وقیع جامع تبصرہ لکھا جائے گا۔ طباعت کے بعد آیت اللہ موصوف نے کتاب بھیجی جس میں یہ محققانہ تبصرہ لکھا تھا۔ ملاحظہ ہو اصل حوالہ =

محمد إسماعيل بن سلطان علي

محمد إسماعيل بن سلطان علي

ولد سنة ١٩٠١م في سلطان بورلودهيان بالهند وتوفي سنة ١٩٧٢م.

درس المقدمات على والده ثم على المفتي فقير الله في (رامپور) ثم على الشيخ أنورشاه الكشميري. ثم صار إمام المسجد الأكبر في (ديو بنديها)

له من المؤلفات:

١ - هزارات تونسوي.

٢ - إثبات پنج تن.

٣ - براهين ماتم.

٤ - تفسير خلافت.

٥ - مقالات مبلغ أعظم

٦ - ياد فاروق.

٧ - جواب الاستفسارات

وقد أصدر مجلة نصف شهرية باسم (صداقت) دامت عدة سنوات، لقب بـ (المبلغ الأعظم) لكثرة تبليغاته ومناظراته[1]

قیام پاکستان اور حضرت مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل کی خدمات

مناظر اسلام حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی عربی ادب' منطق' فلسفہ' عقائد' فقہ' علم حدیث ورجال میں ماہر ہونے کے ساتھ متبحر طاق مناظر تھے۔ علم حدیث وتاریخ پر آپ کو اس قدر عبور حاصل تھا کہ کسی تاریخی حوالہ' حدیث کی ثقاہت بارے بات کی جاتی تو آپ اسی وقت فی الفور اس فن کے قواعد کی روشنی میں سوالات واشکالات کا وافی جواب دے کر مطمئن کرنے کے ساتھ مخالف سائل کو لاجواب کر دیتے تھے۔

قیام پاکستان کے لئے آپ کی سیاسی خدمات تاریخ پاکستان کا روشن حصہ ہے۔ علامہ ابن حسن جارچوی' علامہ شبیہ الحسنین محمدی' علامہ احمد سعید کاظمی' علامہ شبیر احمد عثمانی' علامہ محمد ابراہیم سیالکوٹی اور پیر آف گولڑہ شریف کے ساتھ مل کر قائد اعظم محمد علی جناح اور مسلم لیگ ہند کے جھنڈے تلے جمع ہو کر مسلمانان ہند کی آزادی کیلئے دن رات کام کیا۔ مبلغ اعظم ایک خوش الحان جاذب نظر متکلم عالم مقرر تھے۔ اس لئے آپ جب بھی مسلم لیگ کے چھوٹے بڑے جلسے میں شریک ہوئے تو اپنے مسحور کن بیان سے سب کے دل موہ لینے کے ساتھ عوام کو قائل کر لیتے تھے۔ آپ کی اکثر تقاریر کا عنوان ہند میں اسلام اور مسلم امہ کا مستقبل ہوتا تھا۔ کہ ہم سب پہلے مسلمان ہیں۔ شیعہ سنی کا دین ایک ہے۔ بت پرستوں کے مقابلے خدا ایک ہے۔ ہادی رہنما رسول ایک ہے۔ قبلہ کعبہ ایک ہے۔ قران جیسی الہامی کتاب ایک ہے ہم سب ملت ابراہیمی کے پیروکار ہو کر انجام کے لحاظ سے ایک ہیں۔ مسلمان ایک ملت ہیں۔ جنہیں ملت اسلام کہا جاتا ہے۔ جبکہ ہندوستان کی بقیہ اقوام ذات پات کی تقسیم کے باوجود ملت کفر ہیں۔ ہندو سکھ' بدھ مت' جینی' پارسی' دلائی' عقائد ونظریات' رہن سہن کلچر طریق عبادت اور فلسفہ حیات میں اہل اسلام سے مختلف متضاد طرز حیات رکھتے ہیں۔ لہٰذا علاقائی جغرافیائی وحدت کے باوجود فکر وعمل میں ایک نہیں ہیں۔ انجام کار عقاب ثواب میں ایک نہیں ہیں۔ لہٰذا مسلم لیگ ہند جو مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے قیام پاکستان کے مطالبہ میں عقلاً نقلاً نظریہ اور عملی اعتبار سے درست ہے اور دو قومی نظریہ الاسلام ملت واحدہ والکفر ملۃ واحدہ درست نعرہ ہے۔ انگریز حکومت برطانیہ ہندوستان کو چھوڑنے سے پہلے مسلمانوں کے علیحدہ وطن کے جائز مطالبہ کو تسلیم کرتے ہوئے مسلم ریاست پاکستان کے قیام کا اعلان کرے۔ قیام پاکستان کی تحریک میں مسلم قوم کے تمام طبقات نے زمیندار' تجار' نوابین علماء' وکلاء' ملازمین' طلباء' خواتین نے مل کر مخلص ہو کر مسلسل جدوجہد کی تو یہ پاکستان معرض وجود میں آیا۔ پاکستان بننے کے بعد استاد محترم علامہ قبلہ مبلغ اعظم نے اپنی تقاریر میں مختلف مکاتب فکر کے زعماء' علماء' عوام میں اکثر فرماتے تھے کہ جس طرح یہ پاکستان شیعہ سنی اتحاد سے معرض وجود میں آیا تھا بالکل اسی طرح اس' مملکت خداداد کا استحکام بھی شیعہ سنی اتحاد ہی میں مضمر ہے۔ اگر اہل اسلام اہل قبلہ سنی' شیعہ باہم متحد نہ

رہے اور سنی شیعہ سلفی علماء عوام نے قومی ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے باہمی رواداری اخوت اتحاد کا مظاہرہ نہ کیا تو یہ ملک فرقہ واریت کا شکار ہو کرنا کام ریاست بن جائے گالہٰذا مسلم فرق کے باہم اتحاد رواداری ہی میں سب کی بھلائی ہے۔

تحریک ختم نبوت 1910ء سے 1974ء تک

تاریخ مسلمین ہند کا یہ سچ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ علمائے دیو بند کا تحریک قیام پاکستان میں کوئی قابل ذکر نا مور کردار شراکت نہ ہے لیکن تحریک ختم نبوت میں علمائے دیو بند کا کردار قابل ذکر ہے۔ عالمی مجلس ختم نبوت کے اکابرین محترم تاریخ تحریک ختم نبوت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ متحدہ پنجاب میں تقسیم ہند سے قبل ایک حنفی شخص بنام مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا اس کا یہ دعویٰ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے منصب نبوت ورسالت سے صریح انحراف وبغاوت تھی جس کی امت اسلام کے سرکردہ اکابرین مسلم علماء نے اپنے اپنے عہد زمانہ میں کھل کر دامے درمے سخنے قلمے مخالفت کی اور بروقت نوٹس لیا۔ حضرت مولانا نذیر حسین دھلوی، پروفیسر محمد الیاس برنی، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، مولونا پیر مہر علی شاہ گولڑوی، مولانا السید جماعت علی شاہ، مولانا السید انور شاہ کاشمیری، مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری، مولانا محمد حسین بٹالوی، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا محمد علی نونگیری، پیران تونسہ شریف، پیران سیال شریف شیعہ مجتہدین لکھنو علامہ آیت اللہ علی الحائری، آیت اللہ ناصر علی غفران مآب، علامہ السید آقا حسن لکھنوی، علامہ السید نجم الحسن لکھنوی، علامہ علی نقی مجتہد زعیم حوزہ علمیہ لکھنو ہند علامہ سید سلمان ندوی، علامہ احتشام الحق، تھانوی شیعہ عالم متکلم علامہ حافظ کفایت حسین فاضل لکھنو، مولانا ظفر علی خان، علامہ سر محمد اقبال سیالکوٹی ایسے ہزاروں شمع رسالت کے پروانوں اور امت مسلمہ کے جید اکابرین علمائے شیعہ وسنہ اہل حدیث مفکرین امت محمدیہ کے درخشندہ ستاروں کو اللہ جل شانہ نے اس قدیم فتنہ کے استیصال کے لئے منتخب فرمایا۔ ان بزرگان دین اسلام نے اپنی شرعی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے امت مسلمہ کو ناموس رسالت کے دفاع کیلئے متحد ہونے کا درس دیا اور 1910ء سے لیکر 1950ء تک ملت مسلمان کی رہنمائی فرمائی۔ خدا یا رحمت کند ایں عاشقاں پاک طینت را=

ان بزرگ علمائے اسلام نے اس وقت کے حالات کے مطابق ہندو انگریز کی حکومت اکثریت کے غلبے کے باوجود دینی جذبے کے ساتھ مرزائیت کو ہر لحاظ سے بے نقاب کیا۔ پڑھے لکھے شیعہ سنی سلفی مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی خود نوشت کتب سے حوالہ جات نقل کر کے حوزات علمیہ دینی مدارس کے جید علماء سے استفاءات طلب کئے۔ مرزا کی کتب اور اسلامی مسلمات کی تحریف توہین پر شواہد پیش کئے۔ ملاحظہ ہوں شیعہ سنی علماء کے فتاویٰ جو صدی قبل سنی، شیعہ مسلم علماء نے لکھے۔

مرزائیت واحمدیت بارے سنی، شیعہ مسلم علماء کے فتاویٰ

(۸)...... الجواب۔ جو شخص مرزا غلام قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے وہ شرعاً کافر و مرتد ہے اور کافر و مرتد کا نکاح عورت مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں اور اگر بعد از نکاح ناکح مرزائی ہوگیا تو فوراً نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔ لہٰذا اعلان کرنا چاہیے کہ کوئی شخص مسلمان، مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔ حکیم ابو تراب محمد عبدالحق۔ الجواب صحیح ابوالفقر محمد شمس الحق

(۳۱) فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

قال المرزا ما تعریبه و تلخیصه کنت اعتقدان المسیح فی فنزل الوحی باه قدمات فثبت به ان القول بحیوته من الشرک والکشف علی ان الجنة والنار لذات والآم روحانیة و ان ربنا اماج (ناب الفیل) وهو قیوم و وجودله من الایدی والاقدام والجوارح والقوی مالا یدرکه مدرک و ککٹ له من الاعصاب والمعروق مالا یحیط به محیط بهاتتم ارادته فی العالم وهذه الاعضاء والعروق هی المسماة بالعالم- و ان الاخبار بنزول المسیح و اشراط الساعة لیست علی ظواهر ها ولما معان کانت مخزونة لم یطلع علیها احدالی یومنا هذا بل و لم ینکشف محمد صلی اللّٰه علیه وسلم الامور الخمسة الدجال دوابته و دابة الارض دین مریم و یاجوج ماجوج فنزل الوحی بان دابة الارض علماء هذا الزمان و یاجوج ماجوج اقوام اور دباد الدجال علماء البرطانیه و دابتها مرکب الدخان و ابن مریم انانی تحصیل سفاته الذاتیته ولما جرت سنة اللّٰه ببغته الانبیاء اذ غلبت داعیة الشرلم یکن بدمن نبی فی هذه الایام وقد کان اللّٰه وعدانه یبعث فی امته محمد نبیا کا براهیم اذا متمرق علی فرق کثیرة فلن ینجوالامن تبعه- فسمانی اللّٰه اسماء الانبیاء من آدم الی محمد صلی اللّٰه علیه وسلم ومن قل کنت احسب ان المسیح نبی بین انا منه فی مرتبته و کنت اذظهرلی فضل مااحسبه انها فضیلة جزویة ولکن لما اخذت تنزل علی من الوحی الامطار الموصلة الدر محلم یدعی اللّٰه علیه فاعطیت منه النبوة وانما اعلیتها اذ فیست ذاتی فی اتباع محمد صلی اللّٰه علیه وسلم فنسبوتی لاتنافی ختم الرسالة – والذی نفسی بیده انه هو سمانی مسیحا موعود اوجعلنی بنیاد صدقنی بالآیات فانا آخر الخلفاء علی قدم عیسیٰ وما کان لمومن ان یکفر بی فانه کفر بکتاب اللّٰه ولا یفلح الکافر حیث ذاتی- الم یختص احد باسم النبوة سوائی فی هذا الزمان

فما اوحى الى فهومز و عن الخطام والنسيان فما ايها المسلمون اعلمكم فهو ملاک النجاة من النارو- أعلموا انه ما يخالفنى من الاحاديث رمعيته كمر جاة من البضاعة فلما آمنت بما اوحى الى كما آمنت بالقرآن اعتقدته قطعيا فكيف ان آمن باحاديث ظنية او موضوعة تخالفه و فضلنى اللّٰه على المسيح الناصرى واللّٰه لوكان المسيح اليوم لما ظهر له من الآيات ماظهرت لى بل ولم يظهرها اللّٰه لينى قبلى مثل ما اظهر ها لى ماخلا محمد؛ صلى اللّٰه عليه وسلم بل انما ظهرت له ثلث آلاف و ظهرت لى ثلثماية آلاف ولم يخل منها شهر فلما ثبت عند اللّٰه وعند جميع المرسلين ان المسيح الموعود فى هذا- الزمان افضل من المسيح الناصرى فلم يشق على الناس افضل نفسى عليه اذكان المسيح ليتاد الكذب ويشرب الخمر و من جداته بغايا و يحيٰى افضل منه اذ لم يكن يشرب الخمر ولولم استنكف عن عمل الترب لما زادنى المسيح فى المعجزات وقد غلط اربعمائة بنى فى اخبار هم بالغيب لكن لم يغلط احدمنهم ما غلط المسيح فيه- وقال لى اللّٰه لولاک لما خلقت الافلاک وكم من سرير قد تسفل و سريرک فوق السرر كلها دانت من مائنا وهم من فشل دانت معنى بمنزلة اولادى وانت منى و انامنک و فضلنى اللّٰه بفسو القمرين و فضل محمد صلى اللّٰه عليه وسلم نجسف القمر و مرة جعلنى اللّٰه امرة اظهر عليها قوة الرجولية فيريدون ان يرو مرة جالست اللّٰه كتبت انا بيدى من الواقعات والحوادث كيف اريدها و قبله اللّٰه و كتب التصديق بقلمه و قتطاير رشحات بقلمه على خادمى ولما غلب على الالوهية خلقت السماء والارض و خلت آدم- انتهى ما قال وله مثله هفوات لا تحصے وما ذكرنا فيه كفاية لما نريد ان نقول-

فتقول ان المرزا ادعى فيما ذكر نا وفات المسيح ، القول بحيوة المسيح شرک ، الجنة والنار لاحقيقة لهما ، اللّٰه جسم غيرمتناه ، النصوص ليست على ظواهرها ، فوقية نفسه علىٰ رسولنا صلى اللّٰه عليه وسلم علماً .، النبوة لنفسه ، دوامها بعد ختم الرسالة ، تحصيل النبوة بالاكتساب ، التمثل بعيسى بل بجميع الانبياء ، فضيلة نفسه على المسيح ، الازراء الوحى ، ضرورة الايمان به ، المجالسة باللّٰه ، المجانسته به ، كونه زوجزاللّٰه ، ولداللّٰه ، كونه قيم اللّٰه فى كائناته ، واتحاد ذاته بذات اللّٰه ، شركته فى هئته الخلق و قدرته فهذه عشرون امرا كله كفر يخالف الاسلام بل و تصديق المرزافيه الكفر وكفى منها الرجل فى كفره واحد فكيف اذا

اجتمعت جميعا فی قائلها لا اقول ذلک وحدی بل صرح بکفره من الائمة المتقدین القاضی عیاض فی الشفاء والملا علی القاری فی شرح الفقه الاکبر وابن حجر وآخرون فی مصنفاتهم ، و نحن نذکر نبذة مما قالوا قال علی القاری ، دعویٰ النبوة بعد نبینا کفر بالا جماع قال ابن حجر فی فتاویٰ من اعتقد و حیا بعد محمد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کان کافرا باجماع المسلمین – قال الشیخ الاکبر فی الفتوحات اسم النبی زال بعد محمد صلی اللّٰه علیه وسلم قال القاضی عیاض من ادعی نبوة احد مع نبینا صلی اللّٰه علیه وسلم اوبعده کالعیسویة من الیهود القائلین بتخصیص رسالة الی العرب وکالخرمیة القائلین بتواتر الرسل و کالبربغیة والبیانیه منهم القائلین بنبوة بنویغ دبیان واشباه هولا واومن ادعی النبوة لنفسه اوجوزاکتسابها والبلوغ بصفاء القلب الی مرتبتها کالفلاسفه وغلاة المتصوفة و کذلک من ادعی منهم انه یوحی الیه و ان لم یدع النبوة وانه یصعد الی السماء او یدخل الجنة و یاکل من اثما رها و یعانق الحور العین فهو لا وکلهم مکذبون للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم لانه اخبر انه صلی اللّٰه علیه وسلم خاتم النبیین و انه لا نبی بعده و اخبر عن اللّٰه انه خاتم النبیین و انه ارسل کافة للناس و اجتمعت الامة علی حمل هذا الکلام علی الظاهر و ان مشهور المراد به دون تاویل و تخصیص فلاشک فی کفر هولاء الطوائف کلها قطعاً اجماعاً سمعاً ومن اعتقادان اللّٰه جسم او المسیح او بعض من یلقاه فی الطریق فلیس بعارف به فهو کافر و کذلک من ادعی مجالسة اللّٰه و العروج الیه و مکالمة و حلوله فی الاشخاص او استخف بحمد صلی اللّٰه علیه وسلم او باحد من الانبیاء او آذاهم اوقتل نبیا او حاربه اوزری بالانبیاء فهو کافر باجماع المسلمین و کک من جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوابه وادعی فی ذلک المصلحة اولم یدعها فهو کافر بالاجماع وکذلک من قال ان المراد بالجنة والنار والحشر والنشر والثواب والعقاب معانی غیر ظاهرة وانها لذات روحانیة و معانی باطنة وکک تقطع بتکفیر کل قائل قولا موصل به الی تضلیل الامة او تکفیر جمیع الصحابة و قال محمد من تنباء یستتاب اسر ذلک او اعلنه وهو کالمرتد قاله سخنون وغیره.

فان قیل ان لکلام المرزا تاویلات کالصوفیة قلنا من قال بکلمة

الکفر من الصوفیة کفر و استیب اورجع مما قال علا ان للتاویل مجالا لمسن آمن بنبوته ومن لا یخسن الظن به فیکفره قطعا و ان قیل ان المرزائیة من اهل القبله قلنا انهم انکروا نصوصا قطعیته عند جمیع المسلمین واولوها لم یؤل به احد من الائمة فلا ریب فی کفرهم و ان کانو من اهل القبلة ونحن لم نکفرهم مالم یاتو الصریح الکفر ولم یخالفوا القطعیات الاتری الی قوله علیه السلام لا یقبل اللّٰه لصاحب بدعة صوما ولا صلوة ولا حجا ولا عمرة ولا جهادًا ولاصرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرة من العجین - یخرج فی آخر الزمان قوم یقولون من خیر قول الناس یقرؤن القرآن لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة وعن ابی سعید ومالک بن انس مرفوعاً قوم یحسنون القیل و یسیؤن الفعل فثلت ان المرزائیة و ان کانوا من اهل القبلة کفار لانهم انکرو ، بدیهیات الاسلام و مسلماته قال علی القاری فی شرح الفقه الاکبر ثم اعلم لان المراد باهل القبلة الذین اتفقوا علی ماهو من ضروریات الدین کحدوث العالم فمن واظب طول عمره علی الطاعات مع اعتقاد قدم العالم اونفی الحشر لایکون من اهل القبلة-

فلما ثبت کفر المرزائیة وشرکهم لم یکونوا کفو اللمسلمین فلا یجوز التناکح بهم لقوله تعالیٰ ولا تنکحو المشرکات حتی یومن ولامة مومنة خیر من مشرکة ولو اعجبتکم ولا تنکحوا المشرکین حتی یومنوا ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم اولئک یدعون الی النار واللّٰه یدعوا الی باذنه فان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الی الکفار لاهن حل لهم ولاهم یحلون لهن ولا تمسکو ابعصم الکوافر-

رقمه عبدالحی عفا اللّٰه عنه ۴ ذیقعده ۱۳۳۸ھ ولا یجوز لاهل الاسلام ان یعاملو المرزائیة فی امردیناً کان او غیر دین انا المعاجز محمد فاضل بن المولوی محمد اعظم مرحوم فتح گڑھی- مرزائیوں سے نکاح ہی درست نہیں چہ جائے کہ افتراق محمد عبداللہ فتح گڑھی۔

تمت ذہ الفتاویٰ فالمرجو عن المسلمین ان یعملوابها

اوائل ذی الحجة ۱۳۳۸ھجریة مقدسة

۵۔ دجال کا گدھا ریل ہے۔ کوئی گدھا نہیں۔ یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ دخان کچھ نہیں غلط خیال ہے۔ (ازالہ ص ۵۱۳ خزائن ص ۳۷۵) آفتاب مغرب سے کوئی نہیں نکلے گا۔ (ازالہ ص ۵۱۵ خزائن ص ۳۷۶) دابۃ الارض علماء ہوں گے اور کچھ نہیں حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔ (ازالہ ص ۶۹۲ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوت

(۱)......الہام قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو بلفظ (براہین احمدیہ ص ۲۴۶ خزائن ج ۱ ص ۲۶۶)، (۲)...... مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی بلفظہ ابتداء (ٹائٹل پیج) (ازالہ الاوہام خزائن ج ۳ ص ۱۰۱)، (۳)...... حدیث میں وارد ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے نماز میں امام تمہارے میں سے ہوگا یعنی عیسیٰ علیہ السلام مقتدی ہو کر نماز ادا کریں گے تاکہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ اپنی نئی شریعت جاری کریں گے اور نزول آپ کا دمشق میں ہوگا قوم یہود آپ کے پاس اگر کہیں گے کہ ہم آپ کے اصحاب ہیں آپ فرمائیں گے کہ تم جھوٹے ہو اور اسی طرح نصاریٰ کو کہا جائے گا فرما دیں گے کہ اصحاب میرے وہ ہیں جو مہاجرین ملحمہ سے باقی رہیں گے۔ پس پائیں گے ان کے خلیفہ کو جوان کو نماز پڑھا رہا ہوگا آپ کو دیکھ کر وہ پیچھے کو ہو جائے گا آپ فرما دیں گے تو ہی نماز پڑھا تحقیق خدا تعالیٰ تیرے سے راضی ہے مجھ کو خدا تعالیٰ نے وزیر کر کے بھیجا ہے نہ امیر کر کے اور ٹھہرانا آپ کا بعد نزول کے زمین پر بقید حیات چالیس برس تک روایت کیا گیا اور نکاح کریں گے تاکہ معلوم ہو لوگوں کو یہ خدا نہیں ہیں اور اولاد بھی ہوگی اور دفن کیے جائیں گے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں یہ سب عینی شرح بخاری میں مذکور ہے چونکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے یقیناً ثابت ہے اسی واسطے کتب عقائد میں درج کیا گیا ہے تاکہ ہر شخص اپنے عقیدے میں اس امر کو یقین خیال کر کے ایمان لائے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانہ میں آسمان سے نزول فرمائیں گے۔

خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں بیان فرماتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو بلا باپ پیدا کیا یہ مرتد ان کا باپ یوسف نجار بیان کرتا ہے اور جو معجزے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے عیسی

علیہ السلام کے بیان فرمائے ہیں ان کو ازالۃ الاوہام میں مرزا نے لکھا ہے کہ "وہ شعبدہ بازی کے قسم سے ہیں اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے"۔ (ازالہ اوہام ص ۳۰۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴) اس کلام کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں خدا تعالیٰ نے وہ معجزات برخلاف عادت واسطے ایمان لانے لوگوں کے عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر کیے ان کو یہ مرتد عمل مسمریزم اور بے سود بتاتا ہے۔ ازالۃ الاوہام میں لکھا ہے کہ علماء نے سورۃ الزلزال کے معنی نہیں سمجھے (ازالہ ص ۱۲۸ خزائن ج ۳ ص ۱۶۶) توضیح مرام میں اس نے لکھا ہے۔ (ص ۶۸ مرزا خزائن ص ۸۶) جبرئیل علیہ السلام کبھی زمین پر نہیں آئے نہ آتے ہیں۔ (ملخصاً صفحہ ۶۸۔ ۷۰۔ ۸۵ ازالہ ص ۶۲۹ خزائن ص ۴۳۹) لکھتا ہے انبیاء ابراہیم علیہ السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالۃ الاوہام ۱۲۸، ۶۲۹ ازالہ ۶۸۸ خزائن ص ۴۷۱) حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی غلط نکلی (ازالۃ الاوہام ص ۶۸۸ ازالہ ص ۶۹۱ خزائن ص ۴۷۳) حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابن مریم اور دجال، یاجوج ماجوج دابۃ الارض کی خبر نہیں دی۔ (ازالۃ الاوہام ص ۶۹۱ ازالہ ص ۷۰۵ خزائن ص ۵۰۴) براہین احمد یہ خدا کا کلام ہے۔ (ازالۃ الاوہام ص ۱۵۰) قرآن شریف میں جو معجزے ہیں وہ مسمریزم ہیں۔ (حقیقت ص ۸۸ خزائن ص ۹۱) قرآن شریف میں انا انزلنا ہ قریبا من القادیان موجود ہے۔ (ازالۃ الاوہام ص ۷۶، ۷۷) مکہ مدینہ قادیان تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ (ازالۃ الاوہام ص ۷۶، ۷۷) حضرت رسول اکرم خاتم النبیین والمرسلین نہیں ہیں۔ (ازالۃ الاوہام ص ۴۲۲ خزائن ص ۳۲۲) قیامت نہیں ہوگی تقدیر کوئی چیز نہیں ہے۔ (صفحہ دوم طما ٹیٹل پیج ازالۃ الاوہام ص ۵۱۵ خزائن ص ۳۷۶) آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔ (ازالۃ الاوہام ص ۵۱۵) عذاب قبر نہیں ہے۔ (ازالۃ الاوہام ص ۴۱۵) تناسخ صحیح ہے۔ (ست بچن ص ۸۴ خزائن ج ۱۰ ص ۲۰۹) ایسے ایسے اس کے کلمات بے شمار ہیں جن کا کفر ہونا علماء اسلام پر کیا بلکہ عوام پر بھی ظاہر ہے اور جو شخص اعتراض کرے کہ قادیانی اہل قبلہ ہے اس کو کافر کہنا درست نہیں اور نیز جس شخص میں ایک کم سو وجہ کفر کی ہو اور ایک وجہ اسلام کی ہو اس کو بھی کافر قرار دینا شرعاً منع ہے تو اس کا جواب یہ ہے اہل قبلہ کو کافر کہنا اس وقت تک درست نہیں جب تک اس میں کوئی وجہ کفر کی یقینی موجود نہ ہو مثلاً اگر کوئی رافضی نماز روزہ کا پابند ہو کر اصل پیغمبری حضرت علی کا حق گمان کرے تو اس کے کفر میں کسی کو کلام ہے اور سو وجہ کفر کے مسئلہ کے یہ معنی ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایسا کلمہ کہا کہ جس کے ایک کم سو معنی کفر کی طرف عائد ہوتے ہیں اور بموجب ایک معنی کے وہ لفظ کفر کا نہیں ہے تو ایسی صورت میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق

اس پر فتویٰ کفر کا جاری نہ کرے جیسا کہ ایک شخص کو کسی نے نماز کے واسطے تاکیداً کہا اس نے نماز سے انکار کیا تو انکار اس کا نماز کو برا جان کر یا نماز کے فرض ہونے کا منکر ہو کر یا نماز کا پڑھنا اس کے نزدیک حقیر لوگوں کا کام ہے وغیرہ وغیرہ جن کا مرجع کفر کی طرف ہے تو بے شک وہ شخص کافر ہے اگر غرض اس کی اس انکار سے صرف یہی ہے کہ میں نماز کو تیرے کہنے سے نہیں ادا کروں گا تو اس صورت میں یہ انکار کفر نہیں ہے ایسے صورتوں میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق فتویٰ کفر کا نہ دے اور جو امر یقیناً کفر کا کسی میں پایا جائے جیسا کہ بتوں کو سجدہ کرنا پیغمبروں کی اہانت کرنی اس کے کافر ہونے میں کسی کو کلام نہیں اگرچہ نماز روزہ کا پابند ہو ملا علی قاری نے ان دونوں امروں کو شرح فقہ اکبر میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے پہلے فتویٰ میں جو مولانا مولوی رشید احمد صاحب کے جواب میں لکھا گیا ہے اس میں ملا علی قاری صاحب کی عبارت درج ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس فرقہ کو راہ ہدایت پر لائے ورنہ ان کی شر سے عوام اہل اسلام کو بچائے۔ وما توفیقی الا باللہ واخر دعونا ان الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین۔

مرزائیوں سے ترکِ موالات

جس میں قرار پایا ہے کہ حسب فتاویٰ علمائے اسلام (سنی وشیعہ) مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک ہونا منع ہے اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی جماعت کے عقائد اہل اسلام کے خلاف ہیں۔ وفات مسیح کا مسئلہ ثابت نہیں کر سکتے۔ حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں اور یہ کہ مرزائی اور ایران کے بابی مذہب کے پیرو ہمارے نزدیک یکساں ہیں اور یہ کہ جو شخص مرزا غلام احمد کی نسبت حسن ظن رکھے یا اس کے کفر کا اظہار نہ کرے وہ بھی مرزائی فرقہ میں داخل ہے نہ اس کی امامت جائز ہے اور نہ جنازہ۔

باہتمام انجمن حفظ المسلمین امرتسر

سوال...... کیا مرزائیوں کا یہ کہنا درست ہے کہ حضرت مسیح کی قبر محلہ خانیار سرینگر کشمیر میں موجود ہے؟

جواب...... مرزا قادیانی پہلے کہتے تھے کہ مسیح کی قبر گلیل یا شام میں ہے اب کہتے ہیں کہ ایک نئی انجیل کی رو سے مسیح کی قبر کشمیر میں قرار پائی ہے۔ جناب مفتی حسام الدین صاحب مفتی اعظم کشمیر لکھتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہندو مذہب کے سوا کشمیر میں یہودی اور عیسائی

مذہب کا نام ونشان تک نہیں ملتا اور نہ کوئی ملکی تاریخ ثبوت دیتی ہے۔اور نہ ہی کسی فرد بشر کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں عیسائیت بھی تھی اور محلہ خانیار میں ایک مسلمان بزرگ کی قبر ہے اور جن کا یہ خیال ہے کہ یہ حضرت مسیح کی قبر ہے محض جھوٹ بالکل لغو اور بے بنیاد ہے۔

سوال...... کیا مرزائی کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب...... نہیں کیونکہ مرزائی ہمارے نزدیک کافر ہیں اور جنازہ مسلمان کا ہوتا ہے۔

(مولوی غلام قادر مرحوم بھیروی)

سوال...... جو اہلسنت مرزائی کا جنازہ پڑھے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب...... اس سے علانیہ توبہ لینی چاہیے کیونکہ قرآن شریف میں ہے۔ **لا تصل علی احد منهم احد** (توبہ ۸۴) کتبہ مفتی محمد عبداللہ ٹونکی لاہور حال وارد کلکتہ)۔

سوال...... جو مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب مرزا انبیاء کی توہین کرتا ہے نصوص قطعیہ کا منکر ہے مدعی نبوت ہے اس لیے اس کے کفر میں کسی کو شک نہیں ہوسکتا۔

ناظرین! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوت کی بنیاد ڈال کر اہل اسلام کو بظاہر دو مختلف فرقوں میں تقسیم کر دیا ہے جس کی وجہ سے نہ صرف سنی شیعہ کے ساتھ ان کا اختلاف رائے پیدا ہو گیا ہے بلکہ لین دین، عقائد، اصول اور عبادات و معاملات میں بھی زمین و آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے آپ کو صوفی منش ظاہر کیا۔ پھر مجدد بنے۔ پھر حکم، پھر نذیر، اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے۔ پھر کرشن اوتار اور سب کے اخیر نبوت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دنیا سے رخصت ہوئے۔

سوال (استفتاء)

بخدمت شریف جناب علمائے اسلام سلمکم اللہ الیٰ یوم القیام.

کیا فرماتے ہیں علمائے دین متین و مفتیان شرع مبین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں۔

اوّل...... آیۃ **مبشر ابرسول یاتی من بعد اسمه احمد** کا مصداق میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۷۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)۔

دوم...... مسیح موعود (جن کے آنے کی خبر احادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۶۶۵ خزائن ج ۳ ص ۴۵۹)۔
سوم...... میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔
(معیار الاخیار ص ۱۱ ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۸)
چہارم...... ان قدمی علی منارة ختم علیا کل رفعة (میرا قدم اس بنیاد پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں) (خطبہ الہامیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۶ ص ۷۰)
پنجم...... لا تقسیونی باحد ولا ادابی۔ میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔
(خطبہ الہامیہ ص ۵۲ خزائن ج ۱۲ ص ۵۲)
ششم...... میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔
(لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳ خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۷)
ہفتم...... وانی قتیل الحب لکن حسبنکم . قتیل العدی فالفرق اجلی واظھر۔ میں عشق کا مقتول ہوں مگر تمہارا حسین دشمن کا مقتول ہے فرق بالکل ظاہر ہے۔
(اعجاز احمدی ص ۸۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)
نہم...... ''یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں''۔ (معاذ اللہ)
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)
دہم...... یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ)
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)
یازدہم...... یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔
(ازالہ ص ۳۰۳ و ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴ تا ۲۶۳ ضمیمہ انجام ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)
دوازدہم...... میں نبی ہوں، اس امت میں نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے۔
(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱ خزائن ج ۲ ص ۴۰۶)
سیزدہم...... مجھے الہام ہوا ہے۔ قل یایھاالناس انی رسول الله الیکم جمیعا۔ (لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ (تذکرہ ص ۳۵۲)
چہاردہم...... میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)
پانزدہم...... میرے منکروں بلکہ متاملوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔
(نہج المصلیٰ، فتاویٰ احمدیہ ج ۱ ص ۲۷۶)
(۱۶)...... مجھے خدا نے کہا ہے اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن!)
(البشریٰ ج ۱ ص ۴۹)

(۱۷)......لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا)

(حقیقۃ الوحی ص ۹۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

(۱۸)......میرا الہام ہے۔ وہ ماینطق عن الھویٰ یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)

(۱۹)......مجھے خدا نے کہا ہے۔ وما ارسلناک الا رحمۃ اللعالمین۔ (یعنی خدا نے تجھے رحمت بنا کر بھیجا) (حقیقۃ الوحی ص ۸ خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

(۲۰)...... مجھے خدا نے کہا۔ انک لمن المرسلین (خدا کہتا ہے کہ تو بلا شک رسول ہے) (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

(۲۱)......اتانی مالم یؤتی احد من العالمین۔ (خدا نے مجھے وہ عزت دی جو کسی کو نہیں دی گئی) (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

(۲۲)......ان اللہ معک ان اللہ یقوم اینما قمت (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے)

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱ حاشیہ)

(۲۳)......انا اعطیناک الکوثر (خدا نے مجھے حوض کوثر دیا ہے)۔

(انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ۵۸)

(۲۴)......رایتہ فی المنام عین اللہ و تیقنت انی ھو فخلقت السمٰوت والارض۔ میں نے اپنے آپ کو بعینہ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے۔ (آئینہ کمالات ص ۵۶۴، ۵۶۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

(۲۵)......میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (نہج المصلی فتاویٰ احمدیہ ج ۲ ص ۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب افتراق ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب

(۱)......سنی از ریاست بھوپال

مندرجہ سوال ہذا میں متعدد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمہ کفر ہونے میں تاویل بھی نہیں ہوسکتی لہٰذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعت اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد و عورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے درست نہیں۔ ۳ رجب

۱۳۳۶ھ۔ مہر و دستخط: محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ مفتی بھوپال

(۲) از ریاست رام پور (خلد اللہ ملکھا)

جو شخص کہ مرزائے قادیانی کے اقوال مذکورہ میں تصدیق کرے وہ اعلیٰ درجہ کا ملحد اور کافر ہے۔ ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوال مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے افتراق لازم ہوگا۔ (دستخط: ظہور الحسن محلہ پہلوار)

۔اہل اسلام کو چاہیے کہ احکام و معاملات میں ان سے احتراز رکھیں۔ ھکذا فی کتب الاسلام۔ خادم الطلبا محمد مبارک حسین محمودی صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلند شہر۔

(۱۴) از مراد آباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر استدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس کے تابعین سے رشتہ اخوت، سلسلہ مناکحت، تعلق محبت، ربط، ضبط، شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی روپ کے کافروں سے مومنین کو کوئی دینی تعلق نہ رکھنا چاہیے۔ ان سے نکاح زنا ہوگا۔ جو دین و دنیا میں وبال دنکال ہے۔ خادم العلماء والفقراء غلام احمد حنفی قادری مراد آبادی ۱۸۔ رجب ۳۶ھ۔

(۱۵) شہر لکھنؤ (از حضرات شیعہ)

(نوٹ)...... حضرات شیعہ کے فتوے اس لئے معدودے چند ہیں کہ انہیں سوائے مجتہد کے کوئی دوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا۔ اور مجتہد کا فتویٰ تمام افراد شیعہ کو ماننا پڑتا ہے۔

(الف)...... الجواب و من اللہ التوفیق۔ عقد مسلم یا مسلمہ قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں اور اگر کوئی مسلم یا مسلمہ خدانخواستہ قادیانی مذہب اختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہو جائے گا۔ واللہ العاصم۔ (ناصر علی عفی عنہ بقلم)

(ب)...... باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو اس کا عقد ان مسلمین و مسلمان سے اور علی الخصوص مومنین و شیعیان اثنا عشریہ سے جو کہ ان معتقدات باطلہ کے قائل و معتقد نہیں ہیں حرام و باطل ہے اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجب افتراق و بطلان عقد ہے۔ حررہ السید اقا حسن۔

(ج)...... باسمہ سبحانہ۔ جو شخص ان تمام امور مندرجہ استفتاء کا معتقد ہو۔ وہ کافر ہے اس کے ساتھ زن مسلمہ کا عقد ناجائز و باطل ہے اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان

عقائد کا معتقد ہو جائے۔ اس کا نکاح فسخ ہو جائے گا بلکہ جمیع احکام کفر وارتداد ایسے اعتقاد والے پر جاری ہو جائیں گے۔ واللہ اعلم۔ سید نجم الحسن عفی عنہ بقلم۔

(۱۶) شہر لکھنؤ۔ ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ استفتاء کا مصدق ہو۔ اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصدق اس کی یہ تصدیق ضرور موجب افتراق ہے۔ قال تعالیٰ **افان علمتموهن مومنات فلا ترجعوهن الى الكفار لاهن حل لهم ولا هم يحلون لهن** خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کر لو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو۔ نہ یہ (عورتیں) ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لئے حلال ہیں۔ واللہ اعلم۔ کتبہ محمد عبداللہ۔ ۱۱ جمادی الاخری ۳۶ھ۔

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔ **حرره الراجى رحمته ربه القوى ابو العماد محمد شبلى المدرس فى دار العلوم الندوة العلماء عفى عنه۔**

مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔ عبدالودود عفی عنہ مدرس دار العلوم

ان اقوال مذکورہ استفتاء کا جو شخص قائل ہو وہ کافر ہے اور اسلام سے خارج ہے مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔ امیر علی عفا اللہ عنہ مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء صدر مدرس

معتقد ان اعتقادات کا مسلمان نہیں ہے۔ لہٰذا کسی مسلمہ کا نکاح ان سے جائز نہیں اور اگر نکاح کیا گیا ہو وہ عدم محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوئی۔ حیدر شاہ، فقیہ دوم دار العلوم، ندوۃ العلماء۔

واقعی بعض از معتقدات مذکورہ کفر است و معتقد را بسر حد کفر رساند و کفر کہ بعد ایمان ارتداد است و با مرتد و مرتدہ نکاح ایماندار درست نیست واللہ اعلم بالصواب۔ **حرره الرجى الى رحمة ربا لهارے محمد عبدالهادى الانصارى حفيد العلامة ملامبين شارع السلم والمسلم اسكنه الله فى اعلىٰ عليين۔**

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی۔ دوران تحقیق میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے جس قدر میں تحقیق کرتا گیا اسی قدر میرا یہ اعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی

ں تکفیر کرتے ہیں۔ یقیناً وہ حق پر ہیں۔ پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح ہو چکا ہے تو تفریق ضروری ہے۔ حررہ ابو الھدی فتح اللہ الہ آبادی کان اللہ لہ حال مدرس اول انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ۔

(۱۷) از شہر دہلی (دارالخلافہ پنجاب) (سنی)

(الف)......فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت کا ہے اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔ حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ۔

(ب)......مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لئے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کا ان کلمات کفریہ کا مصدق ہو سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں۔ آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی۔

(ج)...... جو شخص مرزائے قادیان کا ان اقوال مذکورہ میں مصدق ہو اس کے ساتھ مسلم غیر مصدق کا رشتہ مناکحت کرنا ہرگز جائز نہیں اور تصدیق کے بعد موجب افتراق ہے۔ حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ- الجواب صحیح- احمد سلمہ الصمد مدرس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دھلی ماجاب المجیب فھو حق حری ان یعمل بہ- حررہ ابو محمد عبیداللہ مدرس مدرسہ دارالھدیٰ کشف گنج دھلی۔

مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں ہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری، مناکحت و مواکلت، ومجالست کریں اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہوسکتا ہے۔

(حررہ الراجی رحمۃ الخان عبدالرحمٰن مدرسہ دارالہدیٰ)

(د)......مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال ہیں) معتقد ہیں۔ سب کافر و مرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچو اور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ۔ (حررہ احمد اللہ مدرس مسجد حاجی علی جان دہلی)

الجواب صحیح۔ عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دارالکتب والسنۃ، ۱۰ اجمادی الثانی

۳۶۔ عبدالعزیز عفی عنہ۔ عبدالرحمٰن عفی عنہ۔ عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمٰن۔ ابوتراب عبدالوہاب عفی عنہ۔ اللہ دار المجیب۔ ابوز بیر محمد یونس پرتاب گڈھی۔ مدرسہ علی جان مرحوم۔

(۱۸) ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے اس کا رشتہ و نکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجب تفریق اور باعث فسخ نکاح ہے۔ خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء غلام محمد ہوشیار پوری۔ ھذا ھوالجواب الحق– کتبہ مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلی۔

(۱۹) لدھیانہ (سنی)

(الف)...... ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر ہے بلکہ اکفر۔ ان سے رشتہ لینا دینا درست نہیں ہے۔ کتبہ العبد العاجز علی محمد عفا عنہ مدرس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ۔

(ب)...... چونکہ یہ شخص نصوص قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر وارتداد ہے۔ اس لئے ایسے کافر و مرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر قبل از ارتداد نکاح ہوا تو ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔

حررہ رحمت العلی مدرس مدرسہ غزنویہ محلہ دھولیوال

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ غزنویہ۔ نور محمد از شہر لدھیانہ

عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلّہ صوفیان

(۲۰) لاہور (سنی وشیعہ صاحبان)

(الف)...... چونکہ مرزائے قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر منجاب علمائے ہندو پنجاب قطعی ہے۔ لہٰذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں۔ اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔ العبد نور بخش (ایم اے) ناظم انجمن نعمانیہ، لاہور

زیر سرپرستی حضرت قائم آلِ محمدؐ

ملتِ شیعہ کا آزاد و بیباک ترجمان

ہفت روزہ

رضاکار

لاہور

ایڈیٹر شیخ محمد صدیق بی۔اے

تاریخہائے اشاعت:۔ ۱ - ۸ - ۱۶ - ۲۴

بدل اشتراک
چندہ سالانہ۔ دس روپے
ششماہی۔ ساڑھے پانچ روپے
بیرونی ممالک۔ بیس روپے
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

قائم شدہ ۱۹۳۸ء

شمارہ ۲۵	یکم جولائی ۱۹۷۴ء مطابق ۱۰ر جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ	جلد ۳۸

مبلغ اعظم مولانا محمدؐ اسمٰعیل کا اعلان

میں ختم نبوت کے منکروں کو کافر سمجھتا ہوں۔ اور مرزائی منکر ختم نبوت ہیں!

مسئلہ نبوت ضرورتِ دین میں داخل ہے۔ مسئلہ ختم نبوت حضور پرنور سرکار ختمی مرتبتؐ کا خاصہ ہے۔ اور خصوصیات انبیاء کا منکر کافر ہے۔ جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کے خلیل اللہ اور موسیٰؑ کے کلیم اللہ ہونے کا منکر کافر ہے ——— اسی طرح حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے کا منکر کافر ہے۔ حضورؐ خدا کے آخری نبی ہیں۔ حضرتؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ احمدی، قادیانی، مرزائی حضورؐ کے بعد اجراء نبوت کے قائل ہیں۔ اور ختم نبوت کا ترجمہ انقطاع نبوت اور انسداد نبوت نہیں مانتے۔ لہذا کافر ہیں۔ (محمد اسماعیل درس آل محمدؐ لائل پور۔)

تقسیم ہند کے بعد تحریک ختم نبوت اسکندر مرزا سے شہید بھٹو تک

فتنہ مرزائیت واحمدیت کے خلاف شیعہ سنی اہل حدیث علماء کا اتحاد قابل تقلید تاریخی اسلامی عمل ہے۔ جس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔ تقسیم ہند کے بعد پاکستان کے معروضی حالات سے فائدہ اٹھا کر قادیانی فتنہ منظم ہوا۔ اس کی چند وجوہات تھیں۔

☆ قیام پاکستان کے بعد ہندو مسلم آبادی کا تبادلہ ☆ مستند کلیم کے ذریعے وسائل کی تقسیم ☆ مہاجرین کی آبادکاری ☆ حکومتی اداروں کی تنظیم وتقویم ☆ اور انگریز حکومت کی بنائی فوج کو پاکستان کے حق میں منظم رکھنا ☆ اور معیشی کساد کو سنبھالا دینا ☆ مشرقی پاکستان کے بنگالی مسلمانوں میں قومی ملی اسلامی سوچ کو بیدار رکھنا۔ ان ہنگامی حالات کے ساتھ ہر انقلاب کے بعد قومی حکومت ادارے ڈھانچے کمزور ہوتے ہیں اور سازشی حضرات کو منظم ہونے کا موقع ملتا ہے۔ یہی کچھ صورت حالات 1947 کے بعد 1950ء کے عشرے میں پاکستان اور پاکستانی مسلم قوم کو پیش آئی۔ ان حالات میں اسلام دشمن قوت قادیانیت احمدیت مرزائیت کو پاکستان میں سر اٹھانے کا موقع ملا۔

بنیادی عوامل میں ایک بارز وجہ متحدہ ہندوستانی فوج تھی۔ برطانوی سامراج نے ہندوستانی فوج کے تینوں شعبوں بری بحری فضائیہ کے یونٹوں میں قادیانی حضرات کو بحیثیت فوجی افسران بھرتی کیا۔ یہی فوجی قادیانی افسران پاکستان بننے کے بعد پاکستانی فوج میں افسر بن کر کمانڈ کرنے لگ گئے۔ مرزائی قادیانی فوجی افسران برطانوی استعمار کے پروردہ تھے۔ انہوں نے خاص فکر کو لیکر خفیہ طریقے سے پاکستانی فوج کے تینوں شعبوں میں زیادہ سے زیادہ مرزائی جوانوں کو بھرتی کیا اور پاکستانی فوج میں اپنے خفیہ عسکری جتھے منظم کیے۔

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے...... وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

پاکستان ایک جمہوری ملک اور وفاقی اکائی تھی۔ جس کے مشرقی حصہ میں پورا بنگال شامل تھا اور مغربی پاکستان کے چار صوبے اور شمالی علاقہ جات تھے۔ گلگت بلتستان اور ہنزہ کے شیعہ امامی مسلم عوام نے خود جنگ لڑ کر انگریزوں ہندوؤں سے آزادی حاصل کی تھی اور آزاد حیثیت سے پاکستان کے ساتھ الحاق کیا تھا۔ پاکستانی فوج میں مرزائی فوجی افسران اس حقیقت سے آگاہ تھے کہ شمالی ریاستوں ہنزہ گلگت بلتستان میں شیعہ اثناء عشری جعفری مسلمان اور شش امامی اسماعیلی مسلمان منظم مقتدر ہیں۔ اور سرحد میں فقہ حنفی کے پیروکار بریلوی دیوبندی حضرات کثرت تعداد کے ساتھ منظم مقتدر ہیں۔ لہٰذا احمدی مرزائی قادیانی لیڈر شپ نے محسوس کیا کہ ان ریاستوں میں شیعہ سنی مسلمان ہمیں کبھی بھی نہ ٹھہرے دیں گے نہ قدم جمانے دیں گے۔ جبکہ ان سرحدی شمالی علاقوں کے جغرافیائی موسمی حالات اور یہاں کا اسلام پسند کلچر قادیانی حضرات کو قبول نہ کرے گا۔ ان علاقوں کے

حالات سے مایوس ہوکر مرزائی قادیانی قیادت نے استعمار غرب کی اشیر باد حاصل کرنے کے بعد پاکستان کے حساس صوبہ بلوچستان میں اپنی خفیہ سرگرمیاں شروع کردیں تاکہ آنے والے وقت میں

بلوچستان کو مرزائی احمدی اسٹیٹ بنایا جاسکے

صوبہ بلوچستان میں خاص ہدف کو سامنے رکھ کر تعلیمی انتظامی اہم قومی کلیدی عہدوں پر احمدی مرزائی حضرات کو تعینات کیا گیا۔ خان لیاقت علی خان، اسکندر مرزا کے دور تک یہ ایشو چھوڑا گیا کہ چونکہ مرزائی حضرات نے قیام پاکستان میں کافی خدمات سرانجام دی ہیں اور مسلم لیگ قائداعظم کا کھل کر ساتھ دیا ہے لہٰذا مرزائی افسران کو ایسے صوبے میں بھرتی کرنا ضروری ہے جس صوبے کے عوام اور قبائلی سردار پاکستان بارے دل صاف نہیں رکھتے اور بعض بلوچی سردار تو حکومت پاکستان کے خلاف عسکری جھتے بنا کر لارڈ وار بن بن چکے ہیں۔

ان حالات میں نہ سنی بلوچ افسران پر بھروسہ کیا جاسکتا ہے نہ افغان نژاد شیعہ ہزارہ جات قبائلی افراد پر۔ لہٰذا بلوچستان میں پاکستان پسند پڑھے لکھے احمدی مرزائی قادیانی افراد کو کلیدی آسامیوں پر تعینات کیا جانا پاکستان کے مفاد میں ہے یہ خطرناک سوچ ان مرزائی فوجی افسران نے حکومتی حلقوں میں پھیلائی جو متحدہ ہندوستانی فوج میں اعلیٰ عہدوں پر فائز تھے۔ پاکستانی کی سیاسی نظامت کا ریکارڈ سب کے سامنے ہے کہ 1947ء سے لیکر 1952ء تک ایوبی دور میں بھی ہر جگہ اعلیٰ افسران قادیانی ہی دکھائی دیتے تھے خصوصاً صوبہ بلوچستان میں۔

ان قومی حالات کی ہولناکی کے مضر اثرات کو محسوس کرتے ہوئے سنی شیعہ اہل حدیث ذمہ دار جید علماء نے حضرت علامہ عطاء اللہ شاہ بخاری کی سربراہی میں لاہور کے اندر اجلاس بلایا کہ ہم شیعہ سنی اہل حدیث سلفی علماء عوام فروعی اختلافات میں پڑ کر تفرق ہو چکے ہیں۔ جبکہ منکرین ختم نبوت احمدی قادیانی منظم ہوکر خفیہ انداز سے مملکت خداداد پاکستان کے حساس صوبہ بلوچستان کو احمدی اسٹیٹ بنانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ علامہ السید عطاء اللہ شاہ بخاری خوش الحان مقرر تھے اور سنی شیعہ عوام میں قبول مذہبی لیڈر مانے جاتے تھے۔ محترم عطاء اللہ شاہ بخاری نے اللہ کی عطاء کردہ توفیق سے اپنی صلاحیتوں کو مسلم اُمہ کے اتحاد کیلئے بلاخوف خطر صرف کیا۔ اور بحیثیت سید آل رسول، سنی، شیعہ مسلمانوں کی قیادت کی۔

شاہ صاحب نے فرقہ وارانہ سطحی سوچ سے نکل کر پوری امت کے لیڈر بنے اور ہر اسلامی فرقہ کے جید عالم کے پاس خود تشریف لے گئے اور ہر سنی شیعہ سلفی مسلمان کو ناموس ختم نبوت کی خاطر باہم متحد ہونے کا عملی درس دیا۔ آپ اپنی فکر انگیز تقاریر میں اکثر ختم نبوت کی خاطر باہم متحدہ ہونے کا عملی درس دیتے تھے۔ آپ اپنی فکر انگیز تقاریر میں اکثر فرمایا کرتے تھے کہ

گرفتار ابوبکرؓ و علیؑ ہوشیار باش

اے شیعہ سنی علمائے کرام کس قدر دکھ کی بات ہے کہ آپ مسئلہ خلافت پر باہم جھگڑ رہے ہیں اور ناموس رسالت تاج ختم نبوت کے ڈاکو توہین رسول اسلام میں مصروف ہیں اور بلوچستان کو احمدی اسٹیٹ بنانے کی سازش کر رہے ہیں۔

بقول حضرت مولانا عبدالقیوم مہاجر مدنی ہندوستان تقسیم ہوا اور مملکت خداداد پاکستان معرض وجود میں آئی بدنصیبی سے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ چوہدری سر ظفر اللہ قادیانی بنا جو جماعت مرزائیہ احمدیہ کا سرگرم رکن تھا۔ اس نے مرزائیت کے جنازے کو اپنی وزارت کے کندھوں پر لاد کر اندرون ملک اور بیرون ملک اسے متعارف کرانے کی کوششیں تیز سے تیز تر کر دیں۔ ان حالات میں محقق خطیب کی تحقیق کے مطابق حضرت علامہ عطاء اللہ شاہ بخاری امیر کاروان احرار کی رگ حمیت اور حسینی خون نے جوش مارا اور پوری امت کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر دیا اور ہر مسلم مکتبہ فکر کے علماء سے ناموس خاتم النبیین پر رابطہ کیا اور حضرت علامہ محمد علی جالندھری علامہ غلام غوث ہزاروی کو اپنا نمائندہ بنا کر کراچی سے کشمیر تک روانہ کیا ان نمائندہ وفد کے علماء نے ہر مشہور مدرسہ، خانقاہ، مسجد اور امام بارگاہ جا کر سنی شیعہ مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بیدار کیا۔ اس وقت کے مشہور علماء مولانا ابوالحسنات، مولانا محمد احمد قادری، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا محمد شفیع، مولانا خواجہ قمر سیالوی مولانا پیر محی الدین گولڑوی، مولانا عبدالحمید بدیوانی، مولانا پیر سر سید شریف، مولانا سید محمود غزنوی، مولانا صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا صاحبزادہ افتخار الحسن مولانا اختر علی اور شیعہ جید علماء میں، علامہ مفتی جعفر حسین مجتہد لکھنوی، علامہ حافظ کفایت حسین لکھنوی، علامہ مرزا یوسف حسین لکھنوی قاضی شریعت علامہ شبیہ الحسنین محمدی، علامہ محمد اسماعیل سابق دیو بند گوجرا، علامہ مظہر علی اظہر اور سید مظفر علی شمسی صدر ادارہ تحفظ حقوق شیعہ کو ساتھ لیکر ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر باہم سر جوڑ کر تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لئے انقلابی کردار ادا کیا۔ اور عاشقان رسولؐ عربی کے لئے مجلس احرار کا قومی پلیٹ فارم دیا۔ تحریک تحفظ ختم نبوت کی انقلابی تاریخ کا تذکرہ کرتے ہوئے علامہ شورش کشمیری لکھتے ہیں آپ کی لکھت کو آفادہ عام کے لئے شیخ محقق خطیب انصاری من وعن نقل کر کے کتاب ہذا میں شائع کر رہا ہے۔ تا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے۔ ملاحظہ ہو علامہ شورش کاشمیری کی لکھت کا ریفرنس =

علامہ شورش کاشمیری نے اپنی کتاب میں ببانگ دہل لکھا کہ چونکہ مسئلہ ختم نبوت تمام مکاتب فکر شیعہ سنی، دیو بندی، بریلوی، اہل حدیث مسلمانوں کا مشترکہ اسلامی عقیدہ تھا۔ لہٰذا اس مقدس اسلامی عقیدہ کے تحفظ دفاع کیلئے بلا امتیاز فرقہ مسلک تمام مسلم عوام اور جید علماء نے متحد ہو کر اسلاف کے ہدف وحدت اسلامیہ پر چلتے ہوئے مرزائیت احمدیت کے خلاف مضبوط موقف اختیار کیا۔ عملاً تحریک ختم نبوت میں خون، مال جان کی قربانی دی نتیجتاً سنی، شیعہ، دیو بندی، بریلوی، اہلحدیث، پوری مسلم اُمہ کامیاب ہوئی

اور 5 اگست 1974ء سے 6 ستمبر 1974ء تک مکمل تقریری تحریری بحث مناظرہ کے بعد 7 ستمبر 1974ء کو مرزائی احمدی قانوناً غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔ اس عظیم کامیابی کو کسی ایک فرقے کی کامیابی لکھنا یا سمجھنا ملت اسلامیہ کے بقیہ مکاتب فکر کے ساتھ ناانصافی ہے۔ اور وحدت مسلمہ امہ کے اعلیٰ ہدف سے انحراف ہے اور غلامان رسول کی دل آزاری ہے۔ آغا شورش کاشمیری اپنی تقریر میں اکثر اعلان کرتے تھے کہ جس طرح قیام پاکستان کی تحریک سنی' شیعہ' دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث کی مشترکہ کوشش سے کامیاب ہوئی تھی۔ میں محمد رسول اللہ کے ناموس ختم نبوت کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں' کہ تحریک ختم نبوت کی کامیابی بھی سنی' شیعہ' دیوبندی اہل حدیث علماء اور عوام کی مشترکہ سعی سعید اتحاد سے کامیاب ہوئی ہے۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

تحریکِ ختمِ نبوّت

(۱۸۹۱ سے ۱۹۷۴ء تک)

شورش کاشمیری

مطبوعات چٹان — میکلوڈ روڈ لاہور

واحد تقسیم کنندگان: الفیصل ناشران و تاجران کتب [illegible] لاہور

تب عالمی استعمار کی مداخلت سے ایک نیا پنجاب پیدا ہوگا جو سکھ احمدی ریاست ہوگا اور جس کا پاکستانی وجود ختم ہو جائے گا۔

پاکستان کا اصل خطرہ یہ ہے کہ پنجاب اس خوفناک سانحہ کی زد میں ہے، نہ جانے حزب اقتدار اور حزب اختلاف اس بارے میں کیوں غور نہیں کرتیں۔ اس سیاسی مسئلہ کا اس وقت تعاقب نہ کیا گیا اور ایک پولیٹیکل خطرہ کے طور پر اس کا محاسبہ نہ کیا گیا تو گیا پاکستان کی آنکھ اس وقت کھلے گی جب طوفان سر سے گزر چکا ہوگا اور پاکستان کی تاریخ استعماری انقلاب کے ہاتھوں الٹ چکی ہوگی تب مورخ یہ لکھیں گے کہ ان علاقوں میں ایک ایسی قوم رہتی تھی جس نے اپنے مسلمان ہونے کی بنیاد پر برعظیم ہندوستان سے کٹ کے ایک علیحدہ ملک پاکستان بنوایا تھا، لیکن اس پر تیسری یا چوتھی دہائی بھی نہ گذری تھی کہ اپنی مجرمانہ غفلتوں اور احمقانہ سرکشیوں سے اس ملک کو خود مٹا ڈالا اور اب وہ ملک و قوم ماضی کی ایک طربناک یاد کا المناک تتمہ ہیں!

اس پمفلٹ کی آواز ہر گوشہ میں پہنچ گئی اور یہ شرف اس دور میں بفضلِ تعالیٰ 'چٹان' ہی کو حاصل ہوا کہ اُس نے عوام و خواص میں قادیانیت کو برہنہ کیا۔ حتیٰ کہ سول کے تمام محکموں اور فوج کے ہر سہ شعبوں میں قادیانی مسئلہ اپنے جدید خطرات سمیت واضح و آشکار ہوگیا۔

جن دنوں (جنوری ۱۹۷۴ء) لاہور میں اسلامی ممالک کے سربراہوں کا اجلاس ہوا۔ راقم نے بہ عنوان "اسلام کے غدار" ایک پمفلٹ لکھا۔ اس کے عربی اور انگریزی تراجم نہایت خوبصورت کاغذ پر شائع کئے جب کانفرنس منعقد ہوئی تو راقم نے عربی و انگریزی پمفلٹ کے بنڈل مندوبین اور اُن کے ساتھیوں کی قیام گاہوں پر خود جا کر تقسیم کئے اس کے علاوہ قادیانیت سے متعلق علامہ اقبال کے دونو مقالے چھپوا کر ہر مندوب تک پہنچائے۔ راقم سے کئی ملکوں کے مندوبوں اور جرنلسٹوں نے کہا کہ انہیں پاکستان سے مختلف مباحث پر بہت سا لٹریچر ملا ہے، لیکن وہ اپنے ساتھ "اسلام کے غدار" نام کا پمفلٹ لے جا رہے ہیں، کیونکہ ان کے ملک میں قادیانیت کو جاننا ضروری ہو چکا ہے۔ ہم ان کے تبلیغی مشن کو اپنے ہاں بھی ایک سانحہ اور ایک خطرے کی حیثیت سے دیکھتے ہیں۔ اس پمفلٹ کی بعض چیزیں زیرِ نگاہ کتاب کے بعض پچھلے ابواب میں آ چکی ہیں، لیکن سوال تکرار و اعادہ کا نہیں، پمفلٹ کا ہے کہ اس کی اشاعت سے قادیانی امت تمام اسلامی ریاستوں کے مطالعہ و اعتقاد میں عریاں ہوگئی۔ بعض عبارتیں تہ مکرر ہی سہی اس کا پورا متن حسب ذیل ہے۔

مرزا غلام احمد سے مرزا ناصر احمد تک

قادیانی امت کے استعماری خدوخال

علامہ اقبالؒ بیسویں صدی میں برِعظیم پاک و ہند کے ایک عظیم فلسفی تھے انہوں نے اس برِعظیم کو دو چیزیں دی ہیں:

۱۔ مشترکہ ہندوستان کو برطانوی غلامی کے خلاف انقلابی نوا، کہ ان کی شاعری میں غیر ملکی غلامی کے خلاف احتجاج بھی تھا اور اجتماعی جدوجہد کی ایک دعوت بھی ـــــ اُردو شاعری نے اُن کے رشحاتِ قلم سے نئے بال و پر حاصل کیے۔

۲۔ وہ ہندوستان میں اسلامی فکر کے اثباتی شاعر تھے، اُن کا فلسفہ قرآن کی دعوت اور پیغمبرؐ کی سیرت پر تھا۔ وہ ملتِ اسلامیہ کی عظمتِ رفتہ کو لوٹانے کے متمنی اور عصرِ حاضر کے مادی معاشرے میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے داعی تھے۔

پاکستان اُنہیں اپنے وجود کا مصوّر کہتا اور اپنی قومی زندگی کا سب سے بڑا ذہن تسلیم کرتا ہے۔ اُدھر ہندوستان، اُنہیں اپنی ذہنی عظمتوں میں شمار کرتا ہے۔ ہندوستان اور پاکستان میں شدید سیاسی فاصلہ کے باوجود دونوں مملکتوں نے پورا سال علاّمہ کی پیدائش کے صد سالہ جشن کا اعلان کیا ہے۔ پنڈت جواہر لال نہرو مہاتما گاندھی کے بعد ہندوستان کے سب سے بڑے راہ نما تھے۔ ہندوستان آزاد ہوا، تو وہ پہلے وزیرِاعظم منتخب کیے گئے اور اپنی موت تک اسی عہدے پر متمکن رہے۔ انہوں نے اپنے بعض خطوط کے، علاوہ اپنی کتاب تلاشِ ہند DISCOVERY OF INDIA اقبال کی فکری سیادت کا خراج ادا کیا ہے ـــــ اقبالؒ نے احمدیت (قادیانیت) کا محاسبہ کیا تو نہرو نے ان سے بحث چھیڑ دی اور احمدیت کو ملتِ اسلامیہ کا جزو قرار دے کر بالواسطہ اس کا دفاع کیا۔

- میرزا غلام احمد کے پیروکار اپنے تئیں احمدی کہتے ہیں اور اپنے طائفہ کو جماعتِ احمدیہ کا نام دیتے ہیں۔ چونکہ میرزا صاحب کا مولد، مسکن اور مدفن قادیان ہے، اس لیے مسلمان انہیں قادیانی کہتے ہیں یا میرزا غلام احمد کی حلقہ بگوشی کے باعث میرزائی لکھتے ہیں۔ اس کتابچہ میں میرزائی اور قادیانی کے بجائے جہاں تہاں احمدی لکھا گیا ہے، وہ پاکستان سے باہر کے ملکوں کو بتانے کے لیے، جہاں اسی نام سے وہ متشخص کیے جاتے ہیں۔

علامہ نے اس کا مسکت جواب دیا۔ جواہر لال سپر انداز ہو گئے۔ علامہ نے برطانوی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ احمدیت کی مفید خدمات کا صلہ دینے کی مجاز ہے، لیکن مسلمانوں کے لیے احمدیت کو نظر انداز کرنا خطرہ کا باعث ہے۔ اس طرح نہ صرف ملّتِ اسلامیہ کی وحدت ختم ہوتی، بلکہ محمدؐ عربی کی اُمت کا بٹوارہ ہو کر تشتت و افتراق کی راہیں کھلتی ہیں اور ان کے بنیادی معتقدات کی عمارت منہدم ہو جاتی ہے۔

علامہ اقبالؒ اور پنڈت جواہر لال نہرو میں قلم کے تعلقات تھے۔ پنڈت جی نے حضرت علامہ سے احمدیت کے متعلق استفسار کیا، تو اس کے جواب اور ان مضامین کے سلسلہ میں علامہ نے پنڈت جی کو لکھا:

"اس سے متعلق میرے ذہن میں کوئی شک نہیں کہ احمدی، اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں۔"

پنڈت جی نے اپنے نام بڑے آدمیوں کے خطوط کا ایک مجموعہ (A BUNCH OF OLD LETTERS) شائع کیا ہے، اس میں علامہؒ کا محوّلہ بالا خط موجود ہے۔

احمدیت کیا ہے ؟

میرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار احمدی کہلاتے اور ان کے مسلک و مشرب کا عرف احمدیت ہے میرزا کا خاندان سکھوں کے عہدِ اقتدار میں اُن کی فوج میں ملازم تھا۔ (ملاحظہ ہو، سرلیپل گریفن کی تالیف۔ رئیسانِ پنجاب) اُن کے دادا عطا محمد اور عطا محمد کا والد گُل محمد سکھوں کی طرف سے لڑتے رہے۔ عطا محمد سردار فتح سنگھ اہلو والہ کی چاکری میں بارہ سال بیگوال رہا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ نے عطا محمد کی رحلت کے بعد، اُس کے بیٹے غلام مرتضیٰ (والد مرزا غلام احمد) کو واپس بلا لیا۔ جدّی جاگیر کا ایک حصّہ عطا کیا۔ غلام مرتضیٰ مہاراجہ کی فوج میں داخل ہو گیا اور کشمیر کی سرحدوں کے علاوہ بعض دُوسرے مقامات میں مسلمانوں کی سرکوبی پر مامور ہوا۔ غلام مرتضیٰ نے سکھوں کی فوج میں بھرتی ہو کر ہری سنگھ نلوہ کے زیرِ قیادت پٹھانوں پر طورخم تک چڑھائی کی۔ حضرت سید احمدؒ اور ان کی جماعت کو بالاکوٹ میں شہید کرنے والی فوج میں شامل تھا۔ انگریزوں نے پنجاب فتح کیا، تو وہ اور اُس کے بھائی ان کے ہو گئے اور سات سو روپے پنشن حاصل کی۔ میرزا غلام قادر ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں مسلمانوں کو مٹانے کے لیے جنرل نکلس کی فوج میں تھا۔ اس نے ۴۶۔ نیو انفنٹری (سیالکوٹ) کے باغی نوجوان کو جنرل نکلسن کے

ساتھ دردناک اذیتیں دے کر ہلاک کیا۔ جنرل نکلسن نے لکھا کہ قادیان کے تمام دوسرے خاندانوں سے یہ خاندان نمک حلال رہا ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی اَن گنت کتابوں میں انگریزوں سے اپنی غیر متزلزل وفاداری کا اعتراف کیا اور اس پر فخر و ناز کیا ہے۔ اور خلاصہ اس کا خود مرزا صاحب کے الفاظ میں یہ ہے کہ وفاداری کی ان کتابوں سے پچاس الماریاں بھرتی ہیں۔

احمدیّت کا آغاز

مرزا غلام احمد ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے وقت ان کی عمر سولہ یا سترہ برس کی تھی۔ ابتداءً ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں قلیل تنخواہ پر محرّری کی اور ۱۸۶۶ء سے ۱۸۶۸ء تک ملازم رہے۔ ۱۸۶۹ء کے شروع میں برطانوی ایڈیٹروں اور مسیحی راہ نماؤں کا ایک وفد اس غرض سے ہندوستان آیا کہ ہندوستانی عوام میں وفاداری کیونکر پیدا کی جاسکتی اور مسلمانوں کے جذبۂ جہاد کو سلب کرکے انہیں کیونکر رام کیا جاسکتا ہے۔ اس وفد نے ۱۸۷۰ء میں واپس جاکر دو رپورٹیں مُرتب کیں۔ ان میں برطانوی سلطنت کا ہندوستان میں ورُود ——— (THE ARRIVAL OF THE BRITISH IN INDIA) کے مُرتّبین نے لکھا کہ:

> "ہندوستانی مسلمانوں کی اکثریت اپنے رُوحانی راہ نماؤں کی اندھا دُھند پیروکار ہے۔ اگر اس وقت ہمیں ایسا کوئی آدمی مل جائے، جو اپا سٹالک پرافٹ (حواری نبی) ہونے کا دعویٰ کرے تو اُس شخص کی نبوت کو حکومت کی سرپرستی میں پروان چڑھا کر برطانوی مفادات کے لیے کام لیا جاسکتا ہے۔" (تلخیصات)

مرزا صاحب اِس غرض سے نامزد کیے گئے۔ انہوں نے پہلے تو ایک مناظر کا رُوپ دھارا کہ پادریوں کے تابڑ توڑ حملوں سے مسلمان ناخوش تھے۔ گویا مرزا صاحب مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ابتداً اس طرح نمودار ہوتے۔ پھر ایک جماعت پیدا کرکے ۱۸۸۰ء میں مُلہم من اللہ ہونے کا اعلان کیا۔ پھر اپنے مجدّد ہونے کا ناد پھونکا۔ دسمبر ۱۸۸۸ء میں اعلان کیا کہ اللہ تعالےٰ نے انہیں بیعت لینے کا حکم فرمایا ہے۔ ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کردیا اور اپنے ظِلّی نبی ہونے کی اصطلاح ایجاد فرمائی۔ نومبر ۱۹۰۴ء میں اپنے کرشن ہونے کا بیان داغا۔ اس دوران میں یہ کارنامہ بھی سرانجام دیا کہ آریہ سماج سے ٹکراؤ پیدا کیا۔ ہندوستان سے متعلق عُریاں باتیں لکھیں۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کا آخری باب حضور سرورِ کائنات کے خلاف دریدہ دہنی سے لکھا گیا اور یہ برِّعظیم کے

مسلمانوں اور ہندوؤں کو ایک دُوسرے سے لڑانے بھڑانے اور کٹانے کا برطانوی حربہ تھا۔

حُرمت جہاد اور اطاعتِ برطانیہ

مرزا صاحب نے اپنی نبوت کا آغاز اِن دعاوی سے کیا کہ :

(۱) میرے پانچ اُصول ہیں، جن میں دو حرُمتِ جہاد اور اطاعت برطانیہ ہیں۔"

(تبلیغِ رسالت از غلام احمد صفحہ ۱۰۷)

(۲) میں نے مخالفت جہاد کو پھیلانے کے لیے عربی و فارسی کتابیں تالیف کیں اور وہ تمام عرب، شام مصر، بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔

(تلخیص از تبلیغِ رسالت جلد ۸، صفحہ ۶۲، مصنفہ غلام احمد)

(۳) "میں نے ۲۲ برس سے اپنے ذمہ یہ فرض لے رکھا ہے کہ وہ تمام کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو، اسلامی ملکوں میں ضرور بھیج دیا کروں گا۔" (تبلیغ رسالت جلد ۱۰، ص۲۶)

(۴) "میں سولہ برس سے متواتر اِن تالیفات میں اس بات پر زور دے رہا ہوں کہ مسلمانانِ ہند پر اطاعتِ گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔" (تبلیغ رسالت، جلد سوم ص۳۰)

(۵) "مجھے مسیح و مہدی جان لینا ہی حکم جہاد کا انکار ہے۔" (تبلیغِ رسالت جلد ہفتم)

یہ تھا باپ کا کلام، بیٹے کا ارشاد ہے کہ :

(۶) "حضرت مسیح موعود نے اپنی پاک تعلیم میں گورنمنٹ عالیہ کی اطاعت و وفاداری کو جزوِ مذہب قرار دیکر، ان منافق مسلمانوں سے ہمیں علیحدہ کر دیا جو خونی مہدی کے انتظار میں ہیں کہ وہ عیسائی سلطنتوں کو مٹا کر ان تمام کے مسلمانوں کو حکمران بنا دے گا۔" (الفضل، جلد ۴، نمبر ۸۶، یکم مئی ۱۹۱۷ء)

(۷) "ہمارے سر پر سلطنت برطانیہ کے بہت احسان ہیں۔ وہ مسلمان سخت جاہل، سخت نادان اور سخت نالائق ہے جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔ اس گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں، تو ہم خدا کے بھی ناشکر گزار ہونگے۔ خدا کا مسیح تو کہتا ہے کہ ہر مُسلمان کو انگریزوں کی کامیابی کے لیے دُعا کرنی چاہیے۔ لیکن جاہل، نادان اور نالائق مُسلمان

کہتا ہے کہ انگریزوں کو شکست ہو تو زیادہ بہتر ہے۔" (الفضل ۵ رجون ۱۹۴۰ء خطبہ مرزا البشیر الدین محمود)

(۸) "بعض احمق سوال کرتے ہیں، اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ یہ گورنمنٹ ہماری محسن ہے۔ اس کا شکر ادا کرنا فرض اور واجب ہے محسن کی بدخواہی ایک بدکار اور حرامی کا کام ہے۔"

(الفضل، جلد ۲۷- ۱۲ر ستمبر ۱۹۳۹ء)

(۹) "مسیح موعود (مرزا غلام احمد) فرماتے ہیں، میں مہدی ہوں، برطانوی حکومت میری تلوار ہے۔ ہمیں بغداد کی فتح سے کیوں خوشی نہ ہو؟ عراق، عرب، شام، ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں۔"

(الفضل، جلد ۶، نمبر ۴۲- مورخہ ۷ر دسمبر ۱۹۱۰ء)

(۱۰) "ہم نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون بہانے اور جان دینے سے کبھی دریغ نہیں کیا۔"

(تبلیغِ رسالت جلد ہفتم، مرزا غلام احمد) ۲۴ر فروری ۱۸۹۸ء

پس منظر و پیش منظر

مرزا صاحب ان دعاوی کو لے کر میدان میں آئے، تو برِ عظیم میں مصالح و مقاصد کا نقشہ یہ تھا کہ۔

(۱) سارا ملک برطانوی اقتدار کے شکنجہ میں آ چکا تھا، لیکن مسلمانوں کے دل و دماغ میں جہاد کا جو عقیدہ راسخ تھا، انگریز اُس کی ناقابلِ تسخیر سپرٹ سے پریشان تھے، مسٹر ڈبلیو، ڈبلیو ہنٹر کی تصنیف "ہمارے ہندوستانی مسلمان" ظاہر کرتی ہے کہ انگریز جہاد کی اس رُوح سے کیونکر ہراساں تھے، اس کے علاوہ اور بہت سی برطانوی یادداشتیں، مسلمانوں کے جذبۂ جہاد سے انگریزوں کی سراسیمگی ظاہر کرتی ہیں۔

(۲) انگریز سب سے پہلے بنگال پر قابض ہوئے۔ ۱۸۵۷ء سے کہیں پہلے بنگال کے مسلمانوں کو ان کی طویل مزاحمت کے بعد زیر کر چکے تھے۔ ان کے یمین و یسار کے علاقوں میں انگریزوں کے لیے کوئی خطرہ نہ تھا۔ وہاں بعض علماء کی طرف سے اس قسم کے فتوے چل رہے تھے اور محمڈن سوسائٹی کلکتہ نے بھی مکہ معظمہ کے بعض علماء سے اسی قسم کا فتویٰ حاصل کر کے شائع کیا تھا کہ ہندوستان دارالحرب نہیں، دارالسلام ہے۔

(۳) برِعظیم کے جن صوبوں میں مسلمان اقلیت میں تھے اور یہ صوبے بنگال سے اِدھر صوبہ بہار سے شروع ہو کر دہلی تک تھے اور دہلی سے آگے پنجاب تھا۔ ان کی حد بندی اس طرح کی گئی کہ مسلمان وسطِ ہند کے تمام صوبوں میں عدداً اقلیت میں تھے سلطنت اودھ کے مسلمانوں کو مغلوب کر لیا گیا اور دہلی کے مسلمان ملیا میٹ ہو چکے تھے حتیٰ کہ آخری فرمانروا بہادر شاہ ظفر کو قید کر کے رنگون میں جلا وطن کیا گیا اور قید رکھا گیا۔ اب مسئلہ شمال مغربی سرحدی علاقوں کی مسلمان اکثریت کا تھا۔ اس کے تمام علاقے افغانستان سے ملحق تھے اور ان میں جذبۂ جہاد غیر مختتم تھا۔ سرحد، بلوچستان اور سندھ میں انگریز حکمران ہو چکے تھے، لیکن مسلمانوں کے جہاد اور انگریزوں کے استعمار میں جھڑپیں جاری تھیں۔

(۴) جنگ امبیلہ (صوبہ سرحد) ۱۸۶۳ء میں ہوئی، اس کے مجاہدین و معاونین جو ہندوستان کو دارالحرب کہتے اور جہاد و غزا کو فرض قرار دیتے تھے، انگریزوں کے لیے داخلی طور پر خطرہ تھے۔

(۵) انگریزوں نے ۱۸۶۴ء، ۱۸۶۵ء، ۱۸۷۰ء اور ۱۸۷۱ء میں پٹنہ، راج محل، مالدہ اور انبالہ میں ان علماء اور ان کے معاونین پر پانچ مقدمات قائم کیے جو ہندوستان میں برطانوی اقتدار کو اکھاڑ پھینکنے کے لیے جہاد کا مشن قائم کیے ہوئے تھے، انہیں موت، عمر قید اور ضبطیٔ جائیداد کی سخت سے سخت سزائیں دے کر پامال کیا گیا۔

(۶) افغانستان میں برطانوی اقتدار کی بیل منڈھے نہ چڑھی تو ۱۸۹۲ء میں سر مارٹیمر ڈیورنڈ نے افغانستان اور ہندوستان کے مابین طورخم کے ساتھ سرحدی لائن قائم کی۔ جو ڈیورنڈ لائن کہلاتی رہی۔ اور اب بھی سرکاری کاغذوں میں اس کا یہی نام چلا آرہا ہے۔

(۷) پنجاب مسلمانوں کی اکثریت کا وسیع تر علاقہ تھا۔ انگریزوں نے ۱۸۵۷ء کی جدوجہدِ آزادی کو اس صوبہ ہی کے بل پر ختم کیا اور تجربہ سے اندازہ ہو گیا کہ اُس کے لیے پنجاب کا سپاہی ایک عظیم فوجی متاع ہے۔ ہندوستان بھر میں پنجاب برطانوی عملداری کے لیے ریڑھ کی ہڈی تھا۔ یہاں کے رؤسا نے انگریزوں کی توقعات سے کہیں زیادہ برطانوی عملداری کے لیے جاں سپاری اور وفاداری بشرطِ استواری کا ثبوت دیا تھا۔ پنجاب کی سرحدوں سے منسلک صوبوں میں رُوحِ جہاد قائم تھی اور وہ تمام تر پاکستان کے علاقے تھے۔ ان علاقوں سے ملحق افغانستان و ایران تھے، ان سے آگے دُور دُور تک اسلامی مملکتوں کا جال بچھا ہوا تھا۔ اُدھر ان علاقوں کے شانوں پر رُوس تھا اور برطانوی عملداری روس کو اپنے لیے خطرہ سمجھتی تھی۔ پنجاب کو اپنے قبضہ میں رکھنے اور ان علاقوں سے رُوحِ جہاد ختم کرنے کے لیے مرزا غلام احمد کو برطانوی سرکار نے مبعوث کیا۔ برطانوی سرکار کو بزعم خویش یقین تھا

کہ پنجاب ایک مُلہم کی معرفت اپنے سانچہ میں ڈھالا جاسکتا اور گردوپیش کے مسلمان اس طرح زیر کیے جاسکتے ہیں۔ اگر ان علاقوں کے مسلمان زیر نہ ہوں تو اس مُلہم کو پیدا کر کے علماء کا محاذ اُس کی طرف پھیرا جاسکتا ہے اور اس طرح مسئلہ جہاد ٹل سکتا ہے — مرزا غلام احمد اس ضرورت ہی کی پیداوار تھے۔

مرزا غلام احمد نے مسلمان عوام کو پادریوں کے خلاف بھڑکایا اور مسیحی عقائد پر رکیک حملے کیے تو پادریوں نے برطانوی سرکار سے شکایت کی کہ میرزا توہینِ مسیحیت کا مرتکب ہو رہا ہے۔ مرزا نے ملکہ وکٹوریہ کو خط لکھا کہ :

"مشنریوں سے مناظرہ کرتا ہوں تو مسلمانوں میں تنسیخِ جہاد کا اعتبار بڑھتا ہے۔"

ایک دوسری جگہ لکھا کہ :

"میں نے عیسائی رسالہ نور افشاں کے جواب میں سختی کی تو اس کا مقصد یہ تھا کہ سریع الغضب مسلمانوں کے وحشیانہ جوش کو ٹھنڈا کیا جائے اور میں نے حکمتِ عملی سے وحشی مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کیا۔"

گویا میرزا صاحب، پادریوں سے عیسائیت اور اسلام کے زیرِ عنوان جو مناظرے کرتے تھے وہ سب اس غرض سے تھے ______ کہ مسلمانوں کا ان پر اعتماد قائم ہو کہ وہ انگریزوں کے فرستادہ نہیں بلکہ جہاد کی منسوخی کا اعلان ایک مُلہم کی حیثیت سے خدا کی رضا پر کرتے ہیں۔

میرزا صاحب نے اپنے تئیں نبی منوانے کے لیے بے تحاشہ گالی گلوچ کی۔ اُس وقت تمام ہندوستان میں پنجاب ہی شاید سب سے اَن پڑھ صُوبہ تھا، اُس کے باشندوں کو اس طرح مرعوب کیا کہ :

(۱) "تمام مسلمانوں نے مجھے قبول کر لیا ہے۔ صرف کنجریوں اور بدکار عورتوں کی اولاد نے مجھے نہیں مانا۔"

(آئینہ کمالات صفحہ ۵۴۷)

(۲) جو شخص میرا مخالف ہے وہ مُشرک اور جہنمی ہے (تبلیغ رسالت جلد ۹، صفحہ ۲۷)

(۳) جو شخص ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا، تو صاف سمجھا جائے گا کہ اُس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حرامزادوں کی یہی نشانی ہے۔"

(۴) "ہمارے دشمن بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کُتیوں سے بھی بڑھ گئیں۔"

(دُرِّثمین عربی صفحہ ۲۴۹)

میرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے، ان کے جانشینوں حکیم نور الدین خلیفۂ اول (مئی ۱۹۰۸ء تا مارچ ۱۹۱۴ء) اور ثانیاً میرزا بشیر الدین خلیفہ ثانی (مارچ ۱۹۱۴ء تا ۱۹۶۵ء) نے احمدیت کو استعمار کی

ایجنسی بنایا۔ اس ایجنسی نے پہلی جنگِ عظیم میں انگریزوں کی بے نظیر خدمات انجام دیں۔ عرب ریاستوں کو مسلمانوں کی وضع قطع اور مسلک و مشرب کا فریب دے کر ان کی قطع و برید کا برطانوی مشن پورا کیا اور جاسوسی کرتے رہے۔

ادھر ہندوستان میں جاسوسی کے مرکزی و صوبائی محکموں سے متعلق رہے۔ مسلمانوں کو برطانیہ سے وفاداری کا سبق اس طرح پڑھایا کہ ان کے رُوحانی رشتے کی رُوح مفقود ہو جائے۔ پہلی جنگِ عظیم میں بغداد کے سقوط پر چراغاں کیا۔ مدینہ و مکہ کے متعلق حقیقۃ الرؤیا (مصنفہ بشیر الدین محمود) میں لکھا کہ ان کی چھاتیوں سے دُودھ خشک ہو گیا ہے۔

قادیان کے متعلق الفضل ۳ جنوری ۱۹۲۵ء میں لکھا کہ وہ تمام جہان کے لیے اُم ہے۔ اس مقامِ مقدس سے دُنیا کو ہر ایک فیض حاصل ہو سکتا ہے۔

الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء میں مرقوم ہے کہ ہم "ان لوگوں سے متفق نہیں جو کہتے ہیں کہ کسی صورت میں بھی حرمین پر حملہ نہیں کیا جا سکتا۔ مدینہ پر بھی چڑھائی ہو سکتی ہے۔"

اس سے پہلے ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء کے الفضل میں مرقوم تھا کہ "قادیان میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ قادیان کا سالانہ جلسہ ظلی حج ہے اور یہ نفل اب فرض بن گیا ہے۔

قادیانی جاسوس

میرزا غلام احمد نے ملک سے باہر جہاد کی تنسیخ اور برطانیہ کی طاعت سے متعلق بہ قولِ خود بے پناہ لٹریچر بھجوایا اور مُسلمان ملکوں میں تقسیم کرایا۔ ان کا بیٹا بشیر الدین محمود خلیفہ ثانی ایک شاطر انسان تھا۔ اس نے اپنے معتقدین کو انگریزوں کی جاسوسی کے لیے مقرر کیا۔ بعض جگہ مشن قائم کیے۔ بعض جگہ ملازمتیں دلوائیں اور بعض جگہ پہلی جنگِ عظیم میں عرب ریاستوں کے احوال و آثار چوری کرنے کے لیے اپنے معتقدین بھیجے۔ مثلاً:

۱۔ پہلی جنگ عظیم میں اپنے سالے ولی اللہ زین العابدین کو سلطنتِ عثمانیہ میں بھیجا۔ اس نے ترکوں کی پانچویں ڈویژن کے انچارج جمال پاشا کی معرفت ۱۹۱۷ء میں قدس یونیورسٹی دمشق میں دینیات کی لیکچررشپ حاصل کی۔ لیکن اس کا کام انگریزی فوجوں کے لیے جاسوسی کرنا تھا کہ وہ دمشق میں کیونکر داخل ہو سکتی ہیں۔ جونہی انگریزی فوجیں دمشق میں داخل ہوئیں وہ انگریزی کمانڈر کے حسبِ ہدایت مامور ہو گیا اور عربوں کو ترکوں سے بھڑانے کے فرائض انجام دیتا رہا۔ لیکن جب عراقی اس کے جاسوسی خط و خال سے آگاہ ہو گئے تو بھاگ کر قادیان آ گیا اور ناظر اُمورِ عامہ ہو گیا۔

۲- پہلی جنگِ عظیم کے فوراً بعد مکہ مکرمہ میں احمدیہ مشن قائم کیا گیا، میر محمد سعید حیدر آبادی اس کا انچارج تھا۔ اور کرنل ٹی۔ ڈبلیو۔ لارنس (برطانوی محکمہ جاسوسی کا اہم عہدیدار) کی ہدایت پر کام کرتا تھا۔ اس مشن کے ارکان نے مکہ مکرمہ اور ترکی میں برطانوی مصالح کے مطابق تخریب کاری کا جال بچھایا (الفضل ۳ ستمبر ۱۹۲۵ء ملاحظہ ہو) آخر ابن سعود اور مصطفیٰ کمال کے مستحکم ہونے پر میرزائی سب کچھ چھوڑ کر حجاز و ترکی سے فرار کر گئے۔ انہیں معلوم ہو چکا تھا کہ وہ گرفتار کیے جا رہے ہیں۔ اور ان کے جرم کی سزا موت ہے۔

(۳) ترکی میں مصطفیٰ کمال کو قتل کرنے کے لیے مصطفیٰ صغیر نام کے جس نوجوان کو مامور کیا گیا اور میرزا معراج دین (سپرنٹنڈنٹ سی۔ آئی۔ ڈی) ایک تاجر کی حیثیت سے اس کے ساتھ منسلک کیے گئے۔ اس نوجوان (مصطفیٰ صغیر) کو میرزا بشیر الدین محمود نے ایک معتمد جاں نثار کی حیثیت سے مقرر و منتخب کیا اور برطانوی حکومت کے حوالے کیا تھا۔

۴۔ پہلی جنگِ عظیم میں برطانوی فوج کامیاب ہو کر عراق میں داخل ہوئی تو اس کے ساتھ ہندوستانی مسلمانوں کے رُوپ میں بہت سے "احمدی" تھے، ولی اللہ زین العابدین کا چھوٹا بھائی اور میرزا بشیر الدین محمود کا سالا میجر حبیب اللہ شاہ، جو انگریزی فوج میں ایک ڈاکٹر تھا، بغداد فتح ہونے پر برطانوی گورنر مقرر کیا گیا اور فوج کی لوٹ مچائی گئی۔ پھر وہ سبکدوش ہو کر واپس آگیا۔ آخر ۱۹۲۴ء میں عراقی حکومت نے میرزائی عناصر کو ان کی غدارانہ سرگرمیوں کے باعث نکال دیا۔

۵۔ شام میں جلال الدین شمس کو بھیجا گیا۔ اُس کے سپرد فلسطین و شام کا مشن تھا لیکن دسمبر ۱۹۲۷ء میں اُس کی پُراسرار سرگرمیوں کے باعث اُس پر قاتلانہ حملہ ہوا، وہ بچ گیا، لیکن بہت دیر تک زیر علاج رہا۔ شام میں استعماری گرفت ڈھیلی پڑ گئی تو جلال الدین شمس کو نکال دیا گیا۔ اور وہ ۷، ارمارچ ۱۹۲۸ء کو حیفا آگیا۔ اب برطانوی مصالح کا مرکز فلسطین تھا۔ اور اس کو یہودی ریاست بنانے کے لیے عربوں کی وحدت میں نقب لگانے والے ایسے ہی نام نہاد مُسلمان درکار تھے جو میرزا بشیر الدین محمود نے مہیا کیے۔ فلسطین میں برطانیہ کی جاسوسی کا افسرِ اعلیٰ ایک یہودی تھا۔ احمدی مشن اس کے ماتحت تھا اور اس طرح یہودیت اور احمدیت کے گٹھ جوڑ کا آغاز ہوا۔ اس آغاز ہی نے اسرائیل قائم کرنے کی استعماری کوششوں کو پروان چڑھایا۔ آج احمدی ان بے نظیر خدمات ہی کے صلہ میں اسرائیل کی حکومت سے متمتع ہو رہے اور آج کل عرب ریاستوں کی بیخ کنی اور مُخبری کر رہے ہیں۔ لائڈ جارج (وزیر اعظم انگلستان) نے فلسطین میں احمدیوں کی خدمات کا اعتراف کیا اور وہ ان سے غایت درجہ مطمئن تھا۔ ۱۹۲۴ء میں میرزا بشیر الدین محمود فلسطین گیا اور اس نے اعلان کیا کہ یہودی اسی خطّہ کے مالک ہو جائیں گے (تاریخ احمدیت)

میرزا بشیر الدین محمود احرار کے خلاف محاذ قائم کیے ہوئے تھے اور ان کی ملی بھگت سے احرار کے خلاف مقدمات قائم کیے جا رہے تھے؛ چنانچہ شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری اور سید عنایت شاہ بخاری وغیرہم گرفتار کیے گئے۔ اس افسر شاہی کا خمیازہ ۱۸ جولائی ۱۹۵۲ء کو اہل ملتان نے بھگتا کہ تھانہ کپ کے باہر پولیس نے احتجاجی جلوس پر فائرنگ کی جس سے تین آدمی شہید اور تیرہ زخمی ہو گئے۔ ان زخمیوں میں سے بھی تین ہسپتال میں دم توڑ گئے۔ لاہور ہائی کورٹ کے ایک جج کو انکوائری پر مامور کیا گیا۔ اس نے پولیس فائرنگ کی حمایت کی، لیکن ان شہیدوں کا خون رنگ لایا۔ تمام صوبے میں میرزائیوں کے خلاف غم و غصّہ کی لہر دوڑ گئی؛ حتیٰ کہ پنجاب مسلم لیگ کی مجلسِ عاملہ نے بھی میرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کا ریزولیوشن پاس کیا۔ اس سلسلے میں عوام کے جذبات کا یہ حال تھا کہ منیر انکوائری رپورٹ کے مطابق ۶ مارچ ۱۹۵۳ء سے پہلے صوبہ بھر میں ۳۹۰ جلسے منعقد ہوئے تھے۔ جن میں سے ۱۶۷ کا اہتمام مجلسِ احرار کی مختلف شاخوں نے کیا اور ان میں محولہ بالا مطالبات کی تائید کی گئی۔ جو علماء کراچی کانفرنس میں شریک ہوئے، وہ یہ تھے:

(۱) مولانا ابوالاعلیٰ مودودی (۲) سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ (۳) مولانا ابوالحسنات قادریؒ
(۴) مولانا محمد یوسف بنوری (۵) مولانا احمد علی لاہوریؒ (۶) مولانا ابراہیم میر سیالکوٹ
(۷) مولانا شمس الحق وزیر معارف قلات (۸) خلیفہ حاجی ترنگ زئی، پشاور۔
(۹) پیر سرسینہ شریف ڈھاکہ (۱۰) مولانا راغب حسین ایم اے ڈھاکہ (۱۱) مولانا اطہر علی ڈھاکہ
(۱۲) مولانا سخاوت الانبیاء ڈھاکہ (۱۳) مولانا محمد امین امیر جماعت ناجیہ (۱۴) مولانا عزیز الرحمٰن ناظم حزب اللہ ڈھاکہ (۱۵) مفتی محمد حسن جامعہ اشرفیہ لاہور (۱۶) مولانا محمد ادریس کاندھلوی
(۱۷) مولانا ظفر احمد عثمانی (۱۸) علامہ سید سلیمان ندویؒ (۱۹) مفتی محمد شفیع دیوبندی
(۲۰) مولانا سلطان احمد امیر جماعتِ اسلامی (۲۱) مولانا مفتی صاحب داد خاں صاحب سندھ مدرسہ کراچی
(۲۲) مولانا عبدالحامد بدایونی (۲۳) مولانا محمد یوسف کلکتوی (۲۴) مولانا محمد اسماعیل گوجرانوالہ
(۲۵) مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ (۲۶) مولانا محمد علی جالندھری (۲۷) مولانا احتشام الحق تھانوی۔

(۱) اس کانفرنس میں خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان کے رویّہ کو منفی قرار دے کر راست اقدام کا فیصلہ کیا گیا۔

(۲) قادیانی فرقے کے کامل مقاطعہ کی تجویز پاس کی گئی۔

(۳) چونکہ خواجہ ناظم الدین، سر ظفر اللہ خاں کو برطرف کرنے پر راضی نہ تھے، اس لیے ان سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا گیا۔

(۴) کئی ایک مقتدر مسلمانوں اور مختلف مذہبی جماعتوں کے نمائندوں کی ایک جنرل کونسل بنائی گئی۔ ان میں سے پندرہ ممبروں کو مجلسِ عمل کا رکن قرار دیا گیا۔ پہلے آٹھ اور پھر سات ممبر منتخب کیے گئے۔ جو حسب ذیل تھے:

(۱) سید عطاء اللہ شاہ بخاری
(۲) مولانا ابوالحسنات قادری
(۳) مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی
(۴) مولانا عبدالحامد بدایونی
(۵) حافظ کفایت حسین
(۶) پیر صاحب سر سینہ شریف مشرقی پاکستان
(۷) مولانا محمد یوسف کلکتوی
(۸) مولانا احتشام الحق تھانوی
(۹) پیر غلام مجدد سرہندی
(۱۰) مولانا نور الحسن
(۱۱) ماسٹر تاج الدین انصاری
(۱۲) مولانا اختر علی خاں
(۱۳) مولانا محمد اسمٰعیل گوجرا
(۱۴) سید مظفر علی شمسی
(۱۵) حاجی محمد امین سرحدی

خواجہ ناظم الدین سے ملاقات کے لیے پیر صاحب سر سینہ شریف، مولانا عبدالحامد بدایونی اور ماسٹر تاج الدین انصاری پر مشتمل ایک وفد مرتب کیا گیا اس کی خواجہ صاحب سے ۲۱ر جنوری ۱۹۵۳ء کو ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مطالبات پر ہمدردی کا اظہار کیا، لیکن فرمایا کہ وہ ان مطالبات کو تسلیم کرنے سے قاصر ہیں۔ خواجہ صاحب ۱۶ فروری ۱۹۵۳ء کو لاہور آئے، تو مولانا اختر علی خاں، مولانا ابوالحسنات قادری، سید مظفر علی شمسی اور ماسٹر تاج الدین پر مشتمل ایک دوسرے وفد نے ان سے ملاقات کی، لیکن خواجہ صاحب نے وہی عذر کیا کہ بعض مشکلات کے پیشِ نظر وہ ان مطالبات کو تسلیم کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔ اُدھر کراچی میں علماء کا ایک وفد، جس میں علامہ سلیمان ندوی، مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا مفتی محمد شفیع، مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا اختر علی خاں شامل تھے، خواجہ صاحب سے ملا اس وفد کو بھی خواجہ صاحب نے وہی جواب دیا۔ اس سے اگلے روز ماسٹر تاج الدین انصاری، مولانا ابوالحسنات اور سید مظفر علی شمسی نے سردار عبدالرب نشتر کی موجودگی میں خواجہ صاحب سے ملاقات کی اور اتمامِ حجت کیا کہ ایک مہینہ گزر چکا ہے، لیکن خواجہ صاحب اپنے جواب پر قائم رہے۔ فرمایا کہ مرزائیوں کو چھیڑنے سے امریکہ ہمیں گندم نہیں دیگا اور نہ مسئلہ کشمیر کے حل میں ہماری مدد کرے گا۔ جب خواجہ صاحب کے دو ٹوک جواب سے مجلسِ عمل کے راہ نما مایوس ہو گئے، تو ۲۶ر فروری ۱۹۵۳ء کو اس پر غور و خوض کرنے کے لیے کراچی میں اجلاس بلایا گیا۔

کراچی میں قادیانی اُمت کے ایک جلسۂ عام سے خطاب کرنے کا اعلان کیا۔ مسلمانوں نے اسے اپنے لیے چیلنج سمجھا اور مساجد میں اس پر احتجاج کیا۔

خواجہ ناظم الدین وزیراعظم پاکستان نے انٹلی جنس بیورو کی رپورٹ پر چوہدری ظفراللہ خاں کو جلسہ میں شریک ہونے سے منع کیا، لیکن چوہدری صاحب استعمار کے گھوڑے پر سوار تھے۔ اپنے وزیرِاعظم کی بات نہ مانی۔ اُن سے کہا کہ وہ (خواجہ صاحب) اس بات پر مُصر ہوں، تو وہ اپنے عہدے سے استعفیٰ دینے کو تیار ہے۔ یہی وہ زمانہ تھا جب امریکی وزیرِ خارجہ نے وزیراعظم پاکستان کو یہ تاثر دیا کہ چودھری ظفراللہ خاں کو راضی نہ رکھا گیا تو امریکہ پاکستان کی مدد کرنے کو تیار نہ ہوگا؛ حتیٰ کہ گندم مہیا کرنا مشکل ہو جائے گا۔ جس کی پاکستان کو اس وقت سخت ضرورت ہے۔ اس کا انکشاف خواجہ صاحب نے انکوائری کمیٹی کے رُوبرو شہادت دیتے ہوئے کیا۔ چوہدری ظفراللہ خاں نے کراچی کے جلسۂ عام میں کہا کہ "احمدیت ایک ایسا پودا ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود لگایا ہے۔ اب وہ جڑ پکڑ گیا ہے۔ اگر یہ پودا اُکھاڑ دیا گیا، تو اسلام ایک زندہ مذہب کی حیثیت سے باقی نہ رہے گا، بلکہ ایک سُوکھے ہوئے درخت کی مانند ہو جائے گا اور دُوسرے مذاہب پر اپنی برتری کا ثبوت مہیا نہ کر سکے گا۔ (تحقیقاتی رپورٹ اُردو متن صـ۸۲) اس مسئلہ کے ردِّعمل میں فساد ہوگیا؛ نتیجتہً مرزائیوں کی بعض عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ احرار یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ پانی سر سے گذر چکا ہے اور مرزائی مُنہ زوری کے علاوہ سینہ زوری پر تُل گئے ہیں، تو مولانا لال حسین اختر نے کراچی میں مختلف مکاتیبِ فکر کے علماء کی ایک میٹنگ بلائی۔ ان کے سامنے تمام واقعات رکھے اور ۳ر جون ۱۹۵۲ء کو ایک مجلسِ مشاورت طلب کی۔ اس کے دعوت نامے پر مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا یوسف کلکتوی اور مولانا لال حسین اختر کے دستخط تھے۔ اس مجلسِ مشاورت نے ذیل کے مطالبات مرتّب کیے:

(۱) قادیانیوں کو غیرمُسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

(۲) چوہدری ظفراللہ خاں کو وزیرِ خارجہ کے عہدے سے سبکدوش کیا جائے۔

(۳) تمام کلیدی عہدوں سے احمدیوں کو ہٹایا جائے۔

اس غرض سے آل پاکستان مسلم پارٹیز کنونشن بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ نے اجلاس کی صدارت فرمائی اور کنونشن منعقد کرنے کے لیے ایک بورڈ مقرر کیا گیا، اس کے ارکان حسبِ ذیل تھے: علامہ سید سلیمان ندویؒ، مفتی محمد شفیع، مولانا عبدالحامد بدایونی، علامہ یوسف کلکتوی، علامہ مفتی صاحب داد صاحب،

مولانا سلطان احمد، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا لال حسین اختر، الحاج ہاشم گزدر اور مفتی جعفر حسین مجتہد۔ مولانا احتشام الحق تھانوی کنوینیر چُنے گئے۔ الحاج محمد ہاشم گزدر کے مکان پر بورڈ کا اجلاس ۱۳ر جولائی ۱۹۵۲ء کو ہوا۔ مندرجہ ذیل چودہ جماعتوں کو آل پارٹیز کنونشن میں شمول کے لیے دعوت نامے جاری کرنے کا فیصلہ کیا گیا:

(۱) جمعیت العلمائے پاکستان
(۲) جمعیۃ العلمائے اسلام
(۳) جماعت اسلامی
(۴) تنظیم اہلسنت والجماعت
(۵) جمعیۃ اہلِ سنّت
(۶) جمعیت اہلحدیث
(۷) مؤتمر اہلِ حدیث پنجاب
(۸) ادارہ تحفظِ حقوق شیعہ پنجاب
(۹) مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّۃ
(۱۰) مجلس احرار اسلام
(۱۱) جمعیۃ العربیہ
(۱۲) جمعیۃ الفلاح

سید عطاء اللہ بخاری میرزائی سیاست کے اُتار چڑھاؤ کا عمیق مطالعہ کر رہے تھے۔ انہوں نے رفقاء کو ہدایت کی کہ ہر مکتبۂ خیال کے علماء سے مل کر اُنہیں قادیانی اُمت کے عزائم سے آگاہ کریں۔ پھر اس خطرے کا مقابلہ کرنے کے لیے جو رائے سب کی ہو، اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ اس غرض سے شاہ جی نے ۱۳ر جولائی ۱۹۵۲ء ہی کو لاہور میں آل مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد کی جس میں صُوبہ بھر کے علماء و مشائخ نے شرکت کی۔ اس غرض سے جو دعوت نامہ جاری کیا گیا، اس پر مولانا غلام محمد ترنم، مفتی محمد حسن، مولانا احمد علیؒ، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا داؤد غزنویؒ، مولانا نور الحسن بخاری اور سید مظفر علی شمسی کے دستخط تھے۔ اس کانفرنس میں سیدنا مہر علیشاہؒ کے فرزند ارجمند حضرت سید غلام محی الدین شاہؒ تشریف لائے۔ اس کانفرنس میں میرزائیوں کو اقلیت قرار دیئے جانے، سر ظفر اللہ کو وزارتِ خارجہ سے ہٹائے جانے اور قادیانی افسروں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کیے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔ ادھر کراچی میں ۱۳ر جولائی ہی کو اس امر کا فیصلہ کیا گیا کہ مسئلہ قادیانیت پر آخری غور و خوض کرنے کے لیے ۱۶، ۱۷، ۱۸ر جنوری ۱۹۵۳ء کو کراچی میں تمام مکاتیبِ فکر کی کنونشن منعقد کی جائے۔ اس ابتدائی اجتماع میں شرکت کے لیے مولانا ابوالحسنات قادری، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری اور مولانا مرتضیٰ احمد میکش لاہور سے کراچی گئے اور کنونشن کی تیاریوں کے لیے اپنی خدمات پیش کیں۔ یہ کوئی معمولی چیز نہ تھی، بلکہ میرزائیت کے شدید احتساب کی طرف ایک فیصلہ کن اقدام تھا؛ چونکہ یہ سب کچھ احرار رہنماؤں کی مساعی سے ہو رہا تھا؛ لہٰذا

اس اجلاس میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، ماسٹر تاج الدین انصاری، صاحبزادہ فیض الحسن، سید نور الحسن بخاری، مولانا سلطان احمد امیر جماعتِ اسلامی سندھ، مولانا عبد الحامد بدایونی، مولانا احتشام الحق تھانوی، مولانا محمد یوسف کلکتوی، اور سید مظفر علی شمسی شریک ہوئے۔ مولانا ابو الحسنات نے صدارت کی اور فیصلہ کیا کہ راست اقدام کی شکل کیا ہو؟ پانچ رضا کار مطالبات کے جھنڈے اُٹھا کر وزیر اعظم کی کوٹھی پر جائیں اور پُر امن رہ کر لگاتار مظاہرہ کریں۔ اسی قسم کا مظاہرہ گورنر جنرل کی کوٹھی پر جاری رہے۔ مولانا ابو الحسنات کو پہلا ڈکٹیٹر مقرر کیا گیا اور عوام سے اپیل کی گئی کہ وہ رضا کاروں کے ساتھ مطلقاً نہ جائیں۔ حکومت نے ۲۷، ۲۶ فروری کی درمیانی رات کو سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء کو گرفتار کر لیا۔ جن میں ماسٹر تاج الدین انصاری، سید مظفر علی شمسی، مولانا لال حسین اختر، مولانا ابو الحسنات قادری اور مولانا عبد الحامد بدایونی وغیرہم بھی تھے۔ اُس سے اگلے روز پنجاب میں احرار کے تمام متعلقین پکڑ کر جیلوں میں ڈال دیے گئے۔ جس سے صُوبہ بھر میں برہمی کی ایک لہر دوڑ گئی۔ اسی سلسلہ میں لاہور، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور لائل پور میں پکڑ دھکڑ کا طوفان آگیا۔ یہی فضا راولپنڈی اور منٹگمری میں پیدا ہوئی۔ ہر جگہ حکومت سے ٹکراؤ ہونے لگا۔ مولانا تاج محمود لائل پور میں تحریک کے راہ نما تھے۔ انہوں نے انتظامیہ کو معطل کر دیا۔ اِس سلسلے کی پوری رُوداد ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت کے علیحدہ باب میں بیان کی جائے گی۔

مختصر یہ کہ پنجاب پولیس کے اوسان خطا ہو گئے۔ کئی شہروں میں ڈپٹی کمشنروں کو ان کے تشدد کے باعث عوام نے گدھوں پر سوار کرایا اور پھرایا۔ جب صوبائی نظم و نسق بالکل معطل ہو گیا تو مرکزی حکومت کے رنگا رنگ وزیر اور اعلیٰ حکام لاہور آگئے۔ ملک غلام محمد گورنر جنرل کا دماغ بے ٹھکانہ ہو گیا۔ اُس زمانے میں اسکندر مرزا ڈیفنس سیکرٹری تھے ان سب کی ملی بھگت سے ۶ مارچ ۱۹۵۳ء کو لاہور میں مارشل لاء نافذ کر دیا گیا۔ سارا شہر فوج کے انتظام میں آگیا غرض قادیانیت کے خلاف یہ سب سے بڑی تحریک تھی۔ جو پاکستان میں چلی اور حکومت نے اپنے بہیمانہ تشدد کا پورا پورا مظاہرہ کیا۔ اس کی تفصیلات ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت کے تحت کسی اگلے باب میں آئیں گی۔ شاہ جی اپنے ساتھیوں سمیت پہلے کراچی سنٹرل جیل میں رکھے گئے۔ پھر سکھر جیل میں بھجوا دیا گیا۔ جہاں اُن سے آخری بیماری چمٹ گئی۔ منیر انکوائری کمیٹی نے کام شروع کیا تو شاہ جی ۱۵ جولائی ۱۹۵۳ء کو لاہور سنٹرل جیل میں منتقل کر دیئے گئے۔ میاں محمود علی قصوری نے لاہور ہائیکورٹ میں شاہ جی نظر بندی کے خلاف رِٹ دائر کر دی جسٹس ایس۔ اے رحمٰن نے قانونی غلطی کا فائدہ دیکر ۸ جنوری ۱۹۵۴ء کو شاہ جی اور اُن کے ساتھیوں کو رہا کر دیا۔ شاہ جی نے رہا ہوتے ہی اپنی پہلی تقریر میں جسٹس منیر کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اسی سال اُنہیں مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کا صدر منتخب کیا گیا۔ آپ نے ایک جلسۂ عام میں

اعلان کیا کہ میں آج بھی اور حشر کے دن بھی، اُن تمام شہیدوں کے خون کا ذمہ دار ہوں، جنہیں عشقِ نبوت کی پاداش میں اسلامی سلطنت کے ہلاکو خانوں نے قتل کیا ہے۔ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے بھی اپنے زمانے میں سات ہزار حافظِ قرآن صحابہ کو ختمِ نبوت کی خاطر شہید کرایا تھا۔ شاہ جی کو حکومت کے بہیمانہ تشدد پر انتہائی غصہ تھا اور تحریک کے سبوتاژ کیے جانے پر سخت غمزدہ تھے۔ ہمیشہ حکومت پر کڑی تنقید کرتے۔ حکومت نے ۱۹۵۵ء میں انہیں ۶ ماہ کے لیے گھر میں نظر بند کیا گیا۔ پھر ۱۴ اپریل ۱۹۵۵ء کو خانیوال کی تقریر میں پکڑ لیا۔ کوئی پانچ چھ ماہ مقدمہ چلتا رہا۔ اسی دوران میں سکندر مرزا نے بطور صدرِ پاکستان سید مظفر علی شمسی کی معرفت شاہ جی سے ملاقات کی خواہش کی لیکن شاہ جی ٹال گئے۔ تا آنکہ ۱۹۵۶ء کے آخر میں ان کے جسمانی عوارض عود کر آئے اور وہ ایک طویل بیماری کا شکار ہو گئے۔ پھر ۱۶ مارچ ۱۹۶۱ء کو اُن پر فالج کا شدید حملہ ہوا اور ۲۱ اگست کی شام کو ۶ بجکر ۵۵ منٹ پر تحریکِ ختمِ نبوت کا سب سے بڑا قائد ۴۲ برس کی لازوال جدوجہد کے بعد اس فانی کائنات سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گیا۔

احرار اپنے سیاسی عمل سے دستبردار ہو چکے تھے اور صرف قادیانیت اُن کی جدوجہد کا محور تھا، لیکن ۱۹۵۳ء کی تحریکِ ختمِ نبوت میں قادیانی اور سرکاری دوائر سے اُن کے خلاف بے پناہ گولہ باری کی گئی اور قلم فروش دانشوروں کا ایک طائفہ اُن کے متعلق خرافات نگاری میں مشغول ہو گیا۔ اس سلسلے میں حکومت نے بے شمار روپیہ صرف کیا اور اُن تمام بے دین قلمکاروں کو سرکاری خزانے سے نوازا جو اس تحریک کی رسوائی کے لیے احرار کو مطعون کرنے کا ملکہ رکھتے تھے۔ المختصر قادیانیت کا محاسبہ پاکستان دشمنی قرار دیا گیا۔ سب سے زیادہ افسوسناک منیر انکوائری رپورٹ تھی۔ جسٹس منیر نے تحقیقات کے دوران میں نہ صرف علماء کا استہزاء کیا بلکہ چیف جسٹس ہونے کے زعم میں اسلام کے خلاف ایک ایسی دستاویز مرتب کی جس سے یورپ کے عیسائی حلقوں نے بے لگام ہو کر فائدہ اٹھانا چاہا۔ یہ ایک ایسی رپورٹ تھی کہ اس کے خلاف کئی ایک مسلمان دانشوروں نے، جو تحریکِ ختمِ نبوت میں شامل نہ تھے اور جنہیں احرار سے عمر بھر سیاسی اختلافات رہے۔ اس کے خلاف اپنے بعض مقالوں، کئی کتابوں اور اکثر تقریروں میں احتجاج کیا۔ جسٹس منیر نے سب سے زیادہ غصہ احرار کے خلاف نکالا اور اُن کے متعلق اس قسم کی لغو زبان استعمال کی کہ اس طرح کی زبان استعمال کرنے کا حوصلہ کبھی بشیر الدین محمود کو بھی نہ ہوا تھا۔

بہر حال ختمِ نبوت کی تحریک احرار کی انتھک جدوجہد کا نتیجہ تھی۔ انہوں نے اسلام کے ایک بنیادی مسئلے پر تمام مکاتیبِ فکر کے علماء کو یکجا اور ایک ایسی تحریک کی نیو اُٹھائی جو اس وقت کے لادین وزراء اور عیاش افسروں کے ستم کا شکار ہو گئی لیکن مسلمانوں کے دل و دماغ میں ہمیشہ کے لیے قادیانیت سے تنفر راسخ ہو گیا۔ فی الجملہ احرار کے اس امتیاز کو سلب کرنا ناممکن ہے کہ وہ اس تحریک کے سرخیل تھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

۷ ستمبر:۔ ختمِ نبوت کے مسئلے پر اپنے جذبات کا اظہار کرنے کے لیے صوبہ بھر میں طلباء نے ۶ ستمبر کو علامتی ہڑتال کی۔ ۷ ستمبر کا مبارک دن آ گیا۔ قادیانیوں کو قومی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیدیا۔ اس بے نظیر فتح پر تمام ملک میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ لوگوں نے ہر شہر میں مٹھائی بانٹی، ہر کہیں مسلمانوں نے اپنے مکانوں پر چراغاں کیا۔

اس نوّے سالہ مسئلے کو حل کرنے کے لیے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے دو ماہ میں ۲۸ اجلاس کیے اور ۹۶ گھنٹہ کی نشستیں جمائیں۔ مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد، چوہدری ظہور الٰہی، مسٹر مولا بخش سمرو اور ان کے رفقاء نے صبح و شام کی مساعی سے وہ تمام لٹریچر جمع کیا، جو خصوصی کمیٹی کے لیے ضروری تھا۔ ان رہنماؤں کے سرکاری کمرے مجلسِ عمل کا سب آفس بنے رہے۔ مولانا محمد شریف جالندہری کی زیرِ سرکردگی اسلام آباد میں ماہرینِ قادیانیت کا عملہ شب و روز کام کرتا رہا۔ وہ تمام لٹریچر جو اس عرصہ میں میرزائیت کے متعلق شائع ہوا، قومی اسمبلی کے ارکان میں تقسیم کیا گیا۔ میرزائیوں کو اقلیت قرار دینے سے متعلق یادداشت تیار کی گئی، جس میں میرزائیت کی پوری تاریخ کے علاوہ، اُس کے عقائد و اعمال کا پورا پورا نقشہ تھا۔ تمام ارکانِ اسمبلی کو راقم کے دونوں کتابچے، عجمی اسرائیل اور غدارِ اسلام پہنچا دیے گئے؛ حتیٰ کہ ملک کے ہر سفارت خانے کو ان کے انگریزی اور عربی ایڈیشن مہیا کیے گئے۔ راقم نے اس دوران میں اپنی شدید علالت کے باوجود ایک ایسا خط تیار کیا جو قادیانیت کے متعلق ایک تاریخی دستاویز تھا۔ دُنیا کی ہر حکومت کے سربراہ، وزیرِ خارجہ، پاکستان میں ان کے سفارت خانوں اور تمام ممالک کے نامور جرائد کو وہ خط بھیجا گیا۔ اس خط میں قادیانیت کی تاریخ کے علاوہ اس امر کی وضاحت کی گئی کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مسئلہ ہماری دینی وحدت، سیاسی استحکام اور ہماری قومی سالمیت کی بقا کا مسئلہ ہے۔ ہم ان کو اس لیے بھی علیحدہ اقلیت کے طور پر مشخص کرنا چاہتے ہیں کہ ان سے ہماری قوم اور ہمارے مُلک کو شدید خطرات ہیں۔ اس فرقہ کے لوگ استعمار و اسرائیل کے ففتھ کالم ہیں۔ سر ظفر اللہ خان کے اُن بیانات پر جو اُنھوں نے لندن میں انگریزی پریس کو دیے اور جن کے

تراشے دفتر چٹان کو دوستوں نے بھیجے۔ راقم نے لندن ٹائمز اور گارڈین کے ایڈیٹروں کو خط لکھے۔ ان سے کہا کہ سر ظفراللہ خاں نے جھوٹ بولا ہے۔ وہ قادیانی محاسبہ کمیٹی کے خرچ پر اپنے نمائندے پاکستان بھیجیں جو خود صورتِ حال کا مشاہدہ و مطالعہ کریں۔ ان ایڈیٹروں نے لکھا کہ یہ مسئلہ پاکستان کا داخلی مسئلہ ہے۔ ہم اس میں جانبدار نہیں اور نہ ہمیں ظفراللہ خاں کے اسلوبِ فکر سے کوئی دلچسپی ہے۔

قومی اسمبلی نے میرزا ناصر احمد پر ۱۱ دن تک ۴۲ گھنٹے اور مرزا غلام احمد کی لاہوری شاخ کے امیر پر سات گھنٹہ جرح کی۔ اس دوران میں وزیراعظم اور وزیر قانون سے اپوزیشن کے متذکرہ راہنماؤں نے کئی ملاقاتوں میں مذاکرات کئے اور چار پانچ دفعہ نازک موڑ بھی آتے۔ آخری رات تصادم کا اندیشہ لاحق ہوگیا اور مجلسِ عمل کے راہنما سر بکف ہو کر قید و بند کے لیے تیار ہوگئے، لیکن فضلِ ایزدی سے اتفاق رائے ہوگیا اور وزیراعظم نے الفاظ کا حک و فک چھوڑ کر مجلسِ عمل کے پارلیمانی نمائندوں کی تجویز پر صاد کیا؛ چنانچہ ۷ ستمبر کو ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر قادیانیوں کی دونوں شاخوں کو اقلیت قرار دے کر دائرۂ اسلام سے خارج کر دیا گیا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے قائدِ ایوان کی حیثیت سے ۲۰ منٹ تک وضاحتی تقریر کی۔ مسٹر عبدالحفیظ پیرزادہ وزیرِ قانون نے اس سلسلہ میں آئینی ترمیم کا تاریخی بل پیش کیا اور جب بل متفقہ رائے سے پاس ہوگیا، تو حزبِ اقتدار و حزبِ اختلاف کے ارکان آپس میں فرطِ مسرت سے بغل گیر ہوئے۔ ان کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے؛ حتیٰ کہ وزیراعظم بھٹو اور ولی خاں گرمجوشی سے ملے۔ اس کے بعد سینٹ نے بھی پونے آٹھ بجے اجلاس شروع کر کے آٹھ بجکر ۴ منٹ پر صاد کیا۔ تمام ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لوگ فرطِ مسرت سے دیوانہ ہوگئے۔ شیرینی تقسیم کی گئی اور جگہ جگہ آتشبازی چھوڑی گئی۔

وزیرِ اعظم بھٹو نے اپنی تقریر میں کہا کہ منکرینِ ختمِ نبوت کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا فیصلہ پوری قوم کی خواہشات کا آئینہ دار ہے۔ اس مسئلہ کو دبانے کے لیے ۱۹۵۳ء میں ظالمانہ طور پر طاقت استعمال کی گئی تھی۔

اس سلسلہ میں مجلسِ عمل کے پارلیمانی رہنماؤں نے ذیل کا خط اپنے دستخطوں سے سپیکر کو لکھا:

جناب سپیکر صاحب، قومی اسمبلی، پاکستان۔

جنابِ مکرم،

ہم درج ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت چاہتے ہیں:

ہرگاہ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

اور یہ کہ جھوٹ پر مبنی اُس کا دعویٰ نبوت قرآنِ کریم کی بیشمار آیات کو (نعوذ باللہ) جھوٹا ثابت کرنے کی کوششیں اور ترکِ جہاد کی تلقین، اسلام کے اہم اور بنیادی ارکان سے اُس کی کھلی غداری کے مترادف ہیں۔

اور یہ کہ مسلمانوں کے اتحادِ ملی کو تباہ کرنے اور اسلام کو ایک جھوٹا مذہب ثابت کرنے کی غرض سے وہ سراسر استعمار کی تخلیق تھا۔

اور یہ کہ تمام امتِ مسلمہ کا اس امر میں اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار خواہ اس کی نبوت پر ایمان رکھتے ہوں یا اُسے کسی بھی شکل میں ایک مصلح یا مذہبی رہنما مانتے ہوں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

اور یہ کہ اُس کے پیروکار، خواہ کسی بھی نام سے موسوم ہوں، اپنے آپ کو مسلمانوں ہی کا ایک فرقہ ظاہر کرتے ہوئے، ان میں رہ کر، اندرونی اور بیرونی طور پر تخریبی سرگرمیوں میں مصروف عمل ہیں۔

اور یہ کہ مکہ مکرمہ کے مقدس شہر میں ۶ سے ۱۰ اپریل تک رابطہ عالم اسلامی کے تحت منعقدہ دنیائے اسلام کی مختلف تنظیموں کے اجلاس نے (جس میں دنیا کے ہر حصہ سے ۱۴۴ مسلمان تنظیموں اور اداروں نے شرکت کی) متفقہ طور پر تسلیم کیا کہ قادیانیت، اسلام اور دُنیائے اسلام کے خلاف یکسر تخریبی تحریک ہے، جو کذب بیانی اور فریب دہی سے اپنے آپ کو اسلام ہی کا ایک فرقہ ظاہر کرتی ہے۔

لہٰذا یہ اسمبلی اس امر کا اعلان کرتی ہے کہ مرزا غلام احمد کے پیروکار خواہ وہ کوئی سا نام بھی رکھتے ہوں، مسلمان نہیں اور یہ کہ نیشنل اسمبلی میں سرکاری طور پر ایک بل پیش کیا جائے جس سے آئین میں مناسب ترمیم ہو۔ انہیں اس ترمیم کی رُو سے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں بطور غیر مسلم اقلیت اپنے حقوق و مفادات کا تحفظ حاصل ہو۔

دستخط کنندگان

(۱) مولانا مفتی محمود

(۲) مولانا عبدالمصطفےٰ الازہری

(۳) مولانا شاہ احمد نورانی

(۴) پروفیسر غفور احمد

(۵) مولانا سید محمد علی رضوی

(۶) مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک

(۷) چودھری ظہور الٰہی

(۸) سردار شیر باز خاں مزاری

(۹) مولانا ظفر احمد انصاری

(۱۰) مسٹر عبدالحمید جتوئی

(۱۱) صاحبزادہ احمد رضا خاں قصوری	(۱۲) مسٹر محمود اعظم فاروقی
(۱۳) مولانا صدر الشہید	(۱۴) مولانا نعمت اللہ
(۱۵) مسٹر عمرا خاں	(۱۶) مخدوم نور محمد
(۱۷) مسٹر غلام فاروق	(۱۸) مسٹر مولابخش سومرو
(۱۹) سردار شوکت حیات خاں	(۲۰) مسٹر علی احمد تالپور
(۲۱) راؤ خورشید علیخاں	(۲۲) رئیس عطا محمد خاں

مندرجہ بالا تحریک کی بنیادوں کو لحوظ رکھتے ہوئے افہام و تفہیم کی مختلف وادیاں قطع کرنے کے بعد عبد الحفیظ پیرزادہ وزیر قانون نے اعلان کیا کہ قومی اسمبلی کے کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی متفقہ طور پر طے کرتی ہے کہ حسب ذیل سفارشات قومی اسمبلی کو غور اور منظوری کے لیے بھیجی جائیں۔[1]

کل ایوان پر مشتمل خصوصی کمیٹی اپنی رہنما کمیٹی اور ذیلی کمیٹی کی طرف سے اس کے سامنے پیش کردہ قومی کی طرف سے اس کو بھیجی گئی قرار دادوں پر غور کرنے اور دستاویزات کا مطالعہ کرنے اور گواہوں بشمول سربراہان انجمن احمدیہ، ربوہ اور انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور کی شہادتوں اور جرح پر غور کرنے کے بعد متفقہ طور پر قومی اسمبلی کو حسب ذیل سفارشات پیش کرتی ہے:

(الف) کہ پاکستان کے آئین میں حسب ذیل ترمیم کی جائے۔

(اوّل) دفعہ ۱۰۶ (۳) میں قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) کا ذکر کیا جائے۔

(دوم) دفعہ ۲۶۰ میں ایک نئی شق کے ذریعے غیر مسلم کی تعریف کی جائے۔ — مذکورہ بالا سفارشات کے نفاذ کے لیے خصوصی کمیٹی کی طرف سے متفقہ طور پر منظور شدہ مسودۂ قانون منسلک ہے۔

(ب) کہ مجموعہ تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵ الف میں حسب ذیل تشریح درج کی جائے۔

تشریح:- کوئی مسلمان جو آئین کی دفعہ ۲۶۰ کی شق (۳) کی تصریحات کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے تصور کے خلاف عقیدہ رکھے یا عمل یا تبلیغ کرے وہ دفعہ ہذا کے تحت مستوجب سزا ہوگا۔

(ج) کہ متعلقہ قوانین مثلاً قومی رجسٹریشن ایکٹ، ۱۹۷۳ء اور انتخابی فہرستوں کے قواعد ۱۹۷۴ء میں منتخبہ قانونی اور ضابطہ کی ترمیمات کی جائیں۔

---

[1] یہ سرکاری متن کا سرکاری ترجمہ ہے۔

(۵) کہ پاکستان کے تمام شہریوں خواہ وہ کسی بھی فرقے سے تعلق رکھتے ہوں، کے جان و مال، آزادی، عزت اور بنیادی حقوق کا پوری طرح تحفظ اور دفاع کیا جائے گا ــــــــــــــــ

اور ان سفارشات کی اساس پر ذیل کا بل پیش ہوا

ہرگاہ یہ قرین مصلحت ہے کہ بعد ازیں درج اغراض کے لیے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں مزید ترمیم کی جائے۔

لہٰذا بذریعہ ہذا حسب ذیل قانون وضع کیا جاتا ہے:

۱۔ مختصر عنوان اور آغاز نفاذ۔ (۱) یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم)، ایکٹ ۱۹۷۴ء کہلائیگا۔

(۲) یہ فی الفور نافذ العمل ہوگا۔

۲۔ آئین کی دفعہ ۱۰۶ میں ترمیم ۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں، جسے بعد ازیں آئین کہا جائے گا۔ دفعہ ۱۰۶ کی شق (۳) میں لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین "اور قادیانی جماعت یا لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں)" درج کیے جائیں گے۔

۳۔ آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں ترمیم : آئین کی دفعہ ۲۶۰ میں شق (۲) کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی۔ یعنی :

"(۳) جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم، جو آخری نبی ہیں، کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلی اللہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے، وہ آئین یا قانون کی اغراض کے لیے مسلمان نہیں ہے۔

بیان اغراض و وجود

جیسا کہ تمام ایوان کی خصوصی کمیٹی کی سفارش کے مطابق قومی اسمبلی میں طے پایا ہے، اس بل کا مقصد اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں اس طرح ترمیم کرنا ہے تاکہ ہر وہ شخص جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا یا جو محمد صلی اللہ صلے علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا جو کسی ایسے مدعی کو نبی یا دینی مصلح تسلیم کرتا ہے اسے غیر مسلم قرار دیا جائے۔

عبدالحفیظ پیرزادہ
وزیر انچارج

اس بل کی متفقہ منظوری کے بعد نوّے سال کا ایک قضیہ ختم ہوگیا۔ مسلمانوں کی طویل جدّ و جہد بفضلِ تعالیٰ کامیاب ہوئی۔ مرزا غلام احمد کی صیہونی اُمّت ایک نامسلمان اقلیت کے طور پر متشخص ہوگئی اور عرب و عجم میں وحدتِ ملّی کا تصور اُس مہلکہ سے محفوظ ہوگیا جو اُس کے سیاسی بدن کا استعماری ناسور تھا۔

مجلسِ عمل میں ہر دینی اور سیاسی جماعت کے نمائندے شامل تھے۔ مولانا محمد یوسف بنوری صدر منتخب کیے گئے اور آخر تک اپنے عالمانہ تدبّر سے تحریک کی رہنمائی کی۔ آپ کے علاوہ مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت کی طرف سے مولانا خان محمد، مولانا محمد شریف جالندھری، مولانا تاج محمودؒ اور سردار میر عالم لغاری مجلسِ عمل میں شامل تھے۔ جمعیتہ علمائے اسلام کی طرف سے مولانا مفتی محمودؒ ایم۔ این۔ اے، مولانا عبدالحق ایم۔ این۔ اے، مولانا محمد زمان اچکزئی، سینٹر بلوچستان، مولانا عبیداللہ انور، مولانا محمد اجمل خاں اور مولانا محمد ابراہیم شریک ہوتے۔ جمعیتہ العلمائے پاکستان کی نمائندگی مولانا شاہ احمد نورانی، ایم۔ این۔ اے، مولانا محمودؒ علی رضوی، ایم۔ این۔ اے، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری ایم۔ این۔ اے، مولانا عبدالستار نیازی ایم۔ اے۔ مولانا صاحبزادہ فضل رسول (لائل پور) مولانا غلام علی اوکاڑوی اور علامہ محمودؒ احمد رضوی (لاہور) نے کی۔ علامہ محمودؒ احمد رضوی مجلسِ عمل کے جنرل سیکرٹری رہے۔ اپنے فرائض حُسن و خوبی سے سرانجام دیے۔ آپ نے سوا تین ماہ تک پنجاب میں صبح و شام مختلف جلسوں کو خطاب کیا اور تحریک کی حرارت کو قائم رکھا۔ جماعتِ اسلامی کی طرف سے پروفیسر غفور احمد ایم۔ این۔ اے، میاں طفیل محمد اور چودھری غلام جیلانی نے حصّہ لیا۔ مجلسِ عمل کی اکثر قراردادیں باہمی افہام و تفہیم کے بعد پروفیسر غفور احمد کے قلم سے مرتّب ہوتی تھیں۔ علمائے کرام میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خاں، مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاری اور مفتی زین العابدین پیش پیش رہے۔ مولانا غلام اللہ راولپنڈی ڈویژن میں تحریک کی رُوحِ رواں تھے۔ انہیں اس جُرم میں کئی دفعہ گرفتار کیا گیا۔ مولانا سید عنایت شاہ بخاری گجرات میں معرکہ آرا رہے۔ ان کے علاوہ جمعیتہ العلمائے پاکستان کے رہنما سید محمود شاہ گجراتی کو اعلائے کلمۃ الحق کی پاداش میں نظر بند کیا گیا۔ مفتی زین العابدین نے لائلپور میں تحریک کا شباب قائم رکھا۔ جماعت اہلِ حدیث کی طرف سے میاں فضل حق، مولانا عبدالقادر روپڑی، علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا محمد صدیق، مولانا حکیم عبدالرحیم اشرف، مولانا محمد اسحاق چیمہ، شیخ محمد اشرف نے نمائندگی کی۔ اتحاد العلماء کی طرف سے مولانا گلزار احمد مظاہری اور مفتی سیاح الدین کاکاخیل شریک ہوئے۔ شیعوں کی نمائندگی فریضہ سید مظفر علی شمسی نے ادا کیا۔ جمہوری پارٹی کی طرف سے نوابزادہ نصراللہ خاں، رانا ظفراللہ خاں اور میاں غلام دستگیر بار نے شرکت کی۔ چوہدری ظہور الٰہی ایم۔ این۔ اے، میجر اعجاز احمد (لاہور) اور سید اصغر علیشاہ (راولپنڈی)۔

مرزائیت قادیانیت فتنہ

احمدیت کو منطقی انجام تک

پہنچانے میں تمام سنی شیعہ اہل

حدیث علمائے کرام اور اہل قبلہ

مسلمانوں نے مل کر متحد ہو کر

قربانیاں دے کر عقیدہ ختم

نبوت کا تحفظ کیا ہے علامہ

قاری عبدالوحید قاسمی کی

تحریر ملاحظہ ہو

قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کا تاریخی دن

آئینی بل پاکستان کی قومی اسمبلی میں پیش ہوا تو مخالفت میں ایک بھی ووٹ نہیں آیا

قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کرنے کا سہرا جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کے سر ہے

قاری عبدالوحید قاسمی

قادیانی نبوت کے انکار سے اس کے کردار سے اس کی گفتار سے دین کی آبرو کل بھی خطرے میں تھی دین کی آبرو آج بھی خطرے میں ہے۔ 7 ستمبر 1974ء کو پاکستان کی تاریخ میں اسلامی تاریخ کے حوالے کے طور پر یاد رکھا جائے گا اس دن پاکستان کی قومی اسمبلی نے 90 سالہ پرانے مسئلہ پر تاریخی فیصلہ دیتے ہوئے پانچ بج کر باون منٹ پر اعلان کیا کہ قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں اور اس وقت کے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ نے ترمیمی بل پیش کیا اور حسب ذیل قانون وضع کیا۔

1۔ یہ ایکٹ آئین (ترمیم دوم) ایٹ 1974ء کہلائے گا۔ 2۔ یہ ۔۔ نافذ العمل ہوگا۔

آئین کی دفعہ 104 میں ترمیم اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین میں جو بعد ازیں آئین کہلائے گا۔ دفعہ 106 کی شق نمبر 3 لفظ فرقوں کے بعد الفاظ اور قوسین اور قادیانی جماعت لاہوری جماعت کے اشخاص (جو اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں) درج کئے جائیں۔ دفعہ 260 شق نمبر 2 کے بعد حسب ذیل نئی شق درج کی جائے گی یعنی جو شخص حضرت محمد ﷺ جو آخری نبی ہیں کے خاتم النبیین ہونے پر قطعی اور غیر مشروط طور پر ایمان نہیں رکھتا جو حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی بھی مفہوم میں یا کسی بھی قسم کا نبی ہونے کا دعوی کرتا ہے یا کسی مدعی کو نبی مصلح تسلیم کرلے غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے گا اس لئے کہ عقیدہ ختم نبوت اتنا حساس اور مسلمانوں کیلئے اہم عقیدہ ختم نبوت اتنا حساس اور مسلمانوں کیلئے اہم عقیدہ ہے کہ اس سلسلہ میں امت نے کبھی بھی کسی قسم کی غفلت یا اس عقیدہ میں معمولی سی کوتاہی یا فروگزاشت کے تصور تک اپنے اوپر طاری نہیں ہونے دیا اسی بناء پر امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ کسی جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے اور وہ شخص بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

اس بات کو واضح کر دیا کہ اسلام میں اب نئی نبوت و رسالت کا تصور تک ممکن نہیں ہے۔ نبی آخر الزمان ﷺ نے جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کو قتل کرنے کا حکم دیا تھا اور وہ قتل ہوا تھا خلیفہ اول حضرت صدیق ابوبکرؓ نے مسلیمہ کذاب کے خلاف اسلام کی پوری قوت و طاقت اور یہاں تک کہ حاملین مفسرین محدثین قراء حفاظ تک کو لشکر اسلام کے ساتھ روانہ کیا تا کہ عقیدت نبوت کا تحفظ ممکن ہو سکے۔ حضرت محمد ﷺ کے تمام غزوات میں اتنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

شہید نہیں ہوئے لیکن تین گنا زیادہ صحابہ کرام جن میں اصحاب بدر مفسرین سات سو حفاظ قراء نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیئے تا کہ ثابت کر دیا جائے کہ مسلمانوں کو اس عقیدت ختم نبوت سے کس قدر محبت اور عقیدت ہے مرزا قادیانی کے کفر کے حوالے سے اور علماء ربانی کی قربانیوں کی پوری ایک صدی مکمل ہوئی اور قانونی طور پر اور ہر اعتبار سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار دیئے گئے۔

7 ستمبر کو علماء ربانی، کی پوری ایک صدی کی محنت رنگ لائی مگر اس خطرناک فتنہ کی سرکوبی ابھی میرے اور آپ کے حصہ کی باقی ہے اس عقیدے کے تحفظ کے لئے تمام مسالک کے علماء کرام نے عظیم قربانیاں دی ہیں جن میں علمائے دیوبند علمائے اہل حدیث، علمائے بریلوی اور بعض شیعہ علمائے کرام شامل تھے ان کی قربانیاں اظہر من الشمس ہیں۔

اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد انور شاہ کاشمیریؒ نے اپنے ہونہار شاگرد سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہاتھوں پر فتنہ قادیانیت کے خلاف جہاد کے لئے بیعت کی اور شریانوالہ گیٹ لاہوری میں پانچ سو جلیل القدر علماء اور زعماء ملت نے بھی ان کے ہاتھ پر بیعت کر کے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے ان کو امیر شریعت کے اعزاز سے سرفراز کیا اور اسی سلسلہ میں قیادت کی اور اس وقت کے وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو مرحوم نے اس موقع پر بہترین صلاحیتوں کا مظاہر کیا اور متفقہ طور پر ایک آئینی ترمیم کے ذریعہ قانون قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اور مخالف میں ایک ووٹ بھی نہیں آیا اور متفقہ طور پر آئینی ترمیم منظور ہوئی جس طرح ستمبر کے دن ہمارے فوجی جوانوں نے خون کے نذرانے پیش کر کے پاکستان کی جغرافیائی حدود کی بے مثال حفاظت کی تھی جو ہماری قومی تاریخ کا سنہری حصہ ہے اس لئے بھی 7 ستمبر ہمارے قومی اسلامی دن ہماری 100 سالہ نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کو مکمل کیا گیا۔ (حوالہ از اخبار اوصاف اشاعت خاص 7 ستمبر 2006ء از قلم حقیقت رقم)

مرزائی احمدی محفرنامہ
کے جواب میں علمائے
سنی وشیعہ کے متفقہ
اسلامی موقف کا
خلاصہ ملاحظہ ہو

چوہدری عبدالحمید جتوئی: انہوں نے لکھا ہوا محضرنامہ پیش کیا' اس کا جواب علماء۔

مولانا مفتی محمود: مرزائیوں کے موقف کے جواب میں ملت اسلامیہ کا موقف بھی پیش کریں گے لکھا ہوا اور پڑھ کر سنا بھی دیں گے۔

غلام رسول تارڑ: یہ بہت ہی اچھی بات ہے۔

جناب عبدالعزیز بھٹی: مجھے مفتی صاحب نے یہ ایک پمفلٹ دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: لائیے۔

مرزا ناصر: یہ آفیشل ہے یا کسی نے دیا ہے۔

اٹارنی جنرل: میں بتاتا ہوں کہ ٹریکٹ نمبر 22 بعنوان "احراری علماء کی راست گوئی کا ایک نمونہ" الناشر: مہتمم نشرو اشاعت' نظامت دعوت و تبلیغ' صدر انجمن احمدیہ ربوہ' ضلع جھنگ۔

مرزا ناصر: ہاں ہاں' ٹھیک ہے۔

ضروری وضاحت

ایوان بالا کی مقرر کردہ سپیشل کمیٹی کے صدر جناب محترم صاحبزادہ فاروق علی خان اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان اور اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار کے روبرو مرزا ناصر احمد قادیانی پر سنی شیعہ، اہل حدیث علماء کرام کی جرح جواب جرح کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔ یہ بحث جرح سٹیٹ بینک آف پاکستان واقع اسلام آباد کی بلڈنگ میں ہوئی۔ جس کی مکمل کاروائی کو ممبران اسمبلی نے سنا دیکھا پڑھا اور دلائل سن کر مرزائیوں کو کافر ڈیکلیئر کیا۔ جو علمائے کرام ممبران اسمبلی تھے انہوں نے اسمبلی کاروائی میں قرار دادیں پیش کیں۔ بقیہ سنی شیعہ علمائے کرام جو ممبر قومی اسمبلی نہیں تھے انہوں نے بحیثیت مبصر اسمبلی چیمبر میں شامل کاروائی رہے۔ تا آنکہ 7 ستمبر ۱۹۷۴ء کو متفقہ فیصلہ دیا کہ مرزائی احمدی غیر مسلم ہیں۔

قومی اسمبلی میں پیش کئے گئے دلائل کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔

7 ستمبر، یوم ختم نبوت

خاتم النبیین..... حضرت محمد مصطفیٰ کو آخری نبیؐ تسلیم کرنا اور اس عقیدے پر ایمان رکھنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے ختم نبوت کا عقیدہ مسلمانوں کے بنیادی عقائد میں شامل ہے اور تاج و تخت ختم نبوت کے تحفظ کیلئے مسلمانوں نے بے مثال قربانیاں دی ہیں اسلام کے ابتدائی دور میں ہی آنحضرت کے وصال فرمانے کے بعد دور سیدنا صدیق اکبرؓ میں مسیلمہ کذاب نامی شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا امیر المومنین نے لشکر اسامہ کے ذریعہ اس کی سرکوبی کی اور مسیلمہ کذاب کو جہنم واصل کیا۔ برصغیر پاک و ہند میں نبوت کا پہلا جھوٹا دعویدار فرنگی سامراج کے عہد میں نمودار ہوا ڈی سی آفس سیالکوٹ میں معمولی درجہ کا ایک کلرک مرزا غلام احمد تھا جسے فرنگی سامراج نے اسلام دشمنی میں تیار کیا اور مسیحی مشن کے زیر اہتمام اس کو لندن یاترا کرائی گئی اور یہ صاحب لندن کے بعد اپنے آبائی علاقے قادیان بھارت میں آگئے اور انہوں نے ڈاک کے ذریعہ اپنے مذموم مقاصد کو پھیلایا جس کے تمام تر اخراجات مسیحی کونسل نے پورے کئے۔ ابتدا میں ہی مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر نے اس مذموم سازش کو سمجھ لیا اور وہ متحد ہو کر مرزائیت کے خلاف صف آرا ہو گئے۔ پیر سید نامہر علی شاہ مولانا رشید گنگوہی، علامہ ڈاکٹر محمد اقبال، پیر سیدنا جماعت علی شاہ، مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری، مولانا داؤد غزنوی، مولانا مظہر علی اظہر، مولانا عبدالحامد بدایونی، محدث اعظم کچھوچھوی شریف، مولانا شاہ عبدالعلیم میرٹھی، مولانا نور الدین چشتی مولانا یوسف بنوری اور دیگر علماء و مشائخ مرزائیوں کے کفر کے فتوٰی پر متفق ہوگئے اور مناظروں مباہلوں کے ذریعہ اس کی سرکوبی کی۔ ریاست بہاولپور میں 1926ء میں ایک مرزائی عبدالرزاق کے خلاف مقدمہ درج ہوا۔ 1935 میں اس کا فیصلہ ہوا اور مرزائی غیر مسلم ٹھہرے اس معاملہ میں حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن شریف والوں نے نمایاں کردار ادا کیا۔

مولانا غلام محمد گھوٹوی اور مولانا انور شاہ کشمیری نے عدالت کو تمام تر مواد فراہم کیا قیام پاکستان کے بعد وزیر خارجہ سر ظفر اللہ خان نے جب پر نکالنے شروع کیے اس وقت مسلمانوں کو دوبارہ مرزائیت کا شدت سے احساس ہوا اور بانی پاکستان محمد علی جناح کا جنازہ نہ پڑھ کر جس طرح سر ظفر اللہ نے ملت اسلامیہ پاکستان کو بیدار کر دیا خواجہ محمد قمر الدین سیالوی، مولانا ابوالحسنات قادری مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری مولانا محمد علی جالندھری، مولانا غلام غوث ہزاروی، پیر محی الدین گولڑوی، مولانا داؤد غزنوی مفتی محمد شفیع، مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا فیض الحسن، مولانا افتخار الحسن، مولانا اختر خان۔ یہ تحریک کراچی سے ڈھاکہ تک چلی لاکھوں مسلمانوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور ملت اسلامیہ پاکستان اور حکمرانوں کو اس اہم مسئلہ کی اہمیت کا احساس ہوا اور 1963ء میں ایک آرڈی ننس کا اجرا ہوا 298ب اور 298ج ، قادیانی گروپ جو خود کو مسلمان ظاہر کرے یا اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر کرے تین سال کی قید سزا اور جرمانے کا مستحق ہوگا۔ ایوب خان کے عہد حکومت میں تحریک ختم نبوت زور و شور سے چلی اور ملک بھر میں ہنگامی حالت پیدا ہوئی علماء مشائخ اکٹھے ہوگئے۔ مجلس ختم نبوت نے تحریک کو مولانا ابوالحسنات قادری کی قیادت میں منظم کیا اور تاریخ پاکستان میں پہلی اور آخری مرتبہ تین جید علما کرام مولانا عبدالستار خان نیازی، مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور مولانا خلیل قادری کو سزائے

تحریر: انتظار حسین قریشی

موت سنائی گئی اور یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا۔ 1970 کے عام انتخابات میں چند قادیانی ممبران اسمبلی منتخب ہوئے تو دینی جماعتوں کو ایک مرتبہ پھر اس تحریک کو منظم کرنا پڑا ایوان میں جمعیت علماء پاکستان جمعیت علماء اسلام اور جماعت اسلامی کے پلیٹ فارم سے علامہ شاہ احمد نورانی، مفتی محمود، مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا غلام غوث، مولانا محمد علی رضوی، پروفیسر غفور احمد ودیگر منتخب ہوئے 29 مئی 1974ء کو ربوہ میں نشتر میڈیکل کالج کے طلبا کو تاج و تخت ختم نبوت کا نعرہ لگانے پر شدید زدو کوب کیا گیا طلبائے نشتر میڈیکل کالج کی مظلومی ملک بھر میں پھیل گئی۔ طلباء سڑکوں پر نکل آئے اسلامی جمعیت طلباء کے مخدوم جاوید ہاشمی، لیاقت بلوچ، انجمن طلباء اسلام کے حاجی حنیف طیب، حافظ محمد تقی اور دیگر طلباء تنظیموں کے شیخ رشید، احسان باری، خواجہ سعد رفیق اور دیگر نے انقلابی ماحول پیدا کر دیا اور ایک مرتبہ پھر حکومت پر زور بڑھا دیا گیا کہ وہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے اور انہیں اعلیٰ عہدوں سے ہٹالیا جائے سیاسی اور مذہبی جماعتوں نے اس ماحول کو مزید گرما دیا۔ جبہ و دستار والے اور کلین شیو سب ہی میدان میں آگئے جیلیں بھر گئیں اور عوام سڑکوں پر نکل آئے ایوان قومی اسمبلی میں اراکین اسمبلی نے شدید دباؤ بڑھا دیا اور سڑکوں پر علماء و سیاستدان ایک ہو گئے۔ خوب تحریک چلی گرفتاریاں لاٹھیاں اور گولیاں، شہدا اور زخمی، 30 جون 1974ء کو قومی اسمبلی میں اپوزیشن نے تاریخی قرارداد پیش کی جس کے محرکین میں شاہ احمد نورانی، مفتی محمود احمد، مولانا سید محمد علی رضوی، چودھری ظہور الٰہی، مولانا ظفر انصاری، صاحبزادہ احمد رضا قصوری، مولانا صدرالشہید عمرو خان، غلام فاروق سردار شوکت حیات نون، راؤ خورشید علی، نوابزادہ ذاکر قریشی، کریم بخش اعوان غلام حیدر بھروانہ صاحبزادہ صفی اللہ ملک جہانگیر اکبر خان حاجی صالح محمد خواجہ جمال محمد کوریجہ مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری پروفیسر غفور احمد، مولانا عبدالحق سردار شیر باز مزاری، عبدالحمید جتوئی، محمود اعظم فاروقی، مولانا نعمت اللہ مخدوم نور محمد ہاشمی، سردار مولانا بخش، حاجی علی احمد تالپور حاجی رئیس عطا محمد، غلام حسن خان، صاحبزادہ نذیر سلطان میاں ابراہیم برق صاحبزادہ نعمت اللہ، عبدالسبحان میجر جمالدار عبدالمالک خان شامل تھے۔ اس دوران قومی اسمبلی میں قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر اور اراکین اسمبلی علامہ شاہ احمد نورانی، مفتی محمود، مولانا ظفر انصاری، مولانا غلام غوث مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری کے درمیان تاریخی مناظرہ ہوا اور کئی روز تک جاری رہا اور اس دوران دینی و سیاسی راہنماؤں کا ایک وفد وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو سے ملا اور شورش کاشمیری نامور صحافی نے اپنی ٹوپی اتار کر بھٹو مرحوم کے قدموں میں ڈال دی اور کہا کہ مسٹر بھٹو آج ملت اسلامیہ آپ کی طرف دیکھ رہی ہے یہ اعزاز آپ کو مل رہا ہے ملت اسلامیہ برصغیر کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا ہو جائیگا۔ آپ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیں۔ بھٹو مرحوم نے کہا کہ بے شک میں آپ سے متفق ہوں لیکن اس کے بعد میرے ساتھ جو بھی ہوگا وہ میں جانتا ہوں۔

7 ستمبر 1974 کو وہ تاریخی دن آگیا کہ پاکستان کی پارلیمنٹ نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ایوان میں ایک دوسرے کو مبارکبادیں دی گئیں کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی تھی اور یہ ملت اسلامیہ پاکستان کی بڑی کامیابی تھی۔

سربراہ جمعیت علمائے اسلام علامہ مفتی محمود نے مرزا ناصر احمد مرزائی سے سوالاً پوچھا

سوال = مرزا ناصر احمد قادیانی تم کس طرح مقلد سنی حنفی مسلمان ہو؟؟

مرزا ناصر احمد نے کہا = ہماری جماعت احمدیہ نظریاتی اعتبار سے امامیہ جعفری شیعہ یا بریلوی سنی حضرات کے عقائد ونظریات کے مقابلے میں سلفی اور دیوبندی بھائیوں کے زیادہ قریب ہیں۔ مولانا حسین احمد مدنی، مولانا قاسم نانوتوی اور مولانا ابوالکلام آزاد جو اسلامی نظریات رکھتے تھے۔ وہی عقائد ونظریات ہماری جماعت احمدیہ ربوہ قادیان کے ہیں۔ یہ بزرگ دیوبندی اکابرین ہماری جماعت احمدیہ کے متشدد مخالف نہ تھے نبی بروز بارے ہمارے دینی موقف کو ہمیشہ منفی انداز میں لیا گیا۔ حالانکہ اسی طرز کے نظریات خود علامہ محمد قاسم نانوتوی اور فقہ حنفی کے مجدد علامہ ملا علی قاری مرحوم نے بھی بیان فرمائے ہیں۔ ملاحظہ ہوں حوالہ جات =

(1) موضوعات ملا علی قاری صفحہ نمبر 59 طبع قدیم۔

فلاینا قض قوله تعالی خاتم النبيين اذا المعنى انه لا ياتی بعده ينسخ ملته ولم يكن امته

یعنی حضور محمد عربی کے بعد کسی نبی کا آنا قول خاتم النبیین کے مخالف نہیں ہے کیونکہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئے گا جو آپ کی ملت کو منسوخ کردے اور آپ کی امت سے نہ ہو نظر انصاف سے دیکھیں کہ اب مرزا ناصر احمد نے کہا۔ کہ جماعت احمدیہ مرزائیہ اور سنی مجدد علامہ ملا علی قاری کے ترجمہ میں کتنا تطابق ہے۔ اب کوئی جذباتی بن کر ان حقائق سے کیسے منہ موڑ سکتا ہے؟؟ جبکہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے فرامین بھی ہمارے نظریات کے موئید ہیں = قومی اسمبلی کے ایوان سے متفقہ آواز بلند ہوئی؟؟ جناب اسپیکر صاحب مرزا ناصر ثابت کرے کہ وہ حنفی مسلمان کیسے ہے؟؟

مرزا ناصر احمد مرزائی نے کہا = جو عقائد فروعات حنفی مسلمانوں کے ہیں یا جو سنی علمائے متکلمین وفقہائے سنہ حنفیہ نے اپنی کتب عقائد وفقہ میں مرقوم فرمائے ہیں۔ میں اور میری جماعت احمدیہ ان عقائد نظریات کو بیک قلم تحریراً تسلیم کرتے ہیں اور میں بزبان خود بھرے ایوان میں اعلان کرتا ہوں کہ یہی ہماری جماعت احمدیہ کے عقائد ہیں اور یہی چھ عقائد حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیان نے اپنی کتب میں لکھے بیان کئے ہیں۔ صرف وسعت قلبی کے ساتھ مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

مرزا ناصر احمد قادیانی نے زور دے کر کہا = جو کچھ اہل سنت بزرگ اسلاف اکابر علمائے کرام نے فقہ حنفی کے عقائد نظریات لکھے ہیں ہم مرزائی حضرات ان کو من عن تسلیم کرتے ہیں۔ اللہ اللہ خیر سلا =

(1) اہل سنت نے چھ کلموں کے اقرار اعتقاد کا ذکر کیا ہے ہم چھ کلموں کو من عن مانتے ہیں۔

(2) اہل سنت مقلد وغیر مقلد حضرات نے ایمان کی جو شرائط عقائد بیان کیے ہیں ہم مرزائی قادیانی احمدی حضرات ان عقائد توحید نبوت قیامت ملائکہ کے وجود پاک کتب الہامیہ کی صداقت ماسلف انبیاء کے احترام فضل عزت کے مرزائی قائل ہیں۔ قرآن پاک کی ابدی صداقت کے مرزائی قائل مومن ہیں اور قرآن کی طباعت ترجمہ تفسیر ابلاغ عام میں عالمی لیول پر جتنا کام ہماری جماعت احمدیہ نے کیا ہے شاید ہی کسی مدعی اسلام فرقہ نے کیا ہو؟۔

ہماری جماعت کی یورپی شاخوں کے مراکز نے قرآن پاک کا ستر زبانوں میں ترجمہ کر کے دنیا کے 100 سے زیادہ ممالک میں پھیلایا ہے۔ حفاظ قرآن پاک کے حوالے سے اس وقت 1974ء میں مرزائی احمدی جماعتوں مدارس مشنری مثبت سوچ کے ساتھ بیس ہزار سے زیادہ پڑھے لکھے قاری قرآن پیدا کیے ہیں۔ جو پوری دنیا میں قرآن پاک کا پیغام پھیلانے میں مکمل دینی جذبہ کے ساتھ دن رات مصروف ہیں اور اللہ کی کتاب قرآن پاک سے لگاؤ محبت عشق کی وجہ سے ہماری جماعت احمدیہ کا چرچا پورے عالم اور مہذب دنیا میں ہو رہا ہے اور ہماری اس مذہبی ترقی کو دیکھ کر یہ تنگ نظر ہندی پاکستانی حجراتی مولوی ہمارے خواہ مخواہ حریف بنے ہوئے ہیں۔ ہماری فکر کے بانی حضرت اقدس مرزا قادیانی خود بہت بڑے قاری قرآن اور مناظر اسلام تھے جنہوں نے ہند میں سینکڑوں مناظرے کر کے ہزاروں لوگوں کو جماعت میں شامل کیا اور ہمارے رہنما نے ہی سب سے زیادہ قلمی لٹریچر لکھا ہے۔ جس سے انکار ناممکن ہے اور اب بھی یورپ افریقہ میں ہم ہی نے قرآن و اسلام کا مقدس نام بلند کیا ہوا ہے۔ جمہور مسلمین کے جو اسلامی عقائد ہیں وہی عقائد نظریات ہماری جماعت مرزائیہ احمدیہ کے ہیں۔

☆...... سنی شیعہ بریلوی حضرات میں قاری قرآن اور حفاظ حضرات ہیں تو اللہ کے فضل سے ہم مرزائی احمدی حضرات میں بھی ہزاروں قاری حفاظ موجود ہیں۔

☆...... جمہور مسلمین عقیدہ وجود خدا توحید خداوند تعالیٰ کے قائل ہیں۔ الحمدللہ ہم مرزائی حضرات بھی قائل ہیں اور ایک خدا کے وجود پر ایمان رکھتے ہیں۔

☆...... ملائکہ کے وجود کے تمام جمہور قائل ہیں ہم مرزائی بھی فرشتوں پر عقیدہ رکھتے ہیں۔ حضرت جبرائیل کے احترام کے ہم بھی قائل ہیں۔

مرزا ناصر نے کہا= قرآن ہماری کتاب ہے اور کعبہ ہمارا قبلہ ہے اور سنی حضرات کی طرح ہم بھی اہل قبلہ ہیں۔

☆...... ماسلف الہامی کتب کے احترام کے ہم مرزائی مدعی قائل ہیں۔

☆...... ماسلف ایک لاکھ سے زیادہ انبیاء ومرسلین کی آمد وجود خدمات دینی کے ہم مرزائی احمدی حضرات قائل ہیں۔

پوری امت پر

مرزاناصراحمد قادیانی نے کہا=

☆...... علامہ مفتی محمود علامہ شاہ احمد نورانی' علامہ غلام غوث ہزاروی' علامہ عبدالحق' علامہ عبدالستار نیازی' مرزائی احمدی حضرات سے مطالبہ کررہے ہیں کہ احمدی عقیدہ ختم نبوت کو مانیں اور احمدی مرزا قادیان کی کتب لکھت سے ختم نبوت پر اپنا ایمان ثابت کریں؟ اس سوال کا جواب حاضر ہے۔

مرزاناصراحمد قادیانی = نے جواب الجواب میں کہا' مفتی محمود صاحب اور دوسرے اہل سنت علماء ہم سے ختم نبوت ماننے کی بات بڑی شدومد سے کررہے ہیں۔ تو جماعت احمدیہ کا سربراہ ہونے کی حیثیت سے میرا بھی مطالبہ ہے کہ مفتی صاحب اور شاہ احمد نورانی' علامہ غلام غوث ہزاروی مل کر اپنے اصول عقائد' فروعات دین' شرائط ایمان' ضروریات دین میں' چھ کلموں میں' اذان نماز' اقامت نماز' جنازہ کی دعا' نکاح کے خطبہ میں' عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ دکھادیں میں ان کے موقف کو مان لوں گا؟ نہیں تو میں ایوان کمیٹی میں اہل سنت کے لکھے عقائد پڑھتا ہوں۔ جن میں صدر اول سے آج تک ختم نبوت کا سرسری انداز میں بھی ذکر تذکرہ تک نہیں کیا گیا۔ اور یہ عمل چودہ سو سال سے تاحال جاری ہے۔ ایسا کیوں ہے؟؟ مرزائی احمدی دنیا کو جواب چاہئے ہے۔

اٹارنی جنرل = مرزاناصراحمد کو اجازت دی جاتی ہے کہ وہ جمہور مسلمین حنفی حضرات کے عقائد کی تفصیل بتائے اور پڑھ کرسنائے۔

مرزا ناصر = جناب یہ ہیں اہل سنت کے عقائد جن میں خیروشر کا تذکرہ کیا گیا ہے لیکن ختم نبوت کا تذکرہ نہیں کیا گیا اس کی وجہ آپ علمائے اہل سنت سے خود پوچھیں ہمارا کام ہے حقائق بیان کرنا اور بس......

☆...... صحابہ' تبع تابعین کے مرزائی قائل مومن ہونے کے ساتھ ازواج رسولﷺ کی عزت احترام کے مرزائی' احمدی اسی طرح قائل ہیں جس طرح اہل سنت مکاتب قائل ہیں۔

☆...... مرزائی' احمدی' فقہ حنفی کے مطابق نکاح وراثت کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔ فقہ حنفی کے مطابق خرگوش ملی مچھی کا گوشت کھاتے ہیں...... کوے کو پنجرے میں بند کرکے اس کا تزکیہ کرکے اس کو ذبح کرکے اس کا گوشت کھانے کو جائز مانتے ہیں۔ اور فقہ حنفی وفقہ مالکی کے مطابق گھوڑے کا گوشت بھی کھالیتے ہیں۔ جوروس' یورپ' افریقہ میں عام ملتا اور برسربازار بکتا ہے۔

☆...... جس طرح سنی' سلفی' دیوبندی حضرات خلفاء نے راشدین کے قائل ہیں ہم بھی خلفاء اربعہ کیا۔ حضرت امیر معاویہ اور سیدنا یزید بن معاویہ کو چھٹا خلیفہ مسلمین مانتے ہیں۔ شرح فقہ اکبر میں جن بارہ خلفاء کا تذکرہ ہے۔ ان میں حضرت

معاویہ بن سفیان اور یزید بن معاویہ اموی شامل ہیں۔ ہم امامی شیعہ اثناء عشری کے مقابلہ میں حضرت ابوبکر وعمر حضرت عثمان ومعاویہ ویزید اور عمر بن عبدالعزیز کو خلیفہ مانتے ہیں۔ جس کے جمہور مسلمین قائل ہیں۔ ملاحظہ ہوں حنفی، سنی حضرات کے بارہ امام جن کو ملا علی قاری نے اپنی کتاب شرح فقہ اکبر میں لکھا ہے۔ حوالہ حاضر خدمت ہے =

☆...... حضور محمد عربی کے وصال کے بعد صحابہ کرامؓ کی فضیلت خلافت کے ہم مرزائی حضرات اسی طرح قائل ہیں جس طرح سواد اعظم جمہور مسلمین قائل ہیں۔

☆...... ہماری جماعت احمدیہ مرزائیہ کا وہی کلمہ کلام انداز تبلیغ ہے جو اہل سنت گروہ فرق کا ہے۔ اور ہمارا کلمہ بھی لا الہ اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

☆...... اذان نماز بھی وہی ہے جو جمہور مسلمین کی ہے۔ اقامت نماز بھی وہی ہے جو جمہور مسلمین کی ہے۔ اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھتے ہیں۔ نماز روزہ کے ادا کرنے میں ہم فقہ حنفی کے قائل ہیں۔ نصاب زکوٰۃ وہی ہے جو اہل سنت کا ہے، روزہ فقہ حنفی کے مطابق رکھتے ہیں کھولتے ہیں نماز تراویح اہل سنت بھی جتنی تعداد میں ادا کرتے ہیں مرزائی حضرات بھی اسی اہتمام کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

☆...... نکاح، طلاق کے احکام بھی وہی ہیں جو اہل سنت حضرات کے ہیں۔

☆...... حج مقدس کے احکام مرزائی حضرات کے وہی ہیں جو فقہ حنفی کے ہیں۔

☆...... مرزائی مدارس میں بھی اکثر وہی فقہی کتب پڑھائی جاتی ہیں۔ جو جمہور سنی دیوبندی، بریلوی مدارس میں پڑھائی جارہی ہیں۔

=مرزا ناصر احمد مرزائی نے کہا=

مختصر یہ کہ ہماری جماعت احمدیہ کا عقائد وفروعات احکام وفقہ میں 98% سنی حضرات سے اتفاق ہے۔ دو فیصد اتنا ہی اختلاف ہے جو دیوبندی، بریلوی، عثمانی، اہل قرآن، اہل حدیث میں ہے۔ اگر بلاوجہ تعصب نہ اپنایا جائے آنکھیں کھول کر حقائق کا مطالعہ کیا جائے تو ہمیں کافر کا نعرہ سنانے کے باوجود ہمیں کافر ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ مرزائی جماعت کے وہی عقائد ونظریات میں جو جمور مسلمین کے ہیں اور ہمارے رہنما مرزا غلام احمد اقدس نے جمہور مسلمین کے عقائد کو ماننے کا حکم دیا ہے۔ اعراض وانکار نہ قولاً فرمایا ہے نہ قلماً تحریراً۔ اگر حکومت پاکستان ہمارے ساتھ انصاف فرمائے اور ہمیں بولنے کا موقع دے گی تو ہم

خودکو پرامن شہری ثابت کریں گے۔ پاکستان کے یہ جذباتی مولوی لاکھ قیل وقال کریں ہماری مسلم حیثیت کونقصان نہیں پہنچا سکتے۔کیونکہ ہمارے وہی عقائدونظریات ہیں جوسنی‘ بریلوی‘اہل حدیث‘سلفی حضرات کے ہیں اور یورپ سے لیکرایشیاء تک پوری مہذب دنیا ہمارے ساتھ ہے۔اور حقوق کے حوالے سے ہماری حامی ہے اگرہم ان اسلامی عقائدکو مان کربھی کافر ہیں تو پھرسنی شیعہ بھی مسلمان نہیں ہیں؟؟۔

مرزا ناصر احمد‘ قادیانی کےان بیانات کوسن کراستادمحترم علامہ قبلہ مبلغ اعظم مولانامحمد اسماعیل نے علمائے اہل سنت کومخاطب کر کے فرمایا کہ مرزاناصراحمد کے دعویٰ مسلمانی کابطلان میں نے کرنا ہے یا آپ اہل سنت علماء جواب دینے کی زحمت فرمائیں گےاور ناطق دلائل لائیں گے۔اس پر=

علامہ مفتی محمود نے فرمایا چونکہ مرزاناصرخودکوسنی حنفی زعم کررہاہے۔لہٰذامیں خود جواب دوں گا۔مرزاناصراحمد کے بیانات کی تردید میں ایراد کرتے ہوئے مختصر جامع انداز میں مفتی صاحب نے کچھ اس انداز سے مرزاناصر احمد قادیانی پرجرح کی۔

5اگست 1974 کی کارروائی میں دیوبندی مفتی حضرت علامہ مفتی محمود کے ردمرزائیت میں جرح جواب جرح کے مناظر میں دلائل ملاحظہ ہوں

حسب ضابطہ آئینی دستور کی روشنی میں فریق اول اسلامی ریاست جمہوریہ پاکستان محافظ اسلام ہے کیونکہ پاکستانی قوم کا دین اسلام ہے۔لہٰذارسول اسلام کے ناموس ومقام کے تحفظ میں دلائل معلل اول ومعلل ثانی‘مکمل آزادی کے ساتھ سنے گی۔ لہٰذا نیشنل اسمبلی پاکستان کے پورے موقرایوان کی سپیشل کمیٹی اگست 1974 اسمبلی کے چیمبرسٹیٹ بنک بلڈنگ اسلام آباد میں صبح دس بجے وقوع پذیرہے۔

(1)اسپیکرنیشنل اسمبلی جناب محترم صاحبزادہ فاروق علی خان بحیثیت چیئرمین=

جرح جواب جرح کی کارروائی سنیں گے۔

آغاز کارروائی= ایوان کی سپیشل کمیٹی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔اس کے بعد مرزائی‘ احمدی وفدکو بلایا گیا۔اورسب سے پہلے قادیانی وفد کے سربراہ‘ جماعت احمدیہ کے خلیفہ نائب پرجرح شروع ہوئی۔

ایوان = کے چیئرمین صاحبزادہ فاروق علی خان نے کہا۔

مذاہب انسانیت اور مہذب دنیا' وجود خدا کی قائل ہے۔ لہٰذا ایوان کمیٹی میں جو کچھ جو فریق بیان دے وہ سچ پر مبنی ہو۔ تا کہ احقاق حق اور ابطال باطل میں کوئی حجت باقی نہ رہے۔

مرزا ناصر = میں اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر جو کہوں گا ایمان سے سچ کہوں گا۔

اٹارنی = میں نے سنا جانا ہے کہ میں 16 نومبر 1909 کو پیدا ہوا تھا میں نے 1938ء میں پی ایچ ڈی کیا۔ 1944ء سے 1965 تک تعلیم الاسلام کالج قادیان ہند اور ربوہ پنجاب کالج کا پرنسپل رہا۔ نومبر 1965ء میں جماعت احمدیہ نے بذریعہ انتخاب مجھے اپنا خلیفہ' سرپرست امام منتخب کیا ہے۔ کیونکہ چونکہ ہم سنی حنفی مقلد ہیں اور اہل سنت جمہور سواد اعظم کے عقائد کے پیرو ہیں۔ لہٰذا سنی اسکولز آف تھاٹ کے تحت' خلافت صدر اول اسلام میں سقیفہ کے اندر اجماع انتخاب صحابہ کے ذریعے بنی تھی لہٰذا جماعت احمدیہ کے نزدیک بھی جماعت کا امام خلیفہ بھی جماعت کے اہل حل وعقد کے انتخاب کے ذریعے بنتا ہے۔ لہٰذا جماعت احمدیہ نے مجھے اجماع انتخاب کے ذریعے خلیفہ امام بنایا نامزد کیا ہے۔

اٹارنی جنرل = مرزا ناصر اب آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے جانشین ہیں۔

مرزا ناصر = جواباً کہا۔ جی ہاں۔

اٹارنی جنرل = آپ امیر المومنین بھی ہیں؟

مرزا ناصر = ہاں جناب ہاں وہ بھی مجھے کہتے ہیں۔

اٹارنی جنرل = وہ کے لفظ سے مرزا ناصر آپ کی کیا مراد ہے؟

مرزا ناصر = مرزا اقدس کے ماننے والے احمدی حضرات مجھے کہتے ہیں۔

اٹارنی جنرل = بلکہ آپ کو' امام' خلیفۃ المسلمین' خلیفۃ المسیح' امیر المومنین یہ سب آنجناب کے مراتب ہیں۔

مرزائی سربراہ مرزا ناصر = جواباً کہا۔ جماعت احمدیہ کے لوگ آتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں۔ اصل میں جماعت احمدیہ کے افراد کی مراد' خلیفۃ المسیح الثالث یعنی مسیح موعود کا تیسرا خلیفہ۔

اٹارنی جنرل = یہ درست ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ مسیح موعود ہونے کے تمام انبیاء و اولیاء سے افضل ہے سب سے برتر ہے۔

مرزا ناصر = آپ نتیجہ پکڑ لیتے ہیں۔ (قہقہہ)

اٹارنی جنرل = آپ نے کہا کہ حضورؐ کے سوا تمام سے افضل، مگر احمدیوں کا عقیدہ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، حضور محمد مصطفیٰ ﷺ سے بھی افضل ہے۔ مرزا ناصر آپ کی قادیانی جماعت کے اشعار ہیں۔ حوالہ از اخبار البدر قادیان (25 اکتوبر 1906ء)

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں = اور آگے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں۔

محمد جس نے دیکھنے ہوں اکمل = غلام احمد کو دیکھے قادیان میں۔

مرزا ناصر احمد = مگر ان کی تو تردید کردی گئی تھی۔

اٹارنی جنرل = لیجئے مرزا ناصر احمد، تمہارے رہنما، مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ تم نے خدا کے جلال اور مجد کو بھلا دیا۔ تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت، حضرت امام حسینؓ نواسہ رسول کے حق میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔ کستوری کی خوشبو کے پاس گونہ کا ڈھیر ہے۔ حوالہ از کتاب (اعجاز احمدی ص نمبر 82، مندرجہ روحانی خزائن صفحہ نمبر 194۔ جلد اول)

مرزا ناصر = ہاں جناب لکھا ہے مگر شرک کی تردید میں۔

اٹارنی جنرل = ذکر حسین میں شرک کہاں سے آ گیا ہے۔

مرزا ناصر = مدعیان اسلام شیعہ سنی مسلمان غلو کرتے ہیں۔

اٹارنی جنرل = سنی شیعہ تو رسول و آل رسول پر سلام صلوٰۃ پڑھتے ہیں اور عبادت فقط خداوند تعالیٰ کی کرتے ہیں جبکہ محمد وال محمد پر صلوٰۃ سلام پڑھنا حکم خدا ہے۔ لہٰذا تم ذکر صلوٰۃ کو گونہ سے نسبت دے رہے ہو۔ جبکہ قرآن کا حکم ہے۔ ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلمو اتسلیما۔ (سورہ احزاب)

مرزا ناصر = رسول عربی پر صلوٰۃ ہے آل رسول پر نہ ہے۔ اور اکثر دیوبندی، بریلوی علماء صلی اللہ علیہ وتعالیٰ وسلم پڑھتے ہیں۔ ہم بھی ان کی تقلید میں یہی کچھ پڑھتے ہیں۔

اٹارنی جنرل = مرزا ناصر بتاؤ تم تشہد صلاۃ میں جو درود پڑھتے ہو وہ سناؤ۔

مرزا ناصر = ہم پہلے ابراہیم اور ان کی آل پر درود پڑھتے ہیں پھر رسول پر درود پڑھتے ہیں۔

اٹارنی جنرل = اگر صلوٰۃ صرف ابراہیم پر ہوتی تو حضرت محمد پر بھی صلوٰۃ درود ختم ہو جاتا جب آل ابراہیم پر درود پڑھنے کا حکم ہے تو حضور کی آل پر یہی درود ہوگا۔

مرزا ناصر = ہاں جناب قبولیت نماز حصول ثواب کیلئے اللہ کے سامنے ہم نماز میں حضرت ابراہیمؑ اور محمد وآل محمدؐ پر

درود پڑھ لیتے ہیں۔ہم نماز میں ابراہیم وآل ابراہیم اور محمد پر وآل محمد پر درود پڑھ لیتے ہیں۔

اٹارنی جنرل =احمدی مرزائی حضرات تم عجیب لوگ ہو جب نماز قبول کرانی ہوتو مکمل درود ابراہیمی پڑھتے ہو جب عوامی مجمع میں جاتے ہوتو لوگوں کو ہادیان حق سے دور کرنے کیلئے حق کو چھپاتے ہوئے ابتر درود پڑھتے ہو پھر دعویٰ مسلمانی بھی ہے۔مالکم کیف تحکمون؟

پورے ایوان اسمبلی میں زوردار قہقہ لگا

مرزا ناصر=شرم سے پانی پانی ہوکر جواب نہ دارد۔

اٹارنی جنرل=آپ کے احمدی لٹریچر میں مرزاغلام احمد کے منکرین کے لئے دونوں لفظ ہیں کہ مرزا کے منکرین نہ صرف کافر بلکہ پکے کافر اوردائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا ناصر=جواب نہ دارد

اٹارنی جنرل =مرزاغلام احمد نے اپنی کتاب ازالہ اوھام میں لکھا ہے کہ دوسرے نبی کا مطیع ہونا محدث کہلاتا ہےاور ناقص طور پر نبی بھی؟ تو مرزا صاحب کیا ناقص نبی تھے؟

مرزا ناصر= میں مرزا بانی سلسلہ کے حوالے کا انکار نہیں کرتا' محدث تو ہر نبی ہوتا ہے۔

اٹارنی جنرل=کیا حضور علیہ السلام بھی۔

مرزا ناصر=جی ہاں بالکل۔

اٹارنی جنرل=

مرزا ناصر=آپ نتیجہ کیوں پکڑ لیتے ہیں۔

اٹارنی جنرل = یہ مرزا صاحب کی کتاب ہے اس میں مرزا غلام احمد کہتے ہیں کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں۔ یہ خدائی دعویٰ مرزا کی کتاب البریہ مندرجہ روحانی خزائن صفحہ نمبر 103 جلد نمبر 13 پر پڑھیں۔

مرزا ناصر=مرزا اقدس کبھی خدائی دعویٰ نہیں کیا۔یہ تو کشف ہے۔

اٹارنی جنرل = نبی کا نام پانے کے لئے مجھے مخصوص کیا گیا۔دوسرے لوگ اس کے مستحق نہیں یہ اپنے بارے میں مرزا قادیان نے کہا ہے؟

مرزا ناصر=تسلیما کہا ہاں اپنے بارے میں مرزا اقدس نے کہا۔

اٹارنی جنرل = اب ایک اور حوالہ۔ مرزا کی کتاب نزول المسیح صفحہ نمبر 99 روحانی خزائن ص 477 ' جلد 18

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے = من بہ عرفان نہ کمترم زکسے

ترجمہ = اگر چہ اس دنیا میں بہت سے نبی ہوئے ہیں میں ان میں کسی سے بھی عرفان میں کم نہیں ہوں

جس نے ہر نبی کو جام دیا اس نے مجھے بھی بھر کر دیا۔ اپنے آپ سے کہہ رہا ہوں کہ میں کسی سے کم نہیں۔

مرزا ناصر = جناب ٹھیک ہے مرزا اقدس نے اپنے متعلق کہا ہے۔

اٹارنی جنرل = سب سے ہٹ کر چلو یہ ایک غلطی کا ازالہ' مرزا صاحب کا کتابچہ ہے۔ اس میں ہے کہ مرزا نے کہا۔ میں بیت اللہ میں کھڑے ہو کر قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ پاک وحی جو میرے اوپر نازل ہوئی ہے۔ وہ اس خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا۔ حوالہ از کتاب ایک غلطی کا ازالہ۔ صفحہ نمبر 6 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 210۔

مرزا ناصر = بوجھل دل کے ساتھ عبارت کی تصدیق کرتا ہوں صحیح ہے۔

اٹارنی جنرل = آپ کے اخبارات میں ہجری سن کے ساتھ آپ کے کسی اور سال کا ذکر آتا ہے۔ اور مرزائی سال کے بارہ مہینوں کے یہ نام لکھے ہیں۔

صلح، تبلیغ' امان' شہادت' ہجرت' احسان' وفا' ظہور' تبوک' احادیث' فتح یہ سب کچھ کیا ہے؟

مرزا ناصر = یہ ہمارا ہجری کیلنڈر ہے۔ افغانستان میں بھی ایک کیلنڈر رائج ہے۔ احمدیوں کا بھی دل چاہا کہ ایک اپنا کلینڈر شروع کریں تو ان مہینوں کے نام رکھ دے یہ سب کچھ ہمارے احمدی اخبارات میں چلتا رہتا ہے یہ ایک کوشش ہے۔ علیحدہ کلینڈر نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل = اہل اسلام سنی شیعہ اہل حدیث کا کلینڈر اور اب درود شریف بدل کر خود اپنا درود ایجاد کر لیا ہے۔ ملاحظہ ہو جدید درود شریف جو احمدی پبلیکیشن ہے۔ جسے احمدی حضرات پڑھتے ہیں۔

مرزا ناصر = ہاں یہ احمدی حضرات کی ہے۔

اٹارنی جنرل = انصاری صاحب آپ پڑھ دیں۔ خطیب انصاری صاحب یا علامہ ظفر انصاری صاحب۔

مولانا ظفر احمد انصاری = یہ ضمیمہ رسالہ درود شریف کا صفحہ نمبر 144 ہے۔ اور یہ محرف شدہ درود قادیانی مرزائی احمدی حضرات صبح کی نماز میں التزام کے ساتھ دوسری رکعت کے رکوع کے بعد دعائے قنوت میں پڑھا کرتے ہیں۔ مرزائی حضرات کا درود ملاحظہ ہو۔ اللھم صلی علی محمد واحمد وعلی آل احمد اللھم بارک علی محمد واحمد وعلی آل محمد و آل احمد۔ یہ واقعہ تقریباً 1316 ہجری یعنی 1898ء کا ہے۔

اٹارنی جنرل =اخبار الفضل میں ہے کہ مرزا غلام احمد پھر محمد اتر آئے ہیں۔ یہ شعر سن کر خوش ہوئے۔ جزاک اللہ کہا۔ اٹارنی جنرل = مرزا ناصر صاحب آپ کا اسرائیل یہودی ملک میں بھی مشن موجود ہے؟

مرزا ناصر احمد =مرزا' وہاں ہماری جماعت کے حامی ہیں۔

اٹارنی جنرل =مشن ہے' مشن کا معنی جماعت کی کارگزاریوں کی جگہ اور آپ کی کتاب' دی آور مشن TheOver Misstion میں بھی اسرائیل کے مشن کا تذکرہ موجود ہے۔ میں پڑھتا ہوں۔ آپ نے خود کہا کہ آپکا اسرائیل میں مشن ہے جو کہ موومنٹ کارنل حیفا میں واقع ہے۔ وہاں آپ کی ایک عبادت گاہ بھی ہے ایک مشن خانہ ایک لائبریری اور ایک اسکول ہے۔

مرزائی مشن =اسرائیل سے ایک ماہانہ رسالہ بنام (البشریٰ شائع کرتا ہے۔ جو کہ عربی رسم الخط میں تیرہ عرب ممالک کو بھیجتا ہے۔ اس مشن میں جماعت احمدیہ نے بہت سی کتب کے عربی تراجم کئے ہیں۔ حکومت پاکستان کو معلوم ہوا ہے کہ اسرائیل میں مرزائی مشن کے سربراہ نے حیفا کے میئر سے ملاقات کی تھی۔

مرزا ناصر =ہاں رابطہ ملاقات کی تھی اور جماعت احمدیہ کیلئے شہر کبائل میں اسکول تعمیر کرنے کی پیشکش کی تھی۔ جسے اسرائیلی میئر نے ہمارا مشن دیکھنے کے بعد وعدہ وفا کر دیا ہے جماعت احمدیہ کے افراد اور اسکول کے طلباء نے میئر کا استقبال کیا استقبالیہ میں واپس جاتے ہوئے' میئر نے وزیٹرنگ بک میں اپنے تاثرات بھی تحریر کئے۔

ایک اور چھوٹی سی ملاقات کا تذکرہ

مرزا ناصر صاحب آپ کی جماعت کے اسرائیل کے ساتھ خفیہ تعلقات ہیں اور پھر آپ کی جماعت کے لیڈر اشرف قادیانی نے اسرائیلی عہدیداروں سے ملاقات کی تھی۔ جو احمدی اسرائیلی مشن کا سربراہ ہے۔ اس ملاقات کو اسرائیلی ریڈیو ٹی وی پر تشہیر بھی کیا گیا تھا۔

مرزا ناصر = نے برملا اقرار کیا ہاں اسرائیل میں ہمارا مشن ادارہ موجود ہے اور یہ کافی عرصہ سے ہے۔

اٹارنی جنرل کو متوجہ کرتے ہوئے شیعہ مناظر مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل نے فرمایا۔

صرف اسرائیل ہی میں ان کے مشنری ادارے نہیں ہیں عراق' لبنان' مصر' برلن' جرمنی میں ان کے بڑے ادارے ہیں جنہیں میں اپنی نشست باری پر مع دفتری ریکارڈ قومی اسمبلی کے سامنے پیش کروں گا۔ تاہم علامہ انصاری کے بیانات جرح سنیں۔ تا کہ ایوان کی کارروائی کو مربوط رکھا جا سکے۔ اور ختم نبوت بارے دیوبندی بریلوی حضرات کھل کر اپنا اپنا نظریہ پیش کر

سکیں۔ میں اپنی باری کا منتظر ہوں۔

اٹارنی جنرل =خود مرزا اور اس کی جماعت انگریز سامراج کے پیدا کردہ لوگ ہیں اور حکومت برطانیہ میں مرزا غلام احمد سیالکوٹ میں ملازمت کرتا تھا۔ کیا یہ حقائق نہیں ہیں۔

مرزا ناصر =ہاں جناب یہ سب کچھ تاریخ میں محفوظ ہے جس سے میں انکار نہیں کرتا میرے خاندان نے ہند میں انگریزوں کو پناہ دینے میں خدمات سرانجام دی ہیں انگریز سرکار کی خاطر خون بہایا ہے۔ لہٰذا حکومت برطانیہ سے عنائیات طلب کرنا ہمارا حق ہے۔

علامہ انصاری=مرزا غلام احمد کی کہانی خود مرزا کی زبانی سن لیں، تفصیل یہ ہے=

زندگانی مرزا قادیان

الوفات الکاذب الشیخ قادیان الھندی ۲۶-۱۹۰۸ء یوم الثانی فی مرض الوباء۔

سرناصر نواب الھندی من خسرہ۔ حوالہ از حیات ناصری۔ ص ۱۴ شیخ یعقوب علی عرفانی

الخلیفۃ الاول۔ حکیم نورالدین بھیروی ھندی مرزا قادیانی کا پہلا خلیفہ ہے

الخلیفۃ الثانی، مرزا بشیر الدین محمود۔ ۲۴ سال کی عمر میں مرزا غلام احمد قادیانی کا خلیفہ بنا۔ حوالہ از تاریخ محمودیت ربوہ یہ شخص ۱۹۰۸ء سے ۱۹۶۵ء تک قادیانی خلافت پر براجمان رہا۔

الخلیفۃ الثالث = مرزا بشیر الدین محمود کا فرزند مرزا ناصر احمد قادیانی، یہ شخص حرکت قلب بند ہونے کی وجہ سے ۱۹۸۲ء میں مرا اور باپ کے بعد فرقہ قادیانی کا خلیفہ کہلایا۔ اس کے ساتھ علامہ غلام غوث ہزاروی اور علامہ محمد اسماعیل مناظر شیعہ بانی درس ال محمدؐ نے مباحث کئے اور اسے شکست دی۔ علماء کے ان مناظرانہ بحوث کو انگریزی میں ترجمہ کر کے ۱۹۷۴ء میں وفاقی وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ اور مشہور پارلیمنٹرین السید عباس حسین گردیزی آف ملتان نے تحریراً پڑھ کر تمام ممبران اسمبلی کو سنایا۔ ان ناطق دلائل کو سن کر پڑھ کر ممبران پارلیمنٹ نے اکثریت کے ساتھ مرزا اور احمدیوں کو کافر قرار دے دیا۔

الدعاوی لمرزا قادیان

☆...... ۱۸۸۰ء اس سال میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ملہم من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا۔

☆...... ۱۸۸۲ء میں مرزا غلام احمد قادیانی ہندی نے مجدد دین ہونے کا دعویٰ کیا۔

☆...... ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

☆...... ۱۸۹۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

☆...... ۱۸۹۹ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ظلی بروزی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔

☆...... ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے با قاعدہ نبی ہونے مدعی نبوت بننے کا دعویٰ کیا۔

مرزا خود لکھتا ہے میری پیدائش ۱۸۴۰ء میں ہوئی حوالہ از کتاب البریہ رخ۔ جلد نمبر ۱۳۔ صفحہ نمبر ۱۷۰

مرزا نے ملازمت انگریز سرکار کی کی ہے ۱۸۶۴ء۔ حوالہ سیرت المہدی جلد نمبر ۱ صفحہ نمبر ۱۵۴

عہدہ ملازمت

ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کی کچہری میں ۱۸۶۴ء سے ۱۹۰۸ء تک با قاعدہ ملازم رہے۔ سیرت المہدی حصہ اول صفحہ نمبر ۱۵۴

مرزا قادیانی حکومت برطانیہ کا نمک خوار پٹھو تھا

سیالکوٹ میں ملازمت کے دوران مرزا قادیانی نے یورپی مشینریز اور انگریز افسروں سے تعلقات استوار کئے۔ اور مذہبی مباحث کی آڑ میں عیسائیوں پادریوں سے مراسم وخفیہ ملاقاتیں کیں اور اپنی جماعت کی حمایت کا یقین دلایا۔ چنانچہ مرزا نے اپنی نوشت سیرۃ مسیح موعود صفحہ نمبر ۱۵ طبع قادیان میں اپنی ایک ملاقات کا تذکرہ کیا ہے۔ برطانوی انٹیلی جنس سیالکوٹ مشن کے انچارج مسٹر ویورنڈ ٹیلر ۱۸۸۶ء مرزا اپنی کتاب براہین احمدیہ میں لکھتا ہے۔

مرزا کا نام ونسب خود اس کی زبانی

میرا نام غلام احمد ولد غلام مرتضیٰ ہے میرے دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد ہے قوم ہندی مغل برلاس ہے حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو کتاب البریہ حاشیہ صفحہ نمبر ۱۳۴ و روحانی خزائن =

مرزا قادیانی استعمار کا ایجنٹ ہے

''مرزا قادیانی کا خط بنام ملکہ وکٹوریہ برطانیہ''

چند اقتباسات:۔ جو عالی جناب قیصرہ ہند ملکہ معظّمہ والی انگلستان و ہند دام اقبالہا بالقبہا کے حضور میں بتقریب جلسہ جوبلی شصت سالہ بطور مبارکباد پیش کیا ہے۔ = مبارک، مبارک !!! مبارک!

اس خدا کا شکر ہے جس نے آج ہمیں یہ عظم الشان خوشی کا دن دکھلایا ہے۔ کہ ہم نے اپنی ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند وانگلستان کی شصت سالہ جوبلی کو دیکھا۔ جس قدر اس دن کے آنے سے مسرت ہوئی کون اس کا اندازہ کرسکتا ہے۔ ہماری محسنہ قیصرہ مبارکہ کو ہماری طرف سے خوشی وشکر سے بھری ہوئی مبارکباد پہنچے۔ خدا ملکہ معظّمہ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ حوالہ کیلئے ملاحظہ ہو۔ تحفہ قیصریہ۔ ص ۲، جلد نمبر ۱۲ صفحہ نمبر ۲۵۳۔۲۵۴

قادیانیوں کا۔ وائسرائے ہند کے نام خط

۲۳ مارچ ۱۹۴۳ء کو قادیانیوں کا ایک وفد دہلی میں لارڈ ولنگڈن سے ملا۔ اس میں ایڈریس وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جناب عالی! جماعت احمدیہ کا ایک سیاسی مسلک ہے ایک مقرر شاہراہ ہے جس سے وہ کبھی ادھر ادھر نہیں ہو سکتے۔ اور وہ حکومت کی فرمانبرداری اور امن پسندی ہے۔ ملاحظہ ہو۔ اخبار الافضل۔ ۱۳ اپریل ۱۹۴۴ء

اٹارنی جنرل = مرزا غلام احمد کے بعد آپ کی جماعت میں بھی کچھ اور لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟

مرزا ناصر = ہاں ہماری جماعت میں شامل کچھ پاگل لوگوں نے دعویٰ نبوت کیا۔

اٹارنی جنرل = مرزا غلام احمد کہتے ہیں نبوت کی ایک کھڑکی کھلی ہے حوالہ از کتاب (ایک غلطی کا ازالہ) مجھے آٹھ نو آدمیوں کی لسٹ دی گئی ہے جو جماعت احمدیہ کے رکن ہیں۔ جنہوں نے مرزا کی صحبت پائی اور صحابی کہلانے کے بعد مرزا کی موت پر خود دعویٰ نبوت کر دیا۔ جن میں ایک نام چراغ دین جمونی بھی ہے۔

مرزا ناصر = جی ہاں نفس امارہ کی غلطی نے ان کو خودستائی پر آمادہ کیا پس یہ لوگ وقت ادعیٰ نبوت سے ہماری جماعت احمدیہ سے منقطع خارج کر دیئے گئے ہیں۔ جب تک کہ یہ اپنے دعویٰ سے برات کر کے مرزا کی نبوت کو نہ مان لیں۔ کتاب دافع البلاء صفحہ نمبر 22 'مندرجہ روحانی خزائن جلد نمبر 18 صفحہ نمبر 242۔ یہ ایسا کام ہے جس شخص نے بلا دلیل کیا اللہ کی اس پر لعنت ہے۔

اٹارنی جنرل = چراغ دین کو آپ نے مستعفی ہونے کا موقع نہ دیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پاس دلیل بھی نہیں ہے۔ **مرزا ناصر** = جی ہاں۔

اٹارنی جنرل = اہل اسلام مرزا بارے بھی یہی رائے رکھتے ہیں کہ ان کو نفس امارہ نے غلط بات پر آمادہ کیا اور مرزا نے نبوت کا دعویٰ کر دیا۔ حالانکہ نہ اس کے پاس بینات و معجزات تھے' نہ علم لدنی =

مرزا ناصر = حضرت مرزا غلام احمد اقدس ان وساوس سے مبرا تھے۔

اٹارنی جنرل = مرزا کا دعویٰ نبوت خلاف عقل ہے۔

مرزا ناصر = وہ کیسے؟

علامہ ظفر احمد انصاری = اکمل اعلیٰ نبی رسولؐ کی بعثت کے بعد بروزی نبی کی آمد خلاف معقول ہے۔

مرزا ناصر = جواب نہ لا سکا نہ اب کوئی احمدی مرزائی جواب دے سکتا ہے۔

اٹارنی جنرل = علامہ انصاری صاحب آپ کھل کر دلائل دیں دونوں کی بات کھلے ماحول میں سنی جائے گی۔ یہ پیپلز پارٹی کی جمہوری حکومت ہے جس میں ہر ایک کو مذہبی آزادی اور اپنی رائے پیش کرنے کا حق ہے اور ایوان تمام فرق اسلامیہ' سنی' شیعہ' دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث کا موقف علیحدہ علیحدہ سنے گا اور ہر مکتبہ فکر کا ختم نبوت بارے شرعی موقف اس مکتب کا مشہور جید عالم تقریراً تحریراً اسمبلی کے موقر ایوان میں اصالتاً پیش کرے گا۔

سننا' پڑھنا' دیکھنا ہے۔

مولانا انصاری =مرزا صاحب نے اپنی کتاب خطبہ الہامیہ مندرجہ روحانی خزائن صفحہ نمبر 258'259 جلد نمبر 16 میں تحریر کیا ہے۔

من دخل فی جماعتی دخل فی اصحاب سید المرسلین۔ مرزا نے لکھا میری جماعت میں داخل ہونے والا سید المرسلین کا صحابی ہے۔

مرزا ناصر=ٹھیک ہے ہم انہیں بھی صحابی کہتے ہیں۔ جنہوں نے مرزا صاحب کا فیض محبت پایا۔

مولانا انصاری=آپ کے ہاں ام المومنین کسے کہتے ہیں؟

مرزا ناصر= ہمارے ہاں جواز واج مطہرات کی خادمہ ہیں۔ مسیح موعود کے ماننے والوں کی ماں ہیں۔

علامہ مفتی محمود =مرزا ناصر یا مرزائی احمدی حضرات نہ سنی مسلمان ہیں نہ فقہ حنفی کے پیروکار ہیں۔ بلکہ مرزا ناصر نے چرب زبانی کی ہے اصحاب رسول یا تبع تابعین' فقہ حنفی کی تقلید کے لئے پہلے نصوص قرآنی پر غیر متزلزل ایمان کا نام مسلمان ہے۔ جب قران کی نص۔ ''ما کان محمد اباء احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین ''(سورہ احزاب) کے مرزائی کھلے منکر ہو گئے ہیں جو بحکم خدا سید الرسل حضرت محمد عربی کا بقیہ انبیاء کے مقابلے میں کھلا امتیاز ہے۔ مرزائی اس تاج ختم نبوت کے منکر پائے گئے ہیں تو یہ احمدی' مرزا قادیان کے پیروکار ہو کر مسلمان نہیں رہے۔ ان کی نماز' روزہ' اعمال کجا ان کے عقائد فاسد ہیں جو تکذیب اسلام کے مترادف ہے۔ اہل بیت رسولؐ سے لیکر اصحابہ کرام تک متواتر اُختم نبوت کے قائل مدعی ہیں۔ عہد صدیقی سے لیکر عہد مرتضیٰ تک اور عہد بنو امیہ سے عہد بنی عباس تک حتی کہ تمام ملوکیت پسند بادشاہوں نے بھی اپنی ناقص حکومتوں کے باوجود' منکرین ختم نبوت کو کافر جان کر ان کے خلاف مسلسل جہاد کیا ہے اور منکرین ختم نبوت کے ظاہری اسلام کو قبول نہیں کیا بلکہ جہاد کیا ہے تو ہم آج کے سنی' شیعہ مسلمان ان کے ظاہری اسلام سے کیونکر دھوکہ کھائیں گے اور ان کو مسلمان مانیں گے؟ جب مرزائی حضرات نے سامراج کے اشارے پر مہر ختم نبوت توڑ کر نیا کاذبانہ سلسلہ نبوت مان لیا ہے تو ان کا سنی شیعہ سلفی مسلمانوں سے کیا علاقہ واسطہ رہ گیا ہے۔ یہ احمدی مرزائی' قادیانی' قرآن کا ترجمہ اپنی مرضی سے کرتے ہیں اپنی عبادت گاہوں کو کعبہ مسجد نبوی سے اعلیٰ قرار دیتے ہیں۔ قادیان کو امن کی جگہ' ربوہ کو جنت کہتے ہیں۔ اللہ کے سچے رسول کے حق میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ کبھی مرزا خدا بن جاتا ہے کبھی نبی برحق' کبھی مسیح موعود اور کبھی مھدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ تمام دعوے عقلاً نقلاً غلط ہیں۔

حالانکہ مہدی برحق سنی شیعہ کے نزدیک اولاد فاطمہ سے ہوگا۔ جبکہ مرزا غلام احمد شیخ ہے۔ سید نہیں ہے' اس سے بڑھ کر رسول

وآل رسول کی کیا توہین ہوگی کہ ایک شخص اولاد فاطمہؓ سے ہے نہیں اور وہ مہدی ہونے کا مدعی ہے۔ یہ سب کچھ قابل عبرت ہے۔

بریلوی متکلم فقیہ عالم علامہ شاہ احمد نورانی نے مرزا ناصر احمد کے اس قول کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ

غابرين علىَ الحقّ ، ومَعَ الحقّ ، كما كانُوا نتَوَلاّهُمْ جميعا .

وكان صلى الله عليه وعلى آله وسلم يعتكف العشر الأول من رمضان ، وقال فى ليلة القدر « التمسوها فى العشر الأواخر » وقال « ما من أيام العمل الصالح فيهن أحب إلى الله من أيام العشر » يعنى عشر ذى الحجة ؛ قال والروافض توالى بدل العشرة المبشرة بالجنة اثنى عشر إماما ، ولم يأت ذكر الأئمة الاثنى عشر إلا على صفة ترد قولهم وتبطله ، وهو ما أخرجاه فى الصحيحين عن جابر بن سمرة قال : دخلت مع أبى على النبى صلى الله تعالى عليه وعلى آله وسلم فسمعته يقول « لا يزال أمر الناس ما ضيا ما وليهم اثنى عشر رجلا كلهم من قريش » وفى لفظ « لا يزال الأمر عزيزا إلى اثنى عشر خليفة » وكان الأمر كما قال النبى صلى الله عليه وعلى آله وسلم ؛ فالاثنى عشر هم الخلفاء الراشدون الأربعة ، ومعاوية وابنه يزيد ، وعبد الملك بن مروان وأولاده الأربعة ، وبينهم عمر بن عبد العزيز ، ثم أخذ الأمر فى الانحلال . وعند الرافضة أن أمر الأمة لم يزل فى أيام هؤلاء فاسدا منغصا يتولاه الظالمون المعتدون، بل المنافقون الكافرون وأهل الحق أذل من اليهود، وقولهم ظاهر البطلان، والله المستعان . ثم قال : وأصل الرفض إنما أحدثه منافق زنديق قصده إبطال دين الإسلام والقدح فى الرسول عليه الصلاة والسلام ، كما ذكر ذلك العلماء الأعلام ، فإن عبد الله بن سبأ لما

صاحب کتاب شرح فقہ اکبر ملا علی قاری عالم مجتہد تھے۔ صحابی یا تابعی نہ تھے۔ ہماری طرح مولوی مجتہد تھے مفتی تھے۔ اذا مات المفتی مات الفتویٰ لہٰذا ان کا لکھا ہمارے لئے حجت دلیل حق نہ ہے۔ کہ ہم سنی حضرات آنکھیں بند کر کے مان لیں کہ یزید و معاویہ خلیفہ راشد تھے۔ خلافت راشدہ فقط اصحاب کبار میں محدود ہے۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمان اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہی خلفاء راشدین ہیں۔ معاویہ و یزید ہرگز خلفاء نہ تھے بلکہ ملوک عضود تھے۔ اہل سنت یزید کو خلیفہ نہیں بنی امیہ کا ظالم بادشاہ مانتے ہیں۔ جس نے آل رسول اور اصحاب رسول کو قتل، مدینہ کو تاراج کیا، کعبہ پر آگ برسائی۔ یزید اہل سنت کا نہ خلیفہ ہے نہ امام بلکہ یزید یزیدی فرق، حشویہ، نواصب، خوارج اور مرزائی، احمدی، خالصی حضرات کا امام، خلیفہ لیڈر ہے۔ سنی شیعہ اہل اسلام کا یزید سے کوئی علاقہ واسطہ نہ ہے۔ جماعت اسلامی کے رہنما پروفیسر غفور احمد اور پورے ایوان

اسمبلی، وفاقی وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ اور سپیکر اسمبلی جناب صاحبزادہ فاروق علی خاں اور ممبر قومی اسمبلی السید عباس حسین شاہ گردیزی نے ہاتھ اٹھا کر علامہ شاہ احمد نورانی کی تائید کی۔

علامہ شاہ احمد نورانی نے فرمایا کہ مرزا ناصر ہمارے اس سوال کا مدلل جواب دے؟

کہ ایک شخص برطانیہ گورنمنٹ کا ملازم ہے۔نوکر ہے یکدم دعویٰ نبوت کرتا ہے اور برطانوی استعمار اس کا سرپرست بن جاتا ہے اور ہند میں اسے مذہبی لیڈر کا پروٹوکول دیتا ہے اور اس کی مدد کرتا ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کو منظم کرنے کیلئے فنڈ دیا جاتا ہے۔مرزا غلام احمد قادیان میں بیٹھ کر دین اسلام کے حکم جہاد کو حرام و متروک قرار دیتا ہے۔مسلمانوں کو غالی کافر، بدعتی کہنے کے ساتھ اپنے حامیوں کو اصحاب، اپنی بیویوں کو ازواج رسول، اور آل رسول کی عظمت کو خاک میں ملانے کے لئے سیدزادی کا نکاح امتی عامی حضرات سے کرنے کروانے کا حکم عام دے دیتا ہے۔بدون شرط شرائط۔

مبلغ اعظم کے ہونہار شاگرد مولانا محقق خطیب انصاری، مرزائی آرگن الفضل۔مطبوعہ 25 دسمبر 1933ء میں لکھے حوالے سنا رہے تھے کہ مرزا قادیان کا بہشتی مقبرہ کے متعلق مکاشفات مرزا میں لکھا ہے کہ روئے زمین کے تمام مقابر اس زمین کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

زمین قادیان اب محترم ہے = ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

عرب نازاں ہے گر ارض حرم ہے = تو ارض قادیاں فخر عجم ہے

آخر میں علامہ شاہ احمد نورانی نے زور دے کر فرمایا

خود مرزا غلام احمد نے اپنی عبادت گاہ قادیان کے متعلق لکھا ہے کہ جو بھی قادیان داخل ہو گیا وہ امن پا گیا۔مرزا کا یہ دعویٰ توہین کعبہ کے مترادف ہے جبکہ یہ عظمت، مقام امن فقط بیت اللہ شریف کا ہے۔جس شخص کی زبان قلم تحریر سے نہ قرآن محفوظ ہے نہ کعبہ بیت اللہ نہ رسول اللہ نہ آل رسول نہ اصحاب رسول نہ ازواج رسول اللہ نہ امت رسول اللہ آخر اس بے ادب متکبر گالیاں بولنے والے کو ہم سنی شیعہ سلفی مسلمان مان سکتے ہیں۔ **لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

مولانا انصاری = جناب محترم اٹارنی جنرل صاحب کعبہ مسجد کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے قادیان میں منارۃ المسیح، بنوایا ہے جہاں پر نزول کی کذب کہانی بنا کر خود کو مسیح موعود کہا ہے۔

یہ خلاصہ مبحث جرح جواب جرح ہفتوں پر محیط ہے۔(جس کا یہاں خلاصہ لکھا جا رہا ہے = مرتب محقق خطیب)

جرح جواب جرح کا تقریری مناظرہ علماء سنہ وشیعہ کے ساتھ مرزا ناصر احمد نے معلل اول بن کر کیا ہے اور اسے مرزا کے دعویٰ نبوت کو ثابت کرنا تھا جسے مرزا ناصر ثابت نہ کر سکا۔ یہ مناظرہ قومی اسمبلی کمیٹی کے سامنے یکم اگست سے 6 ستمبر 1974 تک قومی اسمبلی کے چیمبر' واقع سٹیٹ بلڈنگ اسلام آباد میں وقفے وقفے ساتھ ہوا۔ جس میں مرزا ناصر احمد قادیانی معلل اول تھا اور سنی شیعہ علماء سائل مجیب بن کر مرزا غلام احمد کے باطل دعاوی پر نقد و جرح کرتے ہوئے۔ منع' نقض' معارضہ نافذ کرتے رہے اور مرزا ناصر احمد قادیانی' علمائے اسلام کے سوالات کا وافی جواب نہ دے سکا۔ دفاع عقیدہ ختم نبوت میں یہ ایک عظیم جہاد تھا جس میں مسلم مکاتب فکر سنی' شیعہ' اہل حدیث' دیوبندی' بریلوی' سلفی جید علماء نے متحد ہو کر' باہمی سر جوڑ کر' ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر متحدہ' علمی مدلل قوت سے دفاع عقیدہ ختم نبوت کیا۔

الذاھبین الاولین...... فی سیرتھم لنا بصائر

مرزائی محضر نامہ کے جواب میں مِلت مسلمان کا متفقہ موقف اِسلامیہ کے حلی دلائل در عقیدہ ختم نبوت کا خلاصہ

تاریخی قومی دستاویز

1974

قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی مکمل کارروائی

اٹارنی جنرل: تو چودھری ظفر اللہ خاں نے موجود ہوتے ہوئے قائد اعظم کا جنازہ نہ پڑھا؟

مرزا ناصر: تو اس کا چودھری صاحب نے خود جواب دیا۔

اٹارنی جنرل: کیا دیا؟

مرزا ناصر: جواب۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: یہ عمداً گریز کر رہے ہیں۔ چودھری ظفر اللہ خان نے جو جواب دیا' وہ میں عرض کرتا ہوں۔ مولانا محمد اسحاق ایبٹ آبادی نے ظفر اللہ سے پوچھا کہ تم نے قائد اعظم کا جنازہ کیوں نہ پڑھا' تو ظفر اللہ خاں نے جواب دیا کہ مجھے مسلمان حکومت کا کافر وزیر یا کافر حکومت کا مسلمان وزیر سمجھ لو۔ ظاہر ہے کہ وہ اپنے کو تو کافر نہیں کہہ رہے تھے' اس نے قائد اعظم سمیت پوری حکومت کو کافر کہا۔

مرزا ناصر: یہ جواب مگر ظفر اللہ خان نے 53ء میں کہا کہ شبیر احمد عثمانی امام تھے' وہ ظفر اللہ خان کو مرتد سمجھتے تھے' اس لیے ظفر اللہ خان نے جنازہ نہ پڑھا۔

اٹارنی جنرل: پاکستان میں' دنیا میں اپنے کسی امام کے پیچھے تم نے کسی مسلمان کا جنازہ پڑھا ہے' کوئی مثال؟

مرزا ناصر: میرے علم میں نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: "الفضل" 2 اکتوبر 1952ء (ص 4' کالم 2)

مرزا ناصر: یہ آپ چھوڑ دیں۔

اٹارنی جنرل: چلو کہ یہ ابوطالب کی طرح قائد اعظم؟

مرزا ناصر: ٹھیک ہے' ہمارے آدمی نے کہا مگر مجھے اس کی تکلیف ہوئی۔

اٹارنی جنرل: ایک شخص شرعی نبی کو نہیں مانتا' ایک غیر شرعی کو نہیں مانتا' ان دونوں میں کوئی فرق ہے؟

مرزا ناصر: لا نفرق۔۔۔ کوئی فرق نہیں۔

اٹارنی جنرل: دونوں کی کیٹگری ایک؟

مرزا ناصر: جی۔

اٹارنی جنرل: جو شخص ملت اسلامیہ میں ہے' آپ کے اعتقاد کے مطابق وہ دائرۂ اسلام میں بھی ہے لیکن جو دائرۂ اسلام میں ہے' وہ ہر شخص ملت اسلامیہ میں

نہیں، گویا ایک شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے مگر اس کے باوجود وہ مسلمان ہے؟

مرزا ناصر: اس کے باوجود مسلمان ہے۔

اٹارنی جنرل: گویا کافر بھی ہے اور مسلمان بھی؟

مرزا ناصر: بعض جہت سے کافر اور بعض سے مسلمان۔

اٹارنی جنرل: مرزا محمود نے کہا کہ اب جبکہ یہ مسلمہ بات ہے کہ مسیح موعود کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی تو کیوں خوانخواہ غیر احمدی کو مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تو مرزا صاحب آپ کے والد فرماتے ہیں کہ غیر احمدیوں کو کیوں مسلمان ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟

مرزا ناصر: نوٹ کر لیا ہے، چیک کروں گا۔

اٹارنی جنرل: تو جو دائرۂ اسلام سے خارج ہے، وہ مسلمان نہیں ہے؟

مسٹر چیئرمین: یہ سپیشل کمیٹی ہے۔ آپ حضرات نے ایک پروسیجر بنایا ہے، اسے آگے چلنے دیں۔ آخر جلدی کیا ہے۔

مولانا غلام غوث: چلنے دیں اور اپنے اوپر بلکہ پوری ملت اسلامیہ پر کفر کے فتوے لگانے دیں۔ وہ ان سوالات کے جوابات دینے کے پابند ہیں جو اٹارنی جنرل کریں۔

چیئرمین: اٹارنی جنرل مناسب سمجھیں تو صدر کی توجہ مبذول کرا سکتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: ان کو کسی سوال کے جواب کی ضرورت ہی نہیں۔ آپ حضرات بطور جج گواہ کے رویہ اور انداز کو نوٹ کریں۔ اس کی ہچکچاہٹ، اس کا جواب دینے سے کترانا، ان سب باتوں سے آپ لوگ اپنے نتائج مرتب کر سکتے ہیں۔ استنباط مناسب حال یا ناموافق کرتے رہیں۔ ہر ایک چیز کو نوٹ کریں، پھر خود اپنے آپ صحیح فیصلہ کریں۔

چیئرمین: ایک بات کی میں ممبران کو یاددہانی کرا دوں کہ ہم گواہ کی رائے تو حاصل کر رہے ہیں، گواہ کی رائے ہی قانون شہادت کی رو سے اہم ہوتی ہے۔

عزیز بھٹی: گواہ کا طور طریقہ کہ وہ کیسا طرز عمل اختیار کرتا ہے، یہ کیسے ریکارڈ ہو، صرف الفاظ ریکارڈ ہو رہے ہیں۔

چیئرمین: آپ دیکھ رہے ہیں، یہ نوٹ ہو رہا ہے۔

حاجی مولا بخش سومرو: میری حقیر گزارش ہے کہ جناب بڑے آدمی ہیں،

آپ کے صبر کی تعریف کرتا ہوں لیکن میں یہ کہوں گا کہ ان کو کھلی چھٹی نہ دیں۔ وہ بہت ٹال مٹول والے جواب دے رہا ہے۔ ایک ہی سوال ایک سانس میں بار بار دہرانا پڑتا ہے۔ تنگ آ جانے والی بات ہو رہی ہے ہمارے لیے۔ میں آپ کے صبر کی تعریف کرتا ہوں مگر ان کو صدر کی طرف سے ٹوک ہونی چاہیے کہ وہ اس سے باز رہے۔

جناب اتالیق علی شاہ: جناب جواب واضح حاصل کریں غیر مبہم' ہاں یا نہ لمبا نہ کریں۔

چیئرمین: ہم ممنون ہیں' یہ بات ریکارڈ پر آنی چاہیے۔ امید ہے کہ ہماری بیشتر باتیں اور مسائل اہم ہیں' دیگر ضمنی باتیں ہیں' وہ بھی طے ہو جائیں گی۔ میں خود وکیل ہوں اور بے انتہا مطمئن ہوں اور سمجھتا ہوں کہ آپ کی رائے یہی ہوگی۔

ممبران: جی ہاں۔

چیئرمین: چلو اب سوا بارہ بجے ملاقات ہوگی۔

وقفہ کے بعد

ملک محمد جعفر: جناب اس جرح یا بیان کے اختتام پر ایک بحث ہوگی۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ اس بیان کی نقول تیار ہونی چاہئیں تاکہ ہم ان کا مطالعہ کر سکیں۔

چیئرمین: میں اس کا انتظام کر رہا ہوں۔

سردار مولا بخش سومرو: یہ تیار ہو جائے تو ہمیں ایک کاپی دی جائے۔

چیئرمین: تمام ضمنی اور اضافی سوالات عزیز بھٹی اور ظفر احمد انصاری کو دیے جائیں تاکہ دوران سوالات اٹارنی صاحب کی توجہ ادھر ادھر نہ ہو۔ پھر وہ اٹارنی صاحب بعد میں پوچھ لیں گے۔

صاحبزادہ صفی اللہ: جناب والا اس تمام کارروائی کی کاپیاں ہمیں ملنی چاہئیں تاکہ ممبران ان کی تصحیح کر سکیں۔

چیئرمین: آپ کو دی جائیں گی۔ یہ ممبران کا امتیازی حق ہے۔

وفد کو بلا لیں

پروفیسر غفور احمد: اجلاس کے اوقات کیا ہوں گے۔

چیئرمین: ہم دوپہر ڈیڑھ بجے تک بیٹھیں گے۔ صبح ساڑھے دس بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک' پھر ساڑھے بارہ سے ڈیڑھ بجے تک' پھر شام کو چھ سے سوا سات بجے تک اور پھر آٹھ بجے رات سے نو یا ساڑھے نو بجے تک۔

ہال میں وفد داخل ہوا

مرزا ناصر: ہاں اپنے سے مراد ہے۔

اٹارنی جنرل: یعنی مرزا غلام احمد عیسیٰ علیہ السلام سے عظیم تر۔

مرزا ناصر: ہاں عظیم تر عیسیٰ علیہ السلام سے مگر حضور علیہ السلام کی وجہ سے آپ کے طفیل۔

اٹارنی جنرل: ایک حقیقی پیغمبر سے بڑھ گیا۔

مرزا ناصر: یہ ایک دوسرا مسئلہ آگیا۔

اٹارنی جنرل: دوسرا مسئلہ کہاں آگیا۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو' اس سے بہتر غلام احمد ہے' اس کی آپ نے جو وضاحت کی کہ مرزا صاحب عیسیٰ علیہ السلام سے عظیم تر ہیں' اس کا باعث آپ کے بقول کچھ بھی مگر یہ آپ کا عقیدہ ہے' مرزا قادیانی عیسیٰ علیہ السلام سے افضل تھا۔ آگے جو آپ تاویل کرتے ہیں' اسے مسلمان نہیں مانتے' وہ آپ کی غلط تاویل ہے۔ اتنی بات...... اچھا ایک اور سوال ہے۔

مرزا ناصر: ہاں اسے جانے دیں' کوئی سوال کریں۔

اٹارنی جنرل: مرزا غلام احمد نے کہا کہ حضور علیہ السلام یہودیوں کے ہاتھوں کا پنیر کھاتے تھے اور مشہور تھا کہ اس میں سور کی چربی پڑتی ہے۔ (''الفضل'' 23 فروری 1924ء' ص 6' کالم 3) کیا یہ اتہام ہے یا خود کے لیے پنیر کھانے کا جواز پیدا کیا ہے۔

مرزا ناصر: دیکھئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا کہ شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہوتی' پھر ایک مثال دی۔ شیطان کا کام ہے جو وسوسے ڈالتا ہے' شک سے آپ کو معلوم ہے کہ غسل واجب نہیں ہوتا۔

اٹارنی جنرل: میں تو اس کی وضاحت چاہتا ہوں۔

مرزا ناصر: خدا کے لیے اس پر بحث نہ کریں۔ دفع کریں' جانے دیں۔ اف اللہ' یہ کیا' توبہ توبہ۔

چیئرمین: اس نشست کو ختم کرتے ہیں۔ آپ چلے جائیں' سوا بارہ بجے

تشریف لائیں۔

وقفہ کے بعد کمیٹی کا اجلاس دوبارہ شروع ہوا۔ چیئرمین نے صدارت سنبھالی۔

چیئرمین: دروازے بند کر دیں۔ وفد داخل ہوا۔

اٹارنی جنرل: کیا مرزا غلام احمد نے یہ کہا ہے کہ "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو' اب ایک نئی خلافت لو' ایک زندہ علی (مرزا غلام احمد) تم میں موجود ہے۔ اس کو چھوڑتے ہو اور ایک مردہ علی کو تلاش کرتے ہو"۔ ("ملفوظات احمدیہ" جلد 2' ص 142)

مرزا ناصر: مردہ علی کے معنی وفات یافتہ کے ہیں۔

اٹارنی جنرل: وہ تو جو آپ کہیں' کیا یہ عبارت ہے' آپ اسے تسلیم کرتے ہیں۔

مرزا ناصر: ہاں' عبارت ہے مگر یہ ایک غالی شیعہ کو کہی۔

اٹارنی جنرل: کسی کو کہی' مگر کہی ہے اور اپنے آپ کو حضرت علیؓ سے افضل قرار دیا کہ میں زندہ ہوں' وہ مردہ ہیں۔ یہ اس کا سیاق و سباق ہے کہ وہ اپنے کو حضرت علیؓ سے افضل کہتا ہے۔

مرزا ناصر: مگر وہ وفات شدہ۔

اٹارنی جنرل: تو وفات شدہ علیؓ کو چھوڑو' زندہ علی مرزا غلام احمد کو لو' جو اس سے افضل ہے۔

مرزا ناصر: جی وفات شدہ کی بجائے زندہ۔

اٹارنی جنرل: تو حضور علیہ السلام بھی وفات شدہ ہیں' ان کو بھی چھوڑ دیں۔

مرزا ناصر: نہیں۔ اوں۔

اٹارنی جنرل: میرا یہ تاثر ہے کہ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ یہاں بھی یہ کہ حضرت علی کو چھوڑو' میرے پاس آؤ۔

مرزا ناصر: میں عرض کروں کہ یہ تاثر۔

اٹارنی جنرل: اردو کی عبارتیں ہیں۔ جو سامعین و حاضرین ہیں' یہ سمجھتے

جناب چیئرمین: ہمارے پاس کتاب ہے۔

مرزا ناصر: مگر چیک کرنا پڑے گا۔

اٹارنی جنرل: یہ لیجئے۔

مرزا ناصر: دیکھ کر' بکلی ترک کرنا پڑے گا۔

اٹارنی جنرل: دعویٰ اسلام کرنے والے فرقے توحید و رسالت قیامت کو مانتے ہیں تو آپ ان کے یہ عقیدے بکلی ترک کر دیں گے؟

مرزا ناصر: نہیں' یہ کیسے۔

اٹارنی جنرل: پھر بکلی ترک کرنا پڑے گا' کا صحیح مفہوم بیان کریں؟

مرزا ناصر: دعویٰ اسلام کرنے والے فرقوں کو چھوڑنا پڑے گا۔

اٹارنی جنرل: مرزا غلام احمد قادیانی نے "حقیقت الوحی" (مندرجہ "روحانی خزائن" ص 185' ج 22) میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کا منکر کافر ہے؟

مرزا ناصر: اتمام حجت کے بعد انکار کرے۔

اٹارنی جنرل: اتمام حجت کا معنی؟

مرزا ناصر: سمجھے کہ مرزا غلام احمد اپنے دعویٰ میں سچا ہے' پھر بھی انکار کرے۔

اٹارنی جنرل: ایسے بھی ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کہے کہ مرزا سچا ہے' پھر کہے میں نہیں مانتا؟

مرزا ناصر: بعض لوگوں سے میں نے سنا کہ وہ کہتے ہیں کہ خدا بھی کہے تو ہم مرزا کو نہ مانیں گے۔

اٹارنی جنرل: وہ تو یہ کہتے ہیں ختم نبوت کی وجہ سے کہ یہ ایسا پکا عقیدہ کہ خدا بھی کہے یعنی خدا نے تو آکر کہنا نہیں' اس لیے وہ ایسے کہہ دیتے ہیں؟

جناب چیئرمین: اب وفد چلا جائے' شام چھ بجے پھر حاضر ہونا ہوگا۔

جناب چیئرمین: دیکھیں تمام کتابیں' جن کے سوالات کرنے ہوں' ان کو فلیگ کر دیں اور مفتی صاحب اور دوسرے حضرات' جنہوں نے حوالہ جات دکھانے ہیں' ان کے سامنے کرسیوں کی لائنیں لگا کر کتابیں سیٹ کر دیں تاکہ ان کو حوالہ تلاش کرنے میں دقت نہ ہو۔

مولانا مفتی صاحب: کتابوں کے کئی ایڈیشن ہیں اور پھر صفحات و سائز انہوں

نے تبدیل کر دیا ہے' اس لیے تھوڑا وقت تلاش کرنے میں لگ جاتا ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: اٹارنی جنرل کیا سوال کریں گے' پہلے تو علم ہوتا نہیں' ان کے سوال کے بعد متعلقہ کتب کی تلاش اور پھر حوالہ۔

مولانا شاہ احمد نورانی: ان باتوں کے علاوہ بھی ان کی ویسے عادت ہے انکار کی مثلاً یہ "حقیقت الوحی" میں حوالہ ہے مگر وہ سرمار رہے تھے۔ یہ کتاب میرے پاس ہے۔

مولانا غلام غوث ہزاروی: اتمام حجت کے بعد کافر ہوگا۔ ہم مرزا کو مسیح موعود مانتے ہی نہیں' یہ متفق علیہ مسئلہ ہے۔ مرزائی اور ہم متفق ہیں اس امر پر کہ ہم مرزا کے منکر ہیں۔ اب مسلمہ بات سے استدلال ہو سکتا ہے۔ جس چیز کو فریقین مانتے ہوں وہ دلیل ہو سکتی ہے' تو دلیل آنے کے بعد اگر کوئی انکار کرے تو اتمام حجت ہو گیا۔ جیسا کہ آپ تمام ممبران کے سامنے مرزائیوں کے دلائل آ گئے ہیں' اتمام حجت ہو چکا' اب ان کے فتویٰ کے مصداق بننے کے لیے تیار ہو جائیں۔ (قہقہہ)

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے چھ بجے۔

اجلاس دوبارہ شروع ہوا۔ (وفد داخل ہوا)

اٹارنی جنرل: ہاں جی مرزا نے لکھا ہے کہ مسیح موعود کا منکر کافر ہے' کتاب پیش کروں؟

مرزا ناصر: جی لکھا ہے۔ کتاب کی ضرورت نہیں' میں نے چیک کر لیا ہے۔

اٹارنی جنرل: آپ کے اور مسلمانوں کے کلمہ میں کیا فرق ہے؟

مرزا ناصر: کوئی فرق نہیں۔

اٹارنی جنرل: نماز میں کیا فرق ہے؟

مرزا ناصر: کوئی نہیں۔

اٹارنی جنرل: روزہ میں کیا فرق ہے اور حج میں؟

مولانا غلام غوث: منکرین مرزا دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ نہ بھولنے دیجئے۔ بار بار نوٹ کرائیں' ضروری نکتہ ہے۔

چیئرمین: کل صبح دس بجے ————

6-اگست 74ء کی کارروائی

بروز منگل دس بجے صبح

زیر صدارت: صاحبزادہ فاروق علی خاں

چیئرمین: کیا شروع کیا جائے؟

اراکین: جی ہاں۔

جناب چیئرمین: میں سوچتا ہوں کہ ان کو قائل کرنے کے لیے کتابیں آپ (اٹارنی جنرل) کے پاس رکھ دی جائیں۔

اٹارنی جنرل: وہ موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: اٹارنی جنرل صاحب کے پاس آپ حضرات چٹیں بھیجتے ہیں' وہ ان کے مطابق سوال کرتے ہیں۔ وہ دو ذہنی میں مبتلا نہ ہوں۔ تمام سوالات جناب مولانا ظفر احمد انصاری اور عبدالعزیز بھٹی جمع کریں اور پھر جناب اٹارنی جنرل کو وقفہ میں دے دیں' اس کے بعد وہ زیر بحث لائیں۔ درمیان میں کھسر پھسر کو میں اچھا نہیں سمجھتا۔

چوہدری جہانگیر علی: اہم کاغذات کا ترجمہ لکھا ہوا یا گواہیوں کے ترجمہ کی ضرورت ہے؟ یہ جج کا کام ہے۔

جناب چیئرمین: جی ہاں' آپ لوگ جج ہیں۔

چوہدری جہانگیر علی: مگر وفد کے لوگ تو خصوصی کمیٹی کے وقت کو ضائع کر رہے ہیں۔

بیگم نسیم جہاں: یہ جو سوالاتی کمیٹی ہے' اس میں کسی عورت کو پیش ہونے

کی اجازت ہے۔

جناب چیئرمین: اس کا محدود فائدہ ہوگا۔

بیگم نسیم جہاں: نبی علیہ السلام کی عزت و ناموس کے لیے ہمیں بھی تو ـــــ

جناب چیئرمین: ایک رکن بیگم شیریں وہاب ہیں' آپ نہ تھیں۔ اس معاملہ کو سٹینڈنگ کمیٹی کے ساتھ طے کروں گا تاکہ آپ کی رائے ان تک پہنچ جائے۔

(وفد کو بلا لیا جائے)

(وفد داخل ہوا)

اٹارنی جنرل: کل آپ نے کہا کہ کافر دو قسم کے ہیں۔ فرمائیں کہ مرزا کا منکر کونسا کافر ہے؟

مرزا ناصر: اگر وہ انکار پر اصرار کر رہے ہیں' وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہوں گے۔ میں نے کہا کفر کی دو قسم ہیں۔ ایک کافر جو ملت سے خارج' ایک کافر وہ جو دائرۂ اسلام سے خارج۔

اٹارنی جنرل: میں آپ کی توجہ مرزا بشیر کی تحریر کی طرف مبذول کراؤں گا جو کہتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود نے غیر احمدیوں کے ساتھ وہ سلوک جائز رکھا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کے ساتھ کیا۔ غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں۔ ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کا جنازہ پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر' کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں' ایک دینی اور دوسرے دنیوی۔ دینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے۔ دنیاوی تعلق رشتہ ناتہ ہے' سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیے گئے۔ اگر کہو کہ ہمیں ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔ اگر کہو کہ غیر احمدی کو سلام کیوں کیا جاتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ حضور نے یہودیوں کو سلام کا جواب دیا ہے"۔ ("کلمتہ الفصل" ص 169-170)

مرزا ناصر: دیکھیں کہ احمدی اور غیر احمدی کے رشتہ سے تعلقات ناخوشگوار ہوں گے۔

اٹارنی جنرل: مگر احمدی ایک غیر احمدی لڑکی سے شادی کرنے تو پھر خوشگوار ہوں گے۔ آپ معاملہ کو خلط نہ کریں۔ یہ عبارت پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ آپ لوگ غیر احمدیوں کو عیسائیوں اور یہودیوں جیسا کافر سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر: یہ شرعی فتویٰ نہیں۔

اٹارنی جنرل: جماعت کا انتظامی مسئلہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو عیسائیوں اور یہودیوں کا درجہ دے؟

مرزا ناصر: جو شخص ملت سے خارج ہو' ان سے رابطے کا آپ کیا تقاضا کرتے ہیں؟

اٹارنی جنرل: واضح طور پر فرمائیں کہ

مرزا ناصر: مجھے حوالہ دے دیں' چیک کر کے پھر وضاحت کر سکوں گا۔

اٹارنی جنرل: فرض کریں؟

مرزا ناصر: فرض نہ کریں' میرا دماغ کمزور ہے۔ "فرض کریں" کو میں تصور میں نہیں لا سکتا۔ پہلے مولویوں نے ہمیں کافر کہا اور فتویٰ دیا۔

اٹارنی جنرل: ایک آدمی نے فتویٰ نہیں دیا' اس کے ساتھ کیا سلوک روا رکھیں گے' یہودیوں کا یا عیسائیوں کا؟

مرزا ناصر: مگر وہ فتویٰ بازوں کے ساتھ مل گیا ہو تو پھر ان کو علیحدہ کیسے کریں گے؟

اٹارنی جنرل: گویا تمام کچھ فتویٰ باز اور کچھ ان کے ساتھی' لہٰذا سب برابر؟

مرزا ناصر: کیا کریں' پوزیشن یہ ہو گئی' اس لیے ہم نے کہا کہ نماز وغیرہ جائز نہیں۔

اٹارنی جنرل: مگر قائد اعظم نے تو آپ کے خلاف کوئی فتویٰ نہ دیا تھا؟

مرزا ناصر: مگر اس کی موجودگی میں حامد بدایونی نے لاہور کے اجلاس میں ہمارے خلاف فتویٰ دیا اور قرارداد پیش کی' اس لیے قائد اعظم کو ہمارے خلاف فتویٰ کا علم تھا۔

اٹارنی جنرل: مگر انہوں نے فتویٰ تو نہیں دیا؟

مرزا ناصر: مگر فتویٰ سے انکار نہیں کیا۔ انہوں نے ہمارے کفر پر فتویٰ کے خلاف کچھ صادر نہیں کیا۔

اٹارنی جنرل: ایک آدمی سن نہیں سکتا، دیکھ نہیں سکتا؟

مرزا ناصر: وہ مرفوع القلم ہے، پاگل ہے، قابل مواخذہ نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: اور چھ سال کا بچہ بھی تو؟

مرزا ناصر: وہ باپ کے مذہب کے تابع ہوگا، ان کا وہی حکم ہوگا۔

اٹارنی جنرل: اس لیے ان کا نماز جنازہ وغیرہ بھی، عیسائی یہودی بچوں کی طرح ناجائز ہوگا؟

مرزا ناصر: جی جی، مگر ایسے فتوے تو ایک فرقہ دوسرے کے خلاف دیتا ہے مثلاً مولانا احمد رضا خان نے وہابیوں، دیوبندیوں کے متعلق کہا کہ ___

مسٹر چیئرمین: آپ نے محضرنامے میں ان فتویٰ جات کی تفصیل ذکر کر دی ہے اس لیے اب ان کو دوبارہ زیر بحث لا کر وقت کو ضائع ہونے سے بچائیں۔

اٹارنی جنرل: جی چھ سال کے بچہ کا جنازہ کیوں جائز نہیں، وہ نہ فتویٰ باز ہے، نہ ان کا ساتھی؟

مرزا ناصر: بچہ کا جنازہ فرض نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: اچھا آپ احمدی بچوں کے جنازے نہیں پڑھتے؟

مرزا ناصر: نہیں، وہ تو پڑھتے ہیں۔ (قہقہہ) میں نے کہہ دیا ہے کہ پہلے حوالہ چیک کروں گا، پھر ______

اٹارنی جنرل: آپ کے نزدیک یہ حوالہ نہیں ہے؟

مرزا ناصر: میں نہ تردید کرتا ہوں نہ تصدیق کرتا ہوں۔

اٹارنی جنرل: اچھا "انوار خلافت" آپ کے والد کی ہے، اس کے ص 93 "لیکن اگر کسی غیر احمدی کا بچہ مرجائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے، وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں۔ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں......... اس لیے غیر احمدی بچوں کا

جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے"۔

مرزا ناصر: میرے والد نے انکوائری کمیشن منیر کے سامنے کہا تھا کہ ایک فتویٰ مرزا صاحب کا اب دریافت ہوا ہے کہ پڑھ لیں۔ مگر کیا کریں مسلمان تو ہماری لاشوں کو دفن نہیں ہونے دیتے۔

اٹارنی جنرل: مسلمان آپ کو کافر سمجھتے ہیں' اس لیے آپ کی لاشوں کو اپنے قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیتے۔ کیا آپ بھی ان کو کافر سمجھ کر ان کے بچوں کا جنازہ نہیں پڑھتے؟

مرزا ناصر: کونسی کتاب کا حوالہ تھا۔

اٹارنی جنرل: ص 93' "انوار خلافت" آپ کے والد کی؟

مرزا ناصر: میرے والد کی' پھر ٹھیک ہے۔

اٹارنی جنرل: ایک آپ کی لاش دفن نہ ہونے دے۔ اس نے غلطی کی' تو آپ بھی پھر غلطی کریں گے؟

مرزا ناصر: اور کیا کریں گے۔ (قہقہہ) دیکھئے میرا جماعت احمدیہ کے تیسرے خلیفہ کی حیثیت سے یہ فتویٰ ہے کہ نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔ دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث کی موجودگی میں امامت نہ کرائیں وغیرہ فتنہ ہے' اس لیے فتنہ سے بچو۔ لیکن ایک مسلمان ہوائی جہاز پر سفر کر رہا تھا' ہوائی جہاز نے جب ڈنمارک میں لینڈ کیا تو ایئرپورٹ پر سوائے احمدیوں کے اور کوئی نہ تھا۔ انہوں نے یہ غلطی کی کہ جنازہ نہ پڑھا' میں اس پر سخت ناراض ہوا۔

اٹارنی جنرل: مسئلہ تو آپ نے اور پیچیدہ کر دیا۔ ایک تو یہ کہ امامت آپ کی ہو تو پھر' دوسرا یہ کہ آپ نے اب ترمیم کی ہے باپ دادا کے فتویٰ میں۔ تیسرے یہ کہ مرزائی غیر احمدی کو بغیر جنازہ کے دفن کر دیتے ہیں مگر جنازہ نہیں پڑھتے' جیسا کہ آپ نے خود بتایا؟

مرزا ناصر: مگر میں تو ناراض ہوا۔

اٹارنی جنرل: مسلمان دفن تو بغیر جنازہ کے ہوا؟

مرزا ناصر: جی۔

اٹارنی جنرل: جس نے مرزا کے خلاف فتویٰ دیا ہو؟

مرزا ناصر: وہ ملت سے خارج نہیں مگر دائرۂ اسلام سے خارج ہو گیا۔

اٹارنی جنرل: لاہوری مرزائیوں نے تو فتویٰ نہیں دیا ان کے متعلق کہ وہ احمدی ہیں یا نہیں؟

مرزا ناصر: بیعت نہیں کی، اس لیے وہ احمدیت سے نکل گئے۔ میں ان کی مدد کرتا ہوں سمجھانے کی۔

اٹارنی جنرل: وہ ملت سے نکلے یا دائرۂ اسلام سے؟

مرزا ناصر: یہ ہمارے گھر کی بات ہے۔ (قہقہہ)

اٹارنی جنرل: قائد اعظم کی نماز اس لیے نہیں پڑھی گئی کہ انہوں نے آپ کے خلاف فتویٰ دینے والوں کو منع نہیں کیا بلکہ اتفاق کیا تھا؟

مرزا ناصر: جی ہاں۔

اٹارنی جنرل: ہم ان کو مسلمان سمجھتے ہیں؟

مرزا ناصر: آپ سمجھتے ہوں گے، ویسے بھی قائد اعظم شیعہ تھے۔

اٹارنی جنرل: اور لیاقت علی خان؟

مرزا ناصر: کسی بھی فرقہ سے متعلق ہوں، نماز نہیں پڑھی ہم نے۔

مسٹر چیئرمین: جی ہاں۔ (اٹارنی جنرل)

اٹارنی جنرل: ممبران اسمبلی سوال کرتے ہیں، یہ جواب لمبا ترنگا ہے، بے مقصد کہہ دیتے ہیں، یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے۔ یہ کم وقت میں حل ہو جائے گا، بشرطیکہ صحیح جواب آئے۔

پروفیسر غفور احمد: میری التماس ہے کہ یہ کسی واقعہ کا ذکر کریں، شہادت لیں تو اس کا ریکارڈ بھی پیش کریں۔

اٹارنی جنرل: مجھے معلوم ہے جناب مگر وہ اس سے احتراز کر رہے ہیں کہ ریکارڈ دیکھا جائے، مگر آپ لوگ فیصلہ کرنے والے ہیں۔ میں نے بار بار سوالات کیے، انہوں نے اس کے جواب سے بچنے کی کوشش کی کیونکہ ان کے پاس کوئی جواب نہ ہے۔ آپ بھی اس سے آگاہ ہیں۔ ان کی کتابوں کا ریکارڈ بتاتا ہے کہ وہ

غلط کہہ رہے ہیں مگر آپ یا چیئرمین صاحب ان کو روکیں گے' ان کے پاس قانونی جواز آ جائے گا کہ قومی اسمبلی کا مناسب رویہ نہیں رہا' یہ بہت اہم مسئلہ ہے' اس لیے آپ ان کو جو کہتے ہیں' سنیں' بولنے دیں جو وہ کہتا ہے۔

جناب چیئرمین: چوہدری جہانگیر علی صاحب نے کہا تھا' ان کے مشورے کو سامنے رکھیں۔

اٹارنی جنرل: میں نے قائد اعظم کے بارے میں پوچھا' یہ کہتے ہیں کہ وہ شیعہ تھے۔ میں نے لیاقت علی خان کا پوچھا مگر جواب ان کا وہی تھا جو پہلے تھا کہ دونوں کی نماز نہ پڑھی' تو اس طرح معاملہ صاف ہوتا جا رہا ہے۔

مولوی نعمت اللہ: گزارش ہے کہ اٹارنی جنرل نے قائد اعظم کی نماز جنازہ کا پوچھا' وہ کہہ گئے کہ شیعہ تھے۔ بات شیعہ سنی کی نہیں' کچھ ہوں' غیر احمدی تھے اور انہوں نے جنازہ نہیں پڑھا۔ ادھر ادھر کی باتوں میں نہ جانے دیں' ڈائریکٹ جواب ملنا چاہیے۔

جناب چیئرمین: مگر وہ اس سے ایوائیڈ کرتے ہیں' ان کی مصلحت ہوگی۔

مولانا مولوی مفتی محمود: تکفیر کے مسئلہ میں انہوں نے مختلف کٹیگری بنا دی مگر نتیجہ یہی کہ غیر احمدی کوئی چھوٹے' کوئی بڑے مگر ہیں سب کافر۔ اب جنازہ کا مسئلہ آیا تو قائد اعظم شیعہ تھے یا لیاقت علی سنی' مگر جنازہ دونوں کا نہیں پڑھا' بات تو واضح ہوگئی۔

مولانا مولوی غلام غوث ہزاروی: اس میں شک نہیں کہ ان کو موقع ملنا چاہیے' یہ نہ ہو کہ کہیں کہ ہمیں صفائی کا موقع نہیں دیا گیا۔ مگر مسلمانوں کے بچہ کا جنازہ عیسائیوں کے بچہ کی طرح جائز نہیں۔ گویا جس طرح عیسائی دونوں کٹیگری ملت اسلامیہ اور اسلام سے خارج اسی طرح غیر احمدی بھی دونوں کٹیگریوں' ملت اسلامیہ اور اسلام سے' ان کے نزدیک خارج ہوئے۔

سردار عنایت الرحمٰن عباسی: انہوں نے ڈنمارک کا واقعہ بیان کر کے بتا دیا کہ کسی بھی غیر احمدی کو بغیر جنازہ کے دفن ہونا تو قبول کر لیتے ہیں مگر جنازہ نہیں پڑھتے۔

مرزا ناصر: ملت اور مسلمان دونوں طرح چلے گا۔

اٹارنی جنرل: یعنی کافر ہونے کے باوجود مسلمان ہو سکتا ہے؟

مرزا ناصر: جی ہو سکتا ہے۔

اٹارنی جنرل: یہی تو آپ کے والد نے کہا کہ کافر کو کیوں مسلمان ثابت کرتے ہو؟

مرزا ناصر: ٹھیک ہے۔

اٹارنی جنرل: اچھی بات ہے مگر اسی حوالہ میں آپ کے والد نے کہا کہ مسیح موعود کو ماننے کے بغیر نجات نہیں ہو سکتی؟

مرزا ناصر: ہم تو ظاہر پر حکم لگاتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: ظاہر میں مرزا کے ماننے کے بغیر کسی بھی شخص کی نجات نہیں ہو سکتی؟

مرزا ناصر: جی ہاں مگر ایک کنجری کی خدا چاہے تو نجات ہو سکتی ہے۔

اٹارنی جنرل: ایسی بات نہ کہیں ورنہ' اچھا تو "انوار خلافت" ص 90 میں ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں؟

مرزا ناصر: یعنی دائرۂ اسلام سے خارج سمجھیں۔

اٹارنی جنرل: ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں؟

مرزا ناصر: دائرۂ اسلام سے خارج سمجھیں۔

اٹارنی جنرل: اسلامی نقطۂ نظر سے مرتد کیا دائرۂ اسلام سے خارج ہوتا ہے؟

مرزا ناصر: مرتد وہ ہے جو کہے کہ میرا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

اٹارنی جنرل: دائرۂ اسلام سے خارج؟

مرزا ناصر: اور ملت اسلامیہ سے بھی۔

اٹارنی جنرل: فرض کریں ایک شخص مرزا غلام احمد کو نبی مانتا تھا' پھر انکار کر دیا تو؟

مرزا ناصر: ایک لحاظ سے مرتد ہو گیا۔

اٹارنی جنرل: مرتد کی سزا کیا ہے؟

مرزا ناصر: جنم —— اس دنیا میں کوئی سزا نہیں ہے۔

اٹارنی جنرل: مرزا نے اپنے ایک مرید عبدالحکیم کو مرتد قرار دیا تھا کہ وہ مرزا سے پھر گیا تھا۔ ("حقیقت الوحی" ص 72-131)

مرزا ناصر: جی —— مرتد کہا۔

اٹارنی جنرل: تو کیا وہ جہنمی ہوا' البتہ دنیا میں سزا نہیں؟

مرزا ناصر: جی۔

اٹارنی جنرل: مرزا بشیر نے کہا کہ مسلمانوں سے رشتہ ناتہ حرام ہے۔ ("الفضل" 25 اکتوبر 1920ء)

مرزا ناصر: جو چیز فساد پیدا کرتی ہے وہ ناجائز اور حرام ہے۔

اٹارنی جنرل: مسلمانوں سے رشتہ ناتہ باعث فساد ناجائز اور حرام ہے؟

مرزا ناصر: جی بالکل۔

اٹارنی جنرل: مرزا کے زمانہ میں علماء نے اس کے کفر کا فتوئی دیا؟

مرزا ناصر: فتوئی تو دیتے رہتے ہیں' آپ بھی دیتے ہیں' آپس میں ایک دوسرے کے خلاف بھی۔

اٹارنی جنرل: مگر سب نے مل کر آپ کے خلاف؟

مرزا ناصر: جی' سب نے مل کر دیا ہمارے خلاف مگر آپس میں دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث' شیعہ بھی تو ایک دوسرے کو۔ ہمارے پاس اصل فتوئی جات ہیں' 53ء میں پیش کیے تھے' اب بھی محضرنامے میں پیش کر دیے ہیں۔ پڑھ کر سنا دوں' ان فتوئی بازوں کا حال۔

اٹارنی جنرل: ایک نے دوسرے کے خلاف فتوئی دیا مگر مجموعی طور پر اس طرز عمل کی حوصلہ شکنی کی گئی لیکن آپ کے خلاف تو تمام امت نے مل کر فتوئی دیا۔ کیا آپ ایک عالم دین' کسی طبقے کا' غیر احمدی بتا سکتے ہیں' جو آپ کو کافر نہ کہتا ہو؟

مرزا ناصر: یہ صورت حال تو بہت ہی ——

اٹارنی جنرل: تو متفقہ فتوئی کی رو سے آپ؟

مرزا ناصر: کہہ دیا کہ 53ء میں دیا مگر اس سے پہلے تو اکٹھے نہ تھے' 50ء میں نہ تھے۔

اٹارنی جنرل: چلو آپ کی بات مان لیتا ہوں' 53ء یا اس کے بعد سب اکٹھے ہوگئے اور فتویٰ دیا کہ؟

مرزا ناصر: 53ء کے بعد کی بات ہے' 53ء تک نہیں تھے' اس کے بعد یہ سب اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

اٹارنی جنرل: تو کیا سب اکٹھے ہوگئے؟

مرزا ناصر: مگر شیعہ کے متعلق۔

اٹارنی جنرل: کیا 51ء میں شیعہ مجتہد مفتی جعفر حسین بھی ان میں شامل نہ تھے؟

مرزا ناصر: جی وہ بھی شامل تھے مگر "ترجمان اسلام" لاہور' 21 مارچ 1971ء' صفحہ نمبر 5' کالم نمبر 5 میں آگیا ہے۔

اٹارنی جنرل: یہ آپ نے محضرنامہ میں لکھ دیا ہے مگر میں عرض کرتا ہوں کہ 51ء میں شیعہ بھی' دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث کے ساتھ علامہ سلیمان ندوی کی صدارت میں جمع تھے؟

مرزا ناصر: جمع تھے۔

اٹارنی جنرل: "آئینہ صداقت" میں تمام مسلمانوں کی تکفیر کی' کفر کا فتویٰ لگایا کہ تمام اہل اسلام دائرۂ اسلام سے خارج ہیں؟

مرزا ناصر: یہ مسئلہ تو ہوگیا ہے۔

اٹارنی جنرل: تمام اہل اسلام دائرۂ اسلام سے خارج ہیں' اس میں احمدی شامل ہیں یا نہیں؟

مرزا ناصر: جو فرقہ بول رہا ہو' وہ کیسے شامل ہوگیا۔

اٹارنی جنرل: تو احمدیوں کے علاوہ باقی سب دائرۂ اسلام سے خارج؟

مرزا ناصر: دیکھیں' میں ایسے حوالوں کی نہ تردید کرتا ہوں نہ تائید۔

اٹارنی جنرل: آپ نے "انوار خلافت" و "آئینہ صداقت" کی تصدیق کی

ہے؟

مرزا ناصر: میں نے کسی کی نہیں کی۔

اٹارنی جنرل: یہ کتابیں آپ کے باپ کی ہیں اور پھر آپ حلف پر گواہی دے رہے ہیں؟

مرزا ناصر: ہاں ص 92 کو تسلیم کر لیا ہے۔

اٹارنی جنرل: تو تمام اہل اسلام دائرۂ اسلام سے خارج مگر احمدی نہیں خارج؟

مرزا ناصر: نہیں۔

اٹارنی جنرل: آپ اپنے آپ کو اہل اسلام والوں سے سمجھتے ہیں' خارج والوں میں نہیں آتے' مطلب یہ ہوا؟

مرزا ناصر: جی۔

اٹارنی جنرل: یہ نہج المصلی ہے؟

مرزا ناصر: یہ ہمارے لیے اتھارٹی نہیں۔

اٹارنی جنرل: یہ آپ کی جماعت کی کتاب ہے۔ اس کے پہلے صفحہ پر لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس کا نام نہج المصلی الہامی طور پر رکھا۔ نور الدین یا بشیر یا مرزا صاحب کے زمانے کی کتب اور اس سے انکار؟

مرزا ناصر: کسی احمدی کی' کسی زمانہ کی ہو مگر اتھارٹی نہیں۔

مولوی مفتی محمود: یہ والد کی کتابوں سے انکار کر رہے ہیں۔ نہج المصلی تو۔۔۔۔

اٹارنی جنرل: دیکھیں اس نہج المصلی کے حاشیہ پر چلو۔ ایک اور طرح مرزا غلام احمد کا حوالہ ہے کہ دوسرے فرقے' جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں' بکلی ترک کرنا پڑے گا۔ (''اربعین'' نمبر 3' مندرجہ ''روحانی خزائن'' ج 17' ص 417)

مرزا ناصر: یہ چیک کرنا پڑے گا۔

اٹارنی جنرل: یہ بھی آپ کی جماعت کی نہیں؟

مرزا ناصر: مگر حوالہ چیک کرنا پڑے گا۔

ہیں، آپ تاویل کی قینچی نہ چلائیں، وہ بھی یہ سمجھ رہے ہیں کہ مرزا قادیانی کس شخصیت کے متعلق، کیا کہتا تھا۔

گردیزی صاحب: جناب خدا کے لیے۔

چیئرمین: گردیزی صاحب، خاموش۔ اٹارنی جنرل صاحب آگے چلیں۔

اٹارنی جنرل: مرزا صاحب نے یہ لکھا کہ "حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا"۔ ("ایک غلطی کا ازالہ" حاشیہ ص 9 مندرجہ "روحانی خزائن" ص 213، ج 18)

مرزا ناصر: اصل حوالہ دیکھتے ہیں۔

اٹارنی جنرل: اردو کی عبارت ہے۔ آپ دیکھتے رہیں، میں اگلا سوال پڑھتا ہوں۔ مرزا نے کہا کہ

کربلا است سیر ہر آنم — صد حسین است در گریبانم

("نزول المسیح" ص 99، مندرجہ "روحانی خزائن" ص 477، ج 18)

کربلا ہر وقت میری سیرگاہ ہے اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔

مرزا ناصر: یہ ایک شیعہ عالم کے جواب میں۔

اٹارنی جنرل: شیعہ عالم کے جواب میں حضرت حسینؓ کی اور عیسائیوں کے جواب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین۔ ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا۔

مرزا ناصر: مگر حضرت حسین کی بانی سلسلہ نے بہت تعریف کی ہے۔

اٹارنی جنرل: اسی طرح کہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بھی کی ہوگی۔

مرزا ناصر: جی ہاں، بہت۔

اٹارنی جنرل: ہمارا موقف واضح ہے کہ یہ ڈبل گیم کھیلنے والا عیار۔

مرزا ناصر: آپ کی مرضی۔

اٹارنی جنرل: میں اس کی عبارتیں پڑھ رہا ہوں۔

حضرت قبلہ مبلغ اعظم نے فرمایا ضرورت نبوت کب ہوتی ہے؟ اور عقیدہ ختم نبوت کیا ہے؟

آپ تاویل کی قینچی نہ چلائیں وہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کس شخصیت کے متعلق کہا تھا۔

ایم این اے السید عباس حسین گردیزی

چیئرمین جناب صاحبزادہ فاروق علی خان' شیعہ علماء کو مرزائیت بارے موقف کب پیش کرنا ہوگا؟

جناب السید عباس حسین شاہ گردیزی خاموش رہیں۔ اب آپ ہی کی باری ہے۔

اٹارنی جنرل = جناب یحییٰ بختیار نے کہا۔

مرزا ناصر = آپ کے لیڈر مرزا قادیان نے لکھا ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا۔

اٹارنی جنرل = ایک اور گستاخانہ جملہ پڑھیں مرزا ناصر احمد صاحب

مرزا ناصر = جناب وہ کیا ہے؟

اٹارنی جنرل = مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ

کربلا است سیر برآنم = صد حسین است در گریبانم

نزول المسیح ص 99' مندرجہ روحانی خزائن' ص 477 جلد 18

کربلا ہر وقت میری سیرگاہ ہے اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔

مرزا ناصر = حوالہ مانتے ہوئے کہنے لگا یہ ایک شیعہ عالم کے جواب میں ہے۔

اٹارنی جنرل = بس میں سمجھ گیا کہ مرزا گستاخ انبیاء اور گستاخ رسول وآل رسول ہیں۔

اپنی باری پر السید عباس حسین شاہ گردیزی ایم این اے

اور شیعہ مناظر و مجتہد مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل نے کہا۔

جناب اٹارنی جنرل

مرزا غلام احمد قادیانی فقط حضرت امام حسینؑ ہی کا گستاخ منکر نہیں' قرآن پاک' ذات خدا' ذات رسول عربی حضرت محمدؐ مصطفیٰ اور سیدہ فاطمہ الزہراؑ کا بھی گستاخ ہے۔ ملاحظہ ہوں مرزا قادیان کی کتب کے حوالہ جات اصل کتب پڑھیں۔

مرزا محمود احمدی لکھتا ہے مگر جس دن تم احمدی ہوئے تمہاری قوم تو احمدیت ہو گئی' پھر احمدیوں کو چھوڑ کر غیر احمدیوں میں کیوں قوم تلاش کرتے ہو' کتاب ملائکۃ اللہ ص ۴۷' ۴۸۔

مرزا ناصر کہتا ہے۔ احمدی رشتے کے لئے اب سید وغیرہ کی قید نہیں۔ احمدی سید' سید کو ہی دے گا' بلکہ احمدی' احمدی کو چاہے کوئی ہو۔

کربلا است سیر برانم...... صد حسیں است در گریبانم

نزول المسیح ص ۹۹ ۔ مندرجہ' روحانی خزائن ص ۴۷۷' جلد ۱۸

کربلا ہر وقت میری سیر گاہ ہے۔ اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔

مرزا غلام احمد حضرت امام حسینؑ کے بارے میں لکھتا ہے۔

توحید تو معطر ہے اور نعوذ باللہ' ذکر امام حسین گندگی کا ڈھیر ہے۔

بحوالہ اعجاز احمدی ص ۸۲' مندرجہ روحانی خزائن۔ ص ۱۹۴' جلد نمبر ۱۹ = تاریخی قومی دستاویز ۸۵۴

اللہ تعالیٰ کی توہین

کیا جائے کہ تمہیں کیوں ابن مریم کہا جائے! اور کیا آج سے بیس بائیس برس پہلے بلکہ اس سے بھی زیادہ میری طرف سے یہ منصوبہ ہو سکتا تھا کہ میں اپنی طرف سے الہام تراش کر اول اپنا نام مریم رکھتا اور پھر آگے چلکر افتراء کے طور پر یہ الہام بناتا کہ پہلے زمانہ کی مریم کی طرح مجھ میں بھی عیسیٰ کی روح پھونکی گئی اور پھر آخر کار صفحہ ۵۵۶ براہین احمدیہ میں یہ لکھ دیتا کہ اب میں مریم میں سے عیسیٰ بن گیا۔ اے عزیزو غور کرو اور خدا سے ڈرو ہرگز یہ انسان کا فعل نہیں یہ باریک اور دقیق حکمتیں انسان کے فہم اور قیاس سے بالاتر ہیں۔ اگر براہین احمدیہ کی تالیف کے وقت جس پر ایک زمانہ گذر گیا مجھے اس منصوبہ کا خیال ہوتا تو میں اسی براہین احمدیہ میں یہ کیوں لکھتا کہ عیسیٰ مسیح ابن مریم آسمان سے دوبارہ آئے گا۔ سو چونکہ خدا جانتا تھا کہ اس نکتہ پر علم ہونے سے یہ دلیل ضعیف ہو جائیگی۔ اسلئے گو اُس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی اور پردہ میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اسپر دو برس گذر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینہ کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ اور خدا نے براہین احمدیہ کے وقت میں اس سر مخفی کی مجھے خبر نہ دی۔ حالانکہ وہ سب خدا کی وحی جو اس راز پر مشتمل تھی میرے پر نازل ہوئی اور براہین میں درج ہوئی۔ مگر مجھے اسکے معنوں اور اس ترتیب پر اطلاع نہ دیگئی۔ اسی واسطے میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ براہین احمدیہ میں لکھدیا۔ تا میری سادگی اور عدم بناوٹ پر وہ گواہ ہو۔ وہ میرا لکھنا جو الہامی نہ تھا محض رسمی تھا۔ مخالفوں کے لئے قابلِ استناد نہیں۔ کیونکہ مجھے خود بخود غیب کا دعوٰی نہیں جبتک کہ خود خدا تعالیٰ مجھے نہ سمجھا دے۔ سو اُس وقت تک حکمتِ الٰہی کا یہی

(کشتی نوح مصنفہ مرزا قادیانی ص 47)

نبی کریم ﷺ کی توہین

کلمۃ الفصل

معترض کا یہ خیال ہے کہ کلمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اس غرض سے رکھا گیا ہے کہ وہ آخری نبی ہیں تبھی تو یہ اعتراض کرتا ہے کہ اگر محمدؐ رسول اللہ کے بعد کوئی اور نبی ہے تو اس کا کلمہ بناؤ۔ نادان اتنا نہیں سوچتا کہ محمدؐ رسول اللہ کا نام کلمہ میں تو اس لئے رکھا گیا ہے کہ آپ نبیوں کے سرتاج اور خاتم النبیین ہیں اور آپ کا نام لینے سے باقی سب نبی خود اندر آجاتے ہیں ہر ایک کا علیحدہ نام لینے کی ضرورت نہیں ہے ہاں حضرت مسیح موعودؑ کے آنے سے ایک فرق ضرور پیدا ہوگیا ہے اور وہ یہ کہ مسیح موعودؑ کی بعثت سے پہلے تو محمدؐ رسول اللہ کے مفہوم میں صرف آپ سے پہلے گذرے ہوئے انبیاء شامل تھے مگر مسیح موعودؑ کی بعثت کے بعد محمدؐ رسول اللہ کے مفہوم میں ایک اور رسول کی زیادتی ہوگئی لہٰذا مسیح موعودؑ کے آنے سے نعوذ باللہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ باطل نہیں ہوتا بلکہ اور بھی زیادہ شان سے چمکنے لگ جاتا ہے۔ غرض اب بھی اسلام میں داخل ہونے کے لیئے یہی کلمہ ہے صرف فرق اتنا ہے کہ مسیح موعودؑ کی آمد نے محمدؐ رسول اللہ کے مفہوم میں ایک رسول کی زیادتی کر دی ہے اور بس۔ علاوہ اسکے اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ کلمہ شریف میں نبی کریمؐ کا اسم مبارک اس لیئے رکھا گیا ہے کہ آپ آخری نبی ہیں تو تب بھی کوئی حرج واقع نہیں ہوتا اور ہم کو نئے کلمہ کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ مسیح موعودؑ نبی کریمؐ سے کوئی الگ چیز نہیں ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے صار وجودی وجودہ نیز من فرق بینی وبین المصطفٰے فما عرفنی وما رانی اور یہ اس لئے ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ وہ ایک دفعہ اور خاتم النبیین کو دنیا میں مبعوث کرے گا جیسا کہ آیت اٰخرین منھم سے ظاہر ہے پس مسیح موعودؑ خود محمدؐ رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لیئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ اس لیئے ہم کو کسی نئے کلمہ کی ضرورت نہیں ہاں اگر محمدؐ رسول اللہ کی جگہ کوئی اور آتا تو ضرورت پیش آتی۔ فتدبروا

چھٹا اعتراض یہ ہے کہ لا نفرق بین احد من رسلہ کے لفظ رسل کے مفہوم میں صرف وہی رسول شامل ہیں جو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے گذر چکے ہیں اور اس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع میں متقی کی شان میں

(کلمۃ الفصل از مرزا بشیر احمد ایم۔اے ولد مرزا قادیانی ص 105)

قرآن مجید کی توہین

۷۶

کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں۔ جواب دینے پر قادر ہیں۔ عنقریب ساری جماعت بھاگ جائے گی۔ اور پیٹھ پھیرلیں گے۔ اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں۔ تو کہتے ہیں کہ یہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے۔ حالانکہ اُن کے دل ان نشانوں پر یقین کر گئے ہیں۔ اور دلوں میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا۔ اور اگر تو سخت دل ہوتا۔ یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے۔ اور تجھ سے الگ ہو جاتے۔ اگرچہ قرآنی معجزات اپنے دیکھتے۔ جن سے پہاڑ جنبش میں آجاتے۔ یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطور الہام القاء ہوئیں۔ جن کا ایسا خیال اور حال تھا۔ اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آویں۔ جو اس قسم کی باتیں کریں اور بدرجہ یقین کامل پہنچ کر پھر منکر رہیں۔" (براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۴۹۷،۴۹۸) پھر بعد اس کے فرمایا۔ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قَرِيْبًا مِّنَ الْقَادِيَانِ۔ وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنَاهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ۔ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا۔ یعنی ہم نے ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس الہام پُر از معارف کو قادیان کے قریب اُتارا ہے۔ اور ضرورت حقّہ کے ساتھ اُتارا ہے	۱۸۸۳ء	۱۰۵

۱ (ترجمہ از مرتب) بدخلق، سخت کلام۔ ۲ "اس الہام پر نظر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خدا کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیشگوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا۔۔۔۔۔ اب اس الہام سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہنچ گئی۔ کہ قادیان کو خدا تعالیٰ کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے۔ پہلے الہام کے معنے بھی اس سے کھل گئے۔۔۔۔۔ اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریبًا دمشق بطرف شرقی عند المنارۃ البیضاء۔
کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کے شرقی کنارہ پر ہے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۷۴،۷۵)
۳ ازالہ اوہام میں یہ فقرہ یوں ہے۔ وکان وعد اللّٰہ مفعولًا۔
(ازالہ اوہام صفحہ ۷۶)

(تذکرہ الہامات از مرزا قادیانی ص 76 طبع دوم)

حضرت بی بی فاطمہؓ کی شرمناک توہین

۱۱

چونکہ میں ظلّی طور پر محمدؐ ہوں صلی اللہ علیہ وسلم پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی۔ کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت محمدؐ تک ہی محدود رہی یعنے بہر حال محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی نبی رہے نہ اور کوئی یعنی جبکہ میں بروزی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالاتِ محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلّیت میں منعکس ہیں تو پھر کونسا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔ بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ مہدی موعود خَلق اور خُلق میں ہمرنگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہوگا اور اس کا اسم آنجنابؐ کے اسم سے مطابق ہوگا یعنی اس کا نام بھی محمدؐ اور احمدؐ ہوگا اور اسکے اہلبیت میں سے ہوگا۔* اور بعض حدیثوں میں ہے کہ مجھ میں سے ہوگا یہ عمیق اشارہ اس بات کیطرف ہے کہ وہ رُوحانیت کے رُو سے اسی نبی میں سے نکلا ہوگا اور اسی کی رُوح کا رُوپ ہوگا۔ اِسپر نہایت قوی قرینہ یہ ہے کہ جن الفاظ کے

* حاشیہ۔ یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی۔ اسکی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ سلمان منّا اھل البیت علیٰ مشرب الحسن۔ میرا نام سلمان رکھا یعنے دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہونگی۔ ایک اندرونی جو اندرونی بغض اور شحناء کو دُور کریگی۔ دُوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کرکے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذاہب والوں کو اسلام کیطرف جھکا دیگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اُس سے بھی میں مُراد ہوں۔ ورنہ اُس سلمان پر دو صلح کی پیشگوئی صادق نہیں آتی۔ اور میں خدا سے وحی پاکر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اُس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہلبیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہؓ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اسمیں سے ہوں۔ چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے۔ منہ

(ایک غلطی کا ازالہ مصنفہ مرزا قادیانی ص 11 حاشیہ)

مرزا قادیانی کو نبی نہ ماننے والے مسلمان کافر ہیں

جو اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں میں تفریق کریں یعنی اللہ پر ایمان لے آئیں اور رسولوں کو نہ مانیں یا کہتے ہیں کہ ہم بعض رسولوں کو مانتے ہیں اور کسی کو نہیں بھی مانتے اور چاہتے ہیں کہ کوئی بین بین کی راہ نکالیں یہی لوگ پکے کافر ہیں اور اللہ نے کافروں کے لیئے ذلیل کرنیوالا عذاب تجویز کیا ہے اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے کھلے الفاظ میں ان لوگوں کا ردّ کیا ہے جو تمام رسولوں کا ماننا جزو ایمان نہیں سمجھتے۔ پس اس آیت کے ماتحت ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰؑ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰؑ کو نہیں مانتا یا عیسیٰؑ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا اور یا محمدؐ کو مانتا ہے پر مسیح موعودؑ کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہ فتویٰ ہماری طرف سے نہیں ہے بلکہ اُس کی طرف سے ہے جس نے اپنے کلام میں ایسے لوگوں کے لیئے اولٰئک ھم الکافرون حقا فرمایا ہے۔ فتدبروا

اور اگر یہ کہا جائے کہ اس آیت میں تو صرف رسولوں پر ایمان لانے کا سوال ہے مسیح موعودؑ کا کوئی ذکر نہیں تو ایسا کہنا ایک ظلم عظیم ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام میں مسیح موعودؑ کے متعلق بیسیوں جگہ نبی اور رسول کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں جیسا کہ فرمایا "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا" یا جیسے فرمایا یا ایھا النبي اطعموا الجائع والمعتر یا جس طرح فرمایا انی مع الرسول اقوم۔ اور مسیح موعودؑ نے ابھی اپنی کتابوں میں اپنے دعویٰ رسالت اور نبوت کو بڑی صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں کہ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں" (دیکھو بدر ۵۔ مارچ ۱۹۰۸ء) یا جیسا کہ آپنے لکھا ہے کہ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر اس سے انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں اسوقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں" (دیکھو خط حضرت مسیح موعودؑ بطرف ایڈیٹر اخبار عام لاہور) یہ خط حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی وفات سے صرف تین دن پہلے یعنی ۲۳۔ مئی ۱۹۰۸ء کو لکھا اور آپ کا یوم وصال ۲۶۔ مئی ۱۹۰۸ء کو اخبار عام میں شائع ہوا۔ پھر اسی پر بس نہیں کہ مسیح موعودؑ نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے بلکہ نبیوں کے سرتاج محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آنیوالے مسیح کا نام نبی اللہ رکھا جیسا کہ صحیح مسلم سے

(کلمۃ الفصل از مرزا بشیر احمد ایم۔اے ولد مرزا قادیانی ص 110)

قانون توہین رسالت ﷺ

دفعہ۔295 سی

نبی کریم حضرت محمد ﷺ

کی شان میں اہانت آمیز کلمات کا استعمال

''جو شخص بذریعہ الفاظ زبانی' تحریری یا اعلانیہ' اشارتاً یا کنایتاً' بہتان تراشی کرے یا رسول کریم حضرت محمد ﷺ کے پاک نام کی بے حرمتی کرے' اسے سزائے موت دی جائے گی۔ اور وہ جرمانہ کا بھی مستوجب ہوگا۔''

مرزا غلام احمد قادیانی دعویٰ نبوت' انکار جہاد اور توہین کرتے ہوئے

☆......سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ کتاب دافع البلاء ص 11 ' خزائن جلد 18 ص 231

☆......ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔ ملفوظات جلد نمبر 10 ص 127

☆......صریح طور پر مجھے نبی کا خطاب دیا گیا ہے۔ حقیقت الوحی ص 150۔

☆...... قل یا ایھاالناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ تذکرہ ص 352 مجموعہ الہامات مرزا قادیان۔

مرزا غلام احمد قادیانی ادعائے نبوت کے ساتھ اپنی وحی کو مثل قرآن قرار دیتا ہے۔

آنچہ من بشنوم ز وحی خدا = بخدا پاک دانمش و خطاء

ہمچوں قرآن منزہ اش دانم = از خطا ہا ہمیں است ایمانم

بخدا ہست ایں کلام مجید = از دہان خدائے پاک و وحید

وآن یقین کلیم بر تورات = آن یقیں ہائے سید سادات

کم نیم زاں ہمہ بروے یقیں = ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

مرزا غلام احمد قادیان نے اپنے اس فارسی کلام میں دعویٰ کیا ہے کہ جو کچھ میں اللہ کی وحی سے سنتا ہوں خدا کی قسم اسے ہر قسم کی خطاء سے پاک سمجھتا ہوں۔ قرآن کی طرح میری وحی خطاؤں سے پاک ہے۔ یہ میرا ایمان ہے کہ خدا کی قسم یہ کلام مجید ہے۔ جو خدائے پاک یکتا کے منہ سے نکلا ہے۔ جو موسیٰ کو تورات پر اور حضور اکرم ﷺ کو قرآن مجید پر تھا۔ میں از روئے یقین ان سب سے کم نہیں ہوں جو جھوٹ کہے ولعنتی ہے۔ (نزول المسیح ص 99 خزائن ص 477 ' جلد نمبر 18 ' مولفہ مرزا قادیان)

تائیدہ طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قران شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کے معارض نہیں اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ کتاب اعجاز احمدی' ص 30 خزائن ص 140 ' جلد 111 ' مرزا قادیانی۔

انکار جہاد اور مرزا قادیان

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال = دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے = دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے = اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد = منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

استعمار کا یہ ایجنٹ مرزا قادیان لکھتا ہے اور میں نے اس قدر کام کیا کہ برٹش انڈیا کے مسلمانوں کو گورنمنٹ انگلش کی سچی اطاعت کی طرف جھکایا۔ مجموعہ اشتہارات' جلد نمبر 3 ص 711)

لاہوری، احمدی گروپ پر جرح جواب جرح کا تقریری مناظرہ، روبرو نیشنل اسمبلی آف پاکستان کے پورے ایوان کی سپیشل کمیٹی سیشن کارروائی، 20 اگست تا 27 اگست کا خلاصہ ملاحظہ قارئین ہے

کمیٹی کے سامنے سنی، شیعہ جید علماء علامہ مفتی محمود، علامہ شاہ احمد نورانی علامہ مفتی زین العابدین، علامہ محمد صدیق تاندلوی، مفتی زین العابدین اہل حدیث علامہ عبدالستار نیازی علامہ پروفیسر غفور احمد جماعت اسلامی، علامہ کوثر نیازی پیپلز پارٹی، علامہ محمد اسماعیل مبلغ اعظم سابق دیوبندی مناظر شیعہ، علامہ شورش کاشمیری مجلس احرار پارٹی، جناب مظفر علی شمسی جنرل سیکرٹری تحفظ حقوق شیعہ اور عالمی تحریک ختم نبوت علامہ غلام غوث ہزاروی دیوبندی اور شیعہ مفتی علامہ مفتی جعفر حسین مجتہد ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

لاہوری گروپ روبرو برائے جواب جرح علمائے سنہ وشیعہ وعلمائے اہل حدیث

احمدیوں کے لاہوری گروپ کے صدر= **صدر الدین پر جرح =**

اول الذکر سب کے سامنے صدر الدین احمدی نے اپنا تعارف کرایا۔

اٹارنی جنرل پاکستان = کے سوال کے جواب میں صدر الدین نے کہا کہ میں 1905ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ پر قادیان ہند میں بیعت کی۔

اٹارنی جنرل= صدر الدین صاحب آپ کے قادیانی جماعت سے اختلاف کب ہوئے اور کس بات پر ہوئے؟

گواہ= (صدر الدین) یہ اختلافات 1914ء میں واقع ہوئے۔

مرزا غلام قادیانی کے بعد حکیم نور الدین ۔ ارے سربراہ مقرر ہوئے۔ ان کی وفات کے بعد اختلافات وسیع ہوئے جواب تک جاری باقی ہیں۔

اٹارنی جنرل = آپ نے کہا کہ حقیقی کافروہ ہے جو نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرے۔ ایک شخص نبی کریم حضرت محمد عربی ﷺ کو مانتا ہے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہیں مانتا۔ تو وہ حضور کا امتی ہوگا؟

صدر الدین گواہ = وہ مسلمان ہوگا۔

اٹارنی جنرل= حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے انکار کے باوجود؟

گواہ= جی ہاں۔

مفتی محمود= مرزا قادیان کے انکار کے باوجود؟

صدر الدین = مرزا صاحب کو تو نبی کریم ﷺ نے نبی اللہ کہا ہے۔

علامہ مفتی محمود=تو آپ کے نزدیک مرزا کا منکر نبی کریم کا منکر ہوا۔

صدر الدین= جی ہاں جی۔ بالکل۔

مفتی محمود=تو وہ بھی حقیقی کافر ہوا۔

گواہ=صدرالدین سربراہ جماعت احمدیہ نے کہا آپ نے مجھے پھنسا دیا۔

مفتی محمود = آپ نہ پھنسیں۔

گواہ= کیسے نکل جاؤں۔

مفتی محمود= ہم آپکو نکال دیں۔یعنی کافر قرار دے دیں۔

صدر الدین احمدی=مفتی صاحب آپ کے کہنے سے ہم کافر نہیں بن جائیں گے؟

آپ کو ناطق دلائل دینے ہوں گے۔ کیونکہ آپ دیو بندی حضرات کا مزاج ہے کہ آپ اپنے سوا کسی اور مسلم فرقے کو صاف دل کے ساتھ مسلمان نہیں تسلیم کرتے۔ کبھی بریلوی حضرات کو مشرک ہونے کا طعنہ دیتے ہیں اور کبھی شیعہ حضرات کو کافر اور اہل حدیث کو غیر مقلد کہہ کر کھلا گمراہ کہتے ہیں۔ اب جماعت احمدیہ کو کافر کہہ رہے ہیں جبکہ ہم فقہ حنفی کے مقلد ہیں جماعت احمدیہ سلسلہ لاہوری گروپ کے لیڈر کی جارحانہ گفتگو سن کر مبلغ اعظم شیعہ علامہ محمد اسماعیل سابقہ دیوبندی نے مداخلت کی اور فرمایا=

آج ایوان کمیٹی کے سامنے سارے مسلمان سنی شیعہ اہل حدیث سلفی علماء اکٹھے ہیں۔ میں اور مفتی محمود سربراہ جمعیت علمائے اسلام ختم نبوت کی تحریک موومنٹ میں تمام سنی شیعہ سلفی علماء فرق کو اہل قبلہ مسلمان مان کر ساتھ لیکر چل رہے ہیں، ہم سنی شیعہ سلفی اکٹھے جلسے کر کے تمام حضرات کو مسلمان ملت اسلامیہ کا جزو مانتے ہیں کیونکہ ہم سب کا اللہ نبی رسول، کتاب قرآن، کعبہ ایک ہے ختم نبوت پر ایک سا دینی متفق شرعی، متواتر موقف رکھتے ہیں۔ حکم قرآن، سیرت صحابہ واہل بیت رسول ہمارے موئید حامی ہیں تحفظ ختم نبوت کے مسئلہ پر تمام تاریخی قدیم مسلم فرق کے عوام علمائے کرام ہمارے ساتھ ہیں تعبیر اسلام کے فروعی اختلافات کے باوجود ہم سنی شیعہ ناموس اسلام، ناموس قرآن ناموس ختم نبوت کے عقیدہ پر تمام سنی شیعہ ایک ہیں جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان کر آپ احمدی مرزائی قادیانی حضرات منکر ختم نبوت ہو کر اسلام سے خارج ہو کر علیحدہ مذہب پر چل رہے ہیں جو بہر جز دشمنی رسول اعظم مخالفت دین اسلام ہے۔ سنی شیعہ ہم سب فرزندان اسلام ہیں۔ جو صدر اول اسلام سے متواتر آ رہے ہیں اور تا قیامت رہیں گے۔

اور ہمارا باپ محمد رسول اللہ ایک ہے=

جبکہ آپ مرزائی احمدی حضرات نے نیا نبی مان کر نیا باپ بنالیا ہے یہ سب کچھ بغاوت دین اسلام ہے اور سنی شیعہ اہل حدیث حنفی دیوبندی بریلوی حضرات سے آپ کا کوئی علاقہ واسطہ نہ ہے۔

صدر الدین احمدی نے کہا=مبلغ اعظم اور مفتی محمود صاحب آپ اوفینسو نہ بنیں=

دلائل کی زبان بولیں مسئلہ ختم نبوت عقیدت رسول عربی ہے۔عقیدہ اسلام نہ ہے۔اگر عقیدہ ختم نبوت جز وعقائد اسلام ہوتا تو آپ اس عقیدے کا ذکر عقائد وفروعات میں کرتے۔جبکہ اہل سنت کے تمام فرق اس عقیدے سے خالی ہیں۔سنی حضرات کے اصول فروع، شرائط ایمان، ضروریات دین کی فہرست خود مفتی صاحب دوہرا کر ایوان کو سنادیں جو کچھ سنی حضرات سے ہم نے اسلام ایمان کی تعریف سیکھی ہے اسے ہی ہم احمدی حضرات اپنے ایمان کا حصہ مانتے ہیں۔

علامہ مفتی محمود =ان سوالات کا جواب آئندہ کی نشت میں ہر حال ہوگا۔اور ہم جید سنی شیعہ اہل حدیث علماء مل کر احمدی حضرات کو ناطق دلائل دے کر لا جواب کریں گے اور آپ کے محضر نامہ میں اٹھائے گئے دو درجن سوالات کا متفقہ شافی جواب لا جواب بھی دیں گے۔خاطر جمع رکھیئے۔

مفتی محمود صاحب =ربوہ والے کہتے ہیں کہ ہم کافر نہیں۔اور جماعت احمدی لاہوری، جس کے آپ سربراہ ہیں کے بقول ہر مدعی نبوت کافر ہے اور اس کا ماننے والا بھی کافر ہے تو یہ ہمارے سچے دینی اسلامی موقف کی تائید ہے اب آپ صحیح ہیں یا ربوہ کے مرزائی حضرات جواب مطلوب ہے گواہ صدر الدین احمدی نے کہا۔میرے نزدیک تو ہو گئے کافر ایوان سے ممبر قومی اسمبلی السید عباس حسین گردیزی نے اونچی آواز سے کہا خود لاہوری گروپ بھی قادیانیوں کو کافر جانتا ہے۔

اٹارنی جنرل نے کہا =کتب کے حوالہ جات کی روشنی میں قادیان ربوہ اور لاہوری گروپ لکھتے کہتے ہیں کہ جو مرزا کو نہ مانے وہ کافر ہے لیکن اپ نہیں مانتے۔لہذا نتیجتاً سارے احمدیوں کے نزدیک آپ اہل اسلام سنی شیعہ کافر ہیں۔جبکہ سچ یہ ہے کہ یہ احمدی، لاہوری اور قادیانی ہی کافر ہیں لیکن یہ سب کچھ دلائل سے ثابت کرنا ہوگا۔

”مرزا ناصر احمد قادیانی“

اہل سنت دیوبند علمائے کرام سے جرح جواب جرح کے مباحثہ علمی مناظرہ میں' مرزا ناصر احمد مرزائی خلیفہ مرزا قادیان نے کہا کہ مجھے دلائل حلی سے مطمئن کیا جائے کہ میں دین اسلام کے کن عقائد و مسلمات کا منکر ہو گیا ہوں۔ اور میری احمدی قوم کیوں اور کیسے خارج از اسلام ہے بیس دن کی ابتدائی کارروائی میں مولوی ظفر احمد انصاری' علامہ مفتی محمود' علامہ غلام غوث ہزاروی صاحبان نے' مرزا غلام احمد قادیانی پر ذاتی نوعیت کے الزامی سوالات و اعتراضات کئے ہیں۔ جن کا جواب میرے وفد نے دیا ہے اور اپنے احمدی نظریات کے بیان میں میں نے کوئی بات خلاف واقعی نہیں کہی۔ جو مرزا اقدس نے فرمایا وہی میں نے بیان کیا ہے۔

مرزا ناصر احمد قادیانی نے مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل بانی درس آل محمد کو مخاطب کر کے کہا

جناب شیعہ مناظر صاحب ہمارا تو آپ سے مومنین سے......کوئی اختلاف جھگڑا نہ ہے۔ آخر آپ ہمارے مقابلے میں کیوں آ گئے ہیں؟؟

مرزا ناصر کے اس بیان پر علامہ قبلہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل نے فرمایا۔ چیئرمین سپیشل کمیٹی' ایوان قومی اسمبلی پاکستان' متوجہ ہو کر مرزا ناصر کی خبطی باتیں سنیں کہ یہ شخص دیوبندی علماء اور بریلوی بزرگ علماء علامہ شاہ احمد نورانی' علامہ ظفر احمد انصاری اور علامہ عبدالستار نیازی کے شخصی ظنی سوالات سن کر پریشان ہو کر کہتا ہے کہ شیعہ مناظر قومی اسمبلی پاکستان میں بحث مناظرہ کیلئے کیوں آ گیا ہے؟؟ جبکہ اہل سنت علماء' زعماء بالخصوص علامہ شورش کاشمیری اور وفاقی وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے شیعہ قومی لیڈر وزیر خزانہ نواب مظفر علی خان قزلباش کے ذریعے فون پر رابطہ کر کے باقاعدہ دعوت دے کر بلایا ہے۔ اس سرکاری بلاوے کے ساتھ بحیثیت مسلمان میرا دینی فرض ہے کہ میں مرزائی لیڈر شپ سے تقریری' تحریری مناظرہ کر کے حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کروں حضرت قبلہ مبلغ اعظم نے فرمایا۔ اس کو یہ بھی پتہ نہیں کہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے مقام عظیم ختم نبوت کی توہین و تردید کی جا رہی ہو اور ہم غلامان رسول عربی شیعہ نہ آئیں یا خاموش رہیں؟ واقعی مدلس ایجنٹ گروہوں کا کسی سے کوئی جھگڑا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ اپنا ضمیر دماغ فروخت کر چکے ہوتے ہیں اور وہ انہی کے اشاروں پر چلتے ہیں جن سے مال منال لیتے ہیں جبکہ اہل دین' اہل مذہب کا ہر باطل قوت سے جھگڑا ہوتا ہے کھلی معرکہ آرائی ہوتی ہے۔ اس لئے تو مفکر اسلام علامہ محمد اقبال نے کہا ہے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز

چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

چونکہ خود مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے تیسرے خلیفہ مرزا ناصر احمد مرزائی حلقہ اسلام میں نہیں ہیں اس لئے ان کو ہرگز پتہ نہیں ہے کہ کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنے کے بعد اہل اسلام مسلمان پر کیا شرعی اسلامی دینی ذمہ داریاں لاحق ہوتی ہیں اور اللہ رسول کی محبت اور دین اسلام کی حمایت میں کتنی مشکلات کا مقابلہ کرنا ہوتا ہے۔

می گویم مسلمانم بلرزم

کہ دانم مشکلات لا الہ را

اہل حق اور اہل باطل ازل سے ایک دوسرے کے حریف آرہے ہیں اور قیام قیامت تک نظری، علمی اعتبار سے برسر پیکار رہیں گے اور یہ معرکہ آرائی قرب قیامت تک ہے، فتنہ دجال اور جہاد حضرت امام مہدیؑ بھی اسی سلسلہ کی اہم فیصلہ کن کڑی ہے اور واضح منزل حق ہے۔

یہی ہے مقصود و مطلوب مومن.........نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

مرزا ناصر صاحب جیسا کہ ریکارڈ شاہد ہے کہ آپ ربوہ میں بیٹھ کر بلا تفریق تمام مسلم مکاتب فکر شیعہ سنی اہل حدیث دیوبندی علمائے کرام کو چیلنج دیتے رہے کہ ہمیں حکومت کے زور پر تلوار کی دھار پر کافر قرار نہ دو۔ بلکہ علمی مباحثہ مناظرہ کے ذریعے ہمارے مسلمان ہونے کے دلائل سنو اور ہم کیونکر کافر ہیں؟ ہمارے کفریہ عقائد پیش کر کے برسر عام ہمارے کفر کو واضح کرو بے نقاب و عیاں کرو۔ ہمیں دلائل قاہرہ سے مطمئن کرو کہ ہم مسلمان نہیں کافر ہیں؟؟؟

مناظر شیعہ حضرت مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل نے فرمایا

مرزا ناصر احمدی، آپ کے چیلنج مناظرہ کو کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔ میں بندہ محمد اسماعیل ابن سلطان علی فیصل آبادی، مرزائی چیلنج کر قبول کرتا ہوں اور اسمبلی کیا۔ پاکستان ٹی وی پر علم معقول اور علم منقول کے قواعد کی روشنی میں آداب بحث و مناظرہ کے مطابق مناظرہ کرنے کے لئے ہر جگہ حاضر ہوں۔ چاہے وہ ریڈیو ٹی وی پاکستان ہو یا بند حجرہ، اسمبلی ایوان ہو۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کی باوقار حکومت قائد ایوان قومی اسمبلی محترم جناب ذوالفقار علی بھٹو وزارت قانون پاکستان بحث و مناظرہ کی ذمہ داری لے، اہتمام کرے فریقین کو بلائے بندہ محمد اسماعیل محافظ ختم نبوت کی حیثیت سے مسلمات خصم کی

روشنی میں مباحثہ' مناظرہ کے لئے ہمہ وقت حاضر ہے۔انشاء اللہ نمائندگی اسلام میں تمام مسلمان مجھے حاضر باش پائیں گے۔ کوئی حاضر ہو یا نہ ہو۔

بتصدق محمدؐ رسول اللہ میں حاضری اور فیصلہ کن بحث کے لئے حاضر ہوں' سچائی تجربے کی محتاج ہے آزمائے جس کا جی چاہے

مباحثہ مناظرہ کیا سیرت سید الانبیاء کی پیروی میں بچے بچیوں کو ساتھ لیکر مباہلہ کرنے کے لئے بھی حاضر ہوں۔تا کہ حق و باطل کا فیصلہ میرے جیتے جی ہو جائے اور فتنہ احمدیت و مرزایت جو سو سال سے اہل اسلام کے لئے دردسر بنا ہوا ہے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بے نقاب ہو کر ختم ہو جائے اور میں خود بھی چاہتا ہوں کہ یہ مسئلہ میری زندگی میں حل ہو جائے۔ کیونکہ میں علم مناظرہ کا ماہر عملی مجادل ہوں جس سے تمام مکاتب فکر کے علماء آگاہ ہیں۔

مرزا ناصر =کو میرے سامنے پہلے اپنی علمی جدلی حیثیت مہارت ثابت کرنا ہوگی کہ جو شخص شیعہ سنی علماء کو ٹی وی پر مناظرہ کی دعوت عام دیتا ہے وہ علم مناظرہ بحث کے اصولوں سے آگاہ بھی ہے کہ نہیں؟

مرزا ناصر نے کہا =شیعہ علامہ مجتہد محمد اسماعیل صاحب میں اپنی جماعت احمدیہ کا سربراہ ہوں۔دنیا کی پانچ زبانوں کا ماہر ہوں۔فلسفہ کلام ادب عربی' فقہ حنفی کا مقلد۔درسی کتب کا مدرس ہوں۔لہٰذا مباحثہ کرنا جانتا ہوں۔میرے چیلنج کو سنی بریلوی دیوبندی سلفی علماء قبول کرنے میں تاحال پس و پیش کر رہے ہیں یہ صرف آپ محمد اسماعیل ہی منفرد مدعی علم ہیں جو بڑے طمطراق سے میدان مناظرہ میں آنے کی بات کر رہے ہیں برسر میدان بحث ہوگی تو سب کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا؟

علامہ محمد اسماعیل مناظر اسلام کے مرزا ناصر پر پچاس کلامی سوالات

مرزا ناصر =تم پر واضح ہے کہ آپ کے گروہ جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی بارے کیا عقائد و نظریات ہیں میں ان نظریات کی مکمل کہانی خود آپ کی زبانی سننا چاہتا ہوں تا کہ نقل قول غیر میں کوئی ابہام مناقشہ نہ رہے۔

مرزا ناصر احمد نے جواباً کہا= میں اور میری جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کو عصر حاضر کا رہنما' ہادی' مسیح موعود' مہدی برحق مانتے ہیں جیسے کہ مرزائی علماء کی کتب شاہد ہیں۔

مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل فیصل آبادی کے سوالات کی فہرست نمبروار ملاحظہ ہو۔مبلغ اعظم نے فرمایا=

1......مرزائی احمدی نظریات پر بحث بعد میں ہوگی پہلے علم مناظرہ کے کلیات پر بحث ہو جائے۔ کیونکہ اب تم میرے سامنے میدان مناظرہ میں بحثیت مجادل معلل اول ہو۔ مرزائی' قادیانی لیڈر بتائے کہ علم مناظرہ کے لغوی' اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

2......علم مناظرہ جدل احسن کی غرض وغایت کیا ہے؟

3......علم مناظرہ کی روشنی میں بحث کن مسائل میں کی جاتی ہے؟

4......بنیادی طور پر کلامی لحاظ مسائل وموضوعات کی کتنی اقسام ہوتی ہیں؟

5......کیا بدیہی مسائل میں مناظرہ کیا جا سکتا ہے؟

6......مرزا ناصر بتائے' بدیہی اور نظری مسائل میں کیا فرق ہے؟

7......بحث کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

8......قواعد مناظرہ کے مطابق لفظ تعارف اور تعریف میں کیا فرق ہوتا ہے؟

9......علم کلام میں تعریف کی کتنی اقسام ہیں؟

10......روایت اور درائیت میں کیا فرق ہے؟

11......علم مناظرہ میں نظر' انظار' انتظار' التفاف ورجوع' قول نقل غیر کس معنی میں لئے جاتے ہیں؟

12......بحث کا موضوع' کن عوارض ذاتیہ سے عبارت ہے؟

13......لفظ جانبین' فریق اول' فریق دوئم' مدعی' مدعا علیہ' معلل اول' معلل ثانی کیا ہے؟

14......متخاصم۔ دوران بحث اپنا مدعا کو منوانے کیلئے کن مدرکات ومنابع کو حجت قرار دیتا ہے؟

15......تعریف متخاصمین کسے کہتے ہیں؟ اور مسلمات خصم بتائیں؟

16......احمدی قادیانی مذہب کے مسلمات بتائیں؟

17......دوران بحث مناظرہ معلل اول اور معلل ثانی کے فرائض منصبی کیا ہیں؟

18......موضوع کی کامل تعریف کیا ہے؟ کیا سائل یقینیات میں ظنی مبادی کو پیش کیا جا سکتا ہے؟

19......دوران بحث دلائل کا مقدمہ کہاں سے شروع کیا جاتا ہے؟

20......اوساط الدلائل اور انتاج بحث کن مقدمات سے مرکب ہے؟

21......علم مناظرہ میں دلیل کی کیا تعریف ہے؟

22......لازم عقلی کی کتنی اقسام ہیں؟

23......منفک اور غیر منفک کسے کہتے ہیں؟

24......علم جدل احسن اور مکابرہ میں کیا فرق ہوتا ہے؟

25......علم مناظرہ کے بقول سند اور شاہد میں کیا فرق ہے؟

26......نقل اور تصحیح نقل کی مرزا ناصر تعریف بتلائے؟

27......سائل کی تعریف مع فرائض بتائیں؟ کیا سائل دوران دلائل اجتماع نقیضین یا ارتفاع نقیضین بھرا دعویٰ پیش کر کے مثاب ہوسکتا ہے۔اور محمد اسماعیل آئندہ مناظرانہ مباحث میں ثابت کریگا کہ مرزا قادیان کے تمام دعاوی اجتماع نقیضین پر مبنی ہیں جن کا ماننا شرعاً عبث اور عقلاً غیر معقول ہے۔

28......منع نقص، معارضہ کی مرزا ناصر کامل تشریح کرے؟

29......مقدمہ کی تعریف کیا ہے؟

30......معارضہ بالمثل اور قیاس مع الفاروق کیا شے ہے؟

31......آداب بحث مرزا ناصر احمد قادیانی گن کر سنائے؟

32......آداب مناظرہ علمائے متکلمین کے نزدیک کیا ہیں؟

33......جدل احسن اور جدل غیر احسن میں کیا فرق ہے؟

34......انبیاء اور سید الانبیاء کا طریق تبلیغ کیا تھا؟

35......مسائل نظری میں موضوع کو ثابت کرنے کیلئے کن کتب کو حجت قرار دے کر قول نقل غیر کیا جاتا ہے۔

36......اسم اور امتثال اسم کیا ہے؟

37......کیا مناظرہ حالت غصہ میں ہوسکتا ہے؟ ذات واجب مبداء فیاض ہے۔ نبی محل قابل ہے تو مرزا نے اللہ سے کیا کمال پایا ہے؟

38......کیا مرزا قادیان ماسلف انبیاء کی طرح عقل کو عاجز کر دینے والے معجزات رکھتا تھا؟

39......کیا قرآن اور الہامی کتب قطعی السند ہونے کے ساتھ قطعی الدلالت ہیں یا ظنی الدلالت؟

40......حدیث کو بحث ومناظرہ میں دلالت ظنی کے طور پیش کیا جاتا ہے یا دلالت قطعی جان کر پیش کیا جاتا ہے؟

41......اصول حدیث کے تحت خبر واحد، خبر شاذ اور خبر متواتر کیا ہے؟

42......مسلمات خصم کسے کہا جاتا ہے؟

43......قول نقل غیر کے پانچ آداب ہیں مرزا ناصر محمد اسماعیل کو گن کر آداب سنائیے؟

44......دوران بحث عجلت اور توقف کسے کہتے ہیں؟

45......سند اور شاہد میں کیا فرق ہوتا ہے؟

46......احقاق حق اور ابطال باطل کے کلامی معنی کیا ہیں؟

47......دلیل لمی اور دلیل انی کیا ہے؟

48......مناظرہ میں آخری بحث بیان کس کا ہوتا ہے۔ معلل اول کا یا معلل ثانی کا؟

49......مناظرہ میں معلل اول، معلل ثانی کے مشترکات بحث کیا ہیں؟

50......فیصل مناظرہ، جیوری سے کب مشاورت کر کے فتح وشکست اور فاتح مناظرہ کا اعلان کرتا ہے؟

مجاہد تحریک ختم نبوت حضرت قبلہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل جب مرزا ناصر احمد قادیانی پر علم جدل احسن کے قواعد کے مطابق تیزی کے ساتھ سوالات کر رہے تھے تو ایوان کی سپیشل کمیٹی مع اپنے چیئرمین کے حیران خاموش تھے کہ ستر سال کا بزرگ کس طرح مرزا ناصر احمد مرزائی پر گرج رہا ہے۔ حلقہ تنگ کر کے گرفت پہ گرفت کر رہا ہے اور مرزا ناصر کو پسینے آ رہے ہیں؟

اللہ شاہد ہے کہ ایک سناٹا تھا جو احمدیت و مرزایت کے گپ اندھیرے کو صاف کر کے صبح اسلام اور فتح اسلام کی خبر دے رہا تھا۔ خود قائد ایوان جناب ذوالفقار علی بھٹو، اسپیکر قومی اسمبلی جناب صاحبزادہ فاروق علی خان اور وفاقی وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ قائد حزب اختلاف مولانا مفتی محمود محرک انسداد مرزائیت بل، علامہ شاہ احمد نورانی، مولانا ظفر احمد انصاری، علامہ عبدالستار نیازی، علامہ شورش کاشمیری، بخ بخ لک یا اخی اسماعیل کی مل کر صدا بلند کر رہے تھے۔ مرزائی وفد پر اوس پڑ رہی تھی اور ایوان میں موجود تمام شیعہ سنی، اہل حدیث علمائے کرام کے چہرے جوش مسرت سے چمک رہے تھے کہ انشاء اللہ اب مسئلہ مرزائیت واحمدیت مکمل بے نقاب ہو کر اپنے انجام کو پہنچے گا اور عالم اسلام کے شیعہ، سنی، اہلحدیث مسلمان اس بے رحم نظریاتی کینسر سے ہمیشہ کیلئے میمون ومحفوظ ہو جائیں گے۔ ایوان کی سپیشل کمیٹی کے چیئرمین، اٹارنی جنرل کے بیانات آن دی ریکارڈ ہیں کہ اٹارنی جنرل نے تین بار مرزا ناصر احمد قادیانی کو متوجہ کیا متنبہ کیا کہ درج بالا سوالات کا جواب دیں لیکن مرزا ناصر احمد جواب نہ دے سکا۔ نہ ایوان کمیٹی کو مطمئن کر سکا۔

کھلا چیلنج = "ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین"

اب بھی کسی احمدی مرزائی، قادیانی مدعی علم میں کلامی جان ہے تو وہ اپنے مسلمات کی روشنی میں ان سوالات کا جواب قولاً تحریراً دے۔ نحن فی انتظار راجابتھم مع السلام۔ ایوان کی سپیشل کمیٹی کے سامنے مرزا ناصر احمد قادیانی اپنے وفد کے اراکین سمیت فبحت الذی کفر ام فبحت الکفار کا نمونہ بنا ہوا تھا اور ممبران اسمبلی ڈیسک بجا رہے تھے۔ ممبر قومی اسمبلی جناب حاکم علی زرداری، علامہ کوثر نیازی، علامہ شاہ احمد نورانی اور آغا السید عباس گردیزی، یا اللہ، یا رسول اللہ، یا علی کے نعرے لگوا رہے تھے۔ سوالات کا خلاصہ کرتے ہوئے مبلغ اعظم نے فرمایا۔

مرزا ناصر احمد بتاؤ

ایجاب وسلب کیا ہے؟ ایصال الی المطلوب کرتے ہوئے بحاث متکلم مناظر کن قواعد کلامیہ کی روشنی میں اپنے کلام میں ایجاز واطناب کرتا ہے ان سوالات کو سن کر۔ مرزا ناصر احمد قادیانی کی باختگی قابل دید تھی =

اور مرزا ناصر کے لئے نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کی کیفیت تھی =

پانچ منٹ کے مکمل وقفے کے بعد اٹارنی جنرل نے کہا۔ مرزا ناصر نہ مجاول ہے نہ مناظر لہٰذا خود علامہ محمد اسماعیل شیعہ مجتہد تعریف مناظرہ اور قواعد مناظرہ پر کھل کر روشنی ڈالے تاکہ بحث کے مسلمہ قواعد کی روشنی میں دلائل سن کر احقاق حق اور ابطال باطل کی منزل کی طرف بڑھا جائے لیکن مرزا ناصر ایک سوال کا بھی جواب نہ دے سکا اب بھی کسی مرزائی مدعی علم میں مطالعاتی جان ہے تو وہ ان سوالات کا جواب دے۔ یہ جدلی کلامی سوالات مکمل فنی اصطلاحات ہیں جن کی تشریح کیلئے مکمل کتاب چاہیے انشاء اللہ آمدہ جلد دوم میں مکمل تشریح پڑھیں۔ محقق خطیب تلمیذ مبلغ اعظم

ایوان کی سپیشل کمیٹی میں جرح جواب جرح کرتے ہوئے مرزائی نظریات وافکار پر مبلغ اعظم نے یہ سوالات کئے، جن کا جواب اس وقت سے تاحال مرزائی احمدی دنیا پر بطور قرض باقی ہے

☆......کیا کوئی جسمانی عیب رکھنے والا اور فاطر العقل بھی کسی دین دھرم کا رہنما ہو سکتا ہے؟

☆......کیا انگریز سرکار کا ادنیٰ ملازم ہادی حق نجات دھندہ انسانیت بن سکتا ہے؟

☆......احمدی مذہب کیا ہے؟

☆......احمدی مذہب کے ادلہ شرعیہ کیا ہیں؟

☆......مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ متضاد دعوے عقلاً نقلاً ماننا درست ہیں؟

☆......مرزا نے بیک سانس چار دعوے کیوں کیے ہیں؟

☆...... پہلا دعویٰ حجت حق ہوں نبی ہوں، دوسرا دعویٰ کہ مسیح موعود ہوں، تیسرا دعویٰ کہ مہدی برحق ہوں جس کی آمد کی ہر قوم منتظر ہے چوتھا دعویٰ کہ خدا ہوں؟

☆......الہامی نظریات میں ہر نبی معصوم ہوتا ہے۔ مرزا ناصر احمد خلیفہ مرزا قادیان، مرزا غلام احمد کی عصمت ثابت کرے۔

مرزا ناصر احمد، جناب اٹارنی صاحب میرا جواب یہ ہے

عصمت کلامی اصطلاح ہے جو سنی شیعہ متکلم علماء کی اختراع ہے۔ لہٰذا مرزائی مکتب میں مذہبی رہنما کا مطہر ہونا ضروری ہے۔

جواب الجواب از قبلہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل سابق دیوبندی

جناب اٹارنی اس فکری محلی طہارت ہی کو اسلامی مفکرین کیا خود اللہ نے قرآن میں موضوع بحث بنایا ہے۔ ملاحظہ ہو قران پاک کے پارہ نمبر 22 سورہ احزاب کی یہ آیت مقدسہ جس میں اللہ نے اپنے پیارے رسول عربی اور ان کی اہل بیت کی طہارت جسمانی وفکری کو کاملاً پیش کیا ہے۔ جس کے تمام سنی شیعہ معترف مومن ہیں۔

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیراً ۔(القران)

اس موضوع طہارت کو کلامی اصطلاح میں عصمت کہا گیا ہے۔

مرزا ناصر = بے قیمت باتیں کر کے جان چھڑانا چاہتا ہے لیکن میں اسے فرار نہ کرنے دوں گا۔

اٹارنی جنرل = مرزا غلام احمد قادیانی کے تیسرے خلیفہ کو وقت دیا جاتا ہے کہ وہ مسلم علماء کے مطالبہ پر عقلاً نقلاً مرزا کی عصمت طہارت ثابت کرے کیونکہ تمام پڑھے لکھے حضرات کو معلوم ہے کہ ہر دین دھرم، چاہے وہ ہندو، سکھ ہوں یا عیسائی بدھ یہودی سب کے سب اپنا ایمان ایقان رکھتے ہیں کہ ہر مذہبی رہنما معصوم ہوتا ہے۔ چاہے وہ براحما ہو یا گورو بدھ بکشو ہو دلالی لامہ الہامی ادیان کا نمائندہ، نبی رسول، خلیفہ، امام یا ولی وقت ہو۔

مبلغ اعظم نے = اٹارنی جنرل کی تائید میں نادر دلیل پیش کی

ارسطو یونانی فلاسفہ میں علم معقولات کا بانی مانا جاتا ہے۔ ارسطو کو علمی دنیا میں معلم اول تسلیم کیا گیا ہے جو دریا کے کنارے

کھڑے ہوکر درس منطق پڑھاتا تھا۔علم منطق کے اس بانی واضح سے جب سوال کیا گیا کہ علم منطق کا موضوع غایت کیا ہے تو اس سوال کے جواب میں ارسطو اور اس کے شاگردوں نے لکھا ہے کہ منطق کا موضوع = حضرت انسان کو خطائے فکری سے بچا کر فکر و نظر میں معصوم بنانا ہے۔علم منطق کے چھوٹے رسالے سے لیکر منطق کی اعلیٰ کتب کا سر نامہ یوں لکھا ہے۔

ملاحظہ ہو اصل عبارت کا متن

" المنطق الة قانونية تعصم مراة الذهن عن الخطاء فی الفکر "

تو جب علم معقول کی غایت۔عصمت فکر پیدا کرنا ہے جو مفاد انسانیت کے لئے دنیاوی امور میں لابدشیئی ہے۔تو جس الہامی فکر کا موضوع۔دونوں جہانوں کی بھلائی کو پانا ہے تو اس الہامی دین کا رہنما خطا کار ہوکر کیونکر دینی قیادت کر سکتا ہے؟ یا اس پر اعتماد کر کے زندگی کیسے گزاری جاسکتی ہے۔اور انسان غیر معصوم کے حکم کو مان کر مرضی خدا پا کر نجات کا کیسے مدعی بن سکتا ہے؟

حضرت قبلہ مبلغ اعظم کے اس استدلال قیم کی تمام بقیہ شیعہ سنی سلفی دیوبندی علماء نے ہاتھ اٹھا کر تائید کی کہ عصمت شرعی ضرورت اور الہامی مسئلہ ہے اگر مرزا قادیان واقعی نبی ہے تو اسے اپنی عصمت ثابت کرنا ہوگی اس تائید فکری و نظری کے بعد مناظر شیعہ حضرت قبلہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل نے بھرے ایوان میں ببانگ دھل اعلان فرمایا۔نبی' رسول' ہادی حق' حجت خدا' امام ولی وقت اپنے عصر کے تمام لوگ کیا پوری انسانیت کے لوگوں کے مقابلے میں علم و کردار کے اندر بلند اعلیٰ قابل نمونہ اسوہ حسنہ کا مالک معصوم ہوتا ہے صاحب علم و عرفان ہوتا ہے۔شجاع' مدبر حکیم ہوتا ہے۔

ملاحظہ ہو۔قران پاک کی گواہی۔جو اللہ کی آخری کامل کتاب ہے۔

یٰسین و القرآن الحکیم انک لمن المرسلین (سورہ یٰسین)

مرزا ناصر احمد قادیانی = ہاؤس کے مطالبہ پر عصمت مرزا قادیان ثابت کرے۔

اٹارنی جنرل = اگر مرزا ناصر احمد' عصمت مرزا غلام احمد ثابت نہ کرے گا تو اس کے بے علم کاذب ہونے کی دلیل ہوگی۔

بار بار اصرار کے باوجود مرزا ناصر احمد قادیانی نے کوئی معقول جواب نہ دیا۔

اٹارنی جنرل = مرزا ناصر احمد قادیانی اور اس کے وفد کے اراکین مرزا کی عصمت پر بات دلیل میں معذور ہیں لہٰذا خود شیعہ سنی' اہل حدیث علماء عقیدہ عصمت کو علم معقول و منقول کی روشنی میں بیان کریں تا کہ ایوان فیصلہ کرے کہ مرزا قادیان نبی نہیں' عادی بشر اور عاصی شخص تھا' اس کا دعویٰ غلط تھا۔

قومی ایوان کی سپیشل کمیٹی کے مطالبے پر مجاہد تحریک ختم نبوت علامہ محمد اسماعیل نے موضوع عصمت پر گفتگو فرمائی۔دلائل

عصمت ملاحظہ ہوں۔

جناب والا ہادی حق عالم معصوم ہوتا ہے عقل کامل کا مالک ہوتا ہے۔ شریعت کے حلال وحرام کو جاننے والا۔ خود اکمل حد تک شریعت کی حدود وقیود کا عامل ہوتا ہے۔ عصمت کے درجے پر فائز ہونے کی وجہ سے سہو ونسیان سے پاک ہوتا ہے۔ اس لئے تو عقلاً نقلاً پوری انسانیت کیلئے ماڈل آئیڈیل بن کر بشر عادی کی ہدایت کرتا ہے اور قولاً' عملاً' تقریراً ہادی نجات دھند ثابت ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو علم کلام کی روشنی میں عصمت کی تعریف عندالشیعہ والسنہ = موضوع عصمت مع عوارض ملاحظہ ہو۔

''موضوع' عصمت انبیاء''

الموضوع مایبحث عن عوارضاته ذاتية۔

ترجمہ = موضوع وہ ہوتا ہے جس کے عوارض ذاتیہ سے بحث کی جائے یعنی جو چیزیں موضوع سے متعلق ہوں ان کو نقد وجرح کے بعد پیش کیا جائے۔

تعریف عصمت ملاحظہ ہو۔

سوال = دینی قیادت کیسی ہونی چاہئے؟

جواب = اسلامی قیادت اول وآخر معصوم ہے۔

(2)...... معنی عصمت کیا ہے؟ لغت سے ثابت کریں؟

(3)...... عصمت کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

(4)...... معنی عصمت عندالمتکلمین کیا ہیں؟

(5)...... تعریف لطف وملکہ کیا ہے؟

(6)...... معصوم کا حقیقی تصور کیا ہے؟

(7)......شیعہ کے نزدیک عصمت کا عقیدہ کیا ہے؟

(8)......اشاعرہ اہل سنت کے نزدیک عصمت کیا ہے؟

(9)......دلائل عصمت انبیاء کیا ہیں؟

(10)......مرزائی عقیدہ عصمت کا انکار کیوں کرتے ہیں؟

تلک عشرہ کاملۃ۔

اسلامی قیادت معصوم ہے

انبیاء ورسل یہ وہ برگزیدہ ہستیاں ہیں جو دو صلاحیتوں سے متصف ہیں جو ان کے کامل ومکمل ہونے کی دلیل ہے۔ اپنے رب کریم سے پیغام لے سکتے ہیں اور خدا کی مخلوق تک پیغام پہنچا سکتے ہیں۔ خداوند عزوجل نے نبی ورسول کی ذات کو اپنے اعتماد کا مرکز قرار دیا ہے۔ اسی اعتماد یا بلا کم وکاست پیغام خدا پہنچانے کی گارنٹی (ملکہ) کو عربی لغت میں عصمت کہتے ہیں۔

عصمت کی تعریف۔ معنی عصمت از کتب لغت

ا۔ منجد صفحہ نمبر ۵۳۳ "المعاصی العصمۃ والمنع ملکۃ اجتناب المعاصی او الخطاء" ترجمہ۔ روکنا ملکہ ہے گناہ یا خطا سے بچنے کا

۲۔ صراح صفحہ نمبر ۴۷۶ "عصمۃ بالکسر باز داشتن عصمہ اطعام ای منعہ من الجوع ونگاہ داشتن از گناہ کسی را یقال عصمۃ عصمۃ بالکسر روکنا، جیسے کہا جاتا ہے طعام نے اس کو بھوک سے روک دیا۔ اور گناہوں سے یا کسی خوف سے بچانے کے معنی میں بھی آتے ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے عصمۃ فاتعصم۔ میں نے اسکو بچایا وہ بچ گیا۔

۳۔ غیاث اللغات صفحہ نمبر ۲۹۸ "عصمت بالکسر باز داشتن خود را از گناہ و بالفتح خطا است از بحر الجواہر ومزیل و باصطلاح اطلاق ایں لفظ بر پاکیست کہ از ابتداء وجود تا انتہا عمر گناہ کبیرہ خصوصاً زنا نکردہ باشد۔

لفظ عصمت بالکسر صحیح ہے اور بالفتح خطاء ہے۔ اس کے معنی اپنے آپ کو گناہ سے باز رکھنا ہے جیسے کہ بحر ظواہر اور مزمل میں ہے۔

عصمت کے اِصطلاحی معنی

اصطلاح میں اس لفظ کا اطلاق پاکیزگی پر کیا جاتا ہے کہ ابتدائی وجود سے انتہائے عمر تک گناہ کبیرہ نہ کیا ہو۔ خصوصاً زنانہ کیا ہو۔

منتہی الارب جلد نمبر ۳ صفحہ ۱۶۸ ۔

۴۔ عصمۃ بالکسر گردن بند حمیل ونگاہ داشتن از گناہ خوف کسے را۔ عصمۃ بالکسر گردن اور حمیل کو کہتے ہیں اور اس کے معنی کسی کو گناہ یا خوف سے بچانے کے بھی ہیں۔

۵۔ قاموس جلد نمبر ۴ صفحہ ۱۵۱ مطبوعہ مصر۔

والعصمۃ بالکسر المنع والقلاوۃ ۔یعنی روکنا اور گردن بند۔

مندرجہ بالا تعریفات سے معلوم ہوا کہ لغت عام میں عصمت کے معنی مطلق روکنے یا گناہ سے بچانے کے ہیں۔

۶۔ شیعہ کی لغت خاص مجمع البحرین باب الیم میں ہے کہ

وعصمه الله للعبد منعه من المعصيته والمعصوم المتنع من جميع محارم الله كما جائت به الروايته عن علی

اہلسنت کے بعض فقہا نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ

من ذهب الى عصمه الانبياء عن المعاصى فهو كافر لانه رد النصوص كقوله تعالى وعصىٰ آدم ربه فغوى واستدلال بعضهم على كفر الشيعة۔

کہ جو شخص نبیوں کے گناہوں سے معصوم ہونے کا قائل ہوا وہ کافر ہے کیونکہ اس نے وعصیٰ آدم ربہ فغوی جیسی نصوص کا رد کیا ہے ۔اور بعض فقہاء نے اسی عصمت آنبیاء کے عقیدے پر سے شیعوں کے کفر پر استدلال کیا ہے۔ الخ، سبحان اللہ،

ذرا شیعہ کے کفر کی وجہ بھی ملحوظ خاطر رکھیے کہ آنبیاء علیھم السلام کے صرف معصوم ماننے کی بنا پر بعض لوگوں نے ان کو کافر لکھ دیا ہے۔ سچ ہے

بجرم عشق توام میکشند و غوغایست
تو نیز برسر عام آنکہ خوش تماشا ایست

صاحب نبراس نے آخر اسی صفحہ نمبر ۴۵۴ پر اس کے ساتھ ہی یہ لکھ دیا ہے۔ کہ صحیح مذہب یہی ہے کہ انبیاء علیھم السلام کو معصوم مانا جائے اور وہ معصوم ہیں مگر اس عقیدہ سے شیعہ امامیہ کی موافقت کا الزام عائد ہوتا ہے۔ مگر اسکی پرواہ نہ کرنی چاہئے۔ کتاب نبراس صفحہ نمبر ۴۵۴ عربی

قلت فهذا العصمة مذهب الشيعة قلت اولاً لا باس فی الاتفاق الاتفاقی اذا مقصود المشائخ اتباع الحق لا وفاق الشیعة۔

کہ اگر یہ کہ انبیاء علیہم السلام کو من کل الوجوہ معصوم ماننے سے شیعہ کی موافقت لازم آتی ہے تو اولاً میں یہی کہوں گا کہ اس اتفاق اتفاقی کی کوئی پرواہ نہ کرنی چاہئے کہ بزرگوں کا مقصود اتباع حق ہے نہ کہ شیعوں کی موافقت۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام کو من کل الوجوہ معصوم ماننا قبل نبوت اور بعد نبوت صرف اور صرف شیعوں کا عقیدہ ہے باقی اگر کسی نے تسلیم کیا تو یہ شیعہ کی موافقت ہے۔

دلائل عصمت انبیاء از قرآن مجید فرقان حمید

ا۔ دلیل اول

اگر انبیاء علیہم السلام سے گناہ صادر ہو جائے تو انکی فرمانبرداری اطاعت حرام ہو جائیگی کیونکہ معصیت میں اتباع منع ہے۔ حالانکہ انبیاء کا اتباع واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ۔ (القرآن)

کہہ دواے نبی معظم کہ اگر اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری اطاعت کرو۔ خدا تمہیں اپنا محبوب بنائے گا۔

الحسین الامام منالا یکون الا معصوم ولیست العصمته فی ظاهر الخلقیة فتعرف قبل فی معنی المعصوم قال المعتصم بحبل الله وحبل الله هو القرآن لا یفترقان الی یوم القیامة والامام یهدی الی القرآن والقرآن یهدی الی الامام ذالك قوله تعالٰی ان هذا القرآن یهدی للتی هی اقوم۔

ترجمہ:۔ خدا کے کسی بندے کو معصوم کرنے کے معنی اس کو گناہ سے باز رکھنا ہے اور شیعہ کے نزدیک معصوم وہ ہے جو خدا کی تمام حرام کردہ چیزوں سے بچ جائے۔ جیسا کہ روایت میں آیا ہے کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ ہم اہل بیت سے معصوم کے سوا کوئی امام نہیں ہوتا اور عصمت ظاہر خلقت یعنی ظاہری بدن میں تو نہیں ہوتی کہ ہر شخص ظاہر نظر سے دیکھ لے عرض کیا گیا کہ یہ قرآن مضبوط کی طرف ہدایت کرتا ہے فرمایا راہ اقوم سے مراد امام ہے کیا معنی ہیں معصوم کے ''فرمایا اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے والا اور حبل اللہ یعنی رسی سے مراد قرآن مجید ہے۔ قرآن اور امام دونوں قیامت تک جدا نہیں ہو سکتے۔ امام قرآن کی طرف ہدایت کرے گا۔ اور یہی معنی میں قول خداوند عزوجل ہے۔ ان هذا القرآن یهدی للتی هی اقوم۔

معنی عصمت عندالمتکلمین

منهم من قال ان المعصوم یختص فی بدنه ونفسه بخاصة یقتضی امتناع اقدامه علی المعصیة ومنهم من

قال ان العصمة هو القدرة على الطاعة وعدم القدرة على المعصية وهو قول الى الحسن البصرى فمنهم من فسرها بانه الامر الذى يفعله تعالى بالعبد من الطاف المقربة الى الطاعات التى يعلم معهما المعاصى وآخرون قالوا العصمة لطف يفعله الله بصاحبها لا يكون ومعه داع الى ترك الطاعته وارتكاب المعصية واسباب هذا اللطف امور اربعة احدها ان يكون نفسه او خاصية يقتضى ملكة مانعة من الفجور وهذه الملكة مغائير للفعل۔

الثانى :۔ ان يحصل له علم بمثالب المعاصى ومناقب الطاعات۔

الثالث :۔ تاكيد هذه العلوم تتابع الوحى اوالحام من الله تعالى۔

الرابع :۔ مؤاخذته على ترك الاولى بحيث يعلم انه لا يترك مهملابل يقيق عليه الامر فى غير الواجب من الامور فاذا اجتمعت هذه الامور كان الانسان معصوماً ومنهم من فسرها بانه ملكة نفسانية لا يصدر عن صاحبها معها المعاصى ۔ حاشیہ شرح تجرید صفحہ نمبر ۴۷۴ ایران۔

متکلمین میں سے بعض کا قول ہے کہ تحقیق معصوم وہ ہوتا ہے جس کے بدن یا نفس میں کوئی خاصہ ہو جو گناہ پر اقدام کرنے سے روکنے کا تقاضا کرتا ہو۔ بعض کا خیال ہے کہ عصمت قدرت بر طاعت اور عدم قدرت بر معصیت کا نام ہے اور یہ قول حسن بصری کا ہے۔ بعض نے یہ تعریف کی ہے کہ عصمت اللہ تعالیٰ کا وہ لطف ہے جو بندے کو ان اطاعت کے قریب کر دیتا ہے جن کے ساتھ بندہ معاصی کی حقیقت کو جان لیتا ہے۔

بعض نے اسکی تفسیر یوں کی ہے کہ عصمت خدا کا وہ لطف ہے کہ جس پر ہو جاتا ہے اس کے لئے ترک اطاعت اور ارتکاب معصیت کے اسباب ختم ہو جاتے ہیں۔ اور اس لطف کے اسباب چار امور ہیں۔

الاول :۔ صاحب عصمت کے نفس یا بدن میں ایک خاصیت پیدا ہو جاتی ہے جس سے ملکہ گناہ سے رکنے کا پیدا ہوتا ہے اور یہ ملکہ فعل کے علاوہ ہے۔

الثانی :۔ اس کو گناہوں کی برائیوں کا اور اطاعت کی اچھائیوں کا پورا علم حاصل ہو۔

الثالث :۔ متواتر اللہ کی وحی یا الہام سے ان علوم کی تائید ہوتی رہتی ہے۔

الرابع :۔ ترک اولیٰ پر بھی مواخذہ ہو جائے تا کہ معصوم اپنے آپ کو آزاد تصور نہ کرے بلکہ غیر واجب میں بھی اس پر مواخذہ رہے۔

پس جب یہ امور انسانی میں جمع ہو جائیں تو وہ معصوم ہوتا ہے بعض نے عصمت کی تعریف یہ کی ہے کہ وہ ایک ملکہ نفسانیہ ہے جس کے صاحب سے گناہ سرزد نہیں ہوتے۔

تعریف لطف وملکہ

ان عبارات کے ترجمہ میں دو خاص اصطلاحیں آگئی ہیں۔ان کی وجہ سے شاید عام قارئیوں کومضمون سمجھنے میں مشکل ہو۔لہٰذا انکی تعریف کا بیان ضروری۔"اللطف التوفیق" صراح صفحہ نمبر ۳۵۹ شرح تجرید اللطف ما یقرب العبد الی الطاعة ویبعد عن المعصیة بحیث لا یودی الی الالجاء۔ کہ لطف خداوند تعالیٰ کی اس توفیق کا نام ہے جو بندے کواطاعت کے قریب اور گناہ سے دور کر دے بغیر مجبور کرنے کے۔معلوم ہوا عصمت میں توفیق خداوندی ماتحت اسباب مقرب الی الطاعۃ تومکمل کر دیے جاتے ہیں مگر صاحب عصمت مجبور نہیں ہوتا۔ بلکہ قدرت علی المعصیت باقی رہتی ہے۔مگر صاحب عصمت خود اپنے اختیار سے اجتناب کرتا ہے بنابریں اسکا ثواب بھی ہوتا ہے۔یہی مذہب شیعہ ہے۔شرح تجرید علم الکلام۔از شیخ طوسیؒ۔

معصوم کا حقیقی تصور

معصوم کا عمومی تصور یہ ہے کہ وہ پیدائشی معصوم ہوتا ہے۔جس کا مطلب یہ بتایا جاتا ہے کہ معصوم گناہ کا ملکہ ہی نہیں رکھتا اگر فی الواقع معصوم ایسا ہے تو اس کی پاکدامنی میں اسکا کوئی کمال نہیں کیونکہ اگر کوئی گناہ ہی نہ کر سکے تو اسکا گناہ سے بچے رہنا کوئی خوبی نہیں۔لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں ہے۔ہم شیعہ امامیہ جنہیں معصوم مانتے ہیں۔وہ ایسے معصوم ہیں کہ اختیار وطاقت رکھتے ہوئے بھی اپنی زندگی کو گناہ سے آلودہ نہیں کرتے۔اور اسکی وجہ انبیاء وائمہ معصومین کا علم ویقین ہے۔وہ ہر چیز اور عمل کے حسن وقبح سے اپنی خداداد علم وبصیرت کے تحت واقف وشناسا ہیں۔لہٰذا وہ معصیت سے دور ہیں۔اور یہ حقیقت عصمت عقلاً بھی سمجھ میں آسکتی ہے۔

کسی صاحب خرد کو اگر کسی عمل کی بھلائی وافادیت سے آگاہی ہو جائے تو وہ اسے ترک نہیں کر سکتا۔اسی طرح اس عقلمند کو کسی عمل کی قباحت اور برائی اس کے سامنے کھل جائے تو وہ اسے اختیار نہیں کر سکتا۔بالکل اسی طرح ہمارے انبیاء اور ائمہ معصومین پر خدا کے دیئے ہوئے علم سے دنیا کی ہر چیز کی اچھائی وقباحت ان پر آشکارا ہے۔لہٰذا وہ ایسا فعل اختیار وطاقت کے ہوتے ہوئے اس علم لدنی کی بناء پر برضا ورغبت نہیں کرتے جس سے مخالفت خدا ہو۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے نزدیک دین کی بنیاد علم ومعرفت ہے۔اندھی تقلید نہ ہے۔

تعریف ملکہ

الکیفیة النفسانیة ان کانت راسخة سمیت ملکة وان کانت غیر راسخة سمیت حالا۔ (قوشجی شرح تجرید صفحہ نمبر ۳۲۹) کہ کیفیت نفاسیہ اگر راسخ فی النفس ہو جائے تو اسکا نام ملکہ ہے اور غیر راسخ کو حال کہتے ہیں۔حال اتر جاتا ہے اور زائل ہو جاتا ہے۔ملکہ کے لئے دوام شرط ہے۔جیسا کہ محقق دوانی نے اپنے رسالہ تحقیق میں معنی عدالت میں فرمایا ہے۔دیکھو احقاق الحق صفحہ نمبر ۵۲۷ معلوم ہوا عصمت حال نہیں بلکہ ملکہ ہے جس میں دوام ہوتا ہے۔پس صاحب عصمت صغیرہ وکبیرہ گناہ سہو ونسیان

سے پاک ہوتا ہے۔ معصومین علیہم السلام کی نسبت قرآن واحادیث میں جہاں جہاں یہ لفظ آئے ہیں وہ مجاز نہیں ہیں۔

کتب شیعہ میں عصمت کی بحث علم کلام میں اس لئے آئی ہے کہ شیعہ کے نزدیک انبیاء، ائمہ طاہرین علیہم السلام معصوم ہیں۔ جیسا کہ شرح تجرید باب نبوت صفحہ نمبر ۴۹۲ کہ ان کے لئے عصمت شرط ہے۔

یجب فی النبی العصمة لیحصل الوثوق بافعاله واقواله ویحصل الغرض من البعثة اور نبی واجب عصمت ہوتا ہے۔ تاکہ اس کے افعال اور اقوال پر وثوق ہو جائے۔ اور یہی بعثت انبیاء غرض ہے۔ اور عصمت امام کی نسبت شرح تجرید صفحہ نمبر ۴۷۴ پر ہے۔

وامتناع التسلسل یوجب عصمته ولانه حافظ للشرح ۔کہ امتناع تسلسل امام کی عصمت کے وجوب کی دلیل ہے اور اس لئے بھی کہ امام حافظ شریعت ہوتا ہے اور اگر حافظ ہی غیر معصوم ہوگا تو حفاظت کیسے ہوگی اور اس لئے بھی کہ تسلسل محال ہے اور اگر سبھی غیر معصوم ہوں اور کہیں بھی یہ سلسلہ نہ رکے تو تسلسل لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔

عصمت کے معنی

لغت میں فسخ کرنا اور روکنا ہے گناہ سے منجد صفحہ نمبر ۵۳۲ جیسا کہ گذر چکا ہے اور اصطلاح میں دو تعریفیں کی گئی ہیں۔

تعریف اول احدهما عدم خلق الله الذنب فی العبد فعلی هذا یکون للمعصوم من لا یخلق فیه ذنب وغیر المعصوم من خلق فیه الذنب فیکون مساویا للمذب بالفرورة ۔

یعنی ان میں سے ایک تو خدا کا بندے میں گناہ کا پیدا ہی نہ کرنا ہے پس اس تعریف پر معصوم وہ ہوگا جس میں گناہ پیدا ہی نہ کیا گیا ہو۔ اور غیر معصوم وہ ہوگا جس میں گناہ پیدا کیا گیا ہو۔ پس غیر معصوم گناہگار کے مساوی بالفرورة ہو جائیگا۔

عصمت کی دوسری تعریف

ثانیهما ملکةٌ نفسانیة تمتع فی المعاصی، نبراس صفحه ۵۲۲۔

کہ وہ ایک ملکہ ہے جو بندے کو گناہ سے منع کرتا ہے۔ اور پہلی تعریف کی تائید حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ حضور اکرم نے فرمایا المعصوم من عصمه الله معصوم وہ ہے جس کو خداوند عزوجل گناہ سے بچائے۔ مشکوٰۃ صفحہ نمبر ۳۲۱۔

عقیدہ شیعہ درباب عصمت انبیاء

ذهب الامامیه کافة الی ان الانبیاء معصومون عن الصغائر والکبائر منذهون من المعاصی قبل النبوة وبعدها علی سبیل العمد والنسیان۔ کشف الحق، از علامه حلی بحواله حدیقه سلطانیه باب نبوت ۔ شیعہ

امامیہ بالاتفاق اس طرف گئے ہیں کہ نبی معصوم ہوتے ہیں گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ سے اور پاکیزہ ہوتے ہیں تمام معاصی سے قبل نبوت اور بعد نبوت ان سے عمداً سہواً کبھی گناہ سرز نہیں ہوتا۔ اور شرح مواقف صفحہ نمبر ۶۸۹ میں بھی یہی لکھا ہے۔ وقالت الروافض لا یجوز علیهم صغیرة ولا کبیرة لا عمداً ولا سهواً ولا خطاءً فی التاویل بل هم مبرؤن عنها قبل الوحی فکیف بعدالوحی۔ روافض یہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی ذات میں گناہ صغیرہ اور گناہ کبیرہ جائز نہیں نہ عمداً نہ سہواً اور انبیاء تاویل میں بھی خطاء نہیں کرتے۔ بلکہ وہ قبل وحی بھی مبرہ اور منزہ ہوتے ہیں اور بعد وحی تو انکا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اشاعرہ کے عقائد در بارہ عصمت

نبراس میں لکھا ہے صفحہ نمبر ۴۵۴ پر کہ ہمارے ہاں عصمت انبیاء میں اختلاف ہے کہ قبل نبوت معصوم تھے یا بعد نبوت گناہ صغیرہ سے یا کبیرہ سے عمداً سہواً...... عصمت انبیاء کا عقیدہ اور اہل سنت تفسیر کبیر جلد نمبر ۸ صفحہ نمبر ۴۲۴ مطبوعہ مصر نبی اکرم قبل اعلان نبوت معصوم نہیں تھے بلکہ معاذ اللہ کافر تھے۔ تفسیر کبیر مصنفہ فخر الدین رازی کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

فاعلم ان بعض الناس ذهب الی انه کان کافر افی الاول الامر ثم هداه الله وجعله نبیا قال الکلبی وجدك ضالاً یعنی کافراً فی قوم ضلال فهداك الله للتوحید وقال السدی کان علی دین قومه اربعین سنةً وقال مجاهد وجدك ضالاً عن الهدی فهداك لدینه۔

یعنی علمائے اہل سنت سے بعض لوگ اس طرف بھی گئے ہیں کہ حضور اکرمؐ ابتدائے عمر میں کافر تھے۔ (معاذ اللہ) پھر اللہ نے آپ کو ہدایت کی اور نبی بنایا۔ اور کلبی نے کہا ہے کہ وجدک ضالاً کا مطلب یہ ہے کہ خدا نے حضورؐ کو قوم گمراہ میں کافر پایا۔ پس توحید کی ہدایت کی اور سدی کا قول ہے کہ حضورؐ چالیس سال تک اپنی قوم کے دین پر ہی تھے اور مجاہد نے کہا ہے کہ وجدک ضالا کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہدایت سے گمراہ پایا معاذ اللہ۔ پس اپنے دین کی ہدایت کی۔

۲۔ دلیل دوم

اگر انبیاء علیہم السلام گنہگار تسلیم کیے جائیں تو انکی شہادت کا مردود ہونا لازم آئے گا۔ کیونکہ فاسق کی شہادت مردود بالا جماع ہے اور قول باری تعالیٰ ہے کہ ان جائکم فاسق بنباء فتبینوا کہ اگر فاسق کوئی خبر لائے تو اچھی طرح تحقیق کر لو بلا تحقیق تا مت قبول کرو۔ چونکہ لازم باطل ہے پس ان کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ بھی ہے کہ جس کی شہادت (گواہی) دنیا کے امور میں نا قابل قبول ہو گی اسکی دین قیم میں کیسے گواہی قبول کی جائے گی۔

۳۔ دلیل سوئم

اگر انبیاء علیہم السلام سے گناہ سرزد ہونا تسلیم کرلیا جائے تو ان پر زجر اور توبیخ کرنے کا جواز بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ کیونکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہے۔ اور اس سے انبیاء کو ایذا پہنچے گی۔ اور انکو ایذاء پہنچانا حرام ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ان الذین یوذون اللہ ورسولہ الخ تحقیق وہ لوگ جو اللہ اور رسول کو ایذا پہنچاتے ہیں وہ ملعون ہیں۔

۴۔ دلیل چہارم

اگر معاذ اللہ ان کو گنہگار تسلیم کرلیا جائے تو ان کا مرتبہ عوام سے بھی نیچے گر جائے گا۔ اور ان کو دوگنا عذاب ہوگا۔ کیونکہ اعلیٰ مرتبہ ہو کر گناہ کرے تو عقلاً ونقلاً سخت عذاب کا مستحق ہے۔ جیسا کہ ازواج النبی کو حکم ہے۔

یا نساء النبی لستن کاحدٍ من النساء من یات منکن بفاحشۃ مبینۃٍ یضاعف لها العذاب۔

اے نبی کی بیویوں تم دوسری عورتوں کی مثال نہیں ہو اگر تم میں سے کسی نے برائی کی تو اس کو دوگنا عذاب ہوگا۔

۵۔ دلیل پنجم

اگر انبیاء علیہم السلام کو مرتکب معاصی مان لیا جائے تو ان کو عہد نبوت نہیں مل سکے گا۔ کیونکہ فرمان رب العزت ہے لا ینال عهدی الظالمین۔ ،اور نبوت سے بڑا کوئی عہدہ نہیں لہٰذا انکا معصوم ہونا ضروری ہے۔

۶۔ دلیل ششم

اگر انبیاء کو غیر معصوم تسلیم کیا جائے تو وہ غیر مخلص ماننے پڑیں گے کیونکہ گناہ اغوا شیطانی کا نتیجہ ہے اور شیطان کا اغواء غیر مخلص پر ہی ہو سکتا ہے۔ مخلص پر اسکا تسلط ہی نہیں ہے جیسا کہ قول باری تعالیٰ ہے۔ القرآن۔

قال رب فانظرنی الی یوم یبعثون۔ قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم قال رب بما اغوتینی لازئینن لهم فی الارض ولا غوینهم اجمعین الا عبادك منهم المخلصین۔

شیطان نے کہا میں تیرے تمام بندوں کو گمراہ کرونگا سوائے مخلص کے تو انبیاء کے سوا اور کون مخلص ہوگا۔

۷۔ دلیل ہفتم

ولقد صدق علیهم ابلیس ظنه فاتبعوه الا فریقاً من المومنین (القرآن الحکیم) اور ابلیس نے ان پر اپنا ظن سچا کردیا کہ وہ ابلیس کی تابعداری کرنے لگے سوائے ایک فریق مومنین کے۔

اگر فریق مومنین سے مراد انبیاء کا گروہ ہے تو انکی عصمت ثابت ہوگی اور یہی مطلوب ہے اگر غیر انبیاء ہیں تو انبیاء کی عصمت فریق اولیٰ ثابت ہوگئی ورنہ انبیاء پر تفصیل غیر کا قائل ہونا پڑے گا۔

۸۔ دلیل ہشتم

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی مذمت کی ہے جو خود مرتکب گناہ ہو کر لوگوں کو امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتے ہیں۔ جیسے ارشاد باری تعالیٰ ہے اتـامرون الناس بالبر وتنسون انفسکم (القرآن) کہ تم لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنی جانوں کو بھولتے ہو۔ لہٰذا نبیؑ ایسا نہیں ہو سکتا کہ خود تو گنہگار رہو اور لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا پھرے۔ ایسا خلاف عقل و نقل ہے۔

۹۔ دلیل نہم

خداوند تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کے حق میں فرمایا ہے کہ انھم کانوا یسارعون فی الخیرات کہ وہ نیکیوں میں بہت جلدی کرتے تھے۔ یہاں لفظ خیرات پر الف لام داخل ہے جو مفید عموم ہے اس سے تمام نیک کام ثابت ہوتے ہیں لہٰذا انبیاء علیہم السلام سے تمام امور خیر ہی سرزد ہوں گے۔

۱۰۔ دلیل دہم

ثم اورثنـا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا سے ثابت ہے کہ وارثان کتاب اللہ مصطفیٰ ہیں۔ جو کہ اللہ کے چنے ہوئے ہوتے ہیں۔ خدا ناقص اور مرتکب معاصی کو اپنا پسندیدہ نہیں بناتا۔ کیونکہ وہ عالم اور قادر ہے۔

عصمت انبیاء سے متعلق شیعہ سنی نقطہ نظر پیش کر دیا گیا ہے حق پہچاننا صاحب عقل پر موقوف ہے۔

تـلـك عشرة كاملة فاتوا برهانكم ان كنتم صادقين۔ اسی لئے تو انبیاء و رسل کو معصوم ماننا عقائد اسلامی میں شامل ہے خدا کی اطاعت کے بعد رسول کی اطاعت کو ہر مسلمان و مومن کے لئے فرض قرار دیا گیا ہے ہم اطاعت خدا کے بعد اطاعت رسول کی حکمت کو ان لفظوں میں بیان کریں گے۔

عصمت کا عقلی پہلو

انسان جوضدین کا مجموعہ ہے آگ، ہوا، پانی اور مٹی۔ان عناصر کے طبعی اور جوہری اختلاف کے سبب انسان ہر وقت لغزش کر سکتا ہے۔اپنے مفاد کے حصول کی خاطر دوسروں کونقصان پہنچا سکتا ہے اس لئے ایسا قائد ورہبر ہو جو انسان کے مزاج کے ظاہری اور باطنی ردعمل کی اصلاح کرے یہی اصلاح بعد میں انسان کو پختہ اور مثالی بنادے۔ نبی یا رسول انسانوں کو تعلیمات الٰہی کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم دیتا ہے۔تعلیمات اسلامی خالق حقیقی کے وہ احکامات ہیں جو اس نے اپنی مخلوق کی فکری و عملی اصلاح کے لئے مصاحف اور کتب کی صورت میں بذریعہ وحی انبیاء پر نازل کئے یہی وجہ ہے کہ دین اسلام میں نبی رسول کے مقام ومرتبہ کو اتنا بلند واعلیٰ پیش کیا گیا ہے کہ انبیاء ورسل کے فرامین کے سامنے کوئی مسلمان حجت تک نہیں کرسکتا۔حتی کہ رسول کی اطاعت کے اداب بتلاتے ہوئے قرآن نے یوں فرمایا کہ لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی اپنی آواز کو رسول کی آواز سے بلند مت کرو۔قرآن پاک میں بار بار اس حکم کو دوھرایا گیا ہے کہ اللہ کی اطاعت کے بعد تم پر رسول کی اطاعت فرض ہے۔رسول مومنوں کی جان و مال اور اولاد پر حاکم اور متصرف ہے جس نے حکم رسول کو ٹھکرانے کی کوشش کی یا پھر حکم رسول کی اطاعت میں روڑے اٹکائے وہ مرتد دین اسلام اور شیطان ٹھہرا۔جیسے کہ قرآن فرماتا ہے۔

''حکم، تمنا یا آرزو رسول میں جو مداخلت کرے وہ شیطان ہے''۔

وما ارسلنا من قبلك من رسول ولا نبی الا اذا تمنیٰ القی الشیطن فی امنیته فینسخ الله ما یلقی الشیطٰن ثم یحکم الله ایته والله علیم حکیم۔ یجعل ما یلقی الشیطن فتنته للذین فی قلوبهم مرض والقاسیة قلوبهم وان الظلمین لفی شقاق بعید ولیعلم الذین اوتو العلم انه الحق من ربك فیو منوابه فتغیت له قلوبهم۔ وان الله لهاد الذین امنوا الی صراط مستقیم۔ ولا یزال الذین کفروا فی مریته منه حتی تاتیهم الساعته بغتةً وتاتیهم عذاب یوم عقیم (پاره نمبر ۰سوره مبارکه حج آیه نمبر ۵۱تا۵۵)۔

اے میرے رسولؐ ہم نے تو آپ سے پہلے جب بھی کوئی رسول اور نبی بھیجا تو یہ ضرور ہوا کہ جس وقت اس نے (تبلیغ احکام) کی آرزو کی تو شیطان نے اسکی آرزو میں لوگوں کو بہکا کر خلل ڈال دیا۔پھر جو وسوسہ شیطان ڈالتا ہے خدا اسے میٹ دیتا ہے۔پھر اپنے احکام کو مضبوط کرتا ہے اور خدا تو بڑا علیم ہے حکیم (دانا ہے) اور شیطان جو وسوسے ڈالتا بھی ہے تو اس لئے تا کہ خدا اسے ان لوگوں کی آزمائش (کا ذریعہ) قرار دے جن کے دلوں میں (کفر کا) مرض ہے اور جنکے دل سخت ہیں اور بے شک یہ ظالم (مشرکین) پرلے درجے کی مخالفت میں پڑے ہیں۔اسی لئے تا کہ جن لوگوں کو (کتب سماوی) کا علم عطا ہوا ہے وہ جان لیں کہ یہ (وحی) بے شک تمہارے پروردگار سے ٹھیک ٹھاک نازل ہوئی ہے۔پھر یہ خیال کر کے۔اس پر وہ ایمان لائیں۔پھر ان کے دل خدا کے سامنے عاجزی

کریں۔ اور اس میں تو شک ہی نہیں کہ جن لوگوں نے ایمان قبول کیا۔ انکو خدا سیدھی راہ تک پہنچا دیتا ہے۔ اور جو لوگ کافر ہو بیٹھے وہ تو قرآن کی طرف سے ہمیشہ شک ہی میں پڑے رہیں گے۔ یہاں تک کہ ایکا یک قیامت ان کے سر پر آ موجود ہو۔ (یوں کہو) کہ ان پر ایک سخت منحوس دن کا عذاب نازل ہو۔

قرآن مجید دین اسلام کا آئین ہے

اس آئین مقدس میں مقام و مرتبہ نبی یا رسول کے بارے میں واضح احکامات موجود ہیں۔ مندرجہ ذیل آیات پر غور فرماویں۔ **وما اتکم الرسول فخذوه وما نهی کم عنه فانتهوا** جو کچھ تمہیں اللہ کا رسول دے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔

ماکان لمومن ولا مومنة اذا قضی الله ورسوله امراً ان یکون لهم الخیرة من امرهم۔ کسی مومن اور مومنہ کے لئے یہ زیبا ہی نہیں کہ جب خدا اور اسکا رسول کسی امر کو طے کر دیں تو پھر وہ اس میں اپنی رائے کو داخل دے۔

ما انزلنا علیك الکتاب الاتبین لهم الذی اختلفوا فیه اے رسول ہم نے تجھ پر قرآن صرف اس لئے نازل کیا ہے کہ تو خود بیان کر دے وہ باتیں جن میں لوگ اختلاف رکھتے ہیں گویا اختلافات رفع کرنا رسول کا کام ہے۔ اسی طرح ہر نبی علم کی بدولت اپنے اپنے زمانے میں لوگوں کے اختلافات کو دور کرتا رہا۔

ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلالاً بعیداً۔ جس نے اللہ اور اسکے رسول کی نافرمانی کی وہ کھلا گمراہ ہے۔

وما ارسلنا من رسول الالیطاع باذن الله ومن یطع الرسول فقد اطاع الله اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اللہ حکم ہے کہ اس کی اطاعت کرو جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔

فلا وربك لا یومنون حتی یحکموك فیما شجر بینهم ولا یجدوا فی انفسهم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیماً۔ اے میرے رسول اگر کوئی شخص اپنے اختلافات کا فیصلہ تیرے سپرد نہ کرے یا سپرد کرنے کے بعد تیرا فیصلہ اسے ناگوار معلوم ہو تو تیرے پروردگار کی قسم ایسا شخص ہرگز صاحب ایمان نہیں ہو سکتا۔

اللہ کا رسول۔ اسلامی تعلیمات پر پابندی کا حکم دینے کے ساتھ خود بھی احکامات ربانی پر عمل کر کے دکھلائے گا۔ تاکہ آئندہ نسلیں نبی یا رسول کی اسوہ حسنہ کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی کو اسلام کے مطابق بنا سکیں۔ اس لئے ارشاد رب العزت ہوا کہ رسول کی اطاعت کرو۔ یہی وہ مرکز ہدایت ہے جس کے قول و کردار سے ہدایت کے سرچشمے پھوٹتے ہیں۔ رسول معظم ہر شخص کی اصلاح اسکی صلاحیت کے مطابق کرے گا جس سے قوانین عدل وانصاف باقی رہیں گے۔ رسول ظالم کو ظلم سے روکے گا۔ مظلوم کی دادرسی فرمائے گا۔ صاحب دولت لوگوں کو حکم دے گا کہ آپ کے مال جسے قرآن نے خیر کثیر سے تعبیر کیا ہے اس مال حلال میں تیرے جیسے گوشت پوست رکھنے والے غرباء

مساکین کمزور و بیمار اور مسافروں کا حق ہے۔ قرآن میں آتا ہے **وفی اموالکم حق للسائل والمحروم** کہ آپ کے مال میں غریبوں اور دل شکستہ لوگوں کے حقوق ہیں۔ ان زریں اصولوں پر عمل کرنے سے ایک تو باہمی ہمدردی کا جذبہ پروان چڑھے گا ساتھ ہی انسانی معاشرہ امن وامان اور خوشحالی کا گہوارہ بن جائے گا۔

خداوند عزوجل نے کائنات کے مختلف حصوں اور علاقوں میں بکھری ہوئی انسانیت کی ہدایت کے لئے مختلف علاقوں اور قریوں میں انبیاء ورسل کو بھیج کر انکی ہدایت کا سامان کردیا۔ تا کہ ہر نبی اپنی قوم میں انکی زبان میں احکامات خداوندی پہنچا سکے۔ القرآن الکریم **وما ارسلنا من رسول الابلسان قومه لتبین لهم۔**

سلسلہ نبوت کے ختم ہوجانے کے بعد اسلامی ریاست کا قائد بحکم خدا خلیفہ وامام ہوگا جو نبی کے بعد شریعت اسلامی کا محافظ اور اسلامی ریاست کا حاکم ہوگا دین کی حفاظت اور امت کی رہبری النائب کالمنیب کے معیار پر کرے گا۔ امام کی اطاعت خدا ورسول کی اطاعت ہوگی۔ اہل اسلام اہل قبلہ سنی شیعہ، اہل حدیث مسلمان عصمت انبیاء کے عقیدے کے قائل مومن ہیں جبکہ مرزائی احمدی، قادیانی، خوارج، خالصی گمراہ لوگ عقیدہ عصمت انبیاء کے منکر ہیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کی عصمت کو ثابت نہیں کرسکتے۔ اور منکر عقیدہ ختم نبوت ہیں۔

ہادیان حق کے امتیازات ومخصصات

ھادی حق۔ سھو ونسیان سے پاک، صاف کردار کا حامل، حسب ونسب میں اعلیٰ وافضل ہوتا ہے۔ جیسے ماسبق انبیاء میں حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ وعیسیٰ ابن مریم، یحییٰ وزکریاؑ، ایوبؑ ویعقوبؑ، یوسف وہارون کے احوال کا تذکرہ الہامی کتب زبور، توریت، انجیل اور آخری کتاب قرآن مجید فرقان حمید میں دیکھے پڑھے جاسکتے ہیں۔ اہل اسلام کے رسولؐ اعظم حضرت محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دعویٰ فرمایا ہے کہ میں محمد عربی اور میرا خاندان عالم انسانیت کے تمام قبائل واقوام سے تا قیام قیامت پاک محترم اعلیٰ افضل ہے۔ اب میری بعثت کے بعد، میرے بعد کوئی نیا نبی نہ آئے گا۔ البتہ میرے بعد میرے بارہ خلفاء ہوں گے جو اسلام کے حلال حرام کی حفاظت فرمائیں گے۔ حفظ حوزہ ریاست اسلامی کے ساتھ انسانیت کی رہنمائی کریں گے۔ ان خلفاء کی پہلی کڑی حضرت علیؑ ابن ابی طالبؑ ہیں اور آخر خلیفہ، نائب محمدؐ ولی خدا حضرت امام مہدی ہوں گے جن کا نام نامی محمد ہوگا اور وہ عترت فاطمہؑ سے ہوں گے ملاحظہ ہو عظمت رسول کا باب۔ جسے محدثین شیعہ وسنہ نے بسند صحیح متواتراً کتب تاریخ وحدیث میں ذکر فرمایا ہے۔

عظمت محمدؐ وآل محمد علیہم السلام جن پر اللہ نے صلوٰات بھیجی ہے۔

ہر سنی شیعہ اہل حدیث مسلمان تشہد نماز میں درود پڑھتا ہے

یہ ہستیاں خاندان کے اعتبار سے تمام انبیاء اور امت سے افضل ہیں

ان اللہ اصطفےٰ آدم ونوحاً وال ابراھیم وال عمران علی العالمین ذریتہ بعضھا من بعض واللہ سمیع علیم۔ (القرآن)

عن واثلہ بن الاسقع ان رسول اللہ قال ان اللہ اصطفےٰ من ولد ابراھیم اسماعیل واصطفےٰ من نبی اسماعیل بنی کنانہ واصطفےٰ من بنی کنانۃ قریشا واصطفےٰ من قرش بنی ھاشم واصطفانی من بنی ھاشم۔
(صحیح مسلم جلد نمبر ۲ ص ۲۴۵ مطبع دہلی دیوبند)۔

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے اولاد ابراہیم حضرت اسماعیل علیہ السلام کو برگزیدہ کیا اور بنی اسماعیل سے بنی کنانہ کو اور بنی کنانہ سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے منتخب کیا۔

اس حدیث رسول کی تشریح میں علمائے اسلام لکھتے ہیں ملاحظہ ہو

شرح مسلم نواوی ص ۱۴۵

استدل بہ اصحابنا علی ان غیر قریش من العرب لیس بکفولھم وغیر بنی ھاشم کفولھم الا بنی عبدالمطلب فانھم وبنو ھاشم واحد کما صرح فی الاحادیث الصعیعۃ او کما قال

ترجمہ:۔اور اہل علم نے اس حدیث رسول سے یہ شرعی استدلال کیا ہے کہ غیر قریش خواہ وہ عرب ہی کیوں نہ ہوں ہاشمی کا کفو نہیں ہوسکتا۔البتہ بنی عبدالمطلب کیونکہ ہاشم اور مطلب حقیقی بھائی تھے اور دونوں ایک ہی چیز ہیں۔اس تفسیر کے تحت تو قریش بھی بنی ہاشم کے کفو نہیں ہوسکتے تو غیر کی برابری کا سوال عقل ومنطق کے تحت کیونکر ہوسکتا ہے؟

اس فرمان رسول خاتم کے بعد واضح وثابت ہوا کہ اولاد ابراہیم بھی ذریۃ بعضہا من بعض کے حکم خدا کے تحت برابر نہیں ہوسکتے تو صدقہ خیرات جو ہاتھوں کی کثیف میل اور فاضل چیز ہے اس کے کھانے والی امت چاہے وہ عرب عجم ہو ان کی اقوام وقبائل بلکہ پوری اولاد آدم،ال رسول،ذریت ابراہیم ومحمد یعنی سادات عظام کے عقلاً شرعاً کیونکر ہمسر ہوسکتے ہیں(ھاتوابرھانکم ان

کنتم صادقین) ۵۵

اکمل وافضل کی آمد، اطاعت کے بعد غیر مفضول اور کم تر کی اطاعت ۔ نبوت کی بات کرنا عقلاً غیر معقول اور شرعاً عبث، فضول ہے۔

لہٰذا مرزا غلام احمد قادیان اپنے دعویٰ نبوت میں عقلاً دیوانہ اور شرعاً کاذب ہے۔

حضرت عباسؓ نے کہا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں محمد ابن عبداللہ اور میرا گھرانہ افضل الخلق ہیں

عن العباس بلغه بعض يقول الناس فصعد المنبر فقال من آنا قالوا انت رسول الله قال انا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب ابن هاشم۔ الله خلق الخلق فجعلني بيوتا في خير خلقه وجعلهم فريقين فجعلني في خير فرقته وخلق القبائل فجعلني في خير قبيلة فجعلهم بيوتا فجعلني في خيرهم بيتاً فانا خيركم بيتاً وخيركم نفساً۔ مشکوٰۃ شریف صفحہ ۸۱۳ اشعۃ اللمعات جلد ۴ ص ۴۹۸

حضرت عباس سے مروی ہے کہ چند لوگوں نے نازیبا باتیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے خاندان کے بارے میں کیں جو آپ تک پہنچ گئیں۔ تو آپ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا لوگو، بتاؤ، میں کون ہوں صحابہ کرام نے عرض کی کہ حضور آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پس آپ نے فرمایا میں محمد ابن عبداللہ ہوں بن عبدالمطلب بن ہاشم بھی ہوں تحقیقی اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور مجھے بہترین مخلوق پیدا کیا۔ اور پھر ان کے دو فرقے بنائے اور مجھے بہترین فرقہ میں کیا۔ اور پھر قبیلے بنائے اور مجھے بہترین قبیلہ میں خلق کیا اور پھر گھر بنائے اور مجھے بہترین گھر میں خلق کیا پس آپ نے فرمایا میں تمام لوگوں سے ذات میں بھی افضل اور از روئے گھر بھی افضل ہوں۔

اُم المومنین حضرت عائشہ کی گواہی کہ خاندان رسولؐ سب سے افضل ہیں

عن عائشه رضى الله عنها قالت قال رسول الله قال لى جبرائيل قلبت الارض من مشارقها و مغاربها فلم اجدر جلا افضل من محمد وقلبت الارض مشارقها و مغاربها فلم اجدبنى اب افضل من بنى هاشم۔ تاریخ ابن کثیر شامی ص ۲۵۲ جلد ۲ طبع مصر۔

ام المومنین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مجھ کو جبرئیل نے بتایا۔ میں نے مشرق سے مغرب تک تمام زمین کو دیکھا مگر محمد سے کوئی افضل مرد نہیں پایا۔ پھر مشرق سے مغرب تک تمام زمین کو دیکھا مگر محمد سے کوئی افضل مرد نہیں پایا۔ پھر مشرق سے لے کر مغرب تک میں نے زمین پر گھوم پھر کر دیکھا مگر بنی ہاشم سے بہتر کوئی خاندان نظر نہیں آتا۔ طبقات ابن سعد جلد نمبر ۱ ص ۲۰ ذکر من انتمی الیہ رسول اللہ مطبوعہ بیروت لبنان

اخبرنا محمد بن مصعب اخبرنا الاوزاعی عن شداد ابی عمار عن واثلہ بن الاسقع قال قال رسول اللہ ان اللہ اصطفیٰ من ولد ابراہیم اسماعیل واصطفی من اسماعیل کنانتہ واصطفیٰ من بنی کنانتہ قریشا واصطفیٰ من قریش بنی ہاشم واصطفانی من بنی ہاشم۔

واثلہ بن اسقع سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد ابراہیم سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے جناب اسماعیل علیہ السلام کو چنا، بنی اسماعیل سے بنی کنانہ کو منتخب کیا اور بنی کنانہ سے قریش کو، اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھے چنا۔

100 سو دن چور کا ایک دن سادہ کا

اہل اسلام کے مرزائی لیڈر پر بولتے سوالات

1......سوال = کیا اعلیٰ اکمل کی آمد بعثت کے بعد کم تر کی اطاعت عقلاً نقلاً درست ہے؟

2......سوال = مرزا غلام احمد قادیان مدعی ہدایت، حجت خدا، نبی مسیح موعود نے مہدی برحق ہونے کا دعویٰ کرکے عالم انسانیت کی بھلائی کیلئے کام سرانجام دیئے ہیں؟

3......سوال = بقول احمدی جماعت اللہ نے جن مقاصد کے لئے مرزا کو بھیجا کیا وہ مقاصد اب تک پورے ہو چکے ہیں؟

4......سوال = مرزا غلام احمد قادیانی اگر نبی تھا۔ تو اس نے اپنی فقہ ومدون کیوں نہ کی؟

5......سوال = مرزا قادیان اور اس کی جماعت کے لوگ مدعی حق وحقیقت ہو کر غیر معصوم شخص حضرت ابوحنیفہ صاحب کی پیروی میں کیوں جتے ہوئے ہیں؟

6......سوال = ایک وقت میں ایک مدعی نبوت کی اطاعت اور غیر معصوم امام فقہ کی اطاعت عقلاً محال، شرعاً عبث فعل ہے۔ اجتماع نقیضین کا مجموعہ ہے۔

7......سوال = مرزا مدعی مسیح وہادی ہو کر احمدی حضرات کیلئے اعتقادی عملی نظام دینے میں فکراً عملاً کیوں معذور رہا ہے؟

8......سوال = احکام کی حلت حرمت کو جاننے میں غیر معصوم کا مقلد بننا اس امر کی بدیہی دلیل ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی نہ ہے بلکہ دشمن عقل ہے؟ ایسے فاتر العقل کو عقل رکھتے ہوئے کیسے نبی مانا جاسکتا ہے؟

مناظر اسلام مجاہد تحریک ختم نبوت حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی نے فرمایا۔

مسلم ممبران اسمبلی کے ساتھ اقلیتی ممبران قومی اسمبلی بھی متوجہ ہو کر میری گزارشات سنیں

9......سوال = آپ سب قوم پاکستان کے موقر ممبران قومی اسمبلی اور محترم افراد ہیں۔

آپ سب پڑھے لکھے محترم حضرات مل کر بتائیں کہ گزشتہ انبیاء' الہامی ادیان کی مقدس شخصیات' مذاہب عالم کے براہمہ حضرات کو گالیاں لکھنے والا' ان کی توہین پر کمر بستہ رہنے والا۔ نبی رسول' مسیح وقت' دینی' دھرمی رہنما ہو سکتا ہے؟؟

پورے ایوان سے ایک آواز آئی

گزشتہ ادیان و مذاہب کے رہنماؤں کو برے کلمے کہنے لکھنے والا نبی رسول' امام حجت حق نہیں ہو سکتا۔ البتہ بے ادب' گستاخ برا ہو گا۔ ممبران ایوان کے اس جواب پر

مرزا غلام احمد قادیان اور مرزا احمدی حضرات کی نقد گالیوں کا سبابی کورس ملاحظہ ہو

یہ سب مرزائی' احمدی مل کر اہل اسلام کو بولتے رہتے ہیں' حوالہ جات مع کتب پڑھیں

قادیانی گالیاں

حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی ؒ کی توہین

- ''مجھے ایک کتاب کذّاب (حضرت پیر مہر علی شاہ) کی طرف سے پہنچی ہے۔ وہ خبیث کتاب اور بچھو کی طرح نیش زن۔ پس میں نے کہا کہ ''اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت۔ تو ملعون کے سبب سے ملعون ہو گئی۔ پس تو قیامت کو ہلاکت میں پڑے گی۔''

(اعجاز احمدی ص 75 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 188 از مرزا قادیانی)

دیگر اولیاء و علماء کی توہین

- مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ کو ''عورتوں کی عار کہا۔''

(اعجاز احمدی ص 92 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 196 از مرزا قادیانی)

- اہل حدیث راہنما مولانا محمد حسین بٹالوی کے متعلق لکھا کہ ''کذاب، متکبر، سربراہِ گمراہان، جاہل، شیخ احمقاں، عقل کا دشمن، بد بخت، طالع منحوس، لاف زن، شیطان، گمراہ شیخ مفتری''۔

(انجام آتھم ص 242,241 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص 243,242,241 از مرزا قادیانی)

❏ مولانا نذیر حسین دہلوی کے متعلق لکھا کہ
''وہ گمراہ اور کذاب ہے۔''
(انجام آتھم ص 251 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص 151 از مرزا قادیانی)

❏ مولانا رشید احمد گنگوہی کے متعلق لکھا کہ
''اندھا شیطان، گمراہ دیو، شقی، ملعون''۔
(انجام آتھم ص 252 مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص 252 از مرزا قادیانی)

❏ مولانا علی حائری شیعہ راہنما کے متعلق کہا کہ۔
''سب سے جاہل تر ہے۔''
(اعجاز احمدی ص 76 مندرجہ روحانی خزائن جلد 19 ص 186 از مرزا غلام احمد قادیانی)

❏ مولانا سعد اللہ کے بارے میں لکھا
'اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ، بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا، منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔''
(حقیقت الوحی تتمہ ص 445 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 445 از مرزا غلام احمد قادیانی)

آلہ تناسل کاٹ دیتا

❏ ''حضرت مسیح موعود کے قریباً ہم عمر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی تھے۔ ان کے والد کا جس وقت نکاح ہوا، اگر ان کو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی حیثیت معلوم ہوتی اور وہ جانتے کہ میرا ہونے والا بیٹا محمد رسول اللہ کے ظل اور بروز کے مقابلہ میں وہی کام کرے گا جو آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ابوجہل نے کیا تھا تو وہ اپنے آلہ تناسل کو کاٹ دیتا اور اپنی بیوی کے پاس نہ جاتا۔''
(مرزا بشیر الدین محمود کا خطبہ نکاح۔ روزنامہ الفضل قادیان مورخہ 2 نومبر 1922ء جلد 10 شمارہ 35)

رحم پر مُہر

❏ ''خدا تعالیٰ نے اس (عبدالحق غزنوی) کی بیوی کے رحم پر مُہر لگا دی''
(تتمہ حقیقۃ الوحی ص 444 مندرجہ روحانی خزائن جلد 22 ص 444 از مرزا قادیانی)

وہیں داخل ہو جاتے ہیں

❏ ''جھوٹے آدمی کی یہ نشانی ہے کہ جاہلوں کے روبرو تو بہت گزاف مارتے ہیں مگر جب کوئی دامن پکڑ کر پوچھے کہ ذرا ثبوت دے کر جاؤ تو جہاں سے نکلے تھے، وہیں داخل ہو جاتے ہیں۔''
(حیات احمد، حضرت مسیح موعود کے سوانح حیات جلد دوئم نمبر اول ص 25 از یعقوب علی عرفانی ایڈیٹر الحکم قادیان)

عورت کے پیٹ میں چوہا

❑ ''اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہیے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کالڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا........اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا''

(انجام آتھم ص317,311، مندرجہ روحانی خزائن جلد 11 ص317,311 از مرزا قادیانی)

ولد الحرام

❑ ''اور جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص168 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

جہنمی

❑ ''اور مجھے بشارت دی ہے کہ جس نے تجھے شناخت کرنے کے بعد تیری دشمنی اور تیری مخالفت اختیار کی، وہ جہنمی ہے۔''

(تذکرہ مجموعہ الہامات ص168 طبع دوم از مرزا غلام احمد قادیانی)

حرامی اور بدکار

❑ ''بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ سے جہاد کرنا درست ہے، یا نہیں؟ سو یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے، اس سے جہاد کیسا۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔''

(شہادت القرآن ص84 مندرجہ روحانی خزائن جلد 6 ص380 از مرزا قادیانی)

مرد خنزیر، عورتیں کتیاں

❑ دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے۔ اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئی ہیں۔''

(نجم الہدیٰ ص53 مندرجہ روحانی خزائن جلد 14 ص53 از مرزا غلام احمد قادیانی)

بدکار عورتوں کی اولاد

❑ ''تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة والمودة و ينتفع من معار فها و يقلبني و يصدق دعوتي۔ الا ذرية البغايا''

(ترجمہ) ''میری ان کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نظر سے دیکھتا ہے اور اس کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے مگر رنڈیوں (بدکار عورتوں) کی اولاد نے میری تصدیق نہیں کی۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص 548,547 مندرجہ روحانی خزائن جلد 5 ص 548,547 از مرزا قادیانی)

عیسائی، یہودی، مشرک

❏ ''جو میرے مخالف تھے، ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا۔''

(نزول المسیح (حاشیہ) ص 4 مندرجہ روحانی خزائن جلد 18 ص 382 از مرزا غلام احمد قادیانی)

لعنت کی گردان

❏ مرزا قادیانی کی ذہنی کیفیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ انہوں نے کسی پر لعنت ڈالی تو یہ کہنے کی بجائے کہ تجھ پر ہزار لعنت ہو یا تحریری طور پر اسے اس طرح لکھ دیتے مگر انہوں نے باقاعدہ لعنت نمبر 1، لعنت نمبر 2، لعنت نمبر 3......... لعنت نمبر 1000 تک لکھ دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ قادیانی ذریۃ البغایا انہیں سلطان القلم کہتی ہے۔

(نور الحق ص 118 تا 122 مندرجہ روحانی خزائن جلد 8 ص 158 تا 162 از مرزا غلام احمد قادیانی)

قارئین کرام! آپ نے مرزا قادیانی کی مندرجہ بالا مغلظات وہفوات پڑھ لی ہیں۔ اس کے باوجود اس کا دعویٰ ہے کہ

مومن لعان نہیں ہوتا

❏ ''لعنت بازی صدیقوں کا کام نہیں۔ مومن لعان نہیں ہوتا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص 356 مندرجہ روحانی خزائن جلد 3 ص 456 از مرزا غلام احمد قادیانی)

گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے

❏ ''ناحق گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔''

(ست بچن ص 21 مندرجہ روحانی خزائن جلد 10 ص 133 از مرزا غلام احمد قادیانی)

بدزبان بدتر ہے

❏ ''بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست ہے بیت الخلاء یہی ہے''

(قادیان کے آریہ اور ہم ص 42 مندرجہ روحانی خزائن جلد 20 ص 458 از مرزا غلام احمد قادیانی)

(ج)......"مولانا ثناء اللہ مرحوم کے بارے میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا کہ وہ میری زندگی ہی میں مرجائے گا۔" (اشتہار مرزا صاحب، ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء و"اخبار بدر" ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء، "مجموعہ اشتہارات"، ص ۵۷۸، ج ۳)

حالانکہ مولانا ثناء اللہ مرحوم کا انتقال مرزا صاحب کی موت کے چالیس برس بعد ہوا اور محمدی بیگم سے شادی کی حسرت بھی مرزا صاحب کے دل میں رہ گئی۔

توہین انبیاءؑ:

توہین انبیاء علیہم السلام کفر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے توہین انبیاء کے حسب ذیل حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

(الف)"مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے"

(ج)......مرزائیوں کے خلیفہ اول حکیم نوردین نے لکھا تھا۔

اسم او اسم مبارک ابن مریم می نہند   آں غلام احمد است و میرزائے قادیاں
گر کسے آرد شکے درشاں او آں کافر است   جائے او باشد جہنم بیشک و ریب و گماں

(اخبار، الحکم، قادیان، ۱۷۔اگست ۱۹۰۸ء)

(د)......ایم ایم احمد کے والد ہی کی ایک اور عبارت ملاحظہ ہو۔

"غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا۔ ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ ایک دینی دوسرے دنیوی، دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناتہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لیے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے تو میں کہتا ہوں کہ نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔" (کلمۃ الفصل، ص ۱۶۹، مصنفہ مرزا بشیر احمد)

(ز)......آخر میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک عربی شعر سن لیں جن میں انہوں نے اپنے مخالفوں کے بارے میں یہ گوہر افشانی کی ہے کہ۔

" ان العدی صار و اخنازیر الفلاء ونسائوھم من دونھن الاکلب

یہ ہیں وہ حوالہ جات جو مع کتب مرزا قادیان نے لکھے اور زندگی بھر چھپوا کر برصغیر میں تقسیم کیے اور حکومت برطانیہ کے اشارہ پر پوری دنیا میں دھڑا دھڑ بانٹے۔ حوالہ جات بارے ہم برادران اسلام ذمہ دار ہیں۔ فتنہ مرزائیت حکومت برطانیہ نے پیدا کیا اور اس کی مکمل سرپرستی کی۔ تا کہ اہل اسلام کو کمزور کیا جا سکے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی لکھی کتب کے حوالہ جات مستند انڈکس کو سننے کے بعد مرزا ناصر احمد قادیانی بے حال ہو کر رہ گیا۔ نہ خود کو ثابت قدم رکھ سکا نہ اپنے من گھڑت افکار کا دفاع کر سکا۔

مناظر اسلام علامہ محمد اسماعیل دفاع عقیدہ ختم نبوت میں شیر کی طرح گرج رہے تھے اور اثبات ختم نبوت پر ادلہ شرعیہ کی روشنی میں قرآن وسنت، عقل، اجماع، علمائے اہل حل وعقد کی روشنی میں فراوانی کے ساتھ دلائل دے جا رہے تھے۔

تقریباً ایک ماہ کئی دن میں مسلسل اسی موضوع پر مختلف گیارہ سیشن میں علمائے اسلام نے دلائل پیش کیے۔ اور مرزائی حضرات کے دونوں فرقوں کے اکابر کو اپنا موقف سنانے کا پاکستانی پارلیمنٹ نے مکمل موقع دیا۔ ایوان اعلیٰ کی سپیشل کمیٹی کا فیصلہ یہ تھا کہ مرزا ناصر احمد مرزائی لیڈر اجرائے نبوت کے دعویٰ کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔

تاہم آخری چانس کے طور پر چالیس علمائے اسلام کی نمائندگی میں علامہ محمد اسماعیل مجاہد تحریک ختم نبوت نے ممبران ایوان کی موجودگی میں مرزا ناصر پر جرح کو مکمل کرتے ہوئے کہا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے تیسرے خلیفہ صاحب آپ کے پاس احمدیوں کو مسلمان ثابت کرنے کے دلائل تو نہیں ہیں۔ پھر بھی میری طرف سے رعایت ہے کہ آپ اپنے مسلمان ہونے کی تائید میں مراکز دینیہ، مکہ، مدینہ، مصر، عراق، نجف و قم، شام و لبنان کے حوازات علمیہ اعلیٰ اسلامی مراکز کے کسی جید مفتی مجتہد کے زیر دستخطی قلمی مواد اور فتاویٰ کہ وہ آپ کو مسلمان اہل اسلام تسلیم کرتے ہیں تو تحریر دکھائیں اور اپنی جان چھڑائیں لیکن مرزا ناصر احمد تم یاد رکھو میرے محاجات علمیہ کے بعد تیری اور تیری جماعت احمدیہ کی جان چھوٹتی نظر نہیں آئی۔ 100 دن چور کا ایک دن سادہ کا۔ اب فیصلہ ضرور ہوگا۔ انشاء اللہ

اٹارنی جنرل جناب یحییٰ بختیار

مرزا ناصر احمد تم مسلم شیعہ سنی علماء خصوصاً مجاہد تحریک ختم نبوت شیعہ مناظر علامہ محمد اسماعیل کے مطالبہ پر اپنے حق میں کہ آپ اہل اسلام ہیں۔ سند وشہادت پیش کریں۔ تا کہ اسمبلی ہاؤس میں موجود موقر ممبران اسمبلی، لیڈر آف دی ہاؤس فرزند اسلام بطل جلیل جناب ذوالفقار علی بھٹو محافظ ختم نبوت کی قیادت زعامت میں حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کیا جا سکے۔ مجاہد تحریک ختم

نبوت مناظر بے بدل استاد محترم علامہ محمد اسماعیل کے اس سوال کے جواب کے لئے مرزا ناصر احمد قادیانی اور اس کی جماعت احمدیہ سے وابستہ وفد کے اراکین نے وقت مانگا جسے ایوان بالا کی سپیشل کمیٹی کے چیئرمین اسپیکر قومی اسمبلی پاکستان صاحبزادہ فاروق علی خان نے جمہوری تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے فراخ دلی سے قبول کیا اور آزادی رائے کے حق کو تسلیم کرتے ہوئے ہفتہ بعد کی آمدہ قومی اسمبلی کے سیشن تک دلائل پیش کرنے اور شاہد سند لانے کا حکم جاری کیا؟!!!!

ہفتہ بعد سیشن اگست 1974ء قومی اسمبلی میں حاضر ہو کر موقر ممبران قومی اسمبلی، سنی شیعہ سلفی علماء کی موجودگی میں مرزا ناصر احمد قادیانی نے اپنے مسلمان ہونے بارے بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان کے مشہور عالم عوامی لیڈر مولانا عبدالحمید بھاشانی مولانا ابوالکلام آزاد شام کے مفتی سعید العرفی دمشقی اور شیخ محمد خالصی ابن مہدی خالصی الکاظمینی العراقی کی تحریریں پیش کیں کہ یہ سب مشہور علماء احمدی قادیانی حضرات کو شیعہ سنی جیسا متبع قرآن مسلمان مانتے ہیں۔= ملاحظہ ہوں حوالہ جات =

مرزا ناصر احمد قادیانی سربراہ جماعت احمدیہ نے بیان دیا

کہ مولانا ابوالکلام آزاد سربراہ جمعیت علمائے ہند 1940 کے عشرہ میں ہمارے مرکز قادیان ہند تشریف لاتے تھے ہم سے باہم مربوط تھے اور انہوں نے خصوصی مہربانی فرماتے ہوئے ہمارے ایک قادیانی لیڈر کے جنازہ میں شرکت بھی فرمائی تھی جو تاریخ ہند کا ایک روشن باب کھلا ثابت شدہ دینی معاشرتی امر ہے۔ جس سے ہمارا بڑا سے بڑا دشمن بھی انکار نہیں کرسکتا۔

غلام احمد قادیانی نے صرف
حضرۃ محمد ﷺ کی ختم نبوۃ ہی
نہیں بلکہ حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام کے تقدس کو
بھی پامال کیا ہے
لندن ختم نبوۃ سیمینار
سے مقررین کا خطاب
کذاب قادیانی

اسلام کی اخوت بھری آواز پر عیسائی دنیا توجہ کرے

یہ درست ہے کہ مسلمان اور عیسائی علماء کے مابین بعض پہلوؤں پر کھلے دیانت دارانہ اختلاف موجود ہیں۔ تاہم یہ اختلافات ایک دوسرے کے مذہب یا پیغمبر کی تنقیص و بے حرمتی کی بنیاد یا جواز نہیں بن سکتے، سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ سے مروی ہے۔ حضرت ابو ہریرہ صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ دنیا و آخرت میں مجھے عیسیٰ سے زیادہ قربت ہے۔ کیونکہ تمام انبیاء آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ یعنی گو سب کے ماں باپ مختلف ہیں لیکن دین سب کا ایک ہے۔

حوالہ از کتاب صحیح مسلم، کتاب الفضائل۔ اردو ترجمہ رئیس احمدی جعفری جلد دوئم، صفحہ نمبر 1480

یورپی دنیا عبرت حاصل کرے

مرزا قادیان حضرت عیسیٰ کی توہین کرتے ہوئے بقول مرزا قادیان عیسیٰ ابن مریم خود کو ایک پارسا شخص کے طور پیش نہیں کر سکے کیونکہ لوگ جانتے تھے کہ وہ ایک پیٹو اور شرابی شخص تھے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر ست بچن، روحانی خزائن جلد نمبر ۱۰۔ ص ۲۹۶، طبع قادیان ہند۔

مرزا نے اللہ کے محبوب نبی حضرت عیسی روح اللہ کی توہین کرتے ہوئے مزید لکھا کہ۔

عیسی ابن مریم میں طوائفوں کے لئے زبردست رغبت اور اشتیاق پایا جاتا تھا۔ شاید ان کے ساتھ آبائی تعلق اسکا سبب ہو۔ وگرنہ کوئی پارسا اور نیکوکار شخص کسی نوجوان فاحشہ کو یہ اجازت ہرگز نہیں دے سکتا کہ وہ اپنے ناپاک ہاتھوں سے اس کی مالش کرے اور بدکاری کی کمائی سے خریدی ہوئی خوشبو روغن سے اس کے سر کا مساج کرے اور اپنے بالوں سے اس کے پاؤں کو صاف کرے۔ سمجھدار آدمی خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کس قسم کے کردار کے حامل تھے۔ حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو۔

(ضمیمہ انجام آتھم، مشمولہ روحانی خزائن جلد نمبر ۱۱۔ ص ۲۹۱)

قادیانی ماخذ

۱۔ کشتی نوح	مرزا غلام احمد قادیانی
۲۔ الوصیت	مرزا غلام احمد قادیانی
۳۔ خطبہ الہامیہ	مرزا غلام احمد قادیانی
۴۔ تذکرہ	مرزا غلام احمد قادیانی
۵۔ آئینہ کمالات اسلام	مرزا غلام احمد قادیانی
۶۔ تحفہ گولڑویہ	مرزا غلام احمد قادیانی
۷۔ مجموعہ اشتہارات	مرزا غلام احمد قادیانی
۸۔ مکتوبات احمدیہ	مرزا غلام احمد قادیانی
۹۔ سیرۃ المہدی	مرزا بشیر احمد قادیانی ایم اے
۱۰۔ آئینہ صداقت	میاں محمود احمد قادیانی خلیفہ
۱۱۔ تاریخ محمودیت کے چند پوشیدہ اوراق	حقیقت پسند پارٹی ربوہ
۱۲۔ تاریخ احمدیت	دوست محمد شاہد قادیانی
۱۳۔ احمدیہ انجمن کا مجدد اعظم نمبر	انجمن احمدیہ لاہور
۱۴۔ خادم خاتم النبیین	صدیق دیندار
۱۵۔ روزنامہ "الفضل"	قادیانی جماعت کا ترجمان
۱۶۔ آریہ دھرم	مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا غلام احمد قادیانی اہل اسلام کو گالیاں لکھتے ہوئے

مرزا غلام احمد لکھتا ہے۔ تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبت والمودة وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق دعوتی الاذریة البغایا الذین ختم اللّٰہ علی قلوبھم فھم لایقبلون۔ یہ وہ کتابیں ہیں جن کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور اس کے علوم سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ مگر وہ جو کنجریوں کی اولاد ہیں وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔ آئینہ کمالات ص۔ 547, 548 جلد 5 روحانی فرمائیں۔ جو ہمیں یعنی مرزا کو قبول نہ کرے گا وہ حلال زادہ نہیں ہے۔

مولانا عبدالحمید بھاشانی کی شخصیت محتاج تعارف نہیں ہے موصوف سنی دیوبندی جید عالم ہونے کے ساتھ بنگالی مسلم عوام کے پسندیدہ لیڈر رہنما تھے۔ حضرت علامہ بھاشانی صاحب کے ہم اثر وہم خیال بنگالی حنفی علماء احمدیوں کو مسلمان مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان ٹوٹنے کے بعد بنگلہ دیش کے آئین میں اس وقت تک احمدیوں، مرزائیوں کو حنفی مسلمان مانا لکھا جاتا ہے اور الحمدللہ حکومت بنگلہ دیش کی مسلم حکومت نے اس وقت تک امتناع قادیانیت احمدیت کا کوئی قانون نہیں بنایا نہ اسمبلی میں کوئی بل پیش کیا ہے۔ یہ احمدیوں کی حمایت میں کھلا تاریخی ریکارڈ ہے۔

مرزا ناصر احمد قادیانی نے کہا کہ جناب والا!

عرب دنیا بھی ہمارے ساتھ ہے۔ تیرہ عرب ممالک میں ہمارے مشن کام کر رہے ہیں۔ تیونس، تنزانیہ، الجزائر، شام، لبنان، کینیا، اردن، متحدہ امارات کویت، فلسطین، لیبیا، اور عراق ان ممالک میں ہمارا عربی زبان میں لٹریچر چھپتا ہے عرب عوام میں شوق سے پڑھا جاتا ہے ان ممالک کی حکومتوں نے آج تک نہ کوئی ایسا فیصلہ لکھا شائع کیا ہے جس میں ہم احمدی حضرات کو کھلا کافر ڈیکلیئر کیا گیا ہو۔ حتیٰ کہ امام کعبہ بھی احمدیوں بارے محتاط نظریہ رکھتے ہیں۔ قارئین محترم یہ 1974ء اگست کی بات ہے۔ مجتہدین قم و نجف، شام و لبنان اور مراکز دینیہ نجف اشرف کے مقابلہ میں عظیم شیعہ مجتہد، جو کاظمین عراق کے رہنے والے ہیں ان کا عراق کے شہر کاظمین میں نجف سے بڑا حوزہ علمیہ ہے جس کا نام جامعہ مدینۃ العلم ہے۔ ہمارے حامی ہیں ہمیں مسلمان مانتے ہیں پاکستان میں چند صاحب عمامہ علماء حضرت امام الشیخ محمد خالصی عراقی کی کھل کر حمایت ترویج کر رہے ہیں۔ شیخ محمد خالصی ابن مہد خالصی مملکت عراق کے باسی ہیں روشن فکر مجتہد عالم دین ہیں وہ بھی ہمیں سنی شیعہ ایسا مسلمان لکھتے ہیں ملاحظہ ہو حضرت شیخ محمد خالصی کاظمینی عراقی کا تحریری فتویٰ جو انہوں نے احمدیوں کی حمایت میں 1945 اپریل کو شائع فرمایا تھا۔ حضرت خالصی صاحب 1945ء سے اب تک ہمارے ساتھ مربوط ہیں۔ ہمارے عالمی مراکز جرمنی، برطانیہ، لبنان، حمدون میں تشریف لاتے ہیں اور ان کے ساتھ ہماری خط و کتابت بھی ہے خالصی صاحب اور ان کے ہم فکر علماء ہماری جماعت کو اسلامی جماعت تسلیم کرتے ہیں اور ہماری مذہبی دینی کارکردگی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حضرت خالصی کا فتویٰ اراکین قومی اسمبلی مطالعہ فرمائیں کہ احمدی مسلمان ہیں۔

جامعة مدينة العلم
للإمام الخالصي الكبير
في الكاظمية
رقم التلفون [illegible]

العدد
التاريخ / / ١٤ هـ
/ / ١٩ م
[illegible]

في اجابة السؤال من الهند والألمان :

هل الأحمديون مسلمون أم لا ؟؟؟

الفتوى بقلم زعيم الحوزة العلمية العراقية جامعة مدينة العلم الكاظمية نصرهم الله

- نداء الى أخواننا مسلمي الأحمديون الألماني والهند

بسم الله الرحمن الرحيم

لا احمدي ولا شيعي ولا سني بل القرآن وحده ، والسنة
تتبعه وبذلك يتم الاسلام الذي جاء به رسول الله (ص)
من الله لسعادة البشر وحدد الأخطار عنهم ولقد ترجمت
مرارًا في خطب الصلاة الجمعة التي أقيمها في الكاظمية بعض
الموت عنكم وعن جهودكم النشيطة ، ودعوتكم الصادقة ففرح
من هذه اخوانكم المسلمون ، وتمنوا لقاءكم حتى صار ذلك زينة
المجالس ، وترجمت الأنباء واشرأبت الأعناق لما يأتي
منكم من البشائر . فنرحب المتكربين بزخارف المدنية
الكاذبة وقسوة الصناعة المهلكة الى الاسلام منقذها
الوحيد ومنجيها الغد . ومعاكم دمتم آمنين يحفظكم الله

الخالصي [illegible]

مناظر شیعہ

حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل نے ایوان اسمبلی کو بتایا کہ منکرین ختم نبوت کا مسئلہ آج کا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ مسئلہ صدر اول اسلام سے اب تک باقی آ رہا ہے۔ جھوٹے مدعیان نبوت ہر دور میں پیدا ہوتے رہے ہیں مسیلمہ کذاب اور مرزا غلام احمد قادیانی اس جھوٹے سلسلے کی اہم کڑیاں ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حکومت برطانیہ کی سرپرستی میں جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا اور شیخ محمد خالصی کو احمدیوں کی حمایت کے لئے امریکہ سرکار نے سپورٹ کیا۔ ملاحظہ ہو امریکہ کی تیار کردہ اسلام دشمن پارٹی جماعت الموتمر الاسلامی المسیح کا خفیہ ریکارڈ جس میں احمدی نواز شیخ محمد خالصی عمراقی امریکیوں اور احمدیوں سے مخاطب ہے۔

خالصی ملعون کا شیعہ اسلام سے کوئی واسطہ نہ ہے۔ نہ ہم شیعہ مسلمان اس احمدی ایجنٹ کو شیعہ مجتہد مانتے ہیں۔ کیونکہ شیعہ علماء مجتہدین قم ونجف نے خالصی کو ماکر، ملعون مردود، دجال قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہوں خالصی بارے یہ حوالہ جات

مبلغ اعظم نے =پورے ایوان قومی اسمبلی' اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار' لیڈر آف ہاؤس قابل فخر وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی خاں بھٹو چیئر مین پیپلز پارٹی' وفاقی وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اور اسپیکر قومی اسمبلی کو خصوصی طور پر متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ابوالکلام آزاد دیوبندی عالم ہونے کے باوجود سیاسی مولوی تھے اور سیکولر خیالات رکھتے تھے اور ہندو کانگریس پارٹی کی لابی کے مشہور سیاسی آدمی تھے۔ جب وہ 1940ء کے عشرہ میں قادیان گئے اور ایک مرزائی کے جنازہ میں شرکت کی تھی اس وقت مرزائیت احمدیت اپنے خائنانہ کافرانہ باطل نظریات کے ساتھ اول مراحل میں تھی اور ہرگز بے نقاب نہ تھی۔ چونکہ مرزا قادیان حنفی العقیدہ مقلد شخص تھا۔ اور ایک دیوبندی گھرانے کا فرد تھا۔ اس لئے علامہ ابوالکلام آزاد کو سنی شیعہ اہل حدیث علماء نے مل کر جب انہیں قادیانیت بارے اصل حقائق بتائے سمجھائے تو انہوں نے دوسرے جید سنی علماء کی طرح احمدیوں سے دوری اختیار کی۔ جس کی سنی علماء نے بھی تائید کی۔ باقی رہا معاملہ۔

مولانا عبدالحمید بھاشانی صاحب اور شیخ محمد خالصی کاظمینی عراقی کا۔ یہ دونوں حضرات اسلام پسند کم اور سوشلسٹ خیال کامریڈ استعمار غرب کے ایجنٹ بکے ہوئے بارلیش ٹوپی عمامہ رکھنے والے مولوی نما اسلام اور رسول اسلام نبی خاتم کے گستاخ دشمن دین تھے اور مفتی سعید العرفی دمشقی شافعی المذہب عیسائیوں کے ایجنٹ تھے۔ استعمار یورپ کا ایجنٹ' خالصی جب بھی شام لبنان گیا اس شافعی مفتی سے ملا۔ ان دو غلے مولویوں نے علماء اسلام کا لباس پہن کر عیسائیوں یہودیوں کی نوکری کی اور مسلمانوں میں اختلاف وافتراق کی آگ بھڑکائی یہ سارے لوگ عالم اسلام کے تمام علماء مجتہدین کے نزدیک مردود تھے۔ سنی شیعہ ان سے نفرت کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں خالصی بارے اصل حقائق = علمائے قم ونجف کے خالصی بارے نظریات۔

الکاظمیون بریئون من الخالصی

میں خالصی کے گمراہ باطل عقائد۔ شر انگیز۔ فتنہ پرور عادات کا تذکرہ کرنے کے بعد اللہ کے حضور گڑ گڑا کر دعا مانگتے ہیں کہ اللہ عراق کے شیعہ مسلمانوں خصوصاً کاظمین اور اس میں رہنے والے شیعہ مومنین کو خالصی ازم کے طاعون سے بچائے۔ نجات دلائے دُعا کے بعد خالصی کے غلط فتاوٰی جو طفلانہ حرکات کے سوا کچھ نہیں لکھنے کے بعد آخر اخیر یہ لکھتے ہیں کہ امر واقع حق یہ ہے کہ شیخ خالصی مجتہد نہیں تھا۔ ملاحظہ ہو اصل متن۔

الصحن الشریف یبین للازموق من المومنین بعض تفاسیر القرآن المبین مستنداً الی تفسیر الصافی للملا محسن الفیض ورمی صاحب التفسیر بالمجوسیۃ

خالصی نے اپنے غنڈوں کو حکم دیا کہ شیعہ عالم فاضل شیخ وادی کی توہین کریں اور اس کے دانت توڑ ڈالیں چونکہ وہ صحن حرم کاظمین میں شیعہ مومنین کی ایک جماعت کو قرآن مجید کی تفسیر سناتے ہوئے شیعہ ملا فیض کاشانی کی تفسیر صافی کا حوالہ دے رہا تھا اور خالصی نے کہا کہ تفسیر صافی کا مولف مجوسی ہے

شیعانِ حیدر کرار!

قابل توجہ امر یہ ہے کہ ایسا شخص جو توہین محمدؐ و آل محمدؐ کا مرتکب ہو۔ دشمنان محمدؐ و آل محمدؐ کی قدح کی بجائے مدح کرتا ہو شیعان علی کو گمراہ شیخی۔ غالی مفتل لکھتا ہو شیعہ علماء کو گالیاں بکنے کے ساتھ شیعہ مومنین کو لڑانے اور ان کے مقدس خون سے ہاتھ رنگین کرنے یا ہولی کھیلنے کے منصوبے بناتا ہو۔ ایسا ظالم سفاک بے رحم شخص مسلمان

مومن یا شیعہ ہو سکتا ہے۔؟

ہر گز ہر گز نہیں۔ یہی وجہ ہے حوزہ علمیہ نجف اشرف کے علماء مدرسین مجتہدین خالصی کے مخالف تھے اور اسے شیعہ عالم مجتہد تو کجا اسے استعمار کا زر خرید ایجنٹ مانتے تھے۔

خالصی مجتہد نہیں تھا

نجفی عالم علامہ عبدالحسین عبد علی اپنی کتاب ــ

اعور الدجال کے نام سے ۱۹۵۵ء عیسوی میں علماء شیعہ کی طرف سے کتاب چھپی جو میری لائبریری میں موجود ہے اس کتاب کو ریاض حمزہ شیر علی نے مطبعة المخبر سے چاپ کیا ہے۔ اس کتاب کے ٹائیٹل سے لے کر بارہ صفحہ تک کی عبارت ملاحظہ ہو شیعان علی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ حق کہاں ہے؛

الاعور الدجال

قصة على السنة الارانب والخفراله

بقلم

رياض حمزة شبر علي

صاحب مجلة الصحيفة السياسية الاسبوعية

الملغاة

الطبعة الاولى

١٩٥٥

طبع بمطبعة الخبر - سوق الصيادلة - بصرة عشار

عتاب !.

مقدمة هذا الكراس ، كلمة عتاب !.

عتاب لاخواننا في النجف الأشرف ، وفي كربلاء ، وفي بغداد ، وفي البصرة ، وفي المدن الأخرى ، لأنهم ما تحدثوا في مجالسهم الخاصة عن الخالصي ، الا وحشروا اسم الكاظمية والكاظميين .

وما تعرضوا لأسمه الا وذكروا اسماء رجال الكاظمية وزعمائها واعيانها !.

ورغم كون عتابنا رقيقاً ، فاننا نعتذر في تقديمه ، اذ لم تعد لدينا حيلة دون تسجيله !.

ولنا كلمة أخرى نقدمها الى اخواننا في كل مكان !..

لقد تعود الكاظميون ، ان يتوجهوا الى الله في الروضة المطهرة والمساجد والجوامع ، كل ما حل وباء ، او نزلت كارثة ببلد من بلدان المسلمين ، ليرد الله الوباء ويبعد الكارثة ، وقد حق على اخواننا ان يردوا لنا هذا « الدين » او بعضه ، فيتوجهوا الى الله سبحانه وتعالى في كل مكان يجاب فيه الدعاء ، في الروضات المطهرة ، وفي الجوامع والمساجد ، متوسلين به تعالى ، ان يدفع عن الكاظمية هذا الوباء ، وان يرفع الغمة عن الامة .. في الكاظمية ، وان شاء الله يستجاب منهم الدعاء !.

تمهيد

اصدر ديوان النشر والترجمة والتأليف لجامعة مدينة العلم (1) بالكاظمية كتابا جديدا اسمه « الاعتصام بحبل الله » جاء فيه موضوع «نتائج انتشار الفتوى حول الشهادة الثالثة » فوجدت ان زبـدة الموضوع تتلخص باس واحد هو ان الشيخ الخالصي ما وجد رابطة بين افتائه حول الشهادة الثالثة وبين ما كتبه نقاد هذا الافتـاء في كتبهم واني في الوقت الذي الفت فيه نظر الشيخ الخالصي - ان كان له نظر - الى ان تلك الكتب قد اعطت الموضوع حقه اود ان يعلم سماحه الشيخ ان كتابي هذا باعترافي انا ليس فيه رابطة بين ذالـك الافتاء والرد عليه وكل ما يهمني في هذا الكتاب ان ابرهن للناس ان الشيخ الخالصي رجل دجال فاذا ما تمكنت من اثبات هذه الحقيقـة يكون افتاء الشيخ حول الشهادة الثالثة باطلا من اساسه لان الدجال لا يعتمد بكلامه وليس لفتواه اي اثر في احقاق حق او ازهاق باطـل هذا والفت نظر القراء انني اخذت عنوان الكتاب من احدى جرائد ايران حيث ارخت ولادته بالحساب الابجدي ببيتين من الشعر هما :

پرسیدم از دل چه آمد
تاریخ شیخ محمد
گفتا كه سـال ولادة
(خبيث ودجال وأفسد)

١٣٠٧

من العراق وتقونى لمكان بعيد

ـ لعنك الله ايها الدجال من أطلب ما كر !!! صحيح ان رجال الدولة والحكومة قد قدروا وثمنوا وعنوا فتواك الاخيرة فاتفقت كلمتهم ان فتواك تافهة وهي نظيرة فتوى الشيخ محبب (شيخ الازهر) في هذا العام عن اعفائه المسلمين عن الصيام (١) فكلاهما في جوهر الدين والعقيدة كضفطة عز وكلتاهما سخرية الأوساط المعنية بشؤون الدين والخدمة العامة فالنبأ يردد في هديره :

كلا الأخوين ضراط ولكن

شهاب الدين اضرط من اخيه ... فيرد عليه الرافدان .

فاطمئن ايها الشيخ ان فتواك التي الغيت بها الشهادة الثالثة سيكون لها شأن يذكر يوم يترك المسلمون الصيام بناء على فتوى شيخ الأزهر التي لا يمكن ان يكون لها شأن يذكر ؟

انتهت

---

(١) جريدة اطلاعات الأيرانيه الرسمية عدد ٨٧١٧ بتاريخ ١٣ تير ١٢٣٤ (١٤ ذق ٣٧٤)

تساءل الكاظميون ، عن كل هذا ، وبقوا يتساءلون ، الى ان اجابهم الخالصي نفسه فأزال حيرتهم بقوله وهو «يعظ !..» الناس «ويرشدهم» بأن « المثقفين الورعين ! .. » من حاشيته يحملون المسدسات ، وهم اهل الفتك بآل المكيلي !.. لقد شاء الخالصي بخطبته هذه ان يضع النقاط على الحروف فعرفنا منبع السوء ، ومصدر التشجيع والترقيع !..

ومن سلم من تهجمات الخالصي من أجل اغراضه ؟

حتى قريبه معالي عبدالرسول الخالصي ، قال عنه انه « كشفي !.. » يوم كان متصرفاً للواء بغداد ، لأنه تشرف بزيارة العالم الجليل مجتهد الشيخية الذي له منزلته في العالم الاسلامي ، ولا اعرف ماذا كان يقول الخالصي عن قريبه ، لو زار من لا يؤمنون بالشهادتين ، ومن لا اعتقاد لهم بالدين الاسلامي ولكنهم يرحبون بزيارة «الامام!..» وصداقته لاغراض سياسية بغية «المساهمة !..» في محاربة الألحاد !.. في بحمدون وبغداد !..

ومرة اخرى نطلب الى اخواننا ان يدعو الله لكي ينقذ الكاظمية وابناءها من هذا الطاعون !..

وأخيرا... لا آخرا !...

يعتقد الناس ، ان الخالصي في فتواه يعبر عن ايمانه ، وعن ارائه ، ولا يحيد عن فتواه قيد شعرة ، كما هي حال المجتهدين الذين يفتون بعد تفكير ولا يحللون اليوم ما حرموه بالأمس .. وقبيل ساعات !.. اما الحقيقة فهي ان الخالصي شاء ان ينفي عنه صفة الاجتهاد ، كما هو الأمر الواقع ، وان يجعل من الفتوى لعبة صبيانية لا قيمة لها ولا اعتبار !..

//

— اذا فاعلموا انني عندما دخلنا النجف تسللت الى مكتبة آية الله المحقق الشيخ عبد الحسين الاميني ورحت اقلب الاوراق واغوص في مجاميع الكتب والمجلدات والجرائد والمجلات فرأيت فيا رأيت جريدة ايرانية كان اسمها (نبرد شرق) فلم اولها اعتناء لكنني رحت التهمها قراءة بعد ان رأيت مثيلتها في حجرات آية الله المحقق الشيخ اغا بزرك فقلت لا بد لي من قراءة ما فيها لاعرف العلة التي جعلت هذه الجريدة من محتويات مكتبتي مثل هذين الرجلين العظيمين ... فقرأت فيها شيئا عجيبا !!!

— ماذا قرأت ؟!

— قرأت في ذلك العدد (وكان تاريخ صدوره (١٦) اسفند ١٣٣٠) مقالا عنوانه « الثروة في خراسان » وفي هذا المقال حقائق ناصعة عن حياة هذا الاعور الدجال ومن تلك الحقائق :

استنبط الاعور الدجال حيلة شرعية لم يهضمها حتى الملحدون ولم يستسغها حتى الشيوعيون وبموجب تلك الحيلة فصل الدجال بين زوجين ليلحق الزوجة بزوج جديد دفع للدجال عوضا عن هذه الفضيحة ٤٠٠٠ تومان .

* * * *

فاطم هذا الفأر العجوز احد زملائه قائلا : أكاد لا اصدق هذه الحكاية ؟! فرد عليه فأر آخر كان حتى العهد القريب يسكن في ايران قائلا : ان هذا الموضوع قصة واقعية تشهد عليها اضبارات

دعية ، وهناك اشد منها ولها ذكر وعليهـــا كلام في مجلس النواب وموجز القضية عشق وهيام بين هذا الدجال مع حسناء «زرادشت» الشهيرة و ...

وهنا عاود ذلك العجوز كلامه وراح يتم القصة بعد ان اسكت الذى شهد بصحتهافقال: كذلك كانت جريدة (نبرد شرق) في عددها المشار اليه تثبت هذه الفضيحة ثم تنهي كلامهـــا عنها بوصف الحالة التي اقتيد اليها الدجال الى محاكم طهران .

وتستمر الجريدة برواية فضائح الدجال فتقص على قرائهـــا فضيحة اختلاسه للمبالغ المخصصة الى جامع « كهنه جاله ميدان » في طهران وهى مبالغ طائلة وطائلة جدا ومع هذا كله هي اقل بكثير من الاموال التي اختلسها الدجال نفسه من والده رحمه الله وكانت قد وصلته من مسلمي الهند والجدير بالذكر ان تلك الصدمة أثرت كثيرا على صحة والده رحمه الله فذهب مأسوفا عليه وظـــل الولد العاق المختلس يحلف ان والده مات من جراء الصدمه بل مات مسموما !!

— الحق يقال ان هذا الاعور الدجال فريد في بابه وحيد من نوعه ... زدنا يرحمك الله رواية ...

— وبعد ان تسرد الجريدة فضائح الدجال في ايران تعود فتكلم قراءها عن حياته في العراق وتسجل اراء العلماء الاعلام فيه وتعطى نبذة عن حياة العصابة التى تهلل وتكبر وتسبح لدجله وخزعبلاتـــه ومن تلك العصابة « يوسف بغدادي) الذى كان خادما بديوان آل كمونة بكربلاء وكان نصيبه الطرد بعد ان طلع زعيم الاسرة الشيخ

عبد الحسين كونه على سوابق هذا الخادم فراح الى بغداد والتحق بعصابة الدجال ، ثم تختم الجريدة كلامها بتمنيات طيبة للشعب العراقي الكريم وتدعو الله جل شانه ان يبعد العراق واهله عن كيد هذا الدجال المأجور .

* * *

ثم انفض مجلس السمر واستسلموا للنوم بعد أن تمكن عميد القرية ان يأخذ موعداً قاطعاً بعودة الوفد الارنبي الى القرية بعد انجاز مهمته التي قدروا لها من الايام اسبوعاً واحداً .

الفصل الثانى

(١)

وما أن أصبح الصباح حتى تحرك وفد الارانب يعاود سيره الى بغداد وهنا تجدر الاشارة الى أن الوفد كان موضع الحفاوة والتقدير من أية قرية يمر عليها وريف يمر به ، والحقيقة ان الوفد لو أراد تلبية الدعوات التي وجهت اليه كافة وحضور الحفــــلات التي أزمع عقدها على شرفه لما وصل الوفد بغداد إلا بعد شهور عديدة ، ولكن كبير الوفد كان يعتذر بلباقة ويعد أرباب الحفلات والولائم بتلبيتهم عند عودة الوفد من بلد الدجال .

واخيرا اذا ما لاحظ الشيخ الخالصي او احد القراء ان في فصول الكتاب ما يتعلق باثبات الشهادة الثالثة فارجوان يعلم الجميع ان الامر غير مقصود لذاته وانما هو اسلوب القصة وظروفها تملي على الكاتب ان يعطي ولو صورة مصغرة عن اسباب وضع القصة .

واختم التمهيد باعلان اسفي الشديد ان يصف هذا الشيخ لهذا الحد الذي جعلني - مع عظيم علقتي به - اشد الرحال مرتين الى ايران خلال هذا الشهر لاقف على سقطاته واخرجها للناس بهذا المطبوع الذي سيجده القارىء ملما بالغرض وهو ثبوت دجل الشيخ والله من وراء القصد .

المؤلف

اگر شیخ خالصی کے پاس اسلام ہوتا
تو وہ کبھی بھی احمدیوں کی حمایت نہ
کرتا مراجع مجتہدین قم و نجف باہم
ملکر خالصی سے برأت کرنا اور اسے
مردود قرار دینا اس امر کی دلیل ہے
کہ وہ احمدی نواز گستاخ رسول گمراہ
شخص تھا جس کا سنی شیعہ مسلمانوں
سے کوئی واسطہ نہ تھا نہ ہی اس کے
گستاخانہ عقائد و نظریات کو اسلام
کہا اور مانا جا سکتا ہے

مولانا عبدالکلام آزاد سربراہ جمعیت علمائے ہند

عہدے دار کانگرنس پارٹی ہندوستان

اور

مولانا عبدالحمید بھاشائی بارے

حضرت مبلغ اعظم کا وضاحتی بیان

مجاہد تحریک ختم نبوت مناظر شیعہ علامہ محمد اسماعیل نے وضاحتی بیان ریکارڈ کراتے ہوئے جواب جرح میں عبدالحمید بھاشانی بنگالی آف بنگلہ دیش، سعید العرفی دمشقی شامی، شیخ محمد خالصی عراق کاظمینی سب کے سب مادہ پرست، سوشلسٹ خیال اسلام اور مسلم علماء کے دشمن تھے ان لوگوں کی زبانیں، دماغ، قلم کتاب بکے ہوئے تھے۔ یہ تینوں افراد جیتے جی اسلام رسول اسلام اور مسلمانوں کو ہی برا بھلا کہتے واصل جہنم ہوئے۔

عبدالحمید بھاشانی سوشلسٹ تھا سوشلزم بارے امام محسن الحکیم کے فتویٰ کے بعد عبدالحمید بھاشانی کی مسلم حیثیت کو ہر مسلمان خود دیکھ جان سمجھ سکتا ہے۔ باقی رہا معاملہ۔

شیخ محمد خالصی کاظمینی عراقی کا یہ شخص مسلمانوں کو گمراہ بدعتی کہتا تھا علمائے مدارس علمائے منبر کو جاہل بے دین لکھتا تھا۔ علمائے قم و نجف کا کھلا دشمن تھا۔ حسن البکر صدام تکریتی کے قریب تھا اور عراق کی بعث پارٹی کا حامی تھا۔ جو پکی کھلی شوسلسٹ تھی۔ درج بالا دونوں افراد سیاست میں دین اسلام کے نفوذ کے کھرے مخالف تھے۔ زعیم حوزہ علیہ نجف آیت اللہ العظمیٰ امام السید محسن الحکیم نے عراق کی سوشلسٹ بعثی حکومت کی ڈٹ کر مخالفت کی اور سوشلزم کو اسلام دشمن نظریہ قرار دیا۔ ملاحظہ ہو زعیم حوزہ علیہ نجف اشرف حضرت آیت اللہ العظمیٰ امام السید محسن الحکیم کا فتویٰ جس میں امام حکیم نے سوشلزم اور موئید احمدیت و مرزائیت شیخ محمد خالصی کو ایک ساتھ مردود قرار دیا ہے۔ اس فتویٰ کو دیکھ کر جہاں مرزا ناصر احمد مرزائی احمدی پریشان ہوا وہاں مکمل ایوان قومی اسمبلی اور سپیشل کمیٹی بھی حیران رہ گئی کہ شیعہ مناظر محمد اسماعیل اس قدر صاحب مطالعہ اور حاضر جواب ہے کہ ہر بات پر سند شاہد پیش کر کے مخالف کو لاجواب کر کے اس کا منہ بند کر دیتا ہے۔

امام السید محسن الحکیم کا فتویٰ مع تائید علماء ملاحظہ ہو

مجاہد تحریک ختم مناظر اسلام حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل نے پورے ایوان کو مخاطب کر کے فرمایا یہ فتویٰ مجھے 1970 میں امام حکیم نے ارسال فرمایا تھا۔ جب میں نے ان سے سوشلزم اور شیخ خالصی کاظمینی عراقی بارے سوال نامہ بھیجا تھا۔

یہ تحریری فتویٰ میرے شاگرد رشید علامہ ناصر حسین نجفی لکھوا کر لائے تھے...... **فتویٰ امام حکیم =**

مسلمانوں پر واضح ہو

جب ۵۰، ۵۱، ۵۲ء میں بین الاقوامی سطح پر مرزائیوں اور احمدیوں کے خلاف سنی شیعہ مسلم علماء اور عوام نے احتجاجات کیے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا تو مصر، شام، سعودیہ، یمن، نجف اور قم کے علماء نے متفقہ فیصلہ دیا کہ احمدی عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں لہٰذا یہ ملت اسلامیہ سے علیحدہ ایک قوم ہے تمام علماء نے احمدیوں کو خارج از اسلام لکھا

لیکن

خالصی نے سارے عالم اسلام کی مخالفت کرتے ہوئے احمدیوں کو اپنا بھائی اور مسلمان تسلیم کیا۔ احمدیوں کی حمایت کو اپنی زندگی کا نصب العین بتایا۔ ۶۵ کو یورپ جرمنی المان کے بین الاقوامی احمدی لیڈر مسٹر عبدالرحمٰن روسلر نے خالصی کو مدد اور تعاون کے لیے خط لکھا کہ سارے لوگ ہمارے مخالف ہیں آپ ہماری تائید وحمایت کریں۔ عبدالرحمٰن روسلر کا یہ خط چھ صفحات پر مشتمل ہے خالصی نے عبدالرحمٰن روسلر کو جوابی خط لکھا جو ۱۱ صفحات پر مشتمل ہے دونوں خطوں کا کچھ حصہ بطور نمونہ کتاب میں دیا جاتا ہے تاکہ خالصی کے احمدی موئید اور مبلغ کے طور پر بآسانی سمجھا جاسکے۔

فقط

شیخ خالصی کے

احمدیوں کے ساتھ رازدارانہ

خفیہ مربوط روابط کا دفتری

ریکارڈ

عبدالرحمن روسلر احمدی کا خط شیخ خالصی کے نام

(۱)۔ المانیا والاسلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرانز ایرش عبد الرحمن روسلر

ترمستلروك ۵۷ بلوك ترهيد آي هوست ۳۱ كانون الاول سنة ۱۹۵۰ ب ۲۴ للمانيا المنطقة البريطانية تليفون ۳۵۹

الى الامام الشيخ محمد الخالصي المحترم

الكاظمية (العراق)

السلام عليكم ، ايها الاخ المحترم في الاسلام

بسرور عظيم ، واحترام كبير استلمنا الكتب الثمينة ، ذات المواضيع القيمة ، المرسلة حديثاً من قبلكم حول الدين الاسلامي ، واني اصالة عن نفسي ونيابة عن جميع اخواني المسلمين هنا اقدم لكم جزيل الشكر ، ووافر الامتنان لهذا الاحسان .

ايها الصديق المبجل ! ان كتبكم المرسلة وصلتنا وكانت رزمتها معيبة ، فارجو ان تصلنا سالمة في المستقبل .

اعمال الجمعية : ـ

لا زالت جمعيتنا تواصل سيرهـــا الحثيث حتى قررت أخيراً انشاء مركز اسلامي عظيم يتناسب ومقامها ، وقد اخذت على نفسها الاتصال بكافة الجمعيات اسلامية وغيرها ، وتوثيق عرى الصداقة بين البشر ، وقد توفقت الى ذلك بنسبة ملموسة لا يستهان بها . ونزيدكم ايضاحاً اننا نقبل كل جمعية او طائفة أو شخصية لها الكفاءة والجدارة تخولها الانتماء الى جمعيتنا الرئيسية بعد التأكد من صدق ايمانها ، وتجردها عن الاغراض السياسية ، همتها توثيق الصداقة بين البشر سواء فى قطرنا أو خارجه وعلى ضوء ما تقدم فنحن على أتم استعداد لايضاح ما نملنه ونبينه وندرسه على امتن الأسس واوضح المصادر العلمية سواء في التعليم والمحاضرات أو المناظرات ، ولنا قاعات ونواد مجهزة بالمكتبات ، والافلام العلمية التي تعرض لهذا الصدد ، ولدينا مختبرات واسعة مجهزة بأحدث الآلات . وقاعاتنا الخطابية مجهزة بالمكبرات وكلها تستخدم فيما يرضي الله وتعلن قوانينه لسعادة البشر وتثبت وجوده وارادته وتحللها تحليلاً علمياً لا يمكن

دحضها ، وتتقبلها النفوس السليمة ، متعاونين في ذلك مع محبينا فى الداخل والخارج .

ان جل عملنا يرتكز على اسعاد حال المسلمين ، وبيان

حقيقة الدين الاسلامي للناس ، والسعي في رفع مستوى المسلمين في انحاء المعمورة والتقارب بينهم وجعلهم اخوانا كما أمرهم الله بذلك ، ونحاول تأسيس حضارة اسلامية بكل امانة واخلاص ونجهد في تقوية كل عضو في العالم الاسلامي . فان تم لنا هذا استطعنا تشييد حضارة عالمية اسلامية كل هذا متوقف على شعور واحد ، وهو اذا شعر كل مسلم في العالم انه هو صاحب هذه الحضارة .

اسس نجاح عمل جمعيتنا :ـ

ونجاح عملنا مرتكز على التعاون الصادق ، والاخلاص الحقيقي بين المسلمين وهو اساس النجاح للجمعيات ، فالجمعيات الاسلامية يجب ان تتعاون فيما بينها وتتقارب وتتفاهم لتكون جسماً صحيحاً ذا اعضاء سليمة ، وتعلن التواد والتحاب بين ابناء البشر في جو سلمي تظلله الصداقة ، والرحمة والعاطفة الانسانية ومعظم الناس لا يعرفون عن حقيقة الدين الاسلامي شيئاً

لبعدهم عنه، ولم يسمعوا عنه إلا الآراء المغلوطة ، والتصورات المضللة .

واذا اظهر المسلمون المثل العليا للناس كما جاء بها الاسلام، ويناظرونهم مناظرة ودية مبنية على الأدلة المنطقية العلمية ، فما لا شك فيه يكثر اتباعهم واشياعهم وبذلك تنمو السعادة نمواً تاماً ويتقارب ابناء البشر بعضهم الى بعض بفضل الاسلام .

واننا ننتظر منكم ان تؤيدونا في هذه الحقيقة ، ومن

جميع المعاهد والاصدقاء في قطركم والاقطار الاسلامية الاخرى ان ينضموا الينا ويساعدونا ويشاركونا بهذا الرأي والتسليم به .

واني متأكد ومتيقن انكم سوف تؤازروننا وتقدرون عملنا الذي نبغي من ورائه حمل مشعل الحقيقة لوجود الله ، ودعوة الناس الى الاسلام ، وان الاسلام هو الدين الوحيد الداعي الى السلم في العالم ، وهو الكفيل لسعادة البشر بتعاليمه ونظمه الجبارة .

واني اطلب من الامام ان يأخذ بعضدنا ويشد ازرنا بكل ما يستطيع من نفوذه الديني الى تقوية جمعيتنا التي يهمها أمر الاسلام ، وان تعلموا الناس في قطركم عن جمعيتنا وتحبذوا لهم

٢٨

الاتصال بنا ، وانا اخوانهم في الاسلام وان تفرقت عناصرنا ونتقبل اقتراح كل مسلم بالنسبة لاصلاح جمعيتنا .

ايها الاخ المبجل ! الناس هنا لهم رغبة وافرة ان يطلعوا على آرائكم ومعارفكم الاسلامية ويرقبونها بلهفة عظيمة . كذلك نطلب من مقامكم تزويدنا بمعلومات مفصلة عن جامعتكم واصدقائنا المسلمين .

مسك الختام : —

اننا بفارغ الصبر نترقب شفقتكم وان لا تقطعوا عنا وسائلكم وتتحفونا بمكنون معلوماتكم . والناس عندنا يرون المسلمين عامة اخوانا لهم ويهمهم امرهم . يتعاونون معهم بكل شعورهم وعواطفهم ويغذوهم بالتعاليم الاسلامية الصحيحة

وبنتيجة هذا يكون نجاح جمعيتنا وبنجاحها يتم نفع الاسلام بأمره..

وارجو ان تسمحوا لي بين حين وآخر ان اقدم لكم تقريراً عن مدى حماياتنا الذي كرسنا حياتنا لخدمته، لعلمنا وايماننا ان الله وفقنا وتفضل علينا بالسعادة الابدية وهدانا

٢٩

للاسلام، ويجب ان نعمل لخدمته الطاعة لمولانا حتى مماتنا ونطلب منه التوفيق. م؟

خادكم واخوكم

عبد الرحمن روسلر

جواب سماحة الامام الخالصي

الاستاذ روسلر

بسم الله الرحمن الرحيم

سعادة الاستاذ الفاضل عبد الرحمن روسلر نائب رئيس الجمعية الاسلامية

بركتنهايد - هامبورغ

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد

فقد وصلنا تحريركم مشفوعاً بتقريركم الجامع عن وضع

المانيا ومسلميها ، فشكرنا لكم اهتمامكم في الدعوة الاسلامية

الصادقة ، ويقينكم طبقاً للواقع انه لا ينجي من كوارث الدنيا وبوائق الدهر إلا الاسلام وتعاليمه ، واتباعاً لسنن الشرع الشريف في ايجاد الاخوة الاسلامية مقدمة للاخوة البشرية واعلام المسلمين مما عليه اخوانهم في شرق الارض وغربها اوعزنا بنشر ترجمة كتابكم وتقديركم في نشرة الجامعة الخاصة ليعرف المسلمون هنا اخوانهم في هامبورغ وبرلين، وسائر بلاد المانيا ، وجميع اوربا ، ويتعاون معهم على انقاذ البشرية مما وقعت فيه من التدهور والانحطاط بسبب بعدها عن الله وتعاليم الاسلام ، ومما لا يشك فيه ان المانيا لا ينهضها من سقطتها السحيقة بعد الحرب الاخيرة إلا الاستمساك الوثيق بعرى دين الاسلام وقوانينه التي هي في القرآن والاحاديث الصحيحة ، على شرط ان تكون خالصة من شوائب الاوهام والخرافات ، ودسائس اولي الاطماع الذين الحقوا بدين الاسلام ما ليس منه ، توصلاً الى رغبانهم الذميمة ، التي لا تعود على البشرية بالنفع ، وعلى هذا الاساس يجب ان تكون الدعوة خالصة لله ، خارجة عن كل عنوان شخصي ، ولا

احمدي ، ولا شيعي ، ولا سني ، بل القرآن وحده ، والسنة تتبعه ، وبذلك يظهر الاسلام الذي جاء به رسول الله (ص) عن الله لسعادة البشر ودرء الاخطار عنهم . ولقد توخت

مراراً في خطب صلاة الجمعة التي اقيمها في الكاظمية بمعطر
الوقت عنكم ، وعن جمعيتكم النشيطة ، ودعوتكم الصادقة ، فقرح
بذلك اخوانكم المسلمون ، وتناقلوا حديثكم حتى صار زينة
المجالس ، وتوجهت الابصار ، واشرأبت الاعناق لما يأتي
عنكم من البشائر ، في توجيه المنكوبين بزخارف المدنية الكاذبة
وقسوة الصنايع المهلكة ، الى الاسلام منقذها الوحيد ،
ومنجيها الفذ .

وان غضب البابا ، وسخط الكنيسة ، لا يصدان من
أحب البشرية ، وعشق الانسانية ، وأراد اسعادها ، واسعافها
وانقاذها مما اصابها بسبب تعاليم الكنيسة ، التي لا تتفق
وروح العصر الحاضر ، ومكتشفات العلوم ، واسرار الطبيعة التي
ظهر بعضها للبشر ، فطارد تعاليم الكنيسة ، وتثليث المسيحية
مما ولدته اوهام القرون الخالية ، واوجب نشاط اللادينية
المستندة الى المادية الدياليكتيكية ، وقوانين فرضت على الطبيعة

بقسوة لا تتفق مع العدل والانصاف ، ولو ان البشر ،
والمفكرين منهم ، والمكتشفين ، والمخترعين ، عرفوا الاسلام
كما هو ، وعلى ما جاء به الرسول الاعظم ، ونطق به القرآن
المبين ، وأيدته السنة الصحيحة لما وجد على وجه الارض
ملحد مادي ، ولا مفسد ذو هوى وشهوة ، ولكن انتشار
المسيحية بين علماء الطبيعة ، وخفاء الاسلام عليهم سبب
الالحاد والفساد ، وانتم اذا اظهرتم الاسلام كما هو ، قضيتم على

الالحاد ، وبدلتم بالصلاح الفساد ، وارضيتم الله عنكم ، واديتم للانسانية حقها ، رضي الجاهلون ام غضبوا ، وكان جزاؤكم من الله الاجر الجزيل ، اذ كنتم من « الذين يبلغون رسالات الله ويخشونه ، ولا يخشون أحداً إلا الله وكفى بالله حسيباً سورة الاحزاب »

وان المسلمين هنا، لا في العراق وحده ، وايران أو غيرها، بل في الشرق عامة ، ليؤيدون دعوتكم ، ويناصرونكم سراً وجهراً ، بكل ما اتاهم الله من حول وطول ، ولهذه الغاية تأسست جامعتنا « جامعة مدينة العلم للامام الخالصي الكبير » التي وضع اساسها المرحوم والدي قدس سره ، قبل اربعين

سنة تقريباً . وقاومتها السلطات لا لسبب ، واوقفت سيرها الظروف القاسية حتى وقفت بعد مدة للبناء على هذا الاساس وهي في مدء نشئها الآن لم تبلغ سن الرشد ، كما انها تسير سيراً بطيئاً جداً ، اذ غايتها اسمى الغايات ، وفي طريقها أصعب العقبات ، وستذللها وتجتازها الجمعية النشيطة القوية الكبيرة التي تأسست في العراق للبلوغ بهذه المدرسة الى حد اكبر جامعة يمكنها ان تفهم اهل العالم ، ما هي السعادة ؟ وانها لا توجد إلا بالاسلام.

والجمعية قوية جداً ، والمدرسة بعد في اوان طفوليتها ، وستوافيكم بمنهجها قريباً انشاء الله . لتوقفوا اخوانكم على الفكرة المتأصلة في قلوب العراقيين لانقاذ اهل العالم ، فانها واضحة مبينة في منهج الجامعة . وجمعيتنا تفتخر وتبتهج

بقبول اقتراحكم ان تكونوا ممثليها في بلاد اوربا ليحصل بذلك التعاون الوثيق على البر والتقوى في نجاة البشر .

وقد طلبتم كلمة عن (الاخوة والمحبة والاحسان والصداقة في الاسلام) وها نحن نذكر لكم شطراً من ذلك راجين نشره في صحف اوروبا بمختلف لغاتها ، وارسال ما ينشر منها الينا .

"ڈوبتے کو تنکے کا سہارا"

کی کہاوت کے تحت معلل ثانی مرزا ناصر احمد قادیانی نے مرچ، نمک لگا کر شیخ محمد خالصی عراقی کو بڑا مفتی مجتہد پیش کر رہا ہے جبکہ اس دو نمبر شیخ خالصی کو علمائے قم و نجف، جامع الشرائط مجتہدین عظام، ماکر، دجال، گمراہ، کافر، مردود، لعین، غیر کا ایجنٹ اور بے دین قرار دیتے تھے۔

خالصی بیت اللہ کعبۃ اللہ، رسول اللہ، اولیاء اللہ، اہل اسلام، علمائے اسلام، دینی جامعات، علمائے مدارس، علمائے منبر کی نہ صرف توہین کرتا تھا بلکہ دین اسلام کو رسمی دین قرار دیتا تھا اور مثل مرزا غلام احمد قادیان اہل اسلام کو گمراہ قرار دیتا تھا۔ ملاحظہ ہو خالصی اور مرزا قادیان کے اسلام دشمن نظریات کا خلاصہ، خالصی مردود کے بھی وہی باطل نظریات ہیں جو مرزا اعلام احمد قادیانی منکر عقیدہ ختم نبوت کے ہیں۔ = کند ہم جنس باہم پرواز کبوتر با کبوتر باز بہ باز =

فتنہ منکرین ختم نبوت و گستاخان رسول آج کا نہیں ابتدائے اسلام سے تاحال جاری ہے

قائد ایوان جناب محترم ذوالفقار علی بھٹو وزیر اعظم پاکستان اور قومی اسمبلی پاکستان کے ایوان کی اسپیشل کمیٹی کے سامنے مناظر شیعہ مجاہد تحریک ختم نبوت علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی نے چیئرمین کمیٹی، جناب محترم صاحبزادہ فاروق علی خان اور اٹارنی جنرل جناب محترم یحییٰ بختیار، وفاقی وزیر قانون جناب محترم عبدالحفیظ پیرزادہ کے روبرو پیش ہو کر حلفاً کہا۔

کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی جمہوری حکومت کے عہدیداران پر روز روشن کی طرح عیاں رہے کہ قضیہ قادیانیت مولوی حضرات کا پیدا کیا مسئلہ نہیں ہے۔ بلکہ یہ مسئلہ فجر اسلام سے آج تک قرن در قرن چہرے بدل کر اسلام اور رسول اسلام کے خلاف آرہا ہے۔ یہ طبقہ عہد رسالت سے عصر حاضر تک منافقت بغاوت میں مصروف کار ہے۔ ملاحظہ ہوں

تاریخ، نظریات گستاخان رسول

و

منکرین ختم نبوت مورخین و محدثین

شیعہ و سنہ کی زبانی

گستاخان رسول اور منکرین ختم نبوت کی کہانی مورخین کی زبانی پڑھ کر اس مسئلہ کی سنگینی کو سمجھا جانا جاسکتا ہے۔

بفرمان سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

میرے بعد تمام مدعیان نبوت جھوٹے دجال ہیں

حدیث نبیؐ خاتم ملاحظہ ہو سنن ابی داؤد' ترمذی' اصول کافی'

لاتقوم الساعة حتی یبعث دجالون کذابون کلهم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی .

(سنن ابی داؤد' ترمذی شریف) اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ کئی جھوٹے دجال نہ اٹھائے جائیں گے جن میں سے ہر ایک خیال کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہ ہے۔

سرور کائنات' فخر موجودات حبیب کبریا' سید الانبیاء حضرت محمد ابن عبداللہ ﷺ کی بعثت آمد کے بعد کسی کم تر نبی کی آمد کا دعویٰ عقلاً غیر معقول اور شرعاً بے فائدہ ہے اور فطرت سلیم کے طبعی معنوی تقاضوں کے خلاف ہے اعلیٰ ڈاکٹر حکیم سے علاج کرانے بعد کوئی عقل مند ہرگز ہرگز کم تر ڈسپنسر' نیم حکیم خطر جان کے پاس بغرض علاج ہرگز نہیں جاتا ہاں مگر جو لاعلاج مایوس ہو۔ اعلیٰ سرجن پروفیسر ڈاکٹر کے بعد عطائی حکیم' ڈسپنسر' نیم حکیم جوگی جو علم ڈاکٹری میں کوتاہ ہے' بے علم ہے اس کا دعویٰ کر دینا کہ مجھے خواب میں الہام ہوا ہے کہ میں حکیم ڈاکٹر ہوں' کامل علاج کر سکتا ہوں راتوں رات علم طب ڈاکٹری کا ماہر ہو گیا ہوں۔ میری طرف رجوع کرو میرے علاج میں شفاء ہی شفاء ہے۔ تو اس جھوٹے دعوے دار اور چھوٹا منہ بڑی بات پر کوئی عقل سے فارغ بے وقوف ہی اعتبار کرے گا صاحب عقل نہیں' یہی کچھ معاملہ سید الانبیاء کے مقابلے میں جھوٹے مدعیان نبوت کا ہے حالانکہ سردار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ نے وصال سے پہلے اپنی امت کو خبردار کر دیا تھا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد مدعیان نبوت کھڑے ہوں گے لیکن وہ سب کے سب کذاب دجال ہوں گے۔ ان کی باتوں میں آ کر کبھی بھی ہدایت و نجات کے معاملات اور اپنی دنیا و آخرت ان کے سپرد نہ کرنا' میں ہی تمہارا نجات دھند نبی ہادی سرپرست ہوں میری رحمت کے صدقے تمہیں دنیا میں امان ملے گی اور قیامت کے دن میری شفاعت کے عوض نجات ملے گی۔ میرے بعد نبی ہرگز ہرگز نہ آئیں گے البتہ شریعت کی حفاظت اور انسانیت کی ہدایت کے لئے میرے بارے خلفاء ہوں گے' اولیاء ہوں گے' جن کا پہلا ولی علی ہوگا اور آخری ولی خلیفہ مہدی ہوگا جو دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ حدیث رسول ملاحظہ ہو' **لو لا لم یبق من الدنیا الا یوم واحد لطول الله ذلک الیوم حتی یبعث رجل من اهلبیتی اسمه اسمی یملاء الارض قسطاً وعدلاً کماملئت ظلماً وجوراً. المهدی من عترتی ولد فاطمه**' ملاحظہ ہو ترمذی شریف' مشکوٰۃ شریف' سنن ابی داؤد شریف' اصول کافی' احتجاج طبرسی۔

تاریخ گستاخان رسول صدر اول سے عصر حاضر تک

گستاخان رسول منکرین ختم نبوت آج کی پیداوار نہیں ہے۔ بلکہ ابتدائے اسلام عہد پیغمبر سے یہ برے بدعقیدہ حاسد خائن لوگ مسلسل آ رہے ہیں۔ قرآن پاک کی سورہ توبہ سورہ بقرہ سورہ لہب، سورہ منافقون، سورہ احزاب زندہ شاہد و گواہ ہے کہ یہ لوگ ظاہراً کلمہ نماز پڑھ کر اسلام اور رسول اسلام کو دھوکہ دینے کی سعی نافرجام کرتے تھے اور ظاہر چھپے کفر کی بزبان قرآن یوں حمایت کرتے تھے۔ **واذا لقو الذین امنو قالو اامنا و اذا خلوا الی شیا طینھم قالو انا معکم انمانحن مستھزؤن۔** (القرآن سورہ بقرہ) جب یہ خائن گستاخان رسول اہل ایمان میں آتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں لیکن جب شیطانی گروہ سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تمہی سے ہیں ہم تو اہل اسلام اور رسول اسلام سے استہزاء مذاق کرتے ہیں۔

سید الانبیاء کے گستاخ بن کر حضرت محمد ابن عبداللہ کی نقلیں اتار کر حضورؐ کی توہین و تضحیک کر کے اللہ و رسول کا کھلے بندوں مذاق کرتے تھے اور بلاوجہ حضور کو تکلیف دیتے تھے بحکم قرآن سید الانبیاء کو تکلیف ایذا دینے والے جہنمی اور لعنتی ہیں ملاحظہ ہو آیت قرآن، **ان الذین یوذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا و الآخرہ و اعدلھم عذاباً مھیناً۔** (سورہ احزاب پارہ نمبر ۲۲) بے شک وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لئے سخت ترین عذاب تیار ہے مکہ میں ابولہب اور اس کی بیوی حضور پاک حضرت محمد مصطفیٰؐ کی توہین مذاق کرتے تھے۔ یہ سب مذاق حضور کے منہ پر نہیں حضورؐ کی پس پشت آپکی غیبت کرتے تھے۔ اللہ نے سورہ لہب نازل کر کے قیام قیامت تک ابولہب اور اس کی گستاخ بیوی کا انجام بتا دیا کہ دنیا میں مفلوج ہو کر رسوا ہو کر بے ننگ و نام ہوں گے اور

قیامت کے دن عجیب عذاب ہوگا کہ ان دونوں گستاخان رسول مردوزن کے گلے میں رسی ہوگی او محشر کے میدان میں مثل جانوروں کے فرشتے ان کو کھینچ رہے ہوں گے۔ اللہ نے فرمایا ہے کہ جو میرے رسول کا مذاق توہین کرتا ہے چاہے وہ رسول کا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو' گستاخ رسول ہو کر گمراہ جہنمی ہے خاندان بنی امیہ سے الحکم اموی حضور کی زندگی میں سید الانبیاء کی نقلیں اتار کر حضور کی توہین کرتا تھا۔ حضور نے اس کو مدینہ بدر کرنے کا حکم دیا اور فرمایا۔ میرا دشمن ہے بے ادب ہے اس گستاخ کو مدینہ طیبہ سے نکل جانے کا حکم دیتا ہوں۔ اسے مدینہ سے نکال باہر کرو' کہیں اس گستاخ رسول کی غلط حرکات سے اہل مدینہ پر عذاب نہ آ جائے۔ سید الانبیاء کی موجودگی میں حضور کے منہ پر گستاخی کرنے والوں کو رسول اللہ نے تو مواعنی کہہ کر اپنی صحبت کیا اسلام سے بھی خارج فرما دیا تھا۔ اب گستاخ رسول لاکھ دعویٰ اسلام کرے اللہ و رسول کے نزدیک بے ادب ہے بے دین' بے مراد ہے' سچ کہا ہے ایک باادب شاعر نے۔

"باادب بانصیب بے ادب بے نصیب"

حضرات شیخین نے اپنے عہد حکومت میں کسی اموی غیر اموی گستاخ رسول کو ہرگز ہرگز مدینہ میں نہ گھسنے دیا۔ عبداللہ ابن ابی' عبداللہ ابن ابی سراح یہ ہر دو حضرات کلمہ پڑھنے' نماز روزہ کے ظاہری پابند ہونے کے باوجود منافق گستاخ رسول تھے۔ سید الرسل نے ان بدعقیدہ گستاخ لوگوں کو دشمن اسلام قرار دیا۔ اور ان کے ظاہری دعوی اسلام کو دین کے لئے کھلا کھٹکتا خطرہ قرار دیا اور اہل اسلام کو ان سے دور رہنے کا حکم دیا۔

بطور نمونہ صدر اول اسلام سے عہد حاضر تک منکرین ختم نبوت اور گستاخ رسول کی مختصر فہرست ملاحظہ ہو۔

اکیسویں صدی گستاخان رسول کو بے نقاب کرنے کی صدی ہے

تاریخ گستاخان رسول عہد نبی خاتم سے عصر حاضر تک ملاحظہ قارئین محترم ہے۔اسے غور سے پڑھیں اوران برے بدفطرت کمین لوگوں کے شیطانی گمراہ نظریات پڑھ کر عبرت حاصل کریں۔بقول حکیم الامت علامہ محمد اقبال سیالکوٹی

ستیزہ کار رہاہے ازل سے تا امروز

چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی ست

ابتدائے آفرینش سے اب تک حق و باطل کی معرکہ آرائی کے لئے میدان گرم ہے اور آویزش حق و باطل صبح قیامت تک باقی و جاری رہے گی۔تاریخ شاہد ہے بولتا گواہ بن کر اہل عقل کو یہ آموختہ پڑھا سنا رہی ہے کہ جونہی حضرت آدم علیہ السلام حجت خدا نمائندہ الٰہی بنے تو عرش کے پاکیزہ ماحول سے لیکر فرش ارضی کے گلوبل ویلج کے پرسکون الہامی دینی روحانی ماحول میں سب سے پہلے حسد ورقابت دشمنی حق کا پتھر شیطان مردود نے حضرت آدم کے پاکیزہ دامن پر پھینکا اور گستاخ حجت خدا بنتے ہوئے حضرت آدم کو مٹی کا بے قیمت پتلا بشر خاکی جان سمجھ کر توہین نبی و خلیفہ،ولی خدا،امام حق کی۔اسی طرح انسانیت کی ہدایت کیلئے حضرت نوح علیہ السلام نے دعویٰ نبوت کی بات کی تو ان کی زوجہ اوران کے بیٹے کنان صاحب نے مخالف باپ بن کر توہین نوحؑ کی اسی طرح حضرت ابراہیمؑ وحضرت موسیٰ علیہم السلام رسالت کا دعویٰ کیا تو نمرود وفرعون ذات خدا،ذوات رسول حق پر اعتراض کر کے حضرت ابراہیم وموسیٰ کے گستاخ بنے اور توہین رسالت کا یہ بدنما سلسلہ اپنے جغرافیائی خدوخال کے ساتھ صدیوں سے قرن بعد قرن جاری ہے حتی کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم کا آسمان پر رہائش کرنے اور فترت طویلہ کے بعد نبی اسماعیل سے اکلوتے نبی سید الرسل حضرت محمد ابن عبداللہ نے دعویٰ رسالت فرمایا تو حضورؐ کے اپنے ہی رشتہ داروں میں ابولہب اوراس کی بیوی جمیلہ نے گستاخ رسول بن کر دور جاہلیت کے ہزاروں مشرک کافر ابوجاہلوں کے لاؤلشکر کو ساتھ لیکر گستاخی رسول اکرم کا بے حیا دھندا شروع کیا۔ابولہب اوراس کی بیوی چونکہ شیطان فطرت گستاخان رسول کے سرخیل تھے اور ذات احدیت نے واضح انداز میں ابولہب اوراس کی زوجہ جمیلہ قریشی کو وعید عذاب ان آیات کے ساتھ برسرعام سنائی ملاحظہ سورہ لھب از قرآن مجید فرقان حمید۔

(1)......گستاخ رسول ابولہب قرشی

فرش زمین پر سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مکۃ المکرمہ میں پہلا کھلا منہ پھٹ گستاخ ابولہب ابن عبدالمطلب القرشی المکی ہے۔جو برسرعام حضور پاک کے حق میں گالیاں بکتا تھا۔ابولہب پر اللہ کی لعنت ہو بے شمار=

(2)...... گستاخ رسول ام جمیلہ مکیہ زوجہ ابولہب

دوسرا گستاخ رسول ابولہب کی بداخلاق زوجہ ام جمیلہ مکیہ ہے یہ بے حیاء منہ پھٹ بدزبان عورت تھی۔ ہر وقت حضور کے خلاف بدزبانی کرتی تھی اور کلی عورت میں آپ کے خلاف بولتی رہتی تھی۔

(3)...... گستاخ رسول عبداللہ ابن ابی صراح مدنی

حضور پاک کی مدنی زندگی میں مشہور گستاخ رسول تین تھے جن میں اول الذکر عبداللہ ابن ابی صراح مدنی ہے یہ شخص مالدار شخص تھا اور اپنے مالی وسائل سے اسلام پسندوں اور حضور کے صحابہ اکرام کو ستاتا تھا اور بر سرعام مدینہ کے بازاروں میں چوکوں پہ کھڑے ہو کر حضور کے خلاف کمینہ بن کر حضور کی ہجو کرتا تھا۔

(4)...... گستاخ رسول عبداللہ ابن ابیّ

یہ شخص اسلام اور رسول اسلام کا دشمن حضور کو جادوگر کاہن کا طعنہ دے کر سیدالرسل حضرت محمد مصطفیٰ کے حق میں نازیبا الفاظ کہتا تھا۔ ظاہراً نماز روزہ احکامات اسلام کا پابند تھا۔ خود کو باعمل مسلمان کہتا تھا لیکن دل میں نفاق رکھتا تھا اور حضور کو اپنے جیسا بشر جان کر حضور کی توہین کرتا تھا۔ سیدالرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ میں نقائص تلاش کرتا تھا۔

(5)...... گستاخ رسول صاف بن صیاد یہودی مدنی

حضور پاک کے محلّہ میں رہتا تھا یہ شخص جسمانی لحاظ سے خوبصورت تھا۔ کاروبار کے لحاظ سے جنگلی جانوروں کو پال کر ان کی خرید وفروخت کرتا تھا اور امراء قبائل عرب میں اثر ورسوخ رکھتا تھا اس رسوخ کی بدولت متمول طبقہ میں بیٹھ کر حضور کی ہجو بیان کرتا تھا۔ حضورؐ پاک کی ذات اقدس کو موضوع بنا کر بدزبان' بے حیا بن کر نشتر پہ نشتر چلاتا تھا اور خود کو حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد بتا کر بنی اسماعیل کے سچے نبی ورسول حضرت محمد مصطفیٰ کی تکذیب کر کے خود کو مدعی نبوت بتاتا تھا۔

(6)...... گستاخ رسول عہیلہ بن صیاد یہودی المدنی

یہ شخص قومی ہیکل وجیہ شخص تھا اپنی بہاروی کی بدولت مدینہ کے اکثر قبائل میں متعارف تھا لیکن انتہائی درجے کا حاسد بدزبان تھا۔ حضور کے دعویٰ نبوت ورسالت کا مذاق اڑاتا تھا اور خود مدعی نبوت تھا۔ ہر وقت خود کو ریشم کی چادر میں چھپائے رہتا

تھا۔اس لئے اسے ذوالخمار بھی لکھا گیا ہے۔

(7)......گستاخ رسول طلھیہ بن خولد اسدی العربی

یہ شخص بنو اسد قبیلہ کا سردار تھا کھیتی باڑی اس کا آبائی پیشہ تھا۔مزاجاً اکھڑ مزاج متکبر شخص تھا۔حضور کی نبوت کا منکر دشمن تھا۔یہ شخص عرب قبائل میں جا کر لوگوں کے حضور پاک کے خلاف اکساتا تھا اور اپنی جھوٹی نبوت کی طرف لوگوں کو مائل کرتا تھا۔

(8)......گستاخ رسول عہیلہ بن کعب عنسی اسود

اس شخص کے والد کے نام کعب بن عوف تھا عرب کے مشہور قبیلہ عنس کی شاخ مذحج کا فرد تھا۔مدینہ کے قریب تجارتی شہر کہف خار میں اونٹوں کی خرید و فروخت کا کاروبار کرتا تھا۔یہ شخص یمنی النسل خوش شکل تھا۔11 ہجری میں اس نے دعویٰ نبوت کیا اور مرتے دم تک حضور حضرت محمد ﷺ کا گستاخ دشمن رہا۔دولت کی فراوانی نے اسے منکر ختم نبوت بنا دیا تھا۔

(9)......گستاخ رسول مسیلمہ کذاب بن کبیر

کبیر بن حبیب کا گستاخ بیٹا تھا۔یمامہ کا رہنے والا تھا اور عرب قبیلہ بنو حنفیہ سے تعلق رکھتا تھا۔یمامہ شہر کا باسی تھا۔11 ہجری میں اس نے دعویٰ نبوت کیا اور حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سچی رسالت کی تکذیب کر کے خود مدعی نبوت بنا۔انتہائی بداخلاق بدمزاج عرب بدو تھا۔

(10)......گستاخ رسول مدعیہ نبوت سجاح بنت حارث بن عفقان

دراز قد خوبرو عورت تھی۔اسے مورخین نے اس نام سے بھی متعارف کرایا ہے۔سمیت ایضاً سجاح بنت سوید بن یربوع قبیلہ بنی تمیم کی یہ خوبصورت دراز قد، دراز گھنے بالوں والی عورت ابتداء میں مصلح وقت بن کر اصلاح عمل کی تبلیغ کرنے والی عیسائی راہبہ تھی لوگوں میں معرفت عقائد کی بجائے عمل عمل پھر عمل کی بات زیادہ موثر انداز سے کرتی تھی انتہائی خوبصورت دراز قد سیڈول خاتون تھی جو بھی اس کی محفل میں جاتا اندھا مداح بن جاتا، جسمانی خوبصورت کے ساتھ ساحر البیان، عمدہ سر والی عورت تھی۔اس فتنہ پرور عورت نے عین شباب میں دعویٰ نبوت کیا اور عہد ابو بکر بن ابی قحافہ تمیمی سے لیکر عہد معاویہ بن سفیان اموی تک دعویٰ نبوت کے ساتھ زندہ رہی۔حضرت ابو بکر نے اپنے عہد حکومت میں اس گستاخ رسول مدعیہ نبوت کا معاملہ تمام کرنا چاہا۔لیکن حضرت ابو بکر کے تمیم خاندان کے اکثر لوگوں نے حضرت اول کو ایسے کرنے میں مزاحمت کی اس عورت نے حسن کا جادو جگایا اپنی

جعلی وحی کا کلام سر کے ساتھ گا کر عربوں کے کثیر قبائل کو اپنے گرد اکٹھا کر لیا تھا۔ مشہور عرب قبائل کے ان چار سرداروں نے خود کو مدعیہ نبوت سجاح بنت حارث کا خلیفہ کہا۔ سجاح مدعیہ نبوت کے چار خلفاء کے یہ نام تھے۔ جو خود کو سجاح نبیہ کا خلفاء کہتے تھے۔ (1) عطاء ابن حاجب (2) عمرو بن ایہم (3) غیلان ابن حرشہ (4) شیث بن ربیع۔ یہ چاروں افراد عرب قبائل میں محترم سردار مانے جاتے تھے۔ جب حضور حضرت محمد مصطفیٰ نے مدینہ میں اسلام پھیلایا تو یہ چاروں افراد حضورؐ کا کلمہ پڑھ کر مسلمان بنے خود کو اصحاب رسول کے زمرے میں شامل رکھا۔ لیکن حضور کے انتقال کے بعد جب مسئلہ خلافت پر مہاجرین وانصار میں اختلاف نے طول کھینچا تو یہ چاروں افراد اپنے قبائل سمیت مرتد ہو گئے تھے اور سجاح عیسائی عورت کو ہی مان کر بے دین گستاخ رسول عربی بن گئے اور مرتے دم تک کذاب سجاح کے ساتھ رہے۔ سجاح بنت حارث کے خلفاء میں شیث بن ربیع نہایت شہرت والا خاموش طبیعت انسان تھا۔ سجاح کی طرح خوش الہان تھا اور سجاح بنت حارث کا نامزد موذن تھا اور سر کے ساتھ اذان کہتا تھا۔ سجاح کے موذن کی اذان کے یہ الفاظ مورخین نے تحریر کئے ہیں۔ **الکبر للّٰہ۔ السجاح رسول اللّٰہ، الفلاح فی اطاعتھا۔ النجاۃ فی معرفتھا** سجاح خود سحر البیان عربی مقررہ تھی۔ سجاح کا خلیفہ اول عمر میں دولت میں سجاح سے بڑا تھا۔ جو سجاح بنت حارث کے آگے چلتا تھا۔ اونچی آواز میں قبائل عرب کے درمیان اعلان عام کرتا تھا۔

امست نبینا انثی نطوف بھا

واصبحت انبیاء الناس ذکرانا

اے لوگو! آگاہ رہو ہماری پیغمبر عورت ہے جسے ہم ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ حالانکہ لوگوں کے نبی رسول مرد ہوتے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

''سجاح بنت حارث کی جعلی وحی کا بناوٹی کلام''

الم تری ربک کیف فعل بالحبلیٰ۔ اخرج منھا نسمۃ لسعی۔ بین صفاق وحشی۔ ان اللہ خلق للنساء افراجاً وجعل لھن ازواجاً و تولج فیھن ایلاجاً۔ ثم تخرجنا اذانشلہ ترجمہ = بزبان اردو۔

کیا تم اپنے رب کو نہیں دیکھتے کہ وہ حاملہ عورتوں سے کیسی ذمہ داری کا بار اٹھواتا ہے۔ ان سے جیتے جاگے چلتے پھرنے والے جاندار نکلواتا ہے۔ جو نکلتے وقت پردوں اور جھلیوں کے درمیان لپٹے ہوتے ہیں۔ بے شک اللہ نے عورتوں کو فرجوں سے نواز کر انہیں مردوں کیلئے لذیز دلچسپ بنا دیا ہے۔ عورت مرد کے باہم ہونے سے ایک دوسرے کا جفتی جوڑہ زوج بننے سے۔ باہم لذت پا کر پھل آور بن جاتے ہیں۔ ظاہراً یہ نرا لطف ولذت کا لطیف کھیل لگتا ہے جبکہ حقیقت امر یہ ہے یہ سب لطف ولذت افزائش نسل

کا سبب ہے۔ وضاحت از خطیب میں نے سجاح کے کلام کا ترجمہ ادبی انداز سے کیا ہے ورنہ اس کذاب مدعیہ نبوت کا یہ کلام ادب عربی کے معیار سے بھی گرا ہوا ناقص کلام ہے (شیخ محقق خطیب)

بنی امیہ کے عیاش لوگ اس کا سجاح کے مداح دیوانے بنے یہ منہ روز منہ پھٹ جھوٹی گستاخ رسول اعظم تھی اور بدکردار بے حیاء عورت تھی اس عورت نے مسلیمہ کذاب سے شادی بھی کی تھی جو بعد میں ناکام ٹھہری۔

(11)......گستاخ رسول حارث بن عبدالرحمٰن دمشقی الشامی

اس شخص کے والد کا نام مورخین نے عبدالرحمٰن بن سعید لکھا ہے قبیلہ بنو قریض سے تعلق رکھتا تھا۔ جو بنی امیہ کے حلیف تھا۔ شام کے شہر دمشق میں بزاز کا مشہور تاجر تھا۔ اس شخص نے دعویٰ نبوت کے ساتھ سید الانبیاء حضرت محمد عربی کی رسالت کی تکذیب کی اور عیسائی راہبوں کو اپنا ہمنوا بنائے رکھا۔ عربی زبان کا قادر الکلام شاعر تھا۔ اور حضور کے حق میں غمازی کرتے ہوئے حضور اکرم خلاف تنقیدی اشعار پڑھتا تھا۔ یہ شخص 60ھ میں زندہ تھا اور یزید کے قریبی افراد میں سے تھا جب آل رسول کو قیدی بنا کر دربار یزید میں پیش کیا گیا تو اس بدبخت جھوٹے شخص نے آل رسول کی توہین کی اور یزید کو مبارک باد دی۔ اس پر امام سید الساجدین نے اسے برص کی بدعا کی اور یہ ان واحد میں مبروص ہو کر دربار سے نکل گیا پھر اسے کسی نے دمشق میں نہ دیکھا۔ بعض مورخین کا قول ہے کہ اسے جنگلی درندوں نے دن دھاڑے پھاڑ کھایا تھا۔

(12)......گستاخ رسول الحکم اموی وابنہ مروان بن الحکم

یہ دونوں افراد بنی امیہ کے گستاخ رسول تھے۔ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں باپ بیٹا کو مدینہ بدر فرمایا تھا۔ حدیث رسولؐ ہے جسے سنہ شیعہ جید محدثین نے بیان کیا ہے حکم اموی اور اس کے گستاخ بیٹے کو مدینہ سے نکال دو یہ دونوں میرے بے ادب گستاخ ہیں ہوسکتا ہے ان کی گستاخیوں کی بدولت مدینہ پر عذاب خدانہ نازل ہو جائے۔ حضور نے اس اموی گستاخ کو مدینہ بدر کیا تھا کیونکہ یہ شخص شہر مدینہ کی گلیوں میں برسر عام حضور پاک کی نقلیں اتار کر حضور کا مذاق تضحیک اہانت کرتے تھے۔

حضرت ابوبکر و حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت حکومت میں مروان اور اس کے بیٹے حکم کو واپس مدینہ داخل نہ ہونے دیا بلکہ حکم بنی کی پیروی میں مروان اور حکم کی جلاوطنی کو باقی رکھا لیکن حضرت عثمان نے اپنے عہد حکومت میں حکم کو واپس مدینہ بلایا اور اس کے نالائق بیٹے مروان بن الحکم کو مدینے کا گورنر بنا دیا جس پر مدنی صحابہ اکرام حضرت عثمان کے مخالف بن گئے یہ تاریخی حقیقت ہے جسے نہیں چھپایا جاسکتا۔ حضرت عثمان بن عفان کے مخالفین میں سب سے بڑا نام حضرت محمد بن ابی بکر کا ہے جو حضرت ابوبکر کے بیٹے تھے۔

(13)......گستاخ رسول یزید اموی الشامی

باغی قرآن واسلام یزید اموی کا ظالمانہ دور فقط تین سال پر محیط ہے۔اس سفاک گستاخ رسول وآل رسول یزید اموی نے اپنی حکومت کے پہلے سال میں آل رسول قتل کیا۔اپنی جابر ملوکیت کے دوسرے سال میں مدینہ منورہ کی حرمت کو پامال کیا اور حکومت کے تیسرے سال کعبہ بیت اللہ پر منجنیق کے ذریعے گولے پھینک کر کعبہ اور قران پاک کے نسخوں کو جلایا۔مختصر یہ کہ یزید اموی نے اپنے غیر انسانی حیوانی عہد ملوکیت میں ظلم کا اتنا بازار گرم کیا کہ اس نے اپنے خاندان بنی امیہ کے اقتدار کے استحکام کیلئے صحابہ اکرام کو ڈرایا دھمکایا اور جبر واکراہ کے ذریعے صحابہ کرام صحابیات محترم سے بیعت کا مطالبہ کیا۔لیکن اہل بیت رسول کی پیروی میں مدنی صحابہ کرام نے یزید کی بیعت توڑنے کا اعلان کیا۔اپنی فوج کو مدینہ رسول پر حملہ کرنے کی اجازت عام دی یزیدی ظالم فوج نے یزید کے حکم پر مدینہ میں صحابہ کرام کا قتل عام کیا۔صحابہ کے بستے گھروں کو اجاڑا مدنی صحابیات محترم کے گھروں میں داخل ہو کر یزیدی فوج نے صحابہ اکرام کی عورتوں بیٹیوں بچیوں کی عصمت دری کی اور ہزاروں صحابیات بغیر نکاح متعہ کے یزیدی فوجی کے ہاتھوں حاملہ ہوئیں۔یزید کے حکم پر مسجد نبوی کو یزیدی فوج نے اپنے گھوڑوں کیلئے اصطبل بنایا اور یزید فوج کے گھوڑوں کی لد پیشاب سے رسول اللہ کی پاک مسجد نبوی کی حرمت کو پامال کیا گیا۔اہل اسلام قبلہ بیت اللہ پر پتھر برسائے۔آل رسول کو کربلا کے میدان میں محصور کر کے یزیدی فوج نے یزید اموی کے حکم پر تین دن بھوکا پیاسا رکھ کر سر عام حضرت امام حسینؑ اور ان کے ساتھیوں کا اپنی سرکش فوج کے ذریعے قتل عام کرایا۔فرزند رسول کو ذبح کروا کر شہداء کربلا سمیت حسین مظلوم کی لاش کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کروایا۔مخدرات عصمت کو قیدی کر کے بن پلائے اونٹوں پر بٹھا کر ملک عرب کے قریہ قریہ پھرا کر رسوا کیا۔شہدائے کربلا کے سروں کو نوک نیزہ پر بلند کر کے آل رسول اور خود رسول اللہ کی سر عام توہین کی۔آل رسول جب قیدی کرے دربار شام میں یزید کے سامنے لائے گئے تو یزید ملعون نے قاتلین شہدائے کربلا کو انعامات دے۔حضرت امام حسین کا سر مبارک نیزے سے اتار کر بر سر دربار یزید نے توہین قرآن، توہین رسول، توہین اسلام کرتے ہوئے حالت شراب میں یہ اشعار پڑھے اور گستاخ رسول بن کر بغاوت اسلام کا اعلان کیا۔یزید کے اشعار ملاحظہ ہوں صاحبان عقل کیلئے باعث عبرت ہیں۔

(14)......گستاخ رسول مغیرہ بن سعید عجلی

یہ شخص بادیہ عرب قبائل میں اثر رکھتا تھا۔لوگوں کو قرض دیتا تھا اور کسی سے سود ہرگز نہ لیتا تھا۔ان مالی فوائد کی بدولت مغیرہ کی طرف عرب ملتفت تھے لیکن اس جھوٹے مدعی نبوت کا حلقہ فکر فقط عرب بادیہ قبائل تک محدود رہا ہے آخری عمر میں یہ جھوٹا

شخص اپنے ہی کسی عزیز کی دشمنی کی بدولت قتل ہو کر واصل جہنم ہوا۔ جب لوگوں نے اس کے دعویٰ نبوت پر اعتراض کئے تو اس نے جواباً یہ شعر پڑھا جو عرب ادب میں ضرب المثال بنا۔

اذ اتاك مذمتی من ناقص

فهی شهادة لی بانی كامل

(15)...... گستاخ رسول بیان بن سمعان تمیمی

یہ جھوٹا مدعی نبوت کسی اخلاقی قومی ضابطے کا قائل نہ تھا۔ دین اسلام کے نظام حلال وحرام کا مذاق اڑاتا تھا۔ نماز روزہ قائم کرنے سے لوگوں کو روکتا تھا۔ اس عہد کے جوان لوگ اس کے متوالے شیدائی تھے کچھ عرصہ اس کی دوکان نبوت چلتی رہی بعد میں جب عربوں نے اس کی حرکات کا پتہ چلا تو لوگ اسے جھوٹا جان کر اس سے دور ہو گئے اور یہ شخص گستاخ رسول عربی تھا اللہ نے اس پر جذام کا عذاب نازل کیا اور یہ شخص مسخ ہو کر داخل قبر ہوا۔

(16)...... گستاخ رسول اسحاق اخرس افریقی

یہ شخص شمالی افریقہ میں پیدا ہوا اور 135ھ میں یہ گستاخ رسول مدعی نبوت بنا۔ ملک افریقہ کے چند علاقوں میں اس متبع پیدا ہوئے لیکن چند سال بعد ناکام ہو کر مر گیا۔ تاریخ میں اس کا نام موجود ہے لیکن اس کے افکار بارے تفصیل نہیں ہے۔

(17)...... گستاخ رسول ابو منصور عجلی

ظاہراً یہ شخص خود کو صوفی درویش بتاتا تھا لیکن اپنے خالص مریدوں میں خود کو صاحب وحی نبی کہتا تھا۔ لوگوں کو کم کھانے سادہ پہننے کی تبلیغ کرتا تھا۔ ریش دراز رکھتا تھا۔ کم سوتا اور اکثر سفر کرتا رہتا تھا کافی عرب اس سے متاثر ہوئے لیکن سانپ کے کاٹنے سے اپنی جھونپڑی میں مردہ پایا گیا۔

(18)...... گستاخ رسول صالح بن ظریف ابن ظریف عواملی

یہ شخص 127 ہجری میں پیدا ہوا ایک سو پچاس ہجری میں اپنی جھوٹی نبوت کا مدعی بنا اور ایک سو چوہتر ہجری 174ھ میں تپ دق کا شکار ہوا داعی اجل کو لبیک کہا۔

(19)...... گستاخ رسول ابوغفیر محمد بن معاذ

268ھ میں اس عرب شخص نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور 297ھ میں مر گیا۔ اس کے الہامی نظریات بڑے عجیب بیان کیئے گئے ہیں۔ بقول اس کے دین طہارت بدنی کا نام ہے اس لئے خدا کی عبادت کیلئے غسل کرنا واجب ہے۔ ذکر الٰہی کے لئے فقط دو وقت ہیں طلوع آفتاب اور غروب آفتاب' کوئی جانور حلال نہیں ہے کیونکہ اس کے اندر شہوت ہوتی ہے۔ لہٰذا سبزی پھل اناج کھایا جائے۔ عورت سے شادی بیاہ کرنے کیلئے سر عام نکاح کرنے کی ضرورت نہ ہے عورت مرد ا کیلے ایک دوسرے سے راضی ہو کر ازدواج کو رواج دیں پھر اعلان کریں اور نسل انسانی پیدا کریں۔ اس کے دین میں قرض لینا دینا حرام تھا کیونکہ اس سے خیانت نفرت جنم لیتی ہے خدا کے نام پر مال ہدیہ کر و واپس نہ لو۔ اس عمل سے خدا راضی ہے۔

(20)...... گستاخ رسول ابو منصور عیسیٰ ابن ابوالانصار عبداللہ العربی

341ھ میں اس شخص نے اعلان نبوت کیا 349ھ میں فوت ہو گیا اس کے حالات وافکار بارے تفصیل نہیں ملی۔ فقط نام کا ذکر موجود ہے۔

(21)...... گستاخ رسول استاد سیس خراسانی

ایرانی النسل عجمی شخص تھا۔ شہر خراساں میں پیدا ہوا۔ 310 میں مدعی نبوت بنا۔ عموماً ایک چوغہ میں ننگے پاؤں گلیوں بازاروں میں مجنونانہ انداز سے پھرتا رہتا تھا اور لوگوں کو متوجہ کرنے کیلئے پہلے چیخ نکالتا جب لوگ اکٹھے ہو جاتے تو ناصح عصر بن کر لوگوں کو اچھا بننے کی تلقین کرتا اور آخر میں کہتا کہ کوئی مرد و زن اچھائی نہیں پا سکتا جب تک کہ مجھے اپنا نبی ہادی حق تسلیم نہ کرے۔ اس کا تکیہ کلام تھا کہ زندگی کے ہر دن کو آخری دن سمجھ گزار دو۔ جو کام کرنے ہیں فی الفور کرو۔ غفلت گناہ ہے اس سے بچوں اپنی اور اپنے عیال کی حفاظت کرو یہی دین حق ہے جس کا میں داعی ہوں۔

(22)...... گستاخ رسول ابو عیسیٰ اسحاق اصفہانی

یہ ایک دولت مند متکبر شخص تھا۔ اپنے ایرانی النسل ہونے پر فخر و مباحات کرتا تھا۔ کثرت ازدواج کا مریض تھا۔ اس نے اپنے متبعین میں یہ پیغام پھیلایا کہ تم میرے مرکز میں جوان لڑکیوں کو بھجو تا کہ میں انہیں اپنے دین کے مطابق تربیت کروں' ان کی اصلاح فکر و عمل کروں۔ جوان لڑکیوں کو گھروں میں بٹھانا پاپ ہے۔ جونہی کسی کی بچی پر جوانی کے آثار نمایاں ہوں یا طہر و حیض کے نصاب کے قابل پائی جائے تو اس کا گھر بٹھانا میری شریعت میں حرام ہے۔ ان کو فوراً میرے روحانی مرکز بھیجو تا کہ ہم

جوان لڑکیوں کو تعلیم دے کر اپنے نئے دین کی تبلیغ کر سکیں اس مرکز میں مخلوط رہائشی سسٹم تھا۔ جوان لڑکے لڑکیاں مل کر رہتے تھے جس کی بدولت اس مردود شخص کی جھوٹی نبوت کا چرچا خاص و عام میں ہوا۔ اپنے ماننے والوں سے یہ شخص مالی خراج ٹیکس بھی لیتا تھا تاہم محمد خدابندہ نے جعفری حسینی مسلمان بننے کے بعد علامہ حلی کی نشان دہی پر محمد خدابندہ نے اس کے کفر کی سرکوبی کی یوں خدا کی مخلوق اس کے جنسی شر سے محفوظ ہوگئی۔ اس شخص کی غیر فطری تعلیمات کی بدولت اصفحان کے کلچر میں اب تک عورتوں میں نمائش آرائش کا عنصر زیادہ ہے۔ اصفحان عیاشی کا مرکز تھا اس وجہ سے سیاح لوگ جب ایران آئے انہوں نے اصفحان میں رہنے بسنے کو ترجیح دی۔ بقول ایرانی بھائیوں کے 'اصفحان نصف جہان ہے جس کی آب و ہوا اور آزادی پر مبنی کلچر پورے ایران سے مختلف ہے۔ یہ انقلاب اسلامی ایران کی دینی برکت ہے کہ اب اصفحان قدرے سلجھ گیا ہے۔ ابوعیسیٰ اسحاق اصفہانی ایرانی النسل یہودی تھا اس شخص نے پچھلے انبیاء کی تعلیمات کو دقیانوسی خیالات قرار دے کر اپنے نئے جھوٹے دین شریعت کو متعارف کرایا اس کا فتنہ پچاس سال تک اہل اسلام کیلئے دردسر بنا رہا۔ تاہم علمائے اسلام کی کوششوں سے یہ فتنہ اپنے انجام کو پہنچا آج یہ گمراہ شخص یاد پارینہ بن چکا ہے اور اب اس کا دنیا میں کوئی نام لیوا نہیں ہے۔ ''مرگ گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود''

(24) ...... گستاخ رسول حکیم مقنع بن میمون اہوازی

یہ شخص درمیانہ قد رکھنے والا تھا آنکھیں موٹی شانے موٹے محنتی آدمی تھا۔ جڑی بوٹیوں کے جوسز سے نسخے تیار کرتا تھا۔ علم طب کا ماہر حکیم تھا اللہ نے اس کو مال و حکمت کا فن دے کر خوب آزمایا۔ مہلک امراض کا علاج کرتا تھا۔ جو بھی مریض اس کے مطلب کا رخ کرتا شفاء پا کر حکیم مقنع کا مرید بن جاتا تھا۔ حکیم ہونے کے باوجود فراخ دل مہمان نواز تھا۔ اس کے دسترخوان پر سینکڑوں آدمی پر نعم غذا سے لطف اندوز ہوتے تھے لیکن کھانا کھلانے سے پہلے حکیم مقنع مہمان سے دلنشیں انداز میں پند و نصاح کرتا اور انداز گفتگو اس قدر ساحرانگیز ہوتا تھا جو کہ لوگوں کے دل میں اتر جاتا تھا اس روحانی اثر سے اس نے لاکھوں لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا جن میں خواتین کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔ لوگ اسے نبی نما حکیم کہنے لگ گئے آواز خلق کو نقارہ خدا کے جاہلانہ مقولہ پر بعد میں یہ شخص مدعی نبوت بنا۔ اپنی جھوٹی نبوت کے ساتھ داعی اجل ہوا یہ شخص بے اولاد تھا۔ مندرجہ بالا دونوں حضرات ریاست اسلامی ایران میں پیدا ہوئے چونکہ ایران محمد خدابندہ کے شیعہ ہو جانے کے بعد شیعہ اسلامی ریاست بن گیا تھا اور ملک کا قانون فقہ جعفری کے مطابق بنایا گیا تھا۔ لہٰذا شیعہ اکثریتی ریاست ہونے کی وجہ سے ایران میں عقیدہ ختم نبوت کی نصی قرانی دلیل عقیدہ ولایت کی بہت تبلیغ و ابلاغ ہے۔ بارہ آئمہ اطہار جو ال رسول آل محمد سے ہیں۔ ان پاک ہستیوں کی ذوات مقدسہ سیرت طاہرہ چہاردہ معصومین علیہم کے فضائل و مصائب پر توانا مبلغ اسلام جید مجتہد نے تحریراً تقریراً لکھا بیان کیا۔ شیعہ اسلامی عقائد میں مدلل

کتب لکھی گئیں تھیں حتی کہ علامہ حلی نے کتاب الفین لکھ کر دشمنان شیعی اسلام کو حیران و پریشان کردیا تھا اس علمی ماحول میں حاسدین شیعی اسلام کا بیدار ہونا منطقی اثر تھا۔ لہٰذا ابو عیسیٰ اصفہانی سے لیکر بہاء اللہ بہائی تک یہ سب گمراہ لوگ حاسدین چہاردہ معصومین ہیں۔ محمد و آل محمد کے فضائل کمالات تکوینی اختیارات کے منکر ہیں ان تینوں افراد نے اپنی کتب میں شیعہ مسلمانوں کو گالیاں دیں اور گستاخ رسول و آل رسول بن کر محمد و آل محمد کی توہین کی ہے۔

(25)...... گستاخ رسول یحییٰ بن فارس ساباطی

خبطی مزاج ترش رو بد اخلاق شخص تھا تلوار کی دھار پر اپنی بات دعویٰ نبوت منواتا تھا۔

(26)...... گستاخ رسول علی بن محمد بن عبدالرحیم

تکذیب اسلام کرنے والا مدعی نبوت تھا تمام الہامی ادیان کے منسوخ ہونے کا قائل تھا۔

(27)...... گستاخ رسول حمدان بن اشعث قرمطی

توحید خدا کا قائل تھا۔ عبادت گزار تھا لیکن دین اسلام کے حکم خدا عقیدہ ختم نبوت کا منکر تھا۔

(28)...... گستاخ رسول ابوسعید حسن بن بہرام

خوبصورت، تیز ترار سنہری بالوں کا مالک قوی الجسم درمیانہ قد رکھتا تھا توحید خدا، وجود ملائکہ، قیامت، حشر و نشر کا قائل تھا لیکن عقیدہ ختم نبوت کا منکر ہو کر خود مدعی نبوت تھا۔

(29)...... گستاخ رسول زکوریہ بن ماہر قرمطی

عربی ادب کا استاد تھا جعلی وحی لکھ کر مدعی نبوت بنا اور گمراہ ہو کر واصل جہنم ہوا۔

(30)...... گستاخ رسول یحییٰ بن زکوریہ قرمطی

قرمط قبیلے کا دولت مند شخص تھا انبیاء کے بشر محض ہونے کا عقیدہ رکھتا تھا۔ مرنے سے چند سال قبل مدعی نبوت بنا اور مرض جذام کا مریض ہو کر مرا۔

(31) گستاخ رسول حسین زکوریہ معروف بہ صاحب الشامہ

یہ شخص ملنسار با اخلاق صاحب ثروب تھا۔ آخری عمر میں دعویٰ نبوت کیا اور گمراہ ہو کر واصل جہنم ہوا۔

(32)...... گستاخ رسول عبید اللہ مہدی

پست قد کھلے شانے کا مالک تھا۔ طیٔ الارض کے اسم کا عامل تھا۔ ہر وقت چہرے سر کو رومال سے چھپائے رکھتا تھا۔ کم گو انسان تھا۔ جوانی کے عالم میں صوم وصلاۃ کا پابند تھا تاہم متکبر بن کر مدعی نبوت بنا۔

(33)...... گستاخ رسول علی بن فضل یمنی

دولت کے بل پر عربوں میں شہرت پائی دعویٰ نبوت کر کے اہل یمن کو اسلام سے منحرف کرنے کی سعی لا حاصل کی اور اہل اسلام کے ہاتھوں مارا گیا۔

(34)...... گستاخ رسول ابو طاہر قرطمی

نام کا طاہر تھا جبکہ مزاجاً خبیث شخص تھا۔ مدعی نبوت بنا۔ ہر وقت باوضو رہ کر لوگوں میں اصلاح عمل کے نام پر اپنے فاسد نظریات پھیلاتا تھا۔

(35)...... گستاخ رسول حاسیم بن عبد اللہ محکمی

مسلمان ہو کر عیسائیوں سے محبت کرتا تھا اس شخص نے دعویٰ نبوت کیا اور اپنے قبیلے کا سردار ہونے کے باوجود اپنے ہی لوگوں کے ہاتھوں واصل جہنم ہوا۔

(36)...... گستاخ رسول محمد بن علی شلغانی

یہ خوبصورت شخص بلا کا متکلم مقرر تھا اس کو اس کی فصاحت کلام بلاغت تقریر نے اس قدر گمراہ متکبر بنایا کہ اس نے دعویٰ نبوت کیا اور گمراہ ہو کر مر گیا۔

(37)...... گستاخ رسول عبد العزیز باسندی

صوفی طرز کا عابد آدمی تھا۔ دعویٰ نبوت رکھتا تھا اس حال میں بیمار ہو کر مر گیا۔

(38)...... گستاخ رسول ابو طیب احمد بن حسین متنبّی

دیوان متنبّی کا مولف عربی ادب کا مانا ہوا استاد تھا۔ اس شخص نے اپنی ادبی صلاحیت کو دلیل نبوت بنا کر دعویٰ نبوت کیا۔

(39)......گستاخ رسول ابو علی منصور ملقب بہ الحاکم بامر اللہ عباسی

دولت نبی عباس کا اہم فرد تھا۔ دولت امور ریاست چلانے میں شہرت رکھتا تھا۔ آخری زندگی میں اپنی مقبولیت کے جعلی زعم میں جعلی الہام لکھ کر جعلی نبی بن کر واصل جہنم ہوا۔ زمین میں تہہ در تہہ قید خانے بنانے کا موجد تھا۔ اور اپنے مخالفین کو تعذیب کرنے میں بے رحم وحشی انسان تھا۔

(40)......گستاخ رسول اصغر بن ابو الحسین ثعلبی

ثعلب عرب قبیلے کا فرد تھا۔ اونٹ پالنے اور جانوروں کے علاج کا ماہر تھا۔ عرب کے تمام قبائل میں مشہور تھا۔ اہل عرب اس کی عزت کرتے تھے کیونکہ یہ شخص اونٹوں کی امراض کی تشخیص اور علاج کا حاذق حکیم تھا۔ دولت شہرت نے اسے متکبر بنایا اور اس ڈنگر پال شخص نے انسانوں کے ہادی نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور دشمن سید الانبیاء حضرت محمد عربی بن کر واصل جہنم ہوا۔

(41)......گستاخ رسول ابو عبد اللہ ابن شباس حمیری

یہ شخص پھول اگانے کا ماہر تھا۔ شہد کے مکھیاں اس کی عاشق تھیں۔ جہاں کہیں جاتا' پھول بیچتا تھا بڑے بڑے عرب قبائل کے نوجوان دولہا حضرات کو شادی کے دن ہار پہناتا تھا۔ محفل دعا منعقد کرتا تھا۔ دولت شہرت نے اسے گمراہ کیا اور آخری زندگی میں مدعی نبوت بنا۔

(42)......گستاخ رسول حسن بن صباح حمیری

صباح عربی خاندان کا فرد تھا۔ اپنے زمانے کا امیر شہزادہ تھا۔ شاعر' ادیب تھا۔ دولت اقتدار نے مزاج متکبر بنادیا تھا دعویٰ نبوت کے دو سال بعد عالم جوانی میں راہی اجل ہوا۔

(43)......رشید الدین ابو الحشر سنان

ظاہراً یہ شخص عقائد اسلام' توحید نبوت معاد کا قائل تھا۔ احکامات اسلام کا پابند تھا۔ نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ ادا کرتا تھا۔ ابتداء میں اصلاح المسلمین کا نعرہ لیکر اٹھا۔ اس نے باقاعدہ مصلحین کی ایک جماعت بھی تشکیل دی۔ یہ جماعت خود کو دین دار اور بقیہ اہل اسلام کو کمتر بے دین کہتی تھی' اپنے تقویٰ اور جماعتی جتھہ بندی کو دیکھ کر رشید الدین نے دعویٰ نبوت کیا ہزاروں لوگوں نے اس کی تائید کی اور اسے ہادی نبی کہا۔ اصلاح کا نام لیکر گمراہ بن کر واصل جہنم ہوا۔

(44)......گستاخ رسول محمد بن عبداللہ تومرت حسنی

خوش شکل خوبصورت گفتگو سے گرویدہ کرنے والا مہذب شخص تھا لیکن بلا کا خود ثناء متکبر شخص تھا۔ دین محمدی کا متبع مدعی ہونے کے باوجود دعویٰ نبوت کر کے گمراہ ہوا۔

(45)......گستاخ رسول ابن ابی زکریا طمانی

چلبے باز سادہ لوح صوفی زکریا طمانی ٹھہر ٹھہر کر گفتگو کرتا تھا۔ ہر وقت تسبیح ہاتھ میں اٹھا کر اللہ اللہ کی بات کرتا تھا۔ کثرت عبادت نے اسے مثل شیطان متکبر بنایا اور یہ شخص مدعی نبوت ہو کر دنیا و آخرت میں واصل جہنم ہوا۔ تاریخ عرب سے یہ تو مختصر فہرست ہے جھوٹے مدعیان نبوت کی اب آیئے چند عجمی جھوٹے مدعیان نبوت گستاخان رسول کے نام ملاحظہ ہوں جن میں غلام احمد قادیانی، شیخ خالصی اور رشدی ملعون شامل ہیں۔ ان گمراہ لوگوں نے بھی اصلاح کا نام لیکر توہین رسول کے ساتھ دعویٰ نبوت کیا ہے۔

تاریخ کے اوراق میں چھپے ان عجمی گستاخان رسول منکرین ختم نبوت کا نام ملاحظہ ہوں

(46) حسین خصیبی (47) ابوالقاسم احمد بن قسی (48) علی بن حسن شیم (49) محمود واحد گیلانی (50) عبدالحق سرسی (51) احمد بن عبداللہ ملثم (52) عبدالعزیز راعی شانی (53) عبدالعزیز طرابلسی (54) اویس روحی (55) احمد بن ہلال حسانی (56) سید محمد جونپوری (54) حاجی محمد فرہی (55) جلال الدین اکبر شاہ (56) سید محمد نور بخش جونپوری (57) بایزید روشن جالندھری (58) احمد بن عبداللہ محیرثی (59) محمد مہدی ازکی (61) سبا تائی سیوی (62) محمد بن عبداللہ کرد (63) احمد بن عبداللہ سلجماسی (64) میر محمد حسین مشہدی (65) مرزا محمد علی باب شیرازی (66) ملا محمد علی بارفروشی (67) زرین تاج قرۃ العین (68) شیخ بھیک اور شیخ محمد خراسانی (69) مومن خان اچی (70) مرزا یحیٰی نوری صبح ازل (71) بہاء اللہ نوری (72) مرزا غلام احمد قادیانی (73) مرزا قادیان سے عدول کر کے خود مدعی نبوت بنے (74) چراغ الدین جموی (75) منشی ظہیر الدین اروپی (76) محمد بخش قادیانی (77) مسٹر یار محمد پلیڈر (78) عبداللہ تیماپوری (79) سید عابد علی (80) عبداللطیف گنا چوری (81) ڈاکٹر محمد صدیق بہاری (82) احمد سعید سمبھڑیالی (83) احمد نور کابلی (84) نبی بخش مرزائی (85) عبداللہ پٹواری (86) فضل احمد چنگا بنگیالی (87) غلام محمد مصلح موعود قدرت ثانی۔

خلاصہ نظریات گستاخان رسول ومنکرین ختم نبوت

عرب وعجم کے گریٹ لیڈر گستاخان رسول

شیطانی افکار سے پر ہے لکھت ان کی

تہمت اختلاف میرے ادراک پہ کیسے ہوگی

اس تحقیق کتاب میں یورپی متکبر گستاخان رسول اور ایشیاء کے عربی عجمی دیسی ایجنٹ مفلس ولایتی گستاخان رسول کے غیر اسلامی نظریات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔

☆...... گستاخ رسول ابولہب قریشی تھا۔ حضور کا رشتہ دار ہونے کے باوجود سید الانبیاء سے حسد کرتا تھا اس کی بیوی ام جمیلہ بھی گستاخ رسول تھی اللہ نے دونوں کو دنیا میں عذاب کیا کیونکہ یہ گستاخ رسول تھے۔

☆...... مسلیمہ کذاب جھوٹا مدعی نبوت اور سید الانبیاء کی تکذیب کرتا تھا۔ اس کذاب مدعی نبوت نے جھوٹی وحی لکھی ہے۔

☆...... سجاح تمیمی عربی تمیم خاندان کی طویل قد موٹی آنکھوں والی خوبرو فصیح اللسان خاتون تھی۔ رسول اکرم کے انتقال کے بعد ادعی نبوت کیا اس نے اپنی وحی کا تذکرہ عربی زبان میں کیا ہے یہ عورت عہد صدیقی سے عہد معاویہ تک زندہ رہی اس کے بعد اموی عباس دور تک پچاس کے قریب عرب دنیا میں عربی النسل لوگوں نے دعویٰ نبوت کئے اہل اسلام نے ان کے ساتھ محاربت کر کے ان کو ناکام کیا آج ان کے ماننے والے یاد پارینہ بن چکے ہیں اور ان کا کوئی نام لیوا نہیں ہے۔

(88)...... گستاخ رسول منکر عقیدت ختم نبوت باب اللہ بہائی ایرانی

دوسری جنگ عظیم سے پہلے یورپی استعمار نے عرب عجم میں مداخلت کی تو انہوں نے اپنے مادی سیاسی مفادات کے حصول اور اقتدار کے استحکام کیلئے جھوٹے مصلحین عالم اسلام میں متعارف کرائے جو ظاہراً اسلام کا نام لیتے تھے اور باطناً عالم کفر یورپی استعمار کے زرخرید ایجنٹ تھے۔ ان بدبخت لوگوں میں باب اللہ بہائی ایران میں مرزا غلام احمد قادیانی ہند میں پیدا ہوئے باب اللہ بہائی عربی فارسی، فرانسیسی کا ماہر متکلم عالم تھا اس نے اصلاح کے نام پر ایرانی مسلمان میں رسوخ حاصل کیا جب عوام میں مقبول بنا تو مصلح سے مدعی نبوت حجت حق کا جھوٹا دعوے دار بن کر ایران میں ایک نئے گمراہ فرقے کا بانی بنا جسے اب عرف عام میں بہائی فرقہ کہا جاتا ہے اس مفتن مفسد شخص نے علمائے اسلام کو گالیاں دیں سنی شیعہ مسلمانوں کو گمراہ بدعتی کافر کہا۔ نماز کے پڑھنے سے

مسلمانوں کوروکتا تھااس نے قرآن پاک کی توہین تکذیب کی۔ سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کی شریعت طاہرہ کومنسوخ قرار دیا ہے۔قرآن کے مقابلے میں کتاب القدس لکھ کراسے وحی ربانی کا درجہ دیا ۔اس نے ایران میں نظریاتی اعتقادی فساد پھیلایا۔شاہ ایران جواستعمار کا نمائندہ تھا۔یورپ کے کہنے پر گمراہ بہائیوں کوتحفظ دیا۔ان کے مراکز کی حفاظت کی تاہم ایران کے مراجع مجتہدین علماء نے اسے کذاب کافر کہاانقلاب اسلامی ایران کے بعد بہائی ایران چھوڑ کر یورپ جرمنی منتقل ہوگئے یہ کذاب ابن کذاب مدعی نبوت تھا۔

(89)......گستاخ رسول منکر عقیدہ ختم نبوت مرزاغلام احمد قادیانی

برطانوی حکومت کا ملازم تھا۔عربی فارسی جانتا تھاانگریزوں نے ہند میں اپنے اقتدار کے استحکام کے لئے اسے استعمال کیااس شخص نے علماءسنہ کالباس پہن کر پہلے آریاؤں عیسائی پادریوں سے نوراکشتی کے انداز میں مناظرے مباحثے کئے اور خودکو مخلص اسلام وفادار نبی خاتم ثابت کرنے کی کوشش کی۔جب مسلمان میں مقبول بن گیاتو آخری زندگی میں مدعی نبوت،امام مہدی ہونے کادعویٰ کردیا ہے۔اس کے گمراہ نظریات کی تفصیل کتاب ہذامیں درج ہے۔اہل اسلام کے سنی شیعہ علماء نے اس کا تعاقب کر کے اسے بےنقاب کیا۔

(90)......گستاخ رسول شیخ محمد خالصی کاظمینی احمدیوں کا حامی تھا

خالصی اوراس کا باپ مہدی خالصی عراقی بہائیوں احمدیوں کومسلمان مانتے تھے اور ظاہراً چھپے بہائیوں احمدیوں کی حمایت کرتے تھے۔مسلمانوں کومشرک کافر بدعتی غالی کہنا۔خالصی کا مشن تھا۔خالصی نے تمام مراکز اسلام مدارس کے علماء مجتہدین کو بے دین گمراہ بدعقیدہ منافق لکھا۔خالصی حضرت امام جعفرصادق کو عامی عادی بشر اور خالصی مجتہد کہتا تھا حضرت عباس کی توہین کرتا تھا حضرت امام حسین کو ناکام شخص کہتا تھا۔خالصی کے خرافی عقائد کی تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔یہ خالصی اپنے باپ کے بعد 1920ء سے 1960ء تک زندہ رہاقم ونجف کے مقابلے میں خالصی نے کاظمین عراق میں علیحدہ جعلی حوزہ بنام المدینۃ العلم قائم کیا جوعیسائی علماء یہودیوں کی پناہ گاہ تھا۔علمائے نجف کوخالصی گالیاں بکتا تھا۔خالصی یورپ کا مشہور جاسوس تھا جوسنی شیعہ کا دشمن اور بہائیوں کا حامی اوراحمدیوں کا نمک خوار پروردہ تھا۔

خالصی کی کتاب الخطبات صـ ۱۳

خالصی نے ہزاروں عراقیوں کی موجودگی میں نماز جمعہ کے خطبہ میں اعلان کیا کہ ہمارا اور احمدیوں کا ہدف ایک ہے۔ ہم خالصی اور احمدی باہم مل کر اپنے مخصوص ہدف کے لیے سرگرم عمل ہیں۔ احمدیوں اور خالصیوں کی چار بین الاقوامی جماعتیں اور تنظیمیں ہیں۔ ان کے مراکز برلین المانیہ، مصر اسکندریہ، عراق کاظمین اور جماعت احمدیہ لاہور پاکستان میں واقع ہیں۔

۱۳

شليوك) و (هولشتني) والمعاهد الاسلامية التالية ومركزها العام في برلين .

(١) جامع برلين (٢) جمعية مسلمي الالمان في برلين (٣) الفرع الالماني لاتحاد العالم الاسلامي ومركزها في الاسكندرية في مصر (٤) الموزعون المفوضون لآداب الجمعية الاحمدية (انجمن احمدية) المسماة باشاعة اسلام التي تصدر في (لاهور) في الباكستان « وهذه الجمعية...... قاديانية » .
وهناك معاهد ومؤسسات اخرى سوف تلتحق بنا في المستقبل وان تعاوننا المشترك قد جاء بنتائج حسنة بالنسبة الى اهدافنا الاسلاميـة فدائماً ترى جامع برلين محتشداً بالمسلمين رغم الاوضاع الحاضرة والظروف القاسية ، ونعمل بنطاق واسع وشوق صادق وطرق سديدة في بث الدعوة في المانيا الغربية.

الخالصی وتکفیر الامة المسلمة

خالصی کافر نے سب کو کافر جانا

شیخ خالصی ہم سب شیعہ سنی مسلمانوں کو بے دین کہتا تھا۔۔۔ خالصی اپنی کتاب سعادۃ الدارین میں ایرانی رئیس وزراء فخامتہ احمد کو خصوصی خط تحریر کرتے ہیں لکھتا ہے۔۔۔۔۔۔۔ کہ زمین پر کوئی اہل قرآن نہیں ہے۔ اور اسلام نامی چیز آج کے مسلمانوں میں نہیں ہے۔ ہمارے زمانے کے تمام مسلمان اسلام سے دور ہیں۔ کتاب خالصی سعادۃ الدارین کا اصل متن ملاحظہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فانی اقول انه لیس علی وجه الارض اهل للقرآن و ان الاسلام لیس ما بین المسلمین الیوم و انما الاسلام فی القرآن و لم یعمل به احد فی هذ العصر، سعادۃ الدارین و کلتا الحسنین

صفحہ نمبر ۸۲ سطر نمبر ۵ تا ۷ عنوان باب

یا رب ان قومی اتخذوا هذ القرآن مهجورًا۔

اہل مدرسہ علما اسلام کے بارے میں خالصی کا فتوی"

ترجمہ :۔

بقول خالصی، عراق، ایران، مصر اور مسلم دنیا کے دوسرے مدارس اور جوامع دین اسلام کے مقصود سے یکسر ناواقف ہیں اور دین اسلام سے دور ہیں۔ یہ سب مدارس اور ان کے زعیم مدرسین (معلمین) حضرات ان کے نصاب تعلیم سب کے سب اِسلام کی بات کرتے ہیں اور اِسلام کے مدعی ہیں لیکن حقیقت میں اِسلام سے غافل ہیں۔ اپنی خواہشات و آراء پر اِسلام کا لیبل لگا رکھا ہے۔ جب کہ یہ لوگ نہ قرآن و سنت سے صحیح طریقہ سے استنباط کر سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اہل بیت وحی کے سہل طریقہ کو پا سکتے ہیں۔ یہ تھکی ہوئی ذھنتیں خواہ مخواہ تکبیر میں مبتلا ہیں۔

بحث عن جوهر الاسلام :-

طلبت الاسلام اولا في المدارس الدينية العراقية والدروس المتداولة في بلاد العراق فلم اصبه ثم نظرت في المؤلفات المصرية والنجدية وغيرها وفيما يكتبه كتاب العصر عن الاسلام من المسلمين والمستشرقين فوجدت الجميع بعيدين عن الاسلام وبعضهم أبعد من بعض فعلمت اني لا اظفر بساعد مساعد لنيل بغيتي في المدارس والدروس والمدرسين والكتب والكتاب لأن كلاً منهم يبحث عن الاسلام وهم عنه غافلون يذكرون اهواء لهم يسمونها الاسلام ولا يستقون من منبع الوحي الصافي وغيره العذب الكتاب والسنة ولا يصيرون في طريقه السهلة القريبة طريق اهل بيت الوحي فيتخبطون في مفاوز وعرة مخوفة من غير دليـل ولا يزيدهم كثرة السير إلا تعباً ونصباً وضاداً وعتواً

خالصی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح کرہ ارض کے مسلمانوں، مسلم علماء مدرسین علماء اور خطباء کو جاہل اور بے دین کہنے کے بعد شیعان ایران حوزہ علمیہ قم و نجف کے علماء، مدرسین کے بارے میں یہ فتویٰ صادر کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔ یہ سب فتویٰ اہل اسلام خصوصاً شیعان علی کے لئے قابل توجہ ہے۔ تاکہ وہ اپنے ظاہری دشمنوں کو سمجھنے کے ساتھ اپنے اندرونی دشمن شیخ خالصی اور خالصی نواز لوگوں کی شیعہ دشمن سرگرمیوں کو جان سکیں۔

شیعان ایران اور علماء ایران کے بارے میں خالصی کا فتویٰ

ترجمہ

ایران کے تمام لوگ حتیٰ کہ جامعات (حوزہ) کے علماء جاہل ہیں۔ وہ اسلام سے دور ہیں، خالصی کہتا ہے کہ اسلام سے عدم واقفیت کا جو عالم ہے۔ اس کیفیت کو کا اظہار نہیں کر سکتا اور نہ ہی ان کے بارے میں جو میرے ضمیر کا فیصلہ ہے انکشاف کروں گا، مجھے خوف ہے۔ کہ تفرقہ کی آگ نہ بھڑک اٹھے۔ مختصر یہ کہ یہ لوگ، اپنی جہالت کی وجہ سے خرافات کو دین سمجھتے ہیں۔

الناس أعداء ما جهلوا :

١۔ جهل جميع افراد المسلمين في ايران حتى افراد الجمعيات التي شكلتها واستعنت بها على ما أقصد ، وبعدم عن ادراك ما أنا بصدده من حقائق الاسلام ، حتى اني لم اكن استطيع أن لم اكشف لهم عما في ضميري ، وكنت أخشى تفرقهم اذا علموا أن ما اقصده من بث حقايق الاسلام التي تنافي ما هم عليه من الجهل والخرافة .

شیخ خالصی کا

شیطان بزرگ امریکہ سے

خفیہ روابط کا دفتری ریکارڈ

کیا اب بھی خالصی کے امریکی اور یہودی ایجنٹ ہونے میں شک ہے

امریکی اور اسلام

خالصی امریکہ کا دوست اور تنخواہ دار ایجنٹ تھا۔ اپنی کتاب سعادۃ الدارین کے صفحہ نمبر ۹۹ تا ۲۰۵ پر واضح الفاظ میں لکھتا ہے کہ ان لوگوں سے ہمیں تعلقات اور دوستی قائم کرنی چاہیئے اور اُن کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اِس

ان کا استقبال کرتا تھا۔ ان کی آمد پر استقبالیے اور عشائیے کا اہتمام کرتا تھا ان سے مل بیٹھنے اور باہمی راز و نیاز کی باتوں پر مطمئن اور خوش ہوتا تھا اس کے مدرسے جامعہ مدینۃ العلم میں مندرجہ ذیل امریکی اسکالر اور جواسیس نے دورہ کیا جو ظاہری طور پر اسلام کا لبادہ اوڑھ کر آتے تھے لیکن مقصد مسلمان ممالک کی جاسوسی کرنا ہوتا تھا اور خالصی کو مالی اور اخلاقی امداد فراہم کرنا ہوتی تھی۔

خالصی خود لکھتا ہے کہ ان امریکی بڑوں نے مجھے شرف ملاقات بخشا

(1) السیدۃ نیلا کرام کوک،

۲- امریکی مستشرق - الیروفسور (پروفیسر نیو یارک)

۳- الکونفرس ستون امریکی آتاشی (سفارت کار) امریکی سفارت خانہ در عراق۔

۴- البروفسور جارج اور اس کی بیوی) (WiFE) پروفیسرز کیلیفورنیا یونیورسٹی اصل متن کتاب ہے یہ کہ مسلمانوں کو بلا شرط یہودیوں اور عیسائیوں سے اتحاد کر لینا چاہیے خالصی کا ایک چیلا لکھتا ہے کہ ہمارے آقا خالصی اور ان کے باپ مہدی الخالصی کی تحریک کا یہی مقصد ہے کتاب کا اصل متن ملاحظہ ہو۔

امريكا والاسلام

زار في الايام الاخيرة لفيف من علماء امريكا جامعة مدينة العلم للامام الخالصي الكبير في الكاظمية وحظوا بمقابلة سماحة الامام الخالصي واليك بعضاً منهم :-

(السيدة نيلا كرام كول) :- المستشرقة الامريكية التي عاشت زمناً طويلاً في بلاد تركيا والهند وايران ، وكانت قد اسلمت من قبل في (استامبول) ولها ترجمة وتفسير للقرآن الكريم باللغة الانجليزية فاقت جميع التراجم الموجودة ، وهي معدّة للطبع في امريكا وانكلترة .

و (البروفسور يانك) :- المستشرق الامريكي واحد كبار جامعة (برنستك) .

و (البروفسور روبرت ف . اوغدن) :- مدير قسم الشرق الادنى لمكتبة (الكونغرس) في واشنطن وهي اكبر مكتبة في العالم جاء مع الآنسة (كونستنس ستون) رئيسة مكتب الاستعلامات الامريكية لسفارة في بغداد .

و (البروفسور جورج وزوجته) :- احد اساتذة جامعة (كليفورنيا) .

و (مدير مكتبة جامعة بيروت الامريكية) .

و (البروفسور الدكتور جان ويلسزنسكي) .

دار الحديث بينهم وبين سماحة الامام الخالصي اياماً حول المسائل العلمية والآراء الدينية ، فرأينا منهم آذاناً صاغية ،

وقلوباً واعية ، يريدون ان يعرفوا ما في الدين الاسلامي .
ولم نجد منهم عصبية جاهلية تمنعهم عن الاذعان للحق أينما كان .

فكان اجتماعهم بسماحته ومحاورته اياه بادرة خير لبث الدعوة الاسلامية كما يريده الامام الخالصي ، ولافهام العالم ما في الاسلام من الحقائق الاصولية والفرعية ، التي لا يمكن أن تقوم للعالم ادارة في هذا اليوم إلا بها ، ولا يسعد البشر بغيرها .

ومما قالته المس (نيلا كرام كوك) :

إن المسيحية دين الماضي ، ولا تصلح أن تكون دين المستقبل ، والاسلام هو دين المستقبل الذي يسير مع العلم جنباً لجنب ولا يتأخر عنه إن لم يتقدم .

وقالت : إني أرى في سماحة الامام الخالصي آراء يجب

شیخ خالصی کا الموتمر الاسلامی المسیح کے بین الاقوامی سیمینار میں اعلان کہ ہم سب خالصی عیسائی ہیں۔

۱۹۵۳ء میں لبنان حمدون کے سپر سٹار ایمبسڈر ہوٹل میں خالصیوں اور امریکی لبنانی عیسائیوں کے ہزاروں کے مجمع میں اعلان کیا۔ کہ مسیح بھائیو نہیں اللہ کی قسم آپ عیسائیت کو نہیں جانتے۔ ہم ہی وہ مسیحی عیسائی ہیں

جو مسیح علیہ السلام کی جائے ولادت کی حفاظت و دفاع کرتے ہیں اور عیسیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور عیسیٰ کا وطن، شہر، مسیحی زمین کو دشمن عیسیٰ کے سپرد نہیں کرتے۔

عیسائی بھائیو! پس میں امید کرتا ہوں کہ آپ میرے اس ایمان و خیالات کو اپنی عوام اور اپنی عیسائی حکومتوں کے اعلیٰ ایوانوں میں پہنچائیں گے۔ اس بین الاقوامی کانفرنس میں دنیا بھر کے، امریکی برطانوی فرانسیسی یورپی، جرمنی کے سفراء اور عیسائیوں نے شرکت کی اور اس کانفرنس کے تمام اخراجات امریکی حکومت نے ادا کئے۔ خالصی اس سیمینار کی مرکزی شخصیت اور روح رواں تھا۔ کیونکہ عیسائی مشرق وسطیٰ میں خالصی اور اسکی جماعت المؤتمر الاسلامی المسیح پر مکمل اعتماد کرتے تھے ملاحظہ ہوں کتاب مدینۃ العلم کے یہ حوالہ جات۔

المؤتمر الاسلامي المسيحي

المنعقد في فندق امباسادور

فى بحمدون ـ لبنان

اثار هذا المؤتمر اهتمام الناس فى كل مكان وكثرت حوله التخرصات والظنون ولما ينعقد بعد ، فرأت مجلة مدينة العلم ان تنتدب عنها من يوالى قرائها بتقرير مسهب عن هذا المؤتمر ، وقد انتدبت لهذه الغاية رئيس تحرير المجلة فحضر جلسات المؤتمر ورفع للمجلة التقرير التالى :

ادارة المجلة

الدعوة الى عقد المؤتمر

تلقى سماحة الامام الشيخ محمد بن الامام الكبير الشيخ محمد مهدى الخالصى الدعوة من الاستاذ غارلند ايفانز هوبكنز نائب الرئيس التنفيذى لجمعية اصدقاء الشرق الاوسط الامريكيين ، والاستاذ اريك والدمار بتمان مدير دائرة الابحاث والنشر بجمعية اصدقاء الشرق الاوسط الامريكيين لحضور المؤتمر الاسلامى المسيحى المزمع عقده فى فندق امباسادور ، فى بحمدون ـ لبنان بتاريخ ١٨ شعبان ١٣٧٣ هـ الموافق ٢٢ نيسان ١٩٥٤ . وكانت الكتب الواردة منهما تتضمن المعلومات الكافية عن مباحث المؤتمر واهدافه ، وان الغاية من انعقاده هى بحث القيم الروحية والمثل العليا فى الديانتين الاسلامية والمسيحية ، وما ورد فى هاتين الديانتين من التعاليم الدينية المبينة عقم الفلسفة المادية الفانية ، وستكون المباحث على ضوء ما فى هاتين الديانتين من القواعد والاصول الروحية لانتهاج خطة عملية سياستها الحاضرة ولا سيما موقفها من العرب فى قضية فلسطين ، وان اميركا وانكلترا وفرنسا هم الذين اقاموا اسرائيل دولة باقتطاعهم قلب البلاد الاسلامية واولى القبلتين ؟

فكرة انعقاد مؤتمر اسلامى مسيحى

قال سماحة : أود ان تعلموا ويعلم الناس ان فكرة انعقاد مؤتمر اسلامى مسيحى كانت تدور فى مخيلتى ويعمل على ايجادهـا تفكيرى منذ أكثر من سنتين ، وذلك عندما اصدر حزب تودا الشيوعى فى ايران كتابا الحاديا عن الشيوعية يدعو فيه الى انكار الله ونبذ الشرائع كافة .. فرددت عليه بكتاب اسميته ـ راه زنان حق وحقيقت ـ باللغة الفارسية ، واقترحت تشكيل صف دينى من المصلحين المسلمين للوقوف بوجه اللادينيين ، ودعوت الى عقد مؤتمر يجمع علماء الاسلام والمسيحية لمكافحة الشيوعية ، والالحاد ، واللادينية .

فهذا المؤتمر أذن جاء وفق ماكنت اتمنى وارغب ، وقد قال لى الاستاذ هوبكنز ان فكرة عقد هذا المؤتمر اختمرت عنده على أثر مقابلته لجلالة ملك ليبيا السنوسى ، فقد يكون ذلك كما قال ولكننى كما بينت آنفا اقترحت عقد مثل هـذا المؤتمر قبل ان تظهر حكومة ليبيا للوجود بسنتين على الاقل .

نحن والاميركيون

وقال سماحته : ان اميركا تضم ما يقرب من مائتى مليون من النفوس وهذه الكثرة العظيمة تكاد ان تكون كلها من المسيحيين الا قليلا من المهاجرين . والمسيحيون اعداء اليهود ، وخصومهم فكيف استطاع اليهود وهم اعداء المسيحيين ان يسخروا

حكومة اميركا المسيحية لمقاصدهم السياسية ، ويستجلبوا مودة اعدائهم واعداء دينهم حيث تحصل لهم منهم المؤازرة والمعونة ويجعلوا جميع الاميركيين يعطفون عليهم ، يشدون ازرهم .. كيف استطاعوا ذلك ؟؟ ولم يستطع المسلمون الذين يربو عددهم لى اربعمائة مليون من النفوس فى العالم ، هذا مع العلم أن بلاد الاسلام والمسلمين جدر بان تلفت انظار العالم الى ما هى عليه من الاهمية وما للمسلمين من القابلية فى توازن الدولى ، فما الذى جعل اليهود يتقدمون ، وجعل المسلمين يتأخرون ؟؟

ان هذا الامر لمما يحير الالباب ، ولكن الذى يتدبر الامر بعين البصيرة يدرك ن المسلمين لم يعملوا عملا يرفع من مكانتهم ، ويدعم كيانهم ، ويزرع هيبتهم فى لنفوس فيوقظوا الاميركيين ، وغير الاميركيين لينتبهوا الى أهمية المسلمين وقوة اثرهم فى حياة العالم السياسية والحربية والاقتصادية . بل تركوا العالم يرسم لهم صورا كاريكاتورية مزرية طورا ومخيفة طورا آخر ، وذلك لان رجالات

خطبة سماحة الامام الخالصى فى المؤتمر الاسلامى المسيحى .. فى بحمدون

لم استطع ان اضبط الخطبة بالنص لان سماحته كان يرتجل خطبته ولكنى عهدت نفسى فى أن لا اغادر من معناها شيئا وها انذا آتى بها بدون ان أغادر شيئا معناها وان فاتتنى نصوص بعض الفاظها .

لقد احدثت هذه الخطبة دوى استحسان عجيب فى المؤتمر فترددت كلمات عجاب والاطراء على السنة اعضاء المؤتمر وتهافتوا على سماحة الامام الخالصى نؤنه على خطبته الرائعة التى جمعت فأوعت وكشفت بعض وجوه اعجاز القرآن أبانت معجزة النبى محمد صلى الله عليه وآله وسلم . ولا عجب فالامام الخالصى باق غايات ومنشىء آيات يجلى فى كل حلبة ويفوق فى كل نهضة قد آتاه الله ن سعة العلم ، وقوة الحجة والحمئنان النفس ما يفتح بها عليه ابواب الفوز والنجاح ، يؤدى به الى الخير والفلاح . ولا غرو اذا رأينا سماحته يصدع بحجة القرآن يوضح للسامعين دقائق البرهان ، ويجتذب اليه القلوب والافكار ويرهف لقوله لافئدة والاسماع ، ويوقظ برهانه البصائر والآراء لانه فريد عصره ، وقريع دهره حامل لواء النهضة والجهاد . وناشر رأيه العلم فى البلاد متع الله المسلمين بحياته افاض على الناس من غيداق بركاته . وهذه هى خطبته

ولما بلغ الامام فى خطبته الى هذا الحد اشير الى سماحته بانتهاء الوقت فقال : اشير الى بانتهاء الوقت ، ما بالكم .. انى لم اطلب منكم شيئا وقد اتيت على

نفقتي ، ولم اكلفكم عناء فأرجوكم ان تعطوني شيئا من الوقت •
فلما سمعوا قول سماحته هتفوا له وقالوا لك ذلك وقرر المؤتمر ان يمنح الامام عشر دقائق اضافة على وقته فشكر سماحته على ذلك •
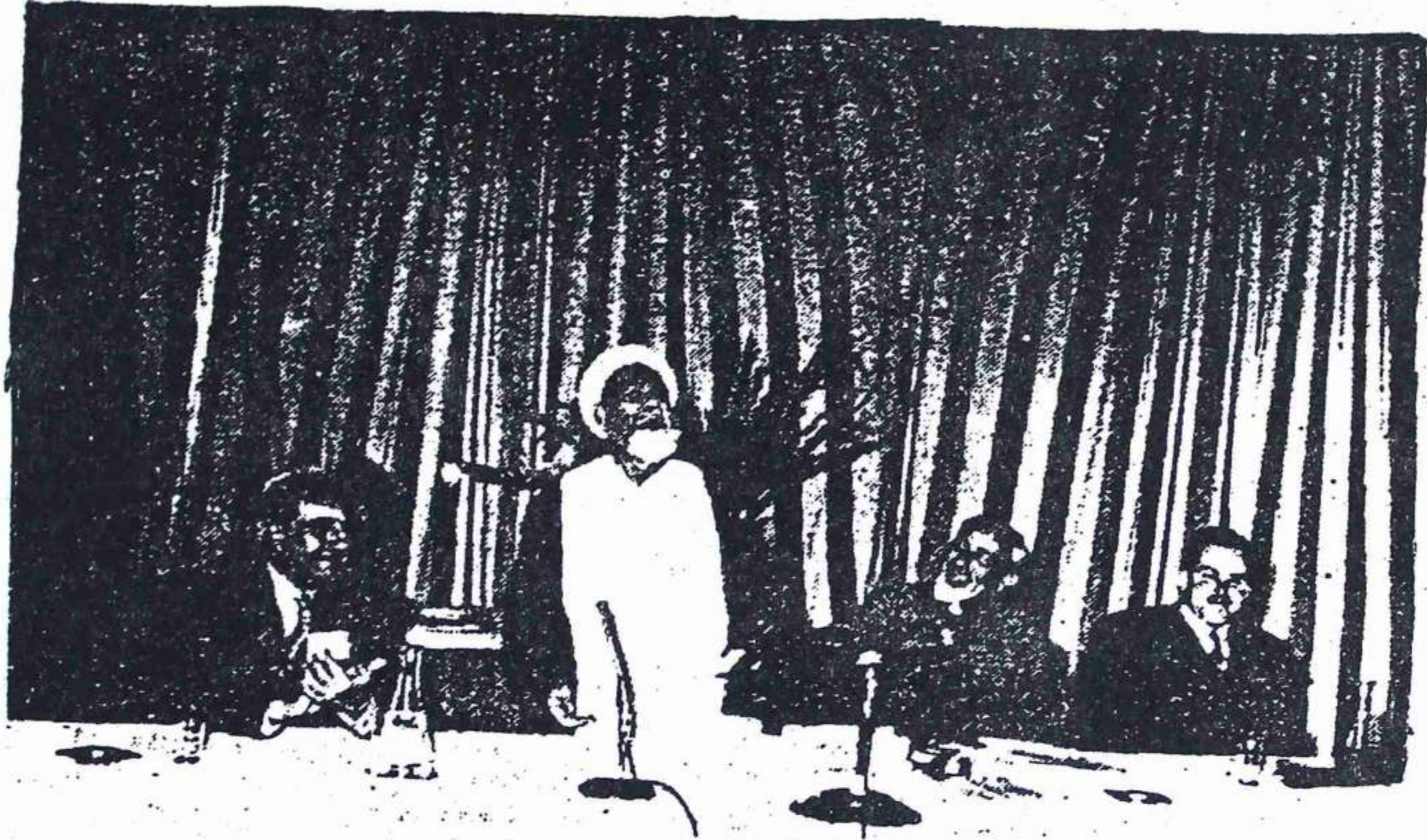
(٥) سماحة الامام الخالصي وهو يلقي خطابه التاريخي القيم الذي كان جواب الاسلام على الشيوعية ، في المؤتمر الاسلامي المسيحي • ويرى ضاحكا عندما انتهى الوقت وطلب المزيد لكي يتم خطابه

ثم استطرد خطابه قائلاً : الاصول المادية ردها القرآن وأبادها بحجج ذكرت لكم طرفا منها ، وبقيت الاصول الاقتصادية ، والامور العملية التي اتخذوها ، هم يريدون ان يبيدوا العالم ، ويسلبوا البشر قدره ، ولا يجعلوا قيمة للفرد ويبيدوا كل فرد ، ويقولوا نضحي بالفرد في سبيل المجتمع •• وهذا أمر عجيب اذ من هو المجتمع حتى نفدي له الافراد ، واذا انعدم الافراد فهل يبقى مجتمع ؟!• هذا هو الجنون المحض ، سلبوا الانسان حريته ، جعلوه يعمل بالقهر والاكراه ، ويكد ويكدح ولا يدري لماذا ولمن وماذا يعمل •• سلبوه كل شيء ، وقالوا نفدي المجتمع بالفرد ، اذ لا قيمة للفرد ، اذا كان الفرد لا قيمة له فالمجتمع المشكل منه اولى

ان يكون عديم القيمة .. هذا قولهم .. ثم ان القرآن لو واتاني الوقت وسنحت لى الفرصة لبينت لكم كيف حل المشاكل الاقتصادية بحلول لم تصل اليها افكار واعمال وتدابير الرأس ماليين ، ولم تستطع الدنو منها الشيوعية والاشتراكية المادية الهوجاء التي تريد ان تبيد البشر ، وللقرآن طرق اقتصادية وعملية هي التي تنجي البشر ، فان أخذتم بها انجيتم العالم والا فسبيل هذا الخلق الى الهلاك ، وسيصبح أكلة للذرة ، وللهيدروجين وللاقسى من ذلك واخس .

الوقت لا يسع أكثر من ذلك ، لابد لى من ان اتطرق الى شيء بعد ان بينت جواب الاسلام على الشيوعية ، والمادية فى رد آراء الشيوعين ، والماديين وعقائدهم ، وفى اعمالهم وابغض كل ما لديهم من سفسطة وتضليل ، وقدمنا الى ما عملوا من عمل فجعلناه هباء منثورا – الفرقان – واني أود ان أذكر اخواني المسيحين المجتمعين هنا .

نحن آمنا بالمسيح ، واليهود كذبوه ، فهل من الانصاف ان يدعى أناس انهم مسيحيون ، ويعطوا مهد المسيح ، ومحل ولادته ، وكنيسته الاولى الى اعدائه اليهود . ويبعدوا أولياء الذين آمنوا به .

اني ليقشعر بدني ، وتقف كل شعرة فيه ، وتأخذني الرعدة حينما اقرأ في الانجيل ان المسيح جيء به الى الصلب وكان عطشانا فاستسقى جرعة من الماء فأخذ اليهود يحركون لحاهم ، ويجثون على ركبهم استهزاء به ، وفى آخر الامر لما غلب عليه العطش اتوه بخل دافوافيه المرارة فلما قربوه من فمه احترقت شفتاه لان مفعول المرارة مع الخل يؤدى الى ذلك ، وصلبوه على هذه الحالة .. انا لا أومن بذلك لانى لا أعتقد بان اليهود وصلت ايديهم الى المسيح لكن هذا ما نقرؤه فى الانجيل فيقشعر له بدنى ، فكيف بكم انتم المؤمنون به تعطون ميلاد المسيح وبيت لحم والكنيسة الاولى لهؤلاء الاعداء الالداء الذين لم يرحموا المسيح . فهل ترونهم يرحمون النصارى أو يرحمون المسلمين فى هذا العصر ، كيف استطعتم ان تفرضوا على المسلمين والمسيحيين هذا الفرض وتسلموا مولد المسيح الى اعدائه الذين فعلوا ما فعلوا . هل انتم مسيحيون ؟! لا والله لا تعرفون من المسيحية شيئا .. نحن المسيحيون الذين ندافع عن مهد المسيح وعن كنيسة المسيح ، ونؤمن بالمسيح . لا من أعطى بلاد المسيح وارض المسيح الى اعداء المسيح .

فارجعوا الى بلادكم معاشر الاخوان وبلغوا اممكم وحكوماتكم ان هذه الجناية لا يمكن ان تعد لها جناية ، وطهروا ارض المسيح من اعدائه الالداء .

ماذا اصنع والوقت قد انتهى ، ولا يصح ان آخذ منكم أكثر من ذلك فانهى قولى بالسلام عليكم . ونحن انصار السلام لا من يدعيه زورا وبهتانا . ثم نعود

دوست کے نام جوابی خط

كتاب القائم باعمال المفوضية الصينية في بغداد

للامام الخالصي

بغداد ٨ نيسان ١٩٥٢

سماحة الامام حجه الاسلام الاستاذ الكبير الشيخ محمد الخالصي

تحياتي واحتراماتي لسماحتكم

وبعد فلقد أرسلت في حينه النداء الجليل الذي أصدره سماحتكم لمسلمي الصين ، الى الجنرال (عمر باي جون هى) رئيس جمعية الاتحاد الاسلامي في الصين ، وان الجنرال (عمر باي جون هى) قد بادر الى تبليغ رسالتكم الى المسلمين في كافة انحاء الصين داخل الستار

الحديدي وخارجه . فنشرته جميع جرائد ومجلات الصين الحرة ووزعته الطائرات في مناطق مسلمي الصين كما تجدون وصف ذلك في الكتاب الموجه من الجنرال (عمر باي جون هي) الى سماحتكم . واني لاضيف تشكراتي القلبية الى تشكرات الجنرال (عمر باي جون هي) وارجو في الختام ان تقبلوا مزيد احترامي .

القائم باعمال المفوضية الصينية

في بغداد

نبذة عن الاسلام في الصين

يقدر عدد المسلمين في الصين بخمسين مليوناً . اغلبيتهم تسكن في شمال غربي البلاد الصينية وفي اقليم (يونان) . لقد كان مسلموا الصين على الدوام موضع رعاية وعطف الحكومة الوطنية ، حينما كان مقرها في (نانكين) ، سواء اكان ذلك في ميدان الثقافة و في ميدان التطور الاقتصادي ، او في ميدان الرفاه الاجتماعي .

ولما انتقل مقر الحكومة الوطنية من (نانكين) الى

عقیدہ ختم نبوت

پر اہل اِسلام

سنی شیعہ

علمائے متکلمین کے

ناطق دلائل کا

مختصر خلاصہ

ملاحظہ ہو

ضروری وضاحت از مرتب

ختم نبوت کے موضوع پر بندہ محقق خطیب انصاری نے برادران اسلام دیوبندی، بریلوی، سلفی، اہلحدیث حضرات کا لکھا لٹریچر خوب محنت کے ساتھ پڑھا مطالعہ کیا ہے۔ افسوس یہ ہے کہ 1910ء سے ستمبر 1974ء تک کی ملی قومی مذہبی کارکردگی میں شیعہ مسلم علماء اور شیعہ عوام کی قربانیوں کا ہرگز تذکرہ نہیں کیا گیا جبکہ حقائق یہ ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت کا دعویٰ تو ہر اسلامی فرقہ مکتب کرتا اور رکھتا ہے لیکن ختم نبوت کے دلائل فقط شیعہ علماء کے پاس ہیں۔ ختم نبوت کے جتنے حلی دلائل شیعہ مذہب میں ہیں شاید ہی کسی فرقہ مکتب میں ہوں ہندوستان میں برطانوی دور حکومت میں ختم نبوت کے دفاع میں جتنا شیعہ علماء نے کام کیا ہے شاید ہی کسی فرقے کے علماء نے کیا ہو۔ کسی اسلامی فرقے مکتبہ فکر کے اصول عقائد فروعات شرائط ایمان، کلمہ میں ضروریات دین میں عقیدہ ختم نبوت کا برملا تذکرہ ذکر نہیں ہے۔ ہر مکتبہ فکر کا مسلمان چاہے وہ بریلوی ہے یا دیو بندی، اہل حدیث ہے یا اہل قران، عثانی ہے یا سلفی، نظر انصاف کے ساتھ اپنے اپنے مکتبہ فکر کے عقائد وفروعات، شرائط ایمان ضروریات دین کو پڑھ لے یا اپنی عقائد کی کلامی .. کتب کو کھنگال لے حقائق دو اور دو چار کی طرح واضح ہو جائیں گے لیکن اہل قبلہ شیعہ مسلمان اپنے کلمہ، اصول عقائد اذان اقامت ضروریات دین شرائط ایمان واسلام میں توحید ورسالت قیامت کی گواہی کے ساتھ ختم نبوت پر اللہ کی طرف سے نازل کردہ متبادل روحانی اسلامی قیادت عقیدہ ولایت جو ختم نبوت کی نصی، حلی دلیل ہے۔ اس کا برملا اقرار کرتے ہیں کہ نبوت سید الانبیاء پر تا قیام قیامت ختم ہے اور نبوت کے بعد ولایت ہدایت ربانی ہے پہلے ولی سید الاولیاء امیر المومنین حضرت علیؑ ہیں اور آخری ولی حضرت امام مہدی برحق ہیں۔ جتنے سلسلہ ہائے ولایت وطریقت سنی شیعہ میں ہیں وہ سب نیابت نبوت اور بدل نبوت ولایت علیؑ ہی ہے۔ فقط = بطور شاہد (حوالہ از کتاب مکتوبات سرہندی) طبع ہند۔

جیسے کہ حضرت مجدد الف ثانی سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے

کہ اللہ تک پہنچنے اور قرب الٰہی پانے کے دو ہی وسیلے ہیں۔ اول نبوت ہے جو آدم سے خاتم النبیین حضرت محمد عربی پر ختم ہے۔ ختم نبوت کے بعد اللہ تک پہنچنے اور ہدایت پانے کا راستہ وسیلہ، ولایت ہے اور سلسلہ ولایت الٰہی کی ابتداء علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے شروع ہو کر بارہ خلفاء اولیاء حضرت مہدی پر ختم ہے۔ جو اولاد فاطمہؑ سے ہوں گے۔ بریلوی، شیعہ، اہلحدیث علماء اور مسلم عوام کو عالمی تحریک ختم نبوت کے کارکنان خصوصاً علامہ خان محمد صاحب سے شکایت ہے کہ اس متحدہ مذہبی اسلامی پلیٹ فارم سے فقط دیوبند علماء کے الزامی دلائل کا تذکرہ کیا اور کروایا جارہا ہے۔ کتب میں چھاپا جا رہا ہے۔ لیکن مرزائی محضر نامہ کے سوالات اوران کے جوابات میں، بریلوی، شیعہ، اہلحدیث علماء کے متفقہ دلائل کو عمداً یا عدم خبر کی بناء پر نہیں لکھا جارہا؟ بندہ نے احقاق حق اور باطل باطل کرتے ہوئے مرزائیت کے خلاف قومی اسمبلی کی قانونی کارروائی 1974ء اور شیعہ، سنی، اہل حدیث، دیو بندی، بریلوی علمائے عظام کے ناطق الزامی حلی دلائل کا خلاصہ ہدیہ قارئین محترم کیا ہے۔ قارئین مطالعہ کے بعد خود فیصلہ فرما سکتے ہیں کہ رد قادیانیت اور اثبات عقیدہ ختم نبوت میں کس کس اسلامی مکتبہ فکر کے دلائل ناطق اور وزنی ہیں سچ فرمایا ہے علامہ محمد اقبال نے

زندہ حق از قوت شبیری است ...... باطل آخر داغ حسرت میری است

گستاخان رسول منکرین ختم نبوت کا مسئلہ آج مسئلہ نہیں ہے بلکہ فجر اِسلام سے لیکر عصر حاضر تک ہر قرن ہر دور میں یہ مسئلہ باقی چلا آ رہا ہے ملاحظہ ہوں تاریخ و نظریات گستاخان رسول و منکرین ختم نبوت اس کرنٹ دینی مسئلہ کو مہذب علمی مدلل انداز سے قومی اسمبلی پاکستان میں یکم اگست سے 7 ستمبر 1974 تک زیر بحث لاکر مرزائیوں قادیانیوں اور احمدیوں کو کافر ثابت کیا گیا قومی اسمبلی کی کارروائی کا خلاصہ ملاحظہ ہو۔ اس کارروائی میں تمام اسلامی مسلم کاتب فکر جید سنی شیعہ' دیوبندی' بریلوی' اہل حدیث' علماء و زعما نے اصالتاً پیش ہو کر ختم نبوت اور مرزائیت بارے اپنا شرعی موقف پیش کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ فی القرآن العزیز الحکیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن

رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (الاحزاب)

قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

کتبہ سید انور حسین نفیس رقم

سابق وفاقی وزیر مذہبی امور حضرت علامہ عبدالستار نیازی نے علامہ شاہ احمد نورانی کے حکم پر قومی اسمبلی پاکستان میں عالم بزرگ جناب علامہ احمد سعید کاظمی بریلوی کے دفاع عقیدہ ختم نبوت پر لکھے درج ذیل دلائل کو پڑھ کر سنایا۔ افادہ عام کیلئے کتاب ہذا میں من وعن نقل کیا جاتا ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آئے۔

ختم نبوت

مرزائیوں نے مرزا صاحب کی نبوت غیر تشریعی ثابت کرنے کیلئے بعض اکابر صوفیائے کرام مثلاً شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ اور امام شعرانی علیہ الرحمتہ کی عبارات سے استدلال کیا ہے۔ تحقیق مقام کے لئے ہمیں سب سے پہلے مرزا صاحب کے دعاوی نبوت پر ایک نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلہ میں مرزا صاحب کے عجیب متضاد بیانات ہیں۔ کہیں تو مرزا صاحب اپنے آپ کو غیر تشریعی نبی قرار دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ جس جس جگہ میں نے نبوت اور رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اُسی کا نام پا کر اُسی کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ ان ہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کہہ کر پکارا ہے۔ سو اب بھی میں انہی معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا الخ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۴) اس عبارت میں مرزا صاحب نے صاف لفظوں میں غیر تشریعی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

اب اس کے خلاف نبوت تشریعی کا دعویٰ ملاحظہ فرمائیے۔

اگر کہو کہ صاحب الشریعت افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعتہ ہو گیا۔

پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی ص ۶-۷ اربعین نمبر ۴

اس عبارت میں مرزا صاحب نے کھلے لفظوں میں اپنے آپ کو صاحب الشریعہ کہا ہے کہیں سرے سے مکر جاتے ہیں۔ اور اپنے ہاتھ سے اپنی نبوت کا صفایا کر دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں "نبوت کا دعویٰ نہیں۔ بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے۔ جو کہ بحکم خدا کیا گیا۔ (ازالہ اوہام طبع روم ص ۱۷۴)" لاہور مرزائی عام مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے مرزا صاحب کی وہ عبارتیں پیش کر دیتے ہیں۔ جن میں نبوت کا انکار معلوم ہوتا ہے۔

اور قادیانی مرزائی! عوام کو بہکانے کے لئے غیر تشریعی نبوت والی عبارتیں دکھا دیتے ہیں۔ مرزائی اگر مرزا صاحب کو سچا سمجھتے ہیں۔ تو قطعی طور پر انہیں صاحب شریعہ نبی مانتے ہوں گے۔ کیونکہ اربعین کی عبارت منقولہ بالا میں مرزا صاحب نے غیر مبہم طور پر اپنے آپ کو صاحب شریعہ قرار دیا ہے۔

لیکن ختم نبوت کے دلائل سے تنگ آ کر قادیانی مرزائی اسی بات پر زور دیتے ہیں کہ مرزا صاحب غیر تشریعی نبی ہیں۔ صرف تشریعی نبوت ختم ہوئی ہے۔ غیر تشریعی جاری ہے۔

نبوت کی دو قسمیں۔ تشریعی و غیر تشریعی جن معنی میں مرزائیوں نے بیان کی ہیں۔ وہ قرآن و حدیث اور دلائل شرعیہ کے بالکل خلاف ہیں۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا۔ جو صاحب الشریعت نہ ہو۔ مرزائیوں کو نبوت کی اس تقسیم کے دعویٰ کی دلیل میں نہ کوئی قرآن کی آیت ہاتھ آئی نہ کوئی حدیث البتہ حضرات صوفیائے کرام مثلاً شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اور امام شعرانی علیہ الرحمۃ کی بعض عبارات سے انہوں نے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کی اول تو مرزائیوں کو شرم و حیا سے کام لینا چاہئے۔ کہ جن صوفیاء کرام کو مرزا صاحب نے ملحد اور زندیق قرار دیا ہے۔ اُن ہی کے اقوال و عبارات کو وہ مرزا صاحب کی نبوت کی دلیل میں پیش کر رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو ''رسالہ تحریر اور خط'' مرزا صاحب نے ابن العربی رحمۃ اللہ علیہ کو وحدت الوجود کا حامی بتایا اور وحدت الوجود کے قائلین کو ملحد اور زندیق کہا۔

قبل اس کے کہ ہم ان حضرات صوفیاء کی عبارات پیش کر کے اس مسئلہ کو واضح کریں اور مرزائیوں کی افترا پردازی کا جواب لکھیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر صوفیاء کے مسلک اور ان کے مقصد کو باوضاحت بیان کر دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ صوفیائے کرام کی مقدس جماعت کا کام صرف یہ ہے کہ وہ تزکیہ باطن اور صفائی قلب کے بعد اپنے دل و دماغ اور روح کو انوار معرفت سے منور کریں۔ اور فیوض و برکات سے مستفیض ہو کر خدائے تعالیٰ کی معرفت اور اس کا قرب حاصل کریں ظاہر ہے کہ یہ فیوض و برکات اور انوار و کمالات آفتاب نبوت ہی کی شعاعیں ہیں اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نبوت اور رسالت ہی کا فیض ہے اگر بارگاہِ نبوت سے کسی کو فیض نہ پہنچے۔ اور آفتاب نبوت کی شعاعیں کسی کے دل کو نہ چمکائیں تو اس کو ہرگز کوئی فضل و کمال حاصل نہیں ہو سکتا نہ اس کے دل میں کوئی نور پیدا ہو سکتا ہے۔ ہر فضل و کمال کا سرچشمہ صرف نبوت اور رسالت محمدیہ ہے۔

اس مقام پر یہ شبہ پیدا ہو سکتا تھا کہ جب نبوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔ اور آپ نے باب نبوت کو مسدود فرمایا تو شاید وہ تمام فیوض و برکات بھی بند ہو گئے جو بارگاہ نبوت سے وابستہ تھے اور نبوت کا دروازہ بند ہو جانے کی وجہ سے کسی کو

مقام نبوت سے کسی قسم کا کوئی فیض نہیں پہنچ سکتا۔ اگر یہ صحیح ہو اور ختم نبوت کا یہی مفہوم لیا جائے کہ نبوت کا دروازہ بند ہو جانے سے مقام نبوت کے تمام فیوض و برکات بند ہو گئے۔ تو صوفیائے کرام کا ریاضت و مجاہدہ کرنا اور صفائی باطن اور تزکیہ نفس کر کے مقام نبوت کے فیوض و برکات اور آفتاب رسالت کے انوار سے مستفیض و مستنیر ہونے کی اُمید رکھنا بھی لغو و بے معنی ہوگا اور اس طرح صوفیائے کرام کا تمام سلسلہ تصوف اور جدوجہد سب بیکار اور لغو ہو جائیگی اس شبہ کو دور کرنے اور مقصد تصوف کو کامیاب بنانے کے لئے صوفیائے کرام کا فرض تھا کہ وہ یہ بتائیں کہ ختم نبوت کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مقام نبوت اس طرح ختم ہو گیا۔ کہ اب کسی کو کوئی فضل و کمال نبوت کے دروازہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ شبہ وسوسہ شیطانی ہے اور

حقیقت یہ ہے کہ فیضان نبوت جاری ہے:۔

اور ہر صاحب فضل و کمال کو اس کی استعداد کے موافق جو کمال ملا ہے یا ملے گا۔ اس کا سرچشمہ مقام نبوت ہی ہے۔ اور ختم نبوت کے معنی صرف یہ ہیں کہ کسی کو امر و نہی کے ساتھ مخاطب نہیں کیا جائے گا اور شریعت نہیں دی جائے گی۔ اس کو امر و نہی کے ساتھ مخاطب کرنا ہی تشریع ہے۔ عام اس سے کہ وہ امر و نہی قدیم ہو یا جدید شریعت و نبوت۔ میں کچھ فرق نہیں نبوت شریعت ہے اور شریعت نبوت۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی امر و نہی سے مخاطب نہ فرمایا ہو قرآن مجید میں ارشاد فرمایا فبعث اللہ النبیین مبشرین و منذرین ہر نبی تبشیر اور انداز پر مامور ہوتا ہے۔ اور یہ ہی شریعت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں۔ کہ مقام نبوت کے فیوض و برکات بند ہو گئے۔ لیکن فیوض و برکات نبوت جاری ہونے کا یہ مطلب لینا بھی بالکل غلط اور باطل ہے کہ فیضانِ نبوت سے کوئی نبی بن سکتا ہے۔ دیکھئے تمام عالم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمتوں سے مستفید ہو رہا ہے۔ اور بارگاہ الوہیت سے ہر قسم کے فیوض و برکات بندوں کو حاصل ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بندے فیضانِ الوہیت سے الوہیت کا درجہ بھی پا سکتے ہیں۔ حضرات صوفیائے کرام نے اپنی عبارات میں غیر مبہم طور پر اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ فیضانِ نبوت جاری ہونے سے ہماری مراد یہ نہیں کہ نبوت اور شریعت جاری ہے بلکہ امر و نہی کا دروازہ قطعاً مسدود ہو چکا ہے۔ اور جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس بات کا دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی بات کا امر فرمایا ہے یا کسی نہی سے مخاطب کیا ہے۔ تو ایسا شخص مدعی نبوت و شریعت ہے اگر وہ احکام شرع کا مکلف ہے تو ہم ایسے شخص کی گردن مار دیں گے ملاحظہ ہو (الیواقیت والجواہر جلد دوم ص ۳۸)

فـان قـال ان الله امـرنـی بـفـعـل الـمـبـاح قـلـنـا لـه، لا یخلوٰن یرجع ذالک المباح واجباً فی حقک اومندو باوذٰلک عین نسخ الشرع الذی انت علیه حیث صیرت بالوحی الذی زعمته المباح الذی قرره الشـارع مبـاحـا مـاموراً بـه یـعـصـی الـعـبـد بترکه وان ابقاه مباحا کـمـا کـان فـی الشـریعة فـای فـائـدة لهذالامرا لذی جاء بـه ملک وحی هذا المدعی الخ......

اگر کوئی شخص دعویٰ کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مباح کام کا امر فرمایا ہے۔ تو ہم اس سے کہیں گے کہ یہ امر دو حال سے خالی نہیں۔ یا یہ کہ جس مباح کام کا اللہ تعالیٰ نے تجھے امر فرمایا ہے۔ وہ تیرے حق میں واجب ہوگا یا مندوب یہ دونوں صورتیں اُس شریعت کے حق میں ناسخ قرار پائیں گی۔ جس پر تو قائم ہے۔ اس لئے کہ جس کام کو شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مباح رکھنا تھا تو نے اُسے اپنی وحی مزعوم کے ساتھ مامور بہ یعنی ضروری اور واجب (یا مستحب) قرار دے لیا جس کے ترک سے بندہ گنہگار یا تارک افضل ہوتا ہے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اس امر مباح کو تیرے حق میں مباح ہی رکھا جیسا کہ وہ شرعاً پہلے سے مباح تھا تو تیری اس وحی اور امر سے کیا فائدہ ہوا؟

اس کے بعد امام شعرانی فتوحات مکیہ سے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ کی عبارت نقل فرماتے ہیں۔

وقـال الشـیـخ ایـضـاً فـی الـبـاب الـعـادی والعشرین من الفتوحات من قال ان الله تعالیٰ امره بشی فلیس ذالک بصحیح انماذالک تلبیس لان الامرمن قسم الکلام وصفته وذالک باب مسدود دون الناس الخ

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ فتوحات مکیہ کی اکیسویں فصل میں فرماتے ہیں۔ جو شخص اس بات کا دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے کوئی امر فرمایا ہے تو یہ ہرگز صحیح نہیں یہ تلبیس ابلیس ہے۔ اس لئے کہ امر کلام کی قسم سے ہے۔ اور یہ دروازہ لوگوں پر بند ہے اس کے بعد فرماتے ہیں۔

فـقـد بـان لک ان ابـواب الاوامـر الا لٰهیتـه وانواهی قدسدت وکل من ادعاها بعد محمد صلی الله علیه وسلم فهر مدع شریعة اوحی بها الیه سواء وافق شرعنا اوخالف فان کان مکلفا ضربنا عنقه والاضربنا عنه منفی

یہ بات تم پر بخوبی واضح ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر ونواہی کا دروازہ بند ہو چکا ہے حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص بھی اس امر کا مدعی ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے امر ونہی پہنچا ہے وہ مدعی شریعت ہے۔ عام اس سے کہ جن اوامر ونواہی کا وہ مدعی ہے وہ ہماری شرع کے موافق ہوں یا مخالف وہ بہر کیف مدعی شریعت ہی قرار پائے گا اگر وہ عاقل وبالغ ہے تو ہم اس کی گردن ماردیں گے۔ ورنہ اس سے پہلوتہی کریں گے۔ (الیواقیت والجواہر جلد۲ ص ۳۴ طبع مصر)

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ صاحب فتوحات مکیہ اور امام شعرانی علیہ الرحمتہ کی ان تصریحات سے یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہوگئی کہ جو شخص اس امر کا مدعی ہو کر اللہ تعالیٰ نے مجھے امر ونہی کے ساتھ مخاطب فرمایا ہے۔ وہ مدعی شریعت ہے نیز یہ کہ حضرات صوفیاء کرام کے نزدیک شریعت کے معنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے امر ونہی ہونے کے سوا کچھ نہیں۔

اب مرزا صاحب کی تصریحات سامنے رکھ کر یہ دیکھ لیجئے۔ کہ وہ من جانب اللہ امر ونہی پانے کے مدعی ہیں یا نہیں۔

اربعین نمبر۶ ص ۷۰۶ کی یہ عبارت ہم تفصیل سے نقل کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب نے فرمایا یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعۃ ہو گیا۔

قول مرزا غلام احمد قادیانی:۔

بس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔

مرزا صاحب کی اس عبارت سے دو باتیں بالکل واضح ہوگئیں ایک یہ کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ اور امام شعرانی نے شریعہ کے جو معنی بیان فرمائے ہیں مرزا صاحب نے ان پر مہر تصدیق ثبت فرمادی۔ دوسری یہ کہ مرزا صاحب حضرات صوفیاء کرام اور خود اپنی تصریح کے مطابق مدعی شریعت ہیں۔

اب میں اُن مرزائی دوستوں سے دریافت کرتا ہوں۔ جنہوں نے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ علیہ اور امام شعرانی کی تصانیف سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی تھی کہ ان حضرات کے نزدیک نبوت تشریعی ختم ہوگئی۔ غیر تشریعی جاری ہے۔ لہٰذا مرزا صاحب کا غیر تشریعی نبی ہونا درست ہو گیا۔ کس حد تک ان عبارات سے آپ کو فائدہ پہنچا۔ صوفیاء تو آپ کے لئے اغیار کا حکم رکھتے ہیں۔

خود مرزا صاحب جو آپ کے غم خوار ہیں اور جن کی نبوت غیر تشریعی کی خاطر آپ نے اس قدر پاپڑ بیلے انہوں نے بھی آپ کا ساتھ نہ دیا۔ اور بول اٹھے کہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی اور اس طرح میں صاحب شریعۃ ہوں۔

مدعی سست گواہ چست والہ معاملہ ہوا۔ حضرت خلیفہ مرزا قادیان۔ مرزا ناصر احمد صاحب

ناظرین کرام نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ نبوت تشریعی کا مفہوم صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے امرونہی پانا۔ چونکہ وحی من جانب اللہ تعالیٰ امرونہی کے ساتھ مخاطب ہونا ہے۔ اس لئے ہر نبی تشریعی ہوتا ہے۔ اب اس کے بالمقابل نبوت غیر تشریعی کے معنی اس کے سوا اور کچھ نہیں رہتے کہ من جانب اللہ تعالیٰ امرونہی کا خطاب پانے کے علاوہ جس قدر فضائل وکمالات ہیں۔ مثلاً ولایت قطبیت غوثیت عرفان وقرب الٰہی مدارج سلوک وغیرہ انوار وبرکات نبوت غیر تشریعی ہیں کیوں کہ ان سب کا سرچشمہ مقام نبوت محمد یہ ہی ہے۔

اس لئے اگر صوفیاء نے یہ کہہ دیا کہ نبوت غیر تشریعی جاری ہے۔ یعنی نبوت کے فیوض وبرکات بند نہیں ہوئے اُمت مسلمہ انوار وبرکات نبوت سے فیضیاب ہورہی ہے۔ تو یہ قول اپنے مرادی معنی کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔

مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ہم مرزا صاحب کو غیر تشریعی نبی مانتے ہیں مسلمانوں کو دھوکا اور فریب دینا ہے۔

مرزا صاحب نے اپنے دعوے کے منکرین کو جہنمی، نا مسلمان، اور غیر ناجی کافر قرار دیا ہے۔

”ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اُس نے مجھے قبول نہیں کیا۔ وہ مسلمان نہیں ہے“۔

(مکتوبات مرزا بنام ڈاکٹر عبدالحکیم درحقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

”جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا“ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

”(اے مرزا) جو شخص تیری پیروی نہ کریگا۔ اور بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا رسول کی نافرمانی کرنیوالا اور جہنمی ہے۔“ (رسالہ معیار الاخیار ص ۸)

”خدا تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے اس (میری وحی) کو مدار نجات ٹھہرایا۔ حاشیہ اربعین ص ۴، ص ۷

ان عبارات سے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے منکرین کو کافر جہنمی قرار دیا۔ اب مرزا صاحب کی اس عبارت کو بھی پڑھ لیجئے نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث گذرے ہیں کہ وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمۂ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ (تریاق القلوب حاشیہ ص ۳۲۵ طبع دوم)

مرزا صاحب اپنے منکرین کو کافر بھی کہہ رہے ہیں اور یہ بھی فرمارہے ہیں کہ صرف اُس نبی کا منکر کافر ہوتا ہے۔ جو شریعت اور احکام جدیدہ لائے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا صاحب احکام جدیدہ اور شریعت کے مدعی ہیں۔ ممبران اسمبلی اور ناظرین کرام ازراہ انصاف بتائیں کہ مرزا صاحب کی نبوت تشریعی کے دعوے میں اب بھی کچھ کلام کی گنجائش ہے۔

پھر مرزائیوں کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب غیر تشریعی نبوت کے مدعی ہیں سراسر دجل وفریب نہیں تو کیا ہے۔

فاعتَبِرُوا یَا اولِی الْاَبْصَارط.

مسلک اہل حدیث کی نمائندگی

کرتے ہوئے علامہ احسان

الٰہی ظہیر اور علامہ محمد صدیق

تاندلوی نے عقیدہ ختم نبوت

کے اثبات اور تردید قادیانیت

بارے یہ تحقیقی مضمون تحریراً

داخل قومی اسمبلی کرایا=

مرزائیت اور اُس کے معتقدات

مکتب اہل حدیث وعلمائے اہل حدیث کے نزدیک قادیانیت ان باطل مذاہب میں سے ہے جن کی تکوین ہی اس خاطر کی گئی ہے کہ مسلم قوتوں کو زک پہنچائی جائے، اسلام کے ڈھانچے میں رخنے پیدا کئے جائیں اور اس کے افکار ونظریات کو نیست کیا جائے، لیکن اس صورت میں کہ کسی کو علم تک نہ ہو، کیونکہ تجربات اور تاریخ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جب بھی کسی جماعت یا کسی مخالف گروہ نے اسلام کو للکار کر میدان میں مقابلہ کرنے کی جرأت کی تو وہ اس عظیم قوت کو ذرہ بھر بھی گزند نہ پہنچا سکا، بلکہ اس کے مقابلہ میں اسلام اور زیادہ آب وتاب سے چمکا اور اُجاگر ہوا، اور اس کے نام لیوا اور زیادہ ولولے اور طنطنے کے ساتھ اس کے شیدائی اور فدائی بن گئے۔ یہود ونصاریٰ اور مکہ کے مشرکوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا، کہ وہ اسلام کی منزلت، مرتبے اور شان کو کم کر دیں، لیکن اس کی رفعتوں، پر شکوہ بلندیوں اور ناقابل شکست عظمتوں کے سامنے ان کا کوئی بس نہ چل سکا اور سوائے محرومیوں کے، داغوں اور ناکامیوں کے دھبوں کے انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ میدانِ جنگ میں اگر صلیبیوں نے اس مضبوط چٹان سے ٹکرانے کی کوشش کی تو پوری قوت وطاقت کے باوجود اپنے ہی سر کو زخمی ہونے سے نہ بچا سکے، جس طرح کہ کفارِ مکہ اور یہود یثرب اس کے ابتدائی ایام میں اپنے سر پھوڑ چکے تھے اور اگر کسی نے علمی میدان میں مناظرات ومناقشات کے ذریعہ اس سے پنجہ آزمائی کی کوشش کی تو اس کے نتیجہ میں اس کی حسرتوں کا خون ہونے سے نہ رہ سکا اور پھر اعدائے اسلام نے ترغیب وتحریص اور تہدید وتخویف کے حربے بھی آزما کے دیکھ لئے لیکن مرادیوں نے تب بھی دامن نہ چھوڑا اور اسلام اپنی پوری تمام تابانیوں کے ساتھ پھلتا پھولتا اور پھیلتا ہی چلا گیا۔ راستے کی رکاوٹیں اور بیگانوں کی سختیاں اس کی جولانیوں میں مزاحم نہ ہوسکیں اور پھر ناامیدیوں نے ڈیرے ڈال دیئے اور وہ اسلام کو زک دینے' سیلاب نور کے سامنے بند باندھنے' سورج کی روشنی کو ڈھانپنے اور چھپانے سے مایوس ہوگئے۔ جزیرہ عرب کے مشرکوں، مصر وشام اور روم ویونان کے عیسائیوں اور قریظہ وخیبر کے یہودیوں نے اس کا خوب خوب تجربہ کیا اور پھر اس تجربہ کو اپنے اپنے وقت میں ہندوؤں، بدھ مت کے پیروؤں، آتش پرستوں اور سکھوں نے بھی دہرا کے دیکھا اور سب نے دیکھ لیا کہ یہ وہ چٹان ہے' جسے نہ صرف یہ کہ پاش پاش کرنا ناممکن ہے، بلکہ اسے چھیدنا بھی جوئے شیر لانے سے کم نہیں، ان تلخ وترش تجربات سے دشمنان دین نے یہ سبق حاصل کیا کہ اسلام سے کھلے بندوں ٹکر لینا اپنی موت کو دعوت دینا ہے کہ اس سے مسلمانوں کے جذبات کو انگیخت ہوتی ہے اور اُن کی غیرت وحمیت کو ٹھیس لگتی ہے، اس لئے انہوں نے طے کیا کہ آئندہ کبھی بھی اسلام اور مسلمانوں کو کھلے میدان میں دعوتِ مبارزت نہ دی جائے بلکہ ہمیشہ اسے مخفی سازشوں اور پوشیدہ چالوں سے زیر کرنے کی کوشش کی جائے۔ دھوکے اور منافقت کی

ٹیکنیک کو اپنایا جائے، اسلام کے نام لیواؤں میں سے اسلام ہی کے نام پر اسلام کی بیخ کنی کرنے والے تیار کیے جائیں، اور اس طرح بتدریج اسلام کے افکار پر چھاپہ مارا جائے، اس کے نظریات کو نابود کیا جائے اور اس کی حقیقی تعلیم کو مٹایا جائے اور بالآخر اس کے وجود کو ختم کر دیا جائے۔

اسی پلان (PLAN) اور تخطیط کے تحت قادیانیت کا وجود عمل میں لایا گیا، چنانچہ پہلے پہل یہ ایک اسلامی فرقے کی حیثیت سے لوگوں کے سامنے نمودار ہوئی، اور بڑی چابک دستی اور ہوشیاری سے اپنے زہریلے افکار و خیالات کا مسلمانوں میں پرچار کرنے لگی کہ عام لوگوں کو اس کی اصلیت کا علم نہ ہو سکا، پھر آہستہ آہستہ اور باقاعدہ ترتیب کے ساتھ کچھ اندرون خانہ باتوں کو سامنے لایا گیا اور جب دیکھا کہ چند "بے وقوف" اور کچھ "غرض مند" اچھی طرح جال میں پھنس گئے ہیں اور اب ان کے لئے فرار کا کوئی چارہ نہیں رہا تو اچانک اپنے اصلی خدوخال کے ساتھ ظاہر ہو گئی۔ بہت سے لوگ جو اس تحریک کے ساتھ ناواقفیت کی بناء پر وابستگی اختیار کیے ہوئے تھے اور جن کے سینے میں ہنوز ایمان کی کوئی کرن باقی تھی، اس تحریک کو ایک مستقل مذہب کی صورت میں ڈھلتے دیکھ کر اپنی نادانی پر پریشانی کا اظہار کر کے چھوڑ گئے اور بہت سے "جاہل" "فریب خوردہ" اور "خود غرض" دین اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ توڑ کر قادیانیت اور متنبی ہندی سے رشتہ جوڑ بیٹھے۔

یہیں سے قادیانیوں نے اپنے ولی نعمت انگریز کے اشارے پر ان تمام مراحل کو اپنی تبلیغ اور پراپیگنڈے کی بنیاد بنا لیا، کہ پہلے پہل تو مرزا غلام احمد کو مجدد کہیں' پھر مسیح اور رسول اللہ اور آخر میں تمام انبیاء سے افضل و برتر نبی، تاکہ عام مسلمانوں کو اپنے فریب کا شکار بنایا جا سکے اور اسلام کے حقائق کو مسخ کیا جا سکے، اس لئے ضرورت تھی کہ ان کے اصل عقائد لوگوں کے سامنے رکھے جائیں، تاکہ ان پر ان کی حقیقت آشکارا ہو۔ چنانچہ ہم ان کے حقیقی معتقدات کو انہی کی کتابوں اور انہی کی عبارات میں پیش کر رہے ہیں۔ اس سے مسلمانوں کو اور بعض ناواقف قادیانیوں کو مرزائیت کی اصل صورت نظر آ سکے گی اور انہیں علم ہو سکے گا کہ یہ لوگ کس قدر چالاک، منافق اور مفسد ہیں اور کس طرح یہ بے دریغ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

بلا استثناء تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خداوند تعالیٰ ہر قسم کے عیوب وانفعالات بشریہ سے پاک اور منزہ ہے، نہ اسے کسی نے جنم دیا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ ہی اُس کا کوئی ہمسر ہے۔ اور نہ ہی کوئی اس کے مشابہ ہے وہ تشبیہ وتجسیم سے مبرا ہے، اسی طرح ان کا عقیدہ ہے کہ محمد اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں، رسالتیں ان پر ختم ہو گئیں، وحی ان پر منقطع ہو گئی، ان کی کتاب آخری کتاب، ان کی امت آخری امت اور ان کا دین

آخری دین ہے، اور جو کوئی بھی آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا، وہ کذاب اور مفتری ہوگا، کیونکہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ [1]

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

اور باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا . [2]

آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لئے تمہارا دین (ناقص نہیں رکھا کہ اور کو بھیج کر اس کی تکمیل کروں) اور تم پر اپنی نعمتوں کو پورا کر دیا اور تمہارے دین اسلام کو پسند کر لیا (کہ اب کسی اور دین کی ضرورت نہیں رہی)

اور ناطق وحی نے فرمایا کہ۔

"مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصرا حسن بنیانه ترک منه موضع لبنة، فطاف به النظار یتعجبون من حسن بنیانه الاموضع تلک اللبنة، ختم بی البنیان وختم بالرسل وفی روایة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین. [3]

میری مثال اور انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسی ایک محل کی کہ اسے بڑا خوبصورت بنایا گیا ہو لیکن اس میں ایک اینٹ کی جگہ خالی رکھی گئی ہو دیکھنے والے اسے دیکھیں اور اس کی خوبصورتی وسجاوٹ کی توصیف وتعریف کریں، ماسوائے اس جگہ کے کہ جس میں ایک اینٹ لگنا باقی ہے۔ پس میرے ساتھ اس جگہ کو پر کر دیا گیا اور اب اس محل میں کوئی جگہ باقی نہیں رہی۔ بناء میرے ساتھ مکمل کر دی گئی اور رسولوں کی ترسیل مجھ پر ختم کر دی گئی، اور دوسری روایت میں فرمایا، میں ہی وہ محل کی آخری اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النبیین ہوں"۔

اور آپؐ کی امت آخری امت ہے کیونکہ آپؐ نے فرمایا ہے۔

"اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ [4]

میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو"۔

---

[1] (الاحزاب۔۴۰) [2] (المائدہ۔۳) [3] بخاری ومسلم۔ [4] ابن ماجہ، صحیح ابن خذیمہ، مستدرک حاکم۔

نیز فرمایا:

"لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ.[1] میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی نئی امت نہیں"۔

اور ایک روایت میں فرمایا:

"لَا اُمَّۃَ بَعْدَ اُمَّتِیْ.[2] میری امت کے بعد کوئی امت نہیں"۔

اسی طرح اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا عقیدہ ہے کہ جہاد قیامت تک باقی رہے گا اور یہ عبادات میں سے افضل ترین عبادت اور حسنات میں سے اعلیٰ ترین نیکی ہے، نیز ان کا عقیدہ ہے کہ دنیا کا کوئی شہر اور کوئی بستی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد مکہ مکرمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدفن مدینہ منورہ کے ہم پلہ نہیں اور دنیا کی کوئی مسجد، مسجد حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے ہم پایہ نہیں۔ اور نہ ان سے منزلت و مرتبہ میں بڑھ سکتی ہے۔ یہ تو ہیں مسلمانوں کے عقائد! لیکن قادیانیوں کے عقائد یہ ہیں:

ذاتِ خداوندی مرزائی عقائد کی رو سے

اللہ تعالیٰ روزہ رکھتا ہے اور نماز پڑھتا ہے۔ سوتا ہے اور جاگتا ہے۔ لکھتا ہے اور دستخط کرتا ہے۔ یاد رکھتا ہے اور بھول جاتا ہے۔ مجامعت کرتا ہے۔ اور جنتا ہے، اس کا تجزیہ ہوسکتا ہے۔ اُسے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ اور اس کی تجسیم جائز ہے۔ (العیاذ باللہ)

چنانچہ قادیانی نبی مرزا غلام احمد کہتا ہے، مجھ پر وحی نازل ہوئی۔

"قَالَ لِیَ اللّٰہُ اِنِّیْ اُصَلِّیْ وَاَصُوْمُ وَاَصْحُوْا وَاَنَامُ.[3] مجھے اللہ نے کہا کہ میں نماز بھی پڑھتا ہوں اور روزے بھی رکھتا ہوں، جاگتا بھی ہوں اور سوتا بھی۔"

یہ ہے مرزائی عقیدہ اور قادیانی نبی کی وحی والہام، مگر وہ کلام حق جسے الٰہ الحق نے نبی برحق پر بذریعہ رسول امین نازل کیا وہ یوں ہے:

---

[1] مسند احمد [2] طبرانی و بیہقی۔ [3] "البشریٰ" ج ۲، ص ۷۹ مرزائے قادیان کے عربی الہام کا مجموعہ مرتبہ منظور الٰہی قادیانی۔

اَللّٰهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَأْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ إِلَّا بِإِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ إِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ؀ ۱

''اللہ وہ ہے جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ جو حی اور قیوم ہے۔ جو نہ اونگھتا ہے اور نہ سوتا ہے۔ آسمان اور زمین جس کے قبضہ قدرت میں ہیں جس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو سفارش کرنے کا اختیار حاصل نہیں جس کا علم ہر چیز پر محیط ہے اور جس کے علم کا کوئی دوسرا احاطہ نہیں کرسکتا۔''

اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّنَامَ. ۲

نہ خدا سوتا ہے، اور نہ ہی سونا اس کے لئے روا ہے۔''

اسی طرح باری تعالیٰ اپنا وصف بیان فرماتے ہوئے کہتے ہیں:

''قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا. ۳

''میں ہر چیز کا علم رکھتا ہوں اور مجھ سے کوئی شے مخفی نہیں''۔

اور فرمایا:

''هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ. ۴

''اللہ وہی ہے جس کے علاوہ کوئی مالک وخالق نہیں جو پوشیدہ اور ظاہر دونوں قسم کی اشیاء کا علم رکھتا ہے۔''

اور فرشتوں کی زبانی کہا:

''وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا. ۵

''کہ ہم تیرے رب کے علم کے بغیر آسمانوں سے نہیں اترتے کہ اس کے لئے ہے جو ہمارے آگے پیچھے اور اس کے درمیان ہے اور تیرا رب بھولنے والا نہیں''۔

اور بزبان موسیٰ علیہ السلام فرمایا:

''لَا يَضِلُّ رَبِّيْ وَلَا يَنْسٰى'' ۶

''نہ بھٹکتا ہے میرا رب اور نہ بھولتا ہے۔''

لیکن قادیانی اس کے برعکس یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ خدا غلطی بھی کرتا ہے اور صواب کو بھی پہنچتا ہے، اور یہ بدیہی بات ہے کہ غلطی جہل اور نسیان کے نتیجہ میں ہوتی ہے۔ اور اس کے معنی یہ ہوئے کہ بناہ بخدا باری تعالیٰ جاہل، اور مبتلا ئے

۱ سورۃ البقرہ۔ آیۃ الکرسی۔ ۲ مسلم۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ ۳ التحریم:۱۲۔ ۴ الحشر:۲۲

۵ مریم:۶۴ ۶ طٰہٰ:۵۲

نسیان ہے۔

چنانچہ قادیانی کے اپنے عربی الفاظ ہیں:

"قَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلَ اُجِیْبُ اُخْطِیُٔ وَاُصِیْبُ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ مُحِیْطٌ. [1]

"خدا نے کہا ہے کہ میں رسولؐ کی بات قبول کرتا ہوں، غلطی کرتا ہوں اور صواب کو پہنچتا ہوں۔ میں رسول کا احاطہ کئے ہوئے ہوں"۔

نیز گوہر افشاں ہے:

"ایک دفعہ میں نے کشف کی حالت میں خدا تعالیٰ کے سامنے بہت سے کاغذات رکھے، تا کہ وہ اِن کی تصدیق کردے اور ان پر اپنے دستخط ثبت کردے۔ مطلب یہ تھا، کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کردیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ (مرزا قادیانی کا ایک مرید) کے کپڑوں پر پڑے اور جب حالت کشف ختم ہوئی تو میں نے اپنے اور عبداللہ کے کپڑوں کو سرخی کے قطروں سے تربتر دیکھا اور کوئی چیز ایسی ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اس سرخی کے گرنے کا کوئی احتمال ہوتا، اور وہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی، اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں، جن پر وہ بہت سی سرخی پڑی تھی۔" [2]

ایک اور مقام پر بھی قادیانی اُمت کا آقا و مولیٰ خالق و متعال کو، کہ وہ تشبیہ سے مبرا ہے، تیندوے سے مشابہت دیتے ہوئے ذاتِ باری سے مذاق کرتا ہے۔

"ہم تخیلی طور پر فرض کر سکتے ہیں، کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجودِ اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر، اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج اور لا انتہاء عرض و طول رکھتا ہے۔ تیندوے کی طرح اس وجودِ اعظم کی تاریں بھی ہیں، جو صفحۂ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور بخشش کا کام دے رہی ہیں۔" [3]

اور اس طرح خداوند کریم کے اس قول کی تکذیب کی جاتی ہے۔

لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ. نہیں ہے اس طرح کا سا کوئی، اور وہی ہے سننے والا دیکھنے والا۔

اور اس سے بھی بڑھ کر قادیانی، کتاب اللہ، سنت رسول اللہ اور تمام اسلامی دیان کے بالکل برعکس یہ عقیدہ بھی رکھتے

---

[1] البشریٰ، ج ۲، ص ۷۹۔ [2] (تریاق القلوب ص ۳۴ و حقیقۃ الوحی ص ۲۵۵، مصنفہ مرزائے قادیانی)

[3] (توضیح المرام [illegible])

ہیں:

''اللہ مباشرت ومجامعت بھی کرتا ہے، اور وہ اولاد بھی جنتا ہے''۔

اور اس سے عجیب تر کہ:

''خدا نے ان ہی کے نبی مرزائے غلام سے مباشرت ومجامعت کی اور پھر نتیجۃً پیدا بھی وہی ہوئے، یعنی:

۱۔ مرزا قادیانی ہی سے جماع کیا گیا،

۲۔ اور وہی حاملہ ٹھہرے،

۳۔ اور پھر خود ہی اس حمل کے نتیجہ میں پیدا بھی ہوئے۔''

اب ذرا قادیانیوں ہی کی زبان سے سنیے۔ قاضی یار محمد قادیانی رقمطراز ہے:

''حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک موقع پر اپنی حالت یہ ظاہر فرمائی کہ کشف کی حالت آپ پر اس طرح طاری ہوئی، کہ گویا آپ عورت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے رجولیت کی قوت کا اظہار فرمایا''۔[1]

اور خود مرزائے قادیان کہتا ہے:

''مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں، بذریعہ اس الہام کے مجھے مریم سے عیسیٰ بنادیا گیا۔ پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔''[2]

اور پھر:

''اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں میرا نام ہی وہ مریم رکھا جو عیسیٰ کے ساتھ حاملہ ہوئی اور میں ہی اس فرمان باری کا مصداق ہوں۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ الَّتِيْ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا.

میرے علاوہ کسی اور نے اس بات کا[3] دعویٰ نہیں کیا۔''[4]

اور اسی بناء پر قادیانی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ:

[1] ''اسلامی قربانی'' ص ۳۴۔ مصنفہ قاضی یار محمد قادیانی۔ [2] ''کشتی نوح'' ص ۴۷ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔

[3] ایسا احمقانہ دعویٰ اور کر بھی کون سکتا تھا؟ [4] حاشیہ ''حقیقۃ الوحی'' ص ۳۳۷ مصنفہ مرزا غلام احمد

''غلام احمد خدا کے بیٹے ہیں، بلکہ عین خدا ہی ہیں۔''

چنانچہ متنبی قادیان کہتے ہیں کہ مجھے خدا نے کہا ہے:

''اَنْتَ مِنْ مَّاءِ نَا وَهُمْ مِنْ نَشلٍ.[1] ''تو ہمارے پانی سے ہے اور وہ لوگ بزدلی سے۔''

اور اللہ نے مجھے یہ کہہ کر مخاطب کیا ہے:

اِسْمِعْ يَا وَلَدِیْ.[2] سن اے میرے بیٹے۔

اور فرمایا:

''يَا شَمْسُ يَا قَمَرُ اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْکَ.[3] ''اے سورج اے چاند! تو مجھ سے ہے' میں تجھ سے۔''

اور خدا نے فرمایا کہ:

''میں تیری حفاظت کروں گا، خدا تیرے اندر اتر آیا، تو مجھ میں اور تمام مخلوقات میں واسطہ ہے۔''[4]

اور ایک مقام پر تو یہاں تک کہہ دیتا ہے:

''میں نے خواب میں دیکھا، کہ میں خدا ہوں، میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔''[5]

اور:

''اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ بُرُوْزِیْ.[6] ''تو مجھ سے ایسا ہی ہے، جیسا کہ میں ہی ظاہر ہوگیا، یعنی تیرا ظہور بعینہ میرا ظہور ہوگیا''

یہ ہیں، خدائے ذوالجلال کے بارہ میں قادیانی عقائد۔

''سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی عَمَّا يَصِفُوْنَ.[7] ''اللہ ان صفات سے منزہ اور پاک ہے جن سے وہ متصف کرتے ہیں۔''

درآں حالیکہ باری تعالیٰ نے اپنے کلام میں صراحتاً ان عقائد باطلہ کی تردید کردی ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

---

[1] ''انجام آتھم'' ص ۵۵، مصنفہ مرزا قادیانی [2] ''البشریٰ''، جلد ا ص ۴۹۔ [3] ''حقیقۃ الوحی'' ص ۷۳۔ [4] ''کتاب البریۃ'' ص ۷۵۔

[5] ''آئینہ کمالات اسلام'' ص ۵۶۴، مصنفہ مرزا قادیانی۔ [6] وحی مقدس ص ۵۴۵۔ [7] سورۂ انعام

قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۚ

''تو کہہ دے کہ اللہ ایک ہے۔'' اللہ بے نیاز ہے، نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا، اور جس کے جوڑ کا کوئی نہیں۔'' (سورۃ اخلاص)

اور فرمایا:

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ.

''تحقیق وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے مسیح ابن مریم کو خدا کہا۔'' (سورۃ المائدہ:۱۷۸)

اور فرمایا:

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ. اِنَّمَا الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ، اَلْقٰهَآ اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ط اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ وَلَدٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا.

اے کتاب والو! اپنے دین میں مبالغہ نہ کرو اور اللہ کے بارے میں سچی بات کے علاوہ اور کچھ مت کہو، نہیں ہیں مسیحؑ ابن مریم مگر اللہ کے رسول اور اُس کے کلام ہیں کو مریم کی طرف ڈالا اور رُوح اس کے ہاں کی، سو اللہ کو مانو اور اس کے رسولوں کو اور یہ نہ کہو، کہ خدا تین ہیں، اس بات کو کہنے سے رُک جاؤ اس میں تمہاری بہتری ہے۔ خدا صرف ایک ہی ہے، اس کو لائق نہیں کہ اس کی اولاد ہو، زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، اُسی کا ہے اور کافی ہے اللہ کارساز ہے۔ (نساء:۱۷۱)

نیز ارشاد فرمایا:

''قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ نِ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ يُضَاهِئُوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ.

''یہودیوں نے کہا کہ عزیرؑ اللہ کا بیٹا ہے، اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیحؑ اللہ کا بیٹا ہے ان کے اپنے منہ کی باتیں ہیں (حقیقت سے جن کا کوئی تعلق نہیں) جیسے پہلے کافروں کی ریس میں کہہ رہے ہیں۔ خدا کی مار ہو اُن پر۔ یہ کہاں بھٹکے پھر رہے ہیں۔'' (سورۃ التوبہ:۲۰)

ہم بھی قادیانیوں کو ان عقائد پر اس کے سوا کچھ نہیں کہتے:

قاتلهم الله انیٰ یؤفكون.

ختم نبوت

دوسرا بنیادی عقیدہ جو مسلمانوں سے انہیں نمایاں طور پر الگ امت قرار دیتا ہے، وہ عقیدہ ختم نبوت ہے مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ:

نبوت محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم نہیں ہوئی، بلکہ آپ کے بعد بھی جاری ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا اور خلیفہٗ ثانی میاں محمود احمد رقمطراز ہے:

''ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ اس امت کی اصلاح اور درستی کے لئے ہر ضرورت کے موقع پر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا۔ (''الفضل'' قادیان ۱۲ ۱۹۲۵ء)۔

اور:

''انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے۔ ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے' ورنہ ایک نبی تو کیا میں کہتا ہوں ہزار نبی ہوں گے۔'' (''الفضل'' قادیان ۱۲ رمئی ۱۹۲۵ء)

نیز اس سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ کیا آئندہ بھی نبی آتے رہیں گے تو جواب میں کہا:

''ہاں قیامت تک رسول آتے رہیں گے' اگر یہ خیال ہے کہ دُنیا میں خرابی پیدا ہوتی رہے گی تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ رسول بھی آتے رہیں گے۔'' (''انوارِ خلافت'' ص ۶۲ مصنفہ مرزا محمود احمد'' ''الفضل'' ۲۷ رفروری ۱۹۲۷ء)

حالانکہ اس کج فہم کو یہ بھی علم نہ ہو سکا کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بیماریوں کی نشاندہی فرما کر ان کا علاج تجویز کر دیا ہے، اس لئے اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں، کہ وہ آئے اور امراض کی تشخیص وعلاج کرے۔

آپؐ کے اس فرمانِ گرامی کا بھی یہی معنی ہے:

''کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفه نبی آخروانه لا نبی بعدی وسیکون الخلفاء فیکثرون.

کہ بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کی ذمہ داری تھی، جب بھی ایک نبی رخصت ہوتا، دوسرا اس کی جگہ لے لیتا' لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ میرے نائبین کثرت سے ہوں گے''۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، احمد)

یعنی یہ ذمہ داری کہ ہر دور میں اسلام کی نشر واشاعت اور دین حنیف کی سربلندی کے لئے کام کیا جائے اور قوم کو ان

غلطیوں پر ٹوکا جائے جن پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نکیر فرمائی ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائبین پر عائد ہوتی ہے، اور آپ کے حقیقی نائبین علماء ہیں جیسا کہ بخاری شریف میں ہے، آپ نے فرمایا:

ان العلمآء ورثة الانبیاء. علماء، انبیاء کے وارث ہیں۔ (بخاری، ترمذی)

اور رب کریم نے بھی کلام حکیم میں اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

فلولا نفر من کل فرقه منهم طائفة لیتفقهوا فی الدین ولینذروا قومهم اذا رجعوا الیهم لعلهم یحذرون.

اور کیوں نہ نکلے ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ، تاسمجھ پیدا کریں دین میں اور تا خبر پہنچادیں اپنی قوم کو جب پھر پاویں ان کی طرف، شاید وہ بچتے رہیں۔ (ترجمہ شاہ عبدالقادرؒ) (سورۃ توبہ آیت ۱۲۲)

اور حقیقت یہ ہے کہ مرزائیوں نے اس نظریے کو کہ:

''جب تک فساد باقی ہے نبی کی ضرورت باقی ہے''

صرف مرزا غلام احمد کی نبوت کے اثبات کے لئے فروغ دیا ہے وگرنہ وہ کونسا فساد ہے جس کی مرزا غلام احمد نے اصلاح کی ہے، جب کہ وہ خود سرچشمۂ فساد اور منبع شر ہے۔

اور یہ نہیں کہ اس عقیدہ کی اختراع مرزائیوں کے سر ہے۔ خود مرزا غلام احمد کا یہ نظریہ نہ تھا بلکہ وہ بھی یہی کہتا ہے کہ:

''انعام خداوندی ہے کہ انبیاء آتے رہیں اور ان کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔ اور یہ اللہ کا قانون ہے، جسے تم توڑ نہیں سکتے''
(ملخص از لیکچر سیالکوٹ ص ۲۲)

اور پھر جب باب نبوت (اگرچہ نبوت کاذبہ ہی سہی) کھل گیا تو اس میں سب سے پہلے داخل ہونے والا خود مرزا غلام احمد ہی تھا' اسی لئے مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نہ صرف نبی اللہ اور رسول اللہ ہے، بلکہ تمام انبیاء مرسلین سے افضل و اعلیٰ بھی ہے، اور فخر الاولین والآخرین کے لقب سے ملقب بھی ہے۔ چنانچہ خود قادیانی اپنے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔'' (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۸، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

نیز:

''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا اور خدا تعالیٰ بہر حال جب تک طاعون دُنیا میں رہے گا، گو ستر سال تک رہے قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ (خدا کی قدرت کہ ستر برس تو بڑی بات خود متنبی قادیان کی زندگی میں ہی قادیان کو طاعون نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ باوجودیکہ ملک کے دوسرے حصے اس وبا سے محفوظ رہے اور اس طرح رب قدوس نے قادیان کی خانہ ساز نبوت کے تاروپود بکھیر کر رکھ دیئے چنانچہ خود غلام احمد اپنے داماد کے نام اس خط میں اس بات کا اعتراف و اقرار کرتا ہے کہ ''اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے، ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے، اور صرف چند گھنٹوں میں مرجاتا ہے (مکتوب مرزا غلام احمد بنام نواب محمد علی مندرجہ مکتوبات احمدیہ، ج ۵، ص ۱۱۲) اور پھر طاعون صرف قادیان تک محدود ہی نہیں رہی، بلکہ خود مرزا غلام احمد کا گھر بھی اس سے نہ بچ سکا۔ چنانچہ محمد علی کے نام لکھتا ہے۔ ''بڑی غوثان کو تپ ہوگیا تھا اس کو گھر سے نکال دیا ہے......اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہوگیا اور گلٹی بھی نکل آئی، اس کو بھی باہر نکال دیا۔ آج ہمارے گھر میں ایک مہمان عورت کو جو دہلی سے آئی تھی، بخار ہوگیا۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۵، ص ۱۱۵)۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے، اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ (''دافع البلاء'' ص ۱۰، ۱۱ مصنفہ غلام احمد) اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں، اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو اُن کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے......لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔'' (''چشمہ معرفت'' ص ۳۱۷، للغلام القادیانی)

اور مرزائی جریدے ''الفضل'' میں تو صاف طور پر لکھ دیا گیا:

''حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) من حیث النبوت ان ہی معنوں میں نبی اللہ اور رسول اللہ تھے، جن معنوں میں آیات سے دیگر انبیاء سابقین مراد لئے جاتے ہیں''۔ (اخبار ''الفضل'' قادیان، مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۱۴ء)

اور اسی اخبار میں مسلمانوں کے نام ایک اپیل بھی شائع ہوئی:

اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے اور باقی دُنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ جو مسیح موعود (مرزا غلام احمد) میں ہوکر ملتا ہے۔ اسی کے طفیل آج برو تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں، اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ وہ (غلام) وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا۔ (اخبار ''الفضل'' قادیان ۲۶ ستمبر ۱۹۱۷ء) (نعوذ باللہ من ذٰلک)

اور مرزا غلام احمد کا بڑا فرزند اور مرزائیوں کا راہنما مرزا بشیر احمد ''کلمۃ الفضل'' میں لکھتا ہے:

''غرضیکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (غلام قادیان) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جسے خود اللہ تعالیٰ اپنی وحی میں ''یاایہا النبی'' کے الفاظ سے مخاطب کیا۔''

(''کلمۃ الفضل'' مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز، قادیان ص ۱۱۴، ج ۱۴)

اور میں نے ایک مستقل مقالہ میں مرزائی تحریروں سے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد تمام انبیاء ورسل بشمول سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و اعلیٰ ہے۔ یہاں ہم صرف دو حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں، متنبّی قادیان بنفسہٖ لکھتا ہے۔

واتانی ما لم یوت احد من العالمین. (''ضمیمہ حقیقۃ الوحی'' ص ۸۷ غلام قادیانی)

کہ مجھ کو وہ چیز دی گئی ہے کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی۔

اور:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفان نہ کمترم زکسے

آنچہ داداست ہر نبی راجام — داد آں جام را مرا بہ تمام

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں — ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں

(''درثمین'' غلام احمد قادیانی)

نزولِ جبرئیلؑ

وہ عقائد جو مرزائیوں کو مسلمانون سے الگ اور جدا کرتے ہیں' ان میں سے تیسرا عقیدہ مرزا غلام احمد پر جبرئیل امین علیہ السلام کے نزول کا بھی ہے، کیونکہ تمام مسلمانوں کا بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ سرورِ کائنات علیہ السلام کے ملاءِ اعلیٰ کے پاس منتقل ہو جانے کے بعد جبرئیلؑ امین کسی کے لئے وحی لے کر نازل نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے ادھر مرزائیوں کا دوسرا خلیفہ اور مرزا غلام احمد کا فرزند مرزا محمود کہتا ہے:

''میری عمر جب نو یا دس برس کی تھی، میں اور ایک اور طالب علم ہمارے گھر میں کھیل رہے تھے۔ وہیں ایک الماری میں ایک کتاب پڑی تھی جس پر نیلا جزدان تھا، وہ ہمارے دادا صاحب کے وقت کی تھی۔ نئے نئے ہم پڑھنے لگے تھے' اس کتاب کو جو کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ اب جبرئیل نازل نہیں ہوتا' میں نے کہا، یہ غلط ہے، میرے ابا پر تو نازل ہوتا ہے، مگر اس لڑکے نے کہا کہ جبرئیل نہیں آتا، کیونکہ اس کتاب میں لکھا ہے، ہم میں بحث ہو گئی۔ آخر ہم دونوں مرزا صاحب کے پاس گئے، اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا، آپ نے فرمایا، کتاب میں غلط لکھا ہے، جبرئیل اب بھی آتا ہے۔ (''الفضل'' قادیان، مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء)

اور خود مرزا غلام احمد رقمطراز ہے:

''آمد نزد من جبریل علیہ السلام ومرا برگزید وگردش داد انگشت خود مرا داشارہ کرد خدا ترا از دشمنان نگہ خواہد داشت''

(''مواہب الرحمٰن'' ص ۴۳، مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

یعنی میرے پاس جبرائیل آیا اور اُس نے مجھے چن لیا اور اپنی انگلی کو گردش دی اور یہ اشارہ کیا کہ خدا کا وعدہ آ گیا، پس مبارک وہ جو اس کو پاوے اور دیکھے۔ (''حقیقۃ الوحی'' ص ۱۰۳ مصنفہ مرزا غلام احمد)

اور مرزائی صرف یہی عقیدہ نہیں رکھتے کہ جبرئیل امین علیہ السلام مرزا غلام احمد پر نازل ہوتے تھے، بلکہ ان کا نظریہ بھی ہے کہ وہ وحی یا کلام ربانی لے کر نازل ہوتے ہیں۔ بالکل اسی طرح کی وحی اور اسی طرح کا کلام جس طرح کا سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کرتا تھا' اس لئے غلام قادیان پر نازل شدہ وحی کو ماننا بھی اسی طرح ضروری اور لازمی ہے۔ جس طرح قرآن حکیم کو ماننا ضروری تھا'

چنانچہ مرزائی قاضی محمد یوسف قادیانی لکھتا ہے:

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام (مرزا غلام احمد) اپنی وحی، اپنی جماعت کو سنانے پر مامور ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اس وحی اللہ پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے، کیونکہ وحی اللہ اسی غرض کے واسطے سنائی جاتی ہے، ورنہ اس کا سنانا اور پہنچانا ہی بے سود اور لغو فعل ہوگا، جب کہ اس پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا مقصود بالذات نہ ہو۔

یہ شان بھی صرف انبیاء کو حاصل ہے کہ ان کی وحی پر ایمان لایا جاوے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قرآن شریف میں یہی حکم ملا اور اُن ہی الفاظ میں ملا اور بعدہ حضرت احمد (مرزا غلام احمد) علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملا۔ پس یہ امر بھی آپ (مرزا غلام احمد) کی نبوت کی دلیل ہے۔'' (''النبوۃ فی الالہام'' ص ۲۸، قاضی محمد یوسف قادیانی)۔

اور خود غلام قادیان کہتا ہے:

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں، میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں، جیسا کہ قرآنِ شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے، خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔'' (''حقیقۃ الوحی'' ص ۲۱۱ مصنفہ مرزا غلام احمد)

نیز:

''مجھے اپنی وحی پر ویسا ہی ایمان ہے، جیسا کہ تورات اور انجیل اور قرآنِ حکیم پر۔'' (''تبلیغ رسالت'' ج ۶، ص ۶۴، مصنفہ غلام احمد)

اور مرزائیوں کا نامور مبلغ جلال الدین شمس مرزا غلام احمد کے دعاوی اقاویل کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے:

''ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں اور

ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے، جیسا کہ قرآنِ مجید، تورات اور انجیل کا۔" ("منکرین صداقت کا انجام" ص ۴۹، مصنفہ جلال الدین شمس)

اور چونکہ مرزائی مرزا غلام احمد کے ہفوات کو کلامِ الٰہی کا درجہ دیتے اور قرآن حکیم کے مماثل قرار دیتے ہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے اس کو عقائد اساسی میں داخل کرلیا ہے کہ ہر وہ حدیث رسول ہاشمی علیہ السلام، مرزا غلام احمد کے مخالف ہو مردود اور غیر صحیح ہے، اگرچہ وہ بالذات صحیح ہی کیوں نہ ہو اور اس کے برعکس اگر کسی موضوع حدیث سے بھی مرزا غلام احمد کے کسی کی تصدیق ہوتی ہو تو وہ حدیث صحیح اور مقبول قرار پائے گی۔

چنانچہ مرزا گوہر افشاں ہے:

"مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث روایت سے متعبر ہیں۔ کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرت کے منہ سے نہیں سنی۔ پس سچی حدیث اور مسیح موعود کا قول مخالف نہیں ہو سکتے۔"

(اخبار "الفضل" قادیان مورخہ ۲۹/اپریل ۱۹۱۵ء)

اور انہی کے اخبار "الفضل" کے ۲۹/اپریل ۱۹۱۵ء کے شمارہ میں یہ بھی شائع ہوا، کہ:

"ایک شخص نے نہایت گستاخی اور بے ادبی سے لکھا ہے، کہ احادیث، جنہیں ہم نے اپنے محدود ناقص علم سے صحیح سمجھا ہے، ان کے مقابلہ میں مسیح موعود (غلام قادیانی) کی وہی رد کر دینے کے قابل ہے، اس نادان نے اتنا بھی نہیں سوچا، کہ اس طرح تو اسے مسیح موعود کے دعاوی صادقہ سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔ وہ احادیث جن سے آپ کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے...... یہ سب محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں، مگر خدا کے مامور نے جب اپنے دعویٰ کا صدق الہامات کے ذریعے پیش گوئیوں اور دیگر نشانات سے ثابت کر دیا تو پھر ہم نے آپ کو عدل و حکم مان لیا اور جس حدیث کو آپ (مرزا غلام احمد) نے صحیح کہا وہ ہم نے صحیح سمجھی اور جسے آپ نے متشابہ قرار دیا اُسے ہم نے حکم کے تابع کرلیا اور جس حدیث کے بارے میں فرمایا یہ چھوڑ دینے کے قابل ہے وہ چھوڑ دی، کیونکہ حدیث تو راویوں کے ذریعے ہم تک پہنچی اور ہم کو معلوم نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درحقیقت کیا فرمایا مگر خدا کا زندہ رسول (غلام قادیانی) جو ہم میں موجود تھا، اس نے خدا سے یقینی علم پا کر امر حق پر اطلاع دی اور جب وہ اتباع کامل نبوی سے نبی ہوا تو ہم نے مان لیا کہ آپ کے قول و فعل کے خلاف اگر کوئی حدیث بیان کی جائے تو ہم اسے قابل تاویل سمجھیں گے، اس لئے کہ جو باتیں ہم نے مسیح موعود (غلام احمد) سے سنی، وہ اس راوی کی روایت سے زیادہ معتبر ہیں۔ جسے حدیث نبی بتایا جاتا ہے۔" (اخبار "الفضل" قادیان ۲۹/اپریل ۱۹۱۵ء)

اور مرزائیوں کے دوسرے خلیفہ اور غلام احمد کے فرزند مرزا محمود نے تو قادیان میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے واشگاف الفاظ میں یہاں تک کہہ دیا:

''پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جب کوئی نبی آجائے تو پہلے نبی کا علم بھی اس کے ذریعہ ملتا ہے، یوں اپنے طور نہیں مل سکتا اور ہر بعد میں آنے والا نبی پہلے نبی کے لئے بمنزلہ سوراخ کے ہوتا ہے۔ پہلے نبی کے آگے دیوار کھینچ دی جاتی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا سوائے آنے والے نبی کے ذریعہ دیکھنے کے، یہی وجہ ہے کہ اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) نے پیش کیا، اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس حدیث کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دے۔ اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اسی ذریعہ سے نظر آئے گا کہ حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دیکھا جائے، اگر کوئی چاہے کہ آپ سے علیحدہ ہو کر کچھ دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہ آئے گا ایسی صورت میں اگر کوئی قرآن کو بھی دیکھے گا تو وہ اُس کے لئے یھدی من یشاء والا قرآن نہ ہوگا، بلکہ یضل من یشاء والا قرآن ہوگا۔......

اسی طرح اگر حدیثوں کو اپنے طور پر پڑھیں گے تو وہ مداری کے پٹارے سے زیادہ وقعت نہیں رکھیں گی۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے، حدیثوں کی کتابوں کی مثال تو مداری کے پٹارے کی ہے، جس طرح مداری جو چاہتا ہے اس میں سے نکال لیتا ہے تو اسی طرح ان سے جو چاہو نکال لو۔'' (خطبہ جمعہ مرزا محمود مندرجہ الفضل، مورخہ ۱۵؍جولائی ۱۹۲۴ء)

قرآن مجید اور امت مستقلہ

ان مرزائی عقائد کے بیان سے مقصود اس بات کو آشکار کرنا ہے کہ ان کا اور ان کے عقائد کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ بہت سے جدید تعلیم یافتہ حضرات اور بے خبر لوگ حتی کہ بعض مرزائی بھی اس بات سے لاعلم ہیں کہ مرزائی معتقدات اور اسلامی عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور ان کے درمیان کوئی قدر مشترک نہیں، بہر حال اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ دین اسلام ایک کامل اور مکمل ضابطۂ حیات ہے اور قرآن پاک اس ضابطۂ حیات اور دین کا اکمل مجموعہ ہے اور جس طرح اسلام کے بعد کسی اور دین کی ضرورت باقی نہیں رہتی اسی طرح قرآن مجید کے بعد کسی اور کتاب کی حاجت نہیں۔ یہ وہ آخری کتاب ہدایت ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آسمانوں سے بنی نوع انسان کے لئے نازل کی ہے۔

اس کے برعکس مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ غلام احمد پر اسی طرح کتاب نازل ہوئی جس طرح اولی العزم رسولوں پر

نازل ہوتی رہی، بلکہ جو کچھ غلام قادیانی پر نازل ہوا وہ اکثر انبیاء پر نازل شدہ کتب اور صحیفوں سے زیادہ ہے، اور ساتھ ہی وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کتاب کی تلاوت اسی طرح ضروری ہے جیسے پہلے آسمانی کتابوں کی تلاوت لازمی اور ضروری تھی اور جس طرح کہ تمام سماوی کتب کے مخصوص نام ہیں مثلاً تورات، زبور، انجیل اور قرآن، اسی طرح غلام قادیان پر اترنے والی کتاب کا بھی ایک مخصوص نام ہے اور وہ ہے، ''کتاب مبین'' اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ قرآن قادیانی، قرآن مجید کی طرح ہی آیات پر مشتمل ہے اور اس کے بیس پارے یا اجزاء ہیں، چنانچہ مرزائی پرچہ ''الفضل'' اسی بارہ میں رقمطراز ہے کہ:

''ان (مرزا غلام احمد) کا نزولِ الیہ من ربہ بہ برکت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم وقرآن شریف اس قدر زیادہ ہے کہ کسی نبی کے ما انزل الیہ سے کم نہیں بلکہ اکثروں سے زیادہ ہوگا۔ (''الفضل'' قادیان مورخہ ۱۵ر فروری ۱۹۱۹ء)

اور قاضی محمد یوسف قادیانی لکھتا ہے:

''خدا تعالیٰ نے حضرت احمد علیہ السلام (غلامِ قادیان) کے بہیئت مجموعی الہامات کو ''الکتاب المبین'' فرمایا ہے اور جدا جدا الہامات کو آیات سے موسوم کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو یہ الہام متعدد دفعہ ہوا ہے۔ پس آپ کی وحی بھی جدا جدا آیت کہلا سکتی ہے۔ جب کہ خدا تعالیٰ نے ان کو ایسا نام دیا ہے اور مجموعہ الہامات کو الکتاب المبین کہہ سکتے ہیں۔

پس جس شخص یا اشخاص کے نزدیک نبی اور رسول کے واسطے کتاب لانا ضروری شرط ہے خواہ وہ کتاب شریعت کاملہ ہو یا کتاب المبشرات والمنذرات ہو تو ان کو واضح ہو کہ ان کی اس شرط کو بھی خدا نے پورا کر دیا ہے، اور حضرت (غلام قادیانی) صاحب کے مجموعہ الہامات کو جو مبشرات اور منذرات ہیں ''الکتاب المبین'' کے نام سے موسوم کیا ہے، پس آپ اس پہلو سے بھی نبی ثابت ہیں ولو کرہ الکافرون (اگرچہ کافر اسے ناپسند ہی کریں)۔'' (النبوۃ فی الالہام، ص ۴۳، ۴۴، مصنفہ قاضی محمد یوسف قادیانی)۔

اور خلیفۂ قادیانی مرزا محمود نے عید کا خطبہ دیتے ہوئے کہا:

''حقیقت عید ہمارے لئے ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس الٰہی کلام کو پڑھا جائے اور سمجھا جائے جو حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) پر اترا۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے اور اس کا دودھ پیتے ہیں وہ سرور اور لذت جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کے الہاموں کو پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے، کسی اور کتاب کو پڑھنے سے نہیں ہو سکتی۔ جو ان الہاموں کو پڑھے گا وہ کبھی مایوسی اور ناامیدی میں نہ گرے گا، مگر جو پڑھتا نہیں یا پڑھ کر بھول جاتا ہے، خطرہ

ہے کہ اس کا یقین اور امید جاتی رہے۔ وہ مصیبتوں اور تکلیفوں سے گھرا جائے گا، کیونکہ وہ سرچشمہ امید سے دُور ہو گیا...... پس حقیقی وحی سے فائدہ اٹھانے کیلئے ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کے الہامات پڑھے"۔ (''الفضل'' ۳/ اپریل ۱۹۲۸ء)

اور خود مرزا قادیانی اپنی وحی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے:

''اور خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے، کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا''

(''حقیقۃ الوحی'' ص ۳۹۱، مصنفہ غلام قادیانی)

اور اسی بناء پر مرزائی یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ ان کا ایک الگ اور مستقل دین ہے، اور ان کی شریعت، شریعت مستقلہ ہے۔ نیز غلام احمد کے ساتھی صحابہ کی مانند ہیں اور اس کی امت ایک نئی امت ہے چنانچہ مرزائی اخبار ''الفضل'' نے ایک مفصل مقالہ شائع کیا، جس میں تھا کہ:

''اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانہ میں نمودار کیا اور حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کو جو فارسی النسل ہیں۔ اس اہم کام کے لئے منتخب فرمایا، اور فرمایا میں تیرے نام کو دُنیا کے کناروں تک پہنچادوں گا۔ اور حملہ آوروں سے تیری تائید کروں گا اور جو دین تو لے کر آیا ہے اسے تمام دیگر ادیان پر بذریعہ دلائل و براہین غالب کروں گا اور اس کا غلبہ دُنیا کے آخر تک قائم رکھوں گا۔'' (''الفضل'' ۳/ فروری ۱۹۳۵ء)

اور اسی اخبار نے یہ بھی شائع کیا:

''پس ہر احمدی کو جس نے احمدیت کی حالت میں حضور (غلام قادیانی) کو دیکھا یا حضور نے اسے دیکھا' صحابی کہا جائے۔'' (''الفضل'' ۱۳/ ستمبر ۱۹۳۶ء)

اسی طرح خود مرزا غلام احمد نے اپنے بارہ میں لکھا کہ:

''جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ درحقیقت سید المرسلینؐ کے صحابہ میں داخل ہوا ہے۔''

(''خطبہ الہامیہ'' ص ۱۷۱، مصنفہ غلام احمد قادیانی)

اس پر مرزائی اخبار ''الفضل'' حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''مرزا غلام احمد کی جماعت حقیقت میں صحابہ کی جماعت ہے، جس طرح صحابہ حضور کے فیوض سے متمتع ہوتے تھے، اسی طرح مرزا غلام احمد کی جماعت ان کے فیوض سے متمتع ہوتی ہے۔ (''الفضل'' یکم جنوری ۱۹۱۴ء)

اور مرزا محمود احمد خلیفہ قادیانی نے اپنی جماعت کو ایسے افراد کی ملاقات پر انگیخت کرتے ہوئے کہا:

''پھر حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کے صحابہ سے ملنا چاہئے کئی ایسے ہوں گے جو پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوں گے اور ان کے پاس سے کہنی مار کر لوگ گزر جاتے ہوں گے، مگر وہ ان میں سے ہیں جن کی تعریف خود اللہ تعالیٰ نے کی، ان سے خاص طور پر ملنا چاہئے۔'' (''الفضل'' ۸ر جنوری ۱۹۳۲ء)

رہی بات امت کی تو خود مرزا غلام احمد اپنی امت کا تذکرہ کرتے ہوئے کہتا ہے:

''میری امت کے دو حصے ہوں گے، ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور یہ تباہ ہو جائیں گے اور دوسرے وہ جو مہدیت کا رنگ اختیار کریں گے۔'' (''قول غلام قادیانی'' منقول از اخبار ''الفضل'' قادیان ۲۶ر جنوری ۱۹۱۶ء)

اور اسی طرح وہ خود بھی اپنی الگ شریعت کا اقرار کرتا ہے:

''یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے، جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔..........اور میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی، اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراھیم وموسیٰ.

''یعنی قرآنی تعلیم تورات میں بھی موجود ہے۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۷ مولفہ غلام قادیانی)

پچھلی تحریرات سے اس بات کو تو آپ نے جان ہی لیا ہے کہ اسلام کے بنیادی عقائد اور مرزائی عقائد میں کس قدر اختلاف اور تضاد ہے، اور کس طرح مرزائی مسلمانوں سے الگ ایک مستقل اور جدید امت ہیں، جن کی اپنی شریعت، اپنی کتاب، اپنا دین اور خداوند تعالیٰ کے بارہ میں اپنے مخصوص نظریات ہیں، اب ہم ان کے دیگر جداگانہ معتقدات کا تذکرہ کرتے ہیں۔

مکہ مکرمہ اور قادیان:۔ اس وقت ہم مرزائیوں کے قادیان، یعنی اس بستی کے بارہ میں جہاں متنبی قادیانی پیدا ہوا عقائد کا ذکر کرتے ہیں، کہ ان کے نزدیک یہ بستی مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی مانند بلکہ ان سے بھی افضل ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس کی زمین زمین حرم ہے۔ اس میں شعائر اللہ ہیں اور وہاں تجلیات و برکات ربانی کا نزول ہوتا ہے اور اس میں ایک ایسا قطعہ زمین بھی ہے جو حقیقۃً جنت کا ٹکڑا ہے اور وہ کہتے ہیں، کہ قادیان میں ایک ایسا مقبرہ ہے جہاں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سلام پڑھتے ہیں۔ نیز مساجد قادیان، مسجد نبویؐ، مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کا مقابلہ کرتی ہیں، بلکہ یہ خود پوری کی پوری بستی ہی مسلمانوں کے قبلہ و کعبہ کی ہمسر ہے۔

چنانچہ ایک دریدہ دہن مرزائی، اخبار ''الفضل'' میں لکھتا ہے۔

''قادیان کیا ہے، وہ خدا کے جلال اور اس کی قدرت کا چمکتا ہوا نشان ہے اور حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) کے فرمودہ کے مطابق خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے...... قادیان خدا کے مسیح کا مولد، مسکن اور مدفن ہے۔ اس بستی میں وہ مکان ہے جس میں دُنیا کا نجات دہندہ، دجال کا قاتل، صلیب کو پاش پاش کرنے والا اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے والا پیدا ہوا، اس میں اس نے نشو و نما پائی اور اسی جگہ اس کی زندگی گزری۔'' (اخبار ''الفضل'' ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء)

ایک دوسرا کذاب کہتا ہے:

''قادیان کی بستی خدا کے انوار کے نازل ہونے کی جگہ ہوئی، اس کی گلیوں میں برکت رکھی گئی، ایک ایک اینٹ آیت اللہ بنائی گئی، اس کی مساجد پر نور، مؤذن کی اذان پر نور، اسلام کے غلبہ کی تصویر شکل منارہ اسی جگہ بنائی گئی جہاں خدا کا مسیح نازل ہوا، اسی منارہ سے وہی لا الٰہ الا اللہ کی آواز پھر بلند کی گئی جو آج سے تیرہ صدیاں قبل عرب میں بلند کی گئی تھی۔'' (''الفضل'' یکم جنوری ۱۹۲۹ء)

اور غلام قادیان کا فرزند اکبر ہرزہ سرا ہے:

''میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے، یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔'' (تقریر مرزا محمود احمد مندرج اخبار ''الفضل'' ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء)

ایک اور دفعہ خطبہ جمعہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

''یہ مقام قادیان وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے لئے ناف کے طور پر بنایا ہے، اور اس کو تمام جہان کے لئے ام قرار دیا ہے، اور ہر ایک فیض دنیا کے اس مقدس مقام سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے یہ مقام خاص اہمیت رکھنے والا مقام ہے۔ (الفضل ۳ر جنوری ۱۹۲۵ء)

نیز:

''خدا تعالیٰ نے قادیان کو مرکز بنایا ہے، اس لئے خدا تعالیٰ کے جو فیوض اور برکات یہاں نازل ہوتے ہیں، اور کسی جگہ نہیں...... حضرت مسیح موعود (غلام قادیانی) نے فرمایا ہے، جو لوگ قادیان نہیں آتے، مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔'' (انوار خلافت ص ۱۱۷۔ مجموعہ تقاریر مرزا محمود احمد)

اور مرزائی اخبار "الفضل" نے واضح طور پر لکھا کہ وہ مسجد اقصیٰ جس کی طرف سرور کائنات علیہ السلام معراج کی رات تشریف لے گئے وہ یہی مسجد ہے جو کہ قادیان میں ہے، چنانچہ "الفضل" کی عبارت ہے، "سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ" کی آیت کریم میں مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد ہے۔" جیسے لکھا:

"اس معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے اور وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے، جو مسیح موعود (مرزا غلام) کی برکات اور کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بطورِ موہبت ہے۔"

اور دجال قادیانی بذات خود اس مسجد کو بیت الحرام سے تشبیہ دیتے ہوئے کہتا ہے:

"بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور آخری فقرہ مذکورہ بالا (ومن دخلہ کان آمنا) اس مسجد کی صفت میں بیان فرمایا ہے۔"

اس لئے قادیان کے ناظر اعلیٰ نے اپنے مضمون "تحریک ہجرت" میں لکھا ہے:

اللہ تعالیٰ نے قادیان کی بستی کو اپنے نبی کی زبان پر دارالامان کا خطاب بخشا ہے، چنانچہ فرمایا ہے: ومن دخلہ کان امنا حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے جو نیا آسمان اور نئی زمینیں بنانے کا وعدہ فرمایا ہے، قادیان دارالامان اس نئی دُنیا کا تقدیر الٰہی میں مرکز قرار پا چکا ہے، اس لئے مخلص احمدیوں کو چاہئے کہ اس کی برکات روحانی وجسمانی سے متمتع ہونے کے لئے اور اپنی اولاد کو ان میں شریک کرنے کے لئے قادیان کی طرف خدمت دین اور روحانی علاج کی نیت سے ہجرت کریں۔"

اور پھر یہی وجہ تھی کہ دجاجلہ کے اس گروہ کو یہاں تک جرأت ہوئی کہ انہوں نے کہا:

عرب نازاں تھے اگر ارض حرم پر — تو ارض قادیاں فخر عجم ہے۔

(اخبار "الفضل"، ۲۰ دسمبر ۱۹۳۲ء)

اور

اے قادیاں، اے قادیاں تیری فضائے نور کو!
دیتی ہے ہر دم روشنی، جو دیدہ ہائے حور کو!
میں قبلہ وکعبہ کہوں یا سجدہ گاہ قدسیاں!
اے تخت گاہ مرسلاں، اے قادیاں اے قادیاں

(اخبار "الفضل" قادیان ۱۸؍اگست ۱۹۳۲ء)

اور تبھی تو غلام احمد کے بیٹے اور مرزائیت کے دوسرے خلیفہ مرزا محمود نے خطبہ جمعہ دیتے ہوئے کہا:

"یہ مقام (قادیان) وہ مقام ہے جس کو خدا تعالیٰ نے تمام دُنیا کے لئے ناف کے طور پر بنایا ہے اور اس کو تمام جہاں کے لئے ام قرار دیا ہے، اور ہر ایک فیض دُنیا اسی مقام سے حاصل ہو سکتا ہے۔" (خطبہ جمعہ مرزا محمود احمد، مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان ۳؍جنوری ۱۹۲۵ء)

اور ایک بدگو دریدہ دہن قادیانی غلام قادیانی کی قبر کے بارہ میں یوں ہرزہ سرائی کرتا ہے:

"پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے اور دو قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں داخل نہ ہو...... اس میں وہ روضہ مطہرہ ہے، جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے، جس پر ایاذ باللہ افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا، اور جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے فرمایا، "یدفن معی فی قبری" اس اعتبار سے مدینہ منورہ کے گنبد خضراء کے انوار کا پورا پورا پرتو اس گنبد بیضاء پر پڑ رہا ہے، اور آپ گویا ان برکات سے حصہ لے سکتے ہیں، جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرقد منور سے مخصوص ہیں، کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے حج اکبر میں اس تمتع سے محروم رہے۔ (صیغہ تربیت قادیان مشتہرہ اخبار "الفضل" ۱۸؍دسمبر ۱۹۲۲ء)

اور ایک دوسرے گستاخ نے تو تمام حدود کو پھاند دیا:

"آج تمہارے لئے ابوبکر وعمر سی فضیلت حاصل کرنے کا موقع ہے اور وہ بہشتی مقام موجود ہے جہاں تم وصیت کر کے اپنے سارے آقا المسیح الموعود (مرزا) کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو، اور چونکہ حدیثوں میں آیا ہے، کہ مسیح موعود رسولِ کریمؐ کی قبر میں دفن ہوگا، اس لئے تم اس مقبرہ میں دفن ہو کر خود رسولِ اکرمؐ کے پہلو میں ہو گے اور تمہارے لئے اس خصوصیت میں ابوبکر کے ہم پلہ ہونے کا موقع ہے۔" (بہشتی مقبرہ کے افسر کا اعلان مندرجہ اخبار "الفضل" قادیان، مورخہ ۲؍فروری ۱۹۱۵ء)

اور آخر میں مرزائیت کے دوسرے خلیفہ کی گل افشانی ملاحظہ کیجئے، وہ حقیقۃ الرویاء میں رقمطراز ہے:

"قادیان ام القریٰ ہے، جو اس سے منقطع ہوگا اسے کاٹ دیا جائے گا، اس سے ڈرو کہ تمہیں کاٹ دیا جائے اور ٹکڑے ٹکڑے کردیا جائے۔ اب مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک ہو چکا ہے، جبکہ قادیاں کا دودھ بالکل تازہ ہے۔" ("حقیقۃ الرؤیاء" ص ۴۶)

اس طرح اس جھوٹے مدعی نبوت کے پیروکاروں نے مکہ اور مدینہ کی شان گھٹانے اور ان کی توہین وتحقیر کرنے کی سعی مذموم کی۔ اس مکہ مکرمہ کی کہ جس کی قسم خود رب عرش عظیم نے کھائی ہے اور جسے بلدۂ امین کا لقب دیا ہے، فرمایا:

"لا قسم بهذا البلد". (سورۃ البلد، آیت ۱) "مجھے مکہ کی قسم ہے"

اور فرمایا:

"وهذا البلد الامين". (سورۃ والتین، آیت:۳) "اس امن والے شہر (مکہ معظمہ) کی قسم"

اور اسے ام القریٰ کے نام سے یاد کیا، فرمایا:

"لتنذر ام القرىٰ ومن حولها". (سورۃ الانعام، آیت ۹۳، سورۃ شوریٰ، آیت ۷)

"اس کتاب کو ہم نے اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ بستیوں کی ماں مکہ مکرمہ اور اس کے پڑوس کی بستیوں کے باسیوں کو ڈرائیں"

اور مکہ وہ شہر مقدس ہے جس میں اللہ نے اس بیت عتیق کو بنایا کہ پوری دنیا کے مسلمان جس کی جانب رُخ کر کے نماز ادا کرتے اور جس کے برکات وفیوض سے بہرہ ور ہوتے ہیں اور اسے بابرکت کے ساتھ ساتھ محترم بھی قرار فرمایا:

"ان اول بيت وضع للناس للذى ببكة مباركا وهدى للعالمين ○ فيه ايات بينات مقام ابراهيم ○ ومن دخله كان آمنا. (سورۃ آل عمران ۹۶، ۹۷)

"بے شک وہ مکان جو سب سے پہلے لوگوں کی عبادت کیلئے مقرر کیا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے اور جسے برکت دی گئی ہے اور جو پوری دنیا کے لئے راہنما ہے، اس میں اللہ کے کھلے نشان ہیں، (ان میں سے) ایک مقام ابراہیمؑ ہے اور جو اس میں داخل ہو جائے، وہ امن میں ہو جاتا ہے"۔

اور فرمایا:

انما امرت ان اعبد رب هذه البلدة الذى حرمها. (سورۂ نمل، آیت:۹۱)

"مجھ کو یہی حکم ملا ہے کہ میں اس شہر (مکہ مکرمہ) کے رب کی عبادت کیا کروں جس نے اس (مکہ) کو محترم بنایا ہے"۔

اور مکہ مکرمہ کی سرزمین وہی ہے جس کے بارہ میں صادق و مصدوق رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

واللہ انک لخیر ارض واحب ارض الی اللہ۔ (ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد، مستدرک، حاکم، صحیح ابن حبان)

"کہ اے مکہ تو بہترین جگہ اور اللہ کی اراضی میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب سرزمین ہے"۔

باقی رہا مدینہ منورہ تو یہ وہ مبارک شہر ہے، جسے شہر رسول ہاشمی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ جو محبط وحی بھی ہے اور منبع نور بھی۔ سرور کائنات ؐ کی ہجرت گاہ بھی ہے اور استراحت گاہ بھی، کہ دنیا کا سب سے زیادہ برگزیدہ انسان اس کی گود میں محو خواب ہے۔ مدینہ وہ بستی ہے جس کا نام اللہ نے طیبہ رکھا، اور اس میں مرنے والے کے لئے رسول کریم ؐ کو شفاعت کی اجازت بخشی اور اسے وبال اور طاعون کے داخلہ سے مصئون رکھا۔ اور جسے ناطق وحی رسولِ کریم ؐ نے اسی طرح محترم قرار دیا، جس طرح ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو محترم قرار دیا تھا، اور دنیا میں یہی ایک مقام ہے جسے اللہ کے نبی نے ایمان کا قلعہ کہا ہو، چنانچہ آپ ؐ کے ارشادات ہیں:

"ان اللہ سمی المدینۃ طابۃ"۔ (بخاری و مسلم) "اللہ نے مدینہ منورہ کا نام طابہ (پاکیزہ) رکھا ہے"۔

اور فرمایا:

"من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بھا فانی اشفع لمن یموت بھا"۔ (ترمذی، ابن ماجہ، صحیح ابن حبان)

"جو مدینہ میں مر سکے وہ اس میں مرے کہ میں اس میں وفات پانے والے کے لئے قیامت کے دن سفارش کروں گا"

اور ارشاد فرمایا:

"علی النقاب المدینۃ ملائکۃ لا یدخلھا الطاعون ولا الدجال"۔ (بخاری و مسلم، مؤطا امام مالک، مسند احمد)

مدینہ کے دروازوں پر اللہ کے فرشتے مقرر ہیں اس میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔

نیز فرمایا:

"ان ابراھیم حرم مکۃ وانی احرم ما بین لا بیتھا"۔ (ترمذی)

"ابراہیم علیہ السلام نے مکہ مکرمہ کو محترم فرمایا تھا، اور میں مدینہ کو محترم قرار دیتا ہوں"۔

اور ارشاد فرمادیا:

"ان الایمان لیأرز الی المدینۃ کما تأرز الحیۃ الی جحرھا"۔ (بخاری، مسلم، ابن ماجہ، مسند احمد)

''ایمان مدینہ منورہ کی طرف اس طرح پناہ پکڑے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں پناہ ڈھونڈھتا ہے''۔

نیز یہ بھی کہہ دیا:

''المدینة تنفی الناس کما ینفی الکیسیر خبث الحدید''۔ (بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، مؤطا امام مالک، مسند احمد، سنن ابی داؤد والطیا

''مدینہ لوگوں کو اس طرح چھانٹ دیتا ہے جس طرح دھونکنی خراب لوہے کو خالص لوہے سے الگ کر دیتی ہے''۔

یہ تو ہے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا اصل مقام اور ان کا حقیقی مرتبہ، لیکن آج مرزائی اسے جھٹلانے اور کم کرنے تلے ہوئے ہیں۔ اور وہ ان مبارک اور متبرک مقامات کے مقابلہ میں قادیان کو رکھ کر نہ صرف مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ توہین کا ارتکاب کر رہے ہیں، بلکہ دوسرے لوگوں سے بھی اس بات کے خواہاں ہیں کہ وہ قادیان ایسی نجس بستی کو بھی مکہ ا مدینہ کے ہم پلہ سمجھ لیں' بلکہ ان سے بھی فروتر، اور اسی لئے ہی تو ان کے خلیفہ ثانی نے کہا تھا' کہ اب مکہ اور مدینہ چھاتیوں کا دودھ تو خشک ہو چکا' جب کہ قادیان میں اس کی نہریں جاری ہیں اور ساتھ ہی یہ اعلان بھی کرتا ہے: ''یہا (قادیان) میں کئی ایک شعائر اللہ ہیں، مثلاً یہی علاقہ جس میں جلسہ ہو رہا ہے، اسی طرح شعائر اللہ میں مسجد مبارک، م اقصیٰ (قادیان) منارۃ المسیح شامل ہیں۔ ان مقامات میں سیر کے طور پر نہیں بلکہ ان کو شعائر اللہ سمجھ کر جانا چاہیئے''۔

(تقریر مرزا محمود خلیفہ قادیانی مندرج اخبار ''الفضل'' ۸ر جنوری ۱۹۳۳

حج

وہ عقائد جو مرزائیوں کو امت مسلمہ سے الگ کرتے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ان کے نزدیک ''ز قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضری کا نام ہے' چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا اور خلیفہ محمود کہتا ہے:

''آج جلسہ کا پہلا دن ہے اور ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے، کیونکہ حج کا مقام ایسے لوگوں کے قبضہ میں ہے جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں، اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے...... اور اس لئے جیسا حج میں رفث فسوق اور جدال منع ہے، ایسا ہی اس جلسہ میں بھی منع ہے''۔

(برکات خلافت مجموعہ تقاریر مرزا محمود پسر غلام قادیا

اور ایک دوسرا قادیانی گوہر فشانی کرتا ہے:

''جیسے احمدیت کے بغیر پہلا یعنی حضرت مرزا صاحب کو چھوڑ کر جو اسلام باقی رہ جاتا ہے، وہ خشک اسلام ہے، اس طرح اس ظلی حج کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے، کیونکہ وہاں پر آج کل حج کے مقاصد پورے نہیں

ہوتے۔"(منقول از" پیغام صلح" مورخہ ۱۹؍اپریل ۱۹۳۳ء)

اور خود غلام قادیانی یوں رقمطراز ہے:

"اس جگہ (قادیان) نفلی حج سے ثواب زیادہ ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطر کیونکہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی"۔ ("آئینہ کمالات اسلام" ص ۳۵۲ مصنفہ مرزا غلام احمد)

اور مرزا محمود ہی ایک مرزائی کی زبانی بیان کرتے ہوئے اس کی توثیق کرتا ہے:

"شیخ یعقوب علی صاحب بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے یہاں (قادیان) آنے کو حج قرار دیا ہے"۔ (تقریر مرزا محمود احمد مندرج اخبار "الفضل" قادیان، ۵؍جنوری ۱۹۳۳ء)

اور اسی بناء پر قابلی مرزائی عبداللطیف جسے ارتداد کے جرم میں حکومت پاکستان نے قتل کر دیا تھا' حج کے لئے نہ گیا، کیونکہ مرزا غلام احمد نے حج کی بجائے اسے قادیان میں قیام کا حکم دیا تھا۔ (حوالۂ مذکورہ) اور شاید یہی وجہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد نے بھی بیت الحرام کا طواف اور حج نہیں کیا کہ اس کے نزدیک حج کے لئے مکہ معظمہ کا قصد ضروری نہیں، بلکہ قادیان، اس ناپاک بستی کا قیام ہی کافی ہے جو ایک جھوٹے مدعی نبوت کے باعث دنیا میں رسوا ہو کر رہ گئی۔

حاصل کلام اب تک مرزائیت کے جو معتقدات بیان ہوئے ہیں، وہ یہ ہیں:

۱۔ مرزائیوں کا خدا انسانی صفات سے متصف ہے جو روزہ بھی رکھتا ہے اور نماز بھی پڑھتا ہے۔ سوتا بھی ہے، اور جاگتا بھی ہے، غلطی بھی کرتا ہے اور نہیں بھی کرتا، لکھتا بھی ہے اور اپنے دستخط بھی کرتا ہے۔ صحبت (ہم بستری) بھی کرتا ہے اور اس کے نتیجے میں جنتا بھی ہے۔

۲۔ انبیاء و رسول قیامت تک دنیا میں آتے رہیں گے۔

۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی اللہ کا نبی اور رسول ہے۔

۴۔ نہ صرف یہ بلکہ غلام قادیانی سرور کائنات (فداہ ابی وامی) سمیت تمام انبیاء اور رسولوں سے افضل بھی ہے۔

۵۔ اس پر وحی نازل ہوتی ہے۔

۶۔ وحی لانے والا فرشتہ وہی جبریل امین ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کرتا تھا۔

۷۔ مرزائیوں کا ایک مستقل دین اور ان کی ایک مستقل شریعت ہے جس کا دوسرے ادیان اور شریعتوں سے کوئی تعلق نہیں اور مرزائیت ایک مستقل امت ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی امت۔

۸۔ مرزائیوں کا ایک الگ قرآن ہے، جو مرتبہ ومقام میں قرآن حکیم ایسا ہی ہے اور اس کے بیس پارے ہیں اور یہ پارے اسی طرح آیات پر منقسم ہیں، جس طرح قرآن مجید کے پارے اور اس قرآن کا نام ''کتاب مبین'' ہے اور اس کی آیات یہ ہیں۔

"ان اللہ یتنزل فی القادیان" ''اللہ قادیان میں اترے گا''۔(''انجام آتھم'' ص ۵۵ مصنفہ مرزا غلام احمد)

اور:

"یحمدک اللہ فی عرشہ ویمشی الیک". ''اور خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے''۔

(ملاحظہ ہو مرزا غلام احمد قادیان کے الہامات کا مجموعہ ''البشریٰ'' ص ۵۶)

اور ''بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اطلاع پائے مگر اللہ تعالیٰ تجھے اپنے انعامات دکھلائے گا جو متواتر ہوں گے۔ تجھ میں حیض نہیں، بلکہ وہ بچہ ہو گیا، ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ کے ہے''۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۴۳ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

۹۔ قادیان شان ومنزلت میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ایسی ہے بلکہ مکہ ومدینہ سے بھی افضل ہے۔

۱۰۔ اور حج قادیان کے سالانہ جلسہ میں شرکت کا نام ہے۔

یہ مرزائیوں کے دس عقیدے ہیں جو پچھلے صفحات میں تفصیل کے ساتھ ان کی کتابوں کے حوالوں کے ساتھ گزر چکے ہیں۔ اب ذرا ان احکامات پر ایک نگاہ ڈالتے چلئے جو انگریز کے ساختہ وپروردہ متنبی پر اس کے خدا انگریز بہادر کی جانب سے نازل ہوئے کہ ان کے ذریعہ مسلمانوں کی قوت کو توڑا اور برصغیر میں استعمار کے قبضہ کو مضبوط کیا جا سکے۔

جہاد

برصغیر میں انگریزی استعمار سب سے زیادہ مسلمانوں کے عقیدہ جہاد سے خوفزدہ تھا، استعماری طاقتیں یہ سمجھتی تھیں کہ جب تک مسلمان جہاد کے عقیدہ پر قائم ہیں اس وقت تک ان پر مکمل طور پر تسلط حاصل نہیں کیا جا سکتا اور پھر یورپ اور شرق اوسط کی صلیبی جنگوں کے زخم ابھی تک ان کی راتوں کی نیند حرام کیے ہوئے تھے، اسی لئے انہوں نے سب سے پہلے جس چیز پر توجہ دی وہ مسلمانوں کے اندر سے اسی عقیدۂ جہاد کی بیخ کنی کی سازشیں تھیں، اور غلام قادیانی کی نبوت بھی اسی سازش کے سلسلہ کی ہی ایک کڑی تھی، چنانچہ مرزا غلام احمد پر سب سے پہلی وحی جو نازل ہوئی وہ یہی تھی کہ اب جہاد کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد لکھتا ہے:

''اللہ تعالیٰ نے بتدریج جہاد کی شدت کو کم کر دیا ہے، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بچوں کو بھی قتل کر دیا جاتا تھا۔اور آنحضرت کے زمانہ میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل ممنوع قرار پایا اور اب میرے زمانہ میں جہاد کو قطعی طور پر منسوخ کر دیا گیا ہے۔'' (اربعین نمبر ۴، ص ۱۵ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی)

اور

''آج کے بعد تلوار کے ساتھ جہاد کو ختم کر دیا گیا ہے، چنانچہ آج کے بعد کوئی جہاد نہیں۔ یہی نہیں جو کوئی اب کفار پر ہتھیار اٹھائے گا اور اپنے آپ کو غازی کہلائے گا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف قرار پائے گا جنہوں نے آج سے تیرہ سو سال پہلے اعلان کر دیا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جہاد منسوخ ہو جائے گا (قطعی جھوٹ جس کی کوئی دلیل نہیں) پس میں مسیح موعود ہوں اور میرے ظہور کے بعد اب کوئی جہاد نہیں، ہم نے صلح اور امن کا پرچم لہرا دیا ہے''۔ (اربعین ص ۴۷)

اور مرزائی پرچے ریویو آف ریلجنز کے مدیر محمد علی نے ایک مرتبہ انگریزی حکومت کے سامنے اپنی پشتینی وفاداری کا یوں تذکرہ کیا:

''گورنمنٹ کا یہ اپنا فرض ہے کہ اس فرقہ احمدیہ کی نسبت تدبیر تحفظ کرے''

تالیف، علامہ احسان الٰہی ظہیر

میرے خیال میں اس کتاب کو بھی افریقہ میں اور خصوصًا ان علاقوں میں جہاں اردو بولنے والے بڑی تعداد میں موجود ہیں، ضرور پھیلانا چاہیئے۔ ...."

اسی بناء پر سعودی حکومت کے نشر و اشاعت اور تبلیغ و دعوت کے مختلف شعبوں نے مجھے متعدد دفعہ اس کی اشاعتِ نو کے بارہ میں لکھا، لیکن میں اپنی بے شمار اور متنوع مصروفیات کی بناء پر اس کے لیے وقت نہ نکال سکا، کہ میں چاہتا تھا کہ طبع نو سے پہلے اس پر نظرِ ثانی کر لی جائے لیکن واحسرتا کہ قصد و ارادہ کے باوصف آج تک وہ طائرِ عنقا دام میں نہ آسکا کہ فراغت کہیں جسے، کہ سیاسی مذہبی اور کاروباری مصروفیات سے جو فرصت کے لمحات میسر آتے، وہ چند زیادہ اہم تصنیفات اور مشغولیات میں صرف ہو جاتے۔ ع

تجری الریاح بما لا تشتہی السفن

اور یہ چکر آج تک اسی طرح چل رہا ہے۔ تب میں نے سوچا مالا یدرک کلہ، لا یترک کلہ، اسے اسی طرح شائع کر دیا جائے کہ شاید خداوندِ عالم آئندہ اس کے لیے کوئی بہتر صورت پیدا فرما دے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

احسان الٰہی ظہیر

۱۲/۱/۱۹۷۸ء

قارئین محترم! آپ نے
علمائے اہل سنت کے دلائل کا
بھی خلاصہ پڑھ لیا ہے اب
شیعہ مناظر علامہ محمد اسماعیل
کے عقیدہ ختم نبوت بارے
دلائل پڑھیں اور خود فیصلہ
کریں کہ اس میدان کا اصل
فاتح کون ہے؟

اِسلامی عقیدہ ختم نبوت

بارے شیعہ اسلامی

موقف بقلم مبلغ اعظم

محمد اسماعیل مرحوم ملاحظہ ہو

ضروری وضاحت

مسئلہ ختم نبوت بارے ہمارے سوا کوئی مدعی علم و اجتہاد قومی اسمبلی پاکستان کی تحریری تقریری کارروائی میں ہرگز شریک نہ تھا اگر کوئی دعویٰ کرتا ہے تو وہ نقد جھوٹا ہے اور جھوٹ بولتا ہے ہاں البتہ' ایم این اے ہوسٹل اسلام آباد فلیٹ السید عباس حسین شاہ گردیزی میں ہم سے ملنے کے لئے جہاں سنی بریلوی دیوبندی اہل حدیث علماء حضرات آتے رہے وہاں، علامہ مرزا یوسف حسین لکھنوی' علامہ السید مرتضیٰ حسین لکھنوی' علامہ جواد حسین لکھنوی آف ہنگو' علامہ محمد بشیر فاتح ٹیکسلا لکھنوی' علامہ السید صفدر حسین نجفی' علامہ مفتی جعفر حسین ممبر اسلامی نظریاتی کونسل' علامہ شبیہ الحسنین محمدی بھی تشریف لائے۔ ان محترم شخصیات کے بعد آخری شخصیت محترم جناب السید حسین عارف نقوی آف اسلام آباد کی ہے جنہوں نے مخلصین عقیدہ ختم نبوت میں اپنا محترم نام لکھوانے کے لئے ختم نبوت پر دس صفحے پر لکھا مضمون لائے۔ اس مضمون کو پڑھنے کے بعد قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل بانی درس آل محمدؐ کے حکم پر ہم نے اصلاح کے بعد اپنے مسودہ میں شامل کیا استاد محترم علامہ محمد اسماعیل نے السید حسین عارف کو شاباش دی اور فرمایا کہ ملک میں کوئی ایک سید تو موجود ہے جو ناموس رسولؐ اعظم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا احساس رکھتا ہے اور خود محنت کر کے دشمنان رسالت کا جواب لکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ ان کی سعی سعید کو قبول فرمائے۔

دین کامل اسلام میں عہدہ ولایت وخلافت کا ہونا ختم نبوت کی جلی دلیل ہے۔

ملت ابراہیمی

میں

مرتبہ امامت کا ہونا

ختم نبوت کی

جہری دلیل ہے

ختم نبوت پر مبلغ اعظم کے دلائل اور ایوان جیوری کا فیصلہ

قادیانی مرزائی احمدی گروپ کے لیڈران مرزا ناصر احمد قادیانی اور صدر الدین احمدی پر جرح جواب جرح کے لئے قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کے سامنے مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل کے سوالات اور جرح جواب جرح میں ناطق حلی دلائل ملاحظہ ہوں جن کو سن کر پڑھ کر چیئر مین کمیٹی اور وفاقی وزیر قانون' اٹارنی جنرل نے متفقہ جیوری کے سامنے برملا اعلان کیا کہ تحفظ عقیدہ ختم کی بحث مناظرہ میں مجاہد تحریک ختم نبوت مناظر اسلام علامہ محمد اسماعیل مجتہد شیعہ کے دلائل وزنی اور بمطابق ادلہ شرعیہ اسلامی ہیں اور مولانا اسماعیل کے دلائل ہی نے اسمبلی پر واضح کیا ہے کہ مسئلہ ختم نبوت مولوی حضرات کا پیدا کردہ بناوٹی مسئلہ نہیں ہے۔ عقائد اسلام ضروریات دین کا جزو ہے اور ملت ابراہیمی میں مسئلہ امامت کا تذکرہ از نص قرآن پہلے پارے میں منصوص ہو جانا اور ملت ابراہیمی کے بانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنی آل کیلئے امامت کا طلب کرنا اس بات کی حلی ناطق دلیل ہے کہ نبوت ختم ہونے والا عہدہ ہے۔ جو آل ابراہیم کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ العربی کی آمد کے بعد تکمیل دین پر ختم ہو جائے گا اور دین کے کامل ہو جانے پر نبوت کی نیابت میں عہدہ امامت وخلافت کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بحکم الہٰی قیامت تک کے لئے ہدایت ربانی کا نجات دینے والا کامل سلسلہ جاری ہوگا۔ جس پر بطور شاہد۔ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کا یہ فرمان کہ میرے بعد نبوت ختم ہے اور اب نبی تو نہ آئے گا البتہ خلافت الٰہیہ کے حکم ربانی کے تحت میرے بارہ خلفاء ہوں گے جو میری امت کے امام ہوں گے جن کا پہلا ولی خلیفہ امام مولود کعبہ علی مرتضیٰ ہوں گے اور آخری امام خلیفہ حضرت محمد مہدی ہوں گے۔ جو عترت فاطمہؑ سے ہوگا اور یہ حدیث متواتر حدیث ہے۔ جسے اسلامی مکاتب فکر کے محدثین سنہ وشیعہ نے خبر متواتر لکھا جاتا ہے۔

تاریخ گستاخان رسول منکرین ختم نبوت

صدر اول اسلام سے عصر حاضر تک

منکرین ختم نبوت بارے تاریخ کا مستند بیان ریکارڈ یہ ہے جسے میں تحریراً داخل قومی اسمبلی کر رہا ہوں سب محترم اراکین قومی اسمبلی ہوش بگوش ہو کر مطالعہ فرمائیں۔ انشاء اللہ حق وحقیقت کو پانے میں سب کیلئے آسانی ہوگی۔

سید الانبیاء حضرت محمد ابن عبداللہ ﷺ نے ان باطل پرست جھوٹے مدعیان نبوت کی پہلے سے خبر دے دی تھی کہ میرے بعد حاسدین نبوت پیدا ہوں گے۔ جو خود کو ملہم، مقرب خدا بتا کر میری توہین کریں گے۔ قرآن پاک کے مقابل جھوٹی وحی کی بات کریں گے۔ رویاء، نام نہاد کشف کے جعلی فسانے بیان کر کے اولاد آدم خصوصاً میری امت کے سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں گے لیکن یاد رکھنا میرے بعد تا صبح قیامت سلسلہ نبوت ورسالت ختم ہو چکا ہے۔ اب میرے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ میرا لایا ہوا دین اسلام مکمل دین ہے اتمام نعمت الٰہی ہو چکا ہے۔ میرا حلال کیا ہوا قیامت تک حلال ہے اور میرا حرام قیامت تک حرام رہے گا۔ میرا دین نا قابل منسوخ ہے۔

حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی نے مرزائی احمدی حضرات کے اس دعویٰ پر منع نقص معارضہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ظلی بروزی نبوت کے اثبات دعویٰ کے لئے اپنے معاصرین میں اعلان عام کیا کہ میں اللہ کا وہ خاص بندہ ہوں جس پر الہام ہوتا ہے۔ اور مجھے بتایا گیا ہے میں ہادی، مہدی، مسیح وقت نبی ہوں۔

جبکہ میرا چیلنج یہ ہے کہ ملہم ہونا دلیل نبوت نہیں ہے

مسلمات دین اسلام کے تحت قرآن گواہی دے رہا ہے کہ الہام فقط مرزا قادیان کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ خواب کا آنا صرف مرزا صاحب کا خاصہ نہیں ہے۔ ہر عاقل بالغ کو خواب آتا ہے اور ہر ابن آدم دنیائے رویائے میں رہ کر جیتا ہے۔ خوابوں کا آنا زندگی کی علامت ہے نبوت کی علامت نہیں یہ محض قیاس مع الفارق۔ خواب کا آنا، رویاء کی کیفیت میں زندگی گزارنا، صحت قلب وجگر، اعتدال مزاج اور دماغ کے توانا ہونے کی علامت ہے۔ اگر الہام کا ہونا، دعویٰ نبوت کی دلیل ہے تو قرآن آج بھی گواہی دے رہا ہے کہ ذات واجب اللہ جل شانہ نے ہر چھوٹے بڑے انسان کو فطرتاً پیدا ہوتے ہی خیر وشر فجور وتقویٰ کا الہام کر دیا ہے۔ یہی فطری الہام ہی علم نجوم علم جعفر کا بنیادی نقشہ ہے۔ فالھمھا فجورھا وتقواھا ۔ فرمان باری تعالیٰ ہے کہ پس ہم

نے انسان کو اس کا فجور و تقویٰ الہام کیا ہے۔ پس وہ ذات ہے جس نے انسان کو نیکی و بدی، خیر و شر، فجور و تقویٰ کا الہام کر دیا ہے اسی آیت مقدس کی تفسیر میں بعض کلامی مفکرین نے لکھا ہے کہ انسان کی ہدایت کے لئے دو رہنماؤں کی ضرورت ہے ایک رہنمائے فطرت ہے اور دوسرا رہنمائے شریعت ہے۔

(1)......رہنمائے فطرت = عقل ہے جو برے بھلے، خیر و شر کی طرف اشارہ کرتا ہے اور انسان کو اپنے نفع و نقصان کا پتہ چلتا ہے۔

(2)......دوسرا رہنمائے شریعت حجت خدا ہے، نبی، امام، ولی، خلیفہ، وصی نبی، وزیر اولی الامر، اسی طبقہ ہادیان کی فرد ہیں۔ جو ولایت تکوینی کے ساتھ، حلال حرام کا فیصلہ کرنے میں تشریعی دینی شرعی اختیار رکھتے ہیں اور علم کی بنیاد پر حقائق اشیاء کو سامنے رکھ کر حلال حرام کو قائم کرتے ہیں۔ اور منافع انسانیت میں فیصل بن کر حکم الہٰی کو نافذ کرتے ہیں اور منشاء الہٰی کے تابع رہ کر انسانیت کی رہنمائی کا فریضہ ادا کرتے ہیں =

ملہم ہونا، بشارت کا پانا، آمدہ واقعات بارے خبر کا پانا، دلیل نبوت ہرگز نہ ہے یہ سب کچھ تجربات کی بناء پر تجرباتی عکس ہے جس میں ہر کہ دمہ برابر شریک ہے۔ ادیان عالم بالخصوص الہامی ادیان کے الہامی نظریات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو۔

توریت بائیبل زبور اور قرآن مجید فرقان حمید ان واقعات کی خبر دیتے ہیں کہ الہام، رویاء بشارت کیا۔ بعض مقدس حضرات پر وحی تک نازل ہوئی فرشتہ تک نازل ہوا لیکن اس قرب نورانی الہامی کے باوجود نہ ان مقدس شخصیات نے خود نبی ہونے کا دعویٰ فرمایا نہ اللہ نے انہیں نبی کہا ہے۔ ملاحظہ ہوں الہامی کتب خصوصاً قرآن پاک کے حوالے۔

1 ﴿......مثال بارز جیسے حضرت خضر علیہ السلام، مرزا ناصر اور اس کے وفد میں شامل احمدی مدعیان علم بتائیں؟؟

2 ﴿......اصحاب کہف ملہم تھے لیکن نبی نہ تھے؟

3 ﴿......حضرت سلیمانؑ کے نمائندہ ہدہد نے اڑان کے تجربہ سے ملکہ سباء کی دولت ملک کا دورہ کر کے اپنے رہنمائے حق حضرت سلمان نبی کو خبر دی کہ ایک ملک ہے جس میں بلقیس نامی خاتون مقتدر ہے اور عمدہ انداز سے ملک چلا رہی ہے۔ ہدہد پرندہ نے تمام واقعات کچھ اس حسین انداز سے پیش کیئے کہ حضرت سلیمان نے بصد شوق ملکہ سبا سے ملاقات کی خواہش فرمائی۔ کیا خبر کی سچائی کی تصدیق کے بعد ھدھد کو نبی مانا جاسکتا ہے؟ جبکہ ھدھد پرندہ غیر ذوی العقول سے ہے۔

4 ﴿......غیر ذوی العقول میں اللہ نے فرمایا۔ واوحینا الی النحل کہ ہم شہد کی مکھی کو وحی کی ہے اور بمطابق وحی وہ پھولوں سے شہید بناتی ہے۔ کیا یہ مکھی ملہم ہو کر وحی پا کر نبی بن گئی ہے؟ **مالکم کیف تحکمون** =

5 ﴿......حضرت موسیٰ کے واقعات کو بیان کرتے ہوئے خود قران بائیبل گواہی دے رہے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کی ماں کے پاس وحی آئی اور تدبیر آمدہ واقعات کی خبر الہام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ماں اور ان کی بہن کو کر دیا گیا تھا اور خانوادہ

رسالت کی یہ دونوں مقدس پاک خواتین الہام یافتہ' ملہم تھیں۔تو کیا ان دونوں خواتین کو نبی' مانا جاسکتا ہے؟ **مالکم کیف تحکمون ؟؟** ملاحظہ ہو آیات قرآن مجید فرقان حمید (**واوحینا الی ام موسیٰ**)

6﴿......آنے والے واقعات کی خبر معلوم ہونا' القاء ہونا اگر دلیل نبوت قرار پاتا ہے۔تو مومن آل فرعون جو مصاحب اراکین حکومت فرعون تھے انہوں نے اپنے تجرباتی علم کی بنا پر پیشگی معلوم کرلیا تھا کہ فرعون موسیٰ علیہ السلام کے دلائل کا جواب نہ پا کر اپنی مایوسی کو چھپانے کیلئے مشتعل ہو کر حجت خدا موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنا چاہتا ہے۔لہٰذا انہوں نے اپنے شہر سے دوڑ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو آمدہ واقعات کی خبر دی اور موسیٰ علیہ السلام کو جان بچانے کیلئے کہا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام ہجرت کر کے مدائن چلے گئے اور حضرت شعیب علیہ السلام کے پاس مہاجر بن کو دس سال گزارے۔ یہ تمام واقعات توریت انجیل قرآن پاک میں موجود ہیں۔**وجاء رجل من اقصا المدینة یسعی قال یموسی ان الملایاتمرون بک لیقتلوک فاخرج انی لک من الناصحین فخرج منها خائفاً یترقب. قال رب نجنی من القوم الظالمین.** (سورہ قصص آیت 19 تا 21) ترجمہ......ایک شخص جس کا نام مفسرین نے مومن آل فرعون حضرت حزقیل لکھا ہے وہ دوڑتے ہوئے حضرت موسیٰ نبی کے پاس آئے اور کہنے لگے اے موسیٰ فرعون کے بڑے آدمی باہم مل کر تجھے قتل کرنا چاہتے ہیں۔تم شہر مصر سے نکل جاؤ۔میرا وجدان کہتا ہے وہ ضرور تجھے ماردیں گے۔میں تیرا خیر خواہ ہوں۔

تو کیا ملہم ہونے کی وجہ سے حضرت مومن آل فرعون کو نبی مانا جاسکتا ہے؟ مرزا ناصر ان قرآنی حقائق کا جواب دے؟

7﴿......غیر ذوی العقول میں ایک نادر مثال اور پیش کرتا ہوں مبلغ اعظم نے فرمایا۔ جناب صدر اسپیشل ایوان کمیٹی جناب اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار صاحب آپ پڑھے لکھے لوگ ہیں قران پاک نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے واقعات میں ایک روشن مثال پیش کی کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے سٹیلائٹ نما تخت کے ساتھ' محو پرواز تھے۔ یہ تخت ایک طیارہ نہیں تھا ایک عسکری بیڑا تھا جو بحکم خدا حضرت سلیمان اور ان کے اصحاب وانصار کو لیکر مکمل لاؤ لشکر دفاعی آلات کے ساتھ بہت بلندی پر فضا میں پرواز کرتا تھا اور اس تخت کو چلانے کے لئے ایندھن کا کام روشنی اور ہوا دیتی تھی جب یہ بیڑا وادی نمل سے کافی دور تھا

تو چیونٹیوں' مکوڑوں کے سردار نے وادی میں تلاش رزق کے لئے پھرنے والے مکوڑوں چونٹیوں کو حکم دیا کہ تم سب واپس اپنی بلوں میں چھپ جاؤ کہ کہیں سلیمان نبی کا لشکر روند کر تمہیں برباد نہ کردے۔آنے والے واقعات کی خبر کیا ہمیں باور کرا سکتی ہے کہ یہ مکوڑا نبی ہوسکتا ہے؟ جو طبعاً غیر ذوی العقول ہے۔قرآنی آیات پڑھیں۔

8﴾......مرزا قادیان تو ناخواندہ ٹائپ حکومت برطانیہ کا ملازم تھا جو انگریزوں کی خوشامد کر کے قوت لایموت کے حاصل کرنے کے قابل تھا لیکن حضرت سلیمان کے مصاحب حضرت آصف بن برخیا جو حضرت سلیمان کے صحابی اور خلیفہ نائب کار گزار حکومت تھے۔ تکوینی اختیار، علم وخبر رکھتے تھے۔ جنہوں نے اپنے علم اور ولایت تکوینی کی طاقت سے ملکہ سبا کو ان واحد میں حاضر موجود کیا تھا تو کیا اس علم خبر اختیار کو دلیل بنا کر حضرت آصف بن برخیا کو نبی مانا جا سکتا ہے۔ جواب مطلوب ہے؟؟ (فماجوابکم فھو جوابنا)

9﴾......ناقہ قوم صالح کو اللہ نے ملہم حجت قرار دیا ہے اور یہ ناقہ حجت خدا ہو کر صاحب علم وبصیرت تھی۔ اس کی توہین پر صالح نبی کی گستاخ قوم کو اللہ نے عذاب کیا۔ یہ ملہم ناقہ تھی جو وحی کے مطابق چلتی تھی تو کیا اس ناقہ کو ملہم ہونے کی وجہ سے نبی مانا جاسکتا ہے؟

10﴾......ناقہ حضرت ثمود نبی، جس کا ذکر سورہ بنی اسرائیل پارہ نمبر 15 میں ہے۔ وایتنا ثمود الناقة مبصرةً. فظلموها بها وما نرسل بالآيات الا تخويفاً۔ کیا ان صاحب بصیرت الہامی حیوانوں کو نبی مانا جاسکتا ہے۔ (تلک عشرة کاملة)

مجاہد تحریک ختم نبوت مناظر شیعہ حضرت قبلہ مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل نے دلائل قرآنی حجت فرقانی کو تمام کرتے ہوئے آخری دلیل یہ پیش کی

کہ مخبر' ملہم صاحب بشارت ہونے کے باوجود کوئی بھی نبی نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ داعیہ نبوت کے حالات نہ ہوں۔ اور مدعی نبوت کے پاس دعویٰ دلیل نبوت معجزہ کی طاقت نہ ہواور صبر وثبات کے ساتھ جہاد کا عزم نہ ہو۔ کیونکہ عقلاً نقلاً ثابت ہے معجزہ کی طاقت جہاد کی تدبیر' حکمت فقط حجت خدا کے پاس ہوتی ہے۔ بشر عادی کو تو فقط حسب حالات دفاع کی اجازت ہے لیکن تاریخ کا سچ یہ ہے۔

کہ مرزا ناصر احمد' قادیانی کے اعلیٰ حضرت مرزا غلام احمد مرزائی قادیانی لاکھ دعوے کرنے کے باوجود معجزہ جہاد جو دلائل نبوت ہیں۔ان سے مطلقاً خالی تھا بزدل تھا۔

﴿......اتمام حجت کے لئے حضرت مریم علیہا السلام کے واقعات پڑھیں۔جن کی تربیت نبوی الہامی ماحول میں ہوئی' ان کو دنیا میں جنت کے میوے خوراک کھلائی گئی تھی۔ان کی دینا مکمل جنت بہشت تھی' ہر مرحلے پر روح اقدس فرشتہ وحی لے کر آتا تھا۔آمدہ واقعات کی خبر دیتا تھا۔عیسائی استعمار جو قادیانی فرقے کا سرپرست بنا ہوا ہے۔وہ خود سوچیں کہ عیسیٰ ابن مریم نبی و رسول ہو کر کس قدر عالم لدنی تھے کہ بچپن میں اپنی رسالت نبوت اور کتاب انجیل سے واقف تھے۔ملاحظہ ہوں حضرت مریم کے حالات از قرآن مجید فرقان حمید ملاحظہ ہوں۔

کلما دخل علیها ذکریا المحراب وجدعندها رزقاً . قال یا مریم انی لک هذا قالت هومن عند الله. ان الله یرزق من یشا بغیر حساب۔ (سورہ آل عمران آیت نمبر 37)

ترجمہ...... جب حضرت زکریا جناب مریم کے محراب میں گئے تو انہوں نے ان کے ہاں کھانے والے رزق کو پایا۔ حضرت زکریاؑ نے پوچھا۔اے مریم تو نے یہ سامان خرد کہاں سے پایا ہے؟ حضرت مریم علیہا السلام نے فرمایا یہ خدا کے ہاں سے آیا ہے۔خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

تو کیا اس الہام وحی کی بنیاد پر اہل اسلام سنی شیعہ اہل حدیث کجا کوئی عیسائی بھی حضرت مریم کو نبی ماننے پر تیار ہے؟

اور وقت کی ستم ظریفی دیکھئے کہ یورپ دعویٰ علم کے باوجود ایک ان پڑھ کو حکومت کی بیساکھی کے ذریعے جھوٹے کاذب شخص کو نبی منوا کر مقام نبوت کی اہانت میں مصروف ہے۔اللہ سب کو مقام معظم نبوت کی معرفت عطا فرمائے۔تحفظ عقیدہ ختم نبوت میں یہ ہیں علمائے اسلام کے قیم دلائل' کیا کسی احمدی' مرزائی' قادیانی میں آج بھی مدلل علمی جان ہے کہ وہ ادلہ شرعیہ کی

روشنی میں درج بالا دلائل کا جواب دے سکے؟؟ (ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین)

نہ احمدی قلم لکھے گا نہ مرزائی زباں ہلے گی

یہ کام ودھن میرے آزمائے ہوئے ہیں؟

قومی اسمبلی پاکستان میں گیارہ سیشن ہوئے جو یکم اگست 1974ء سے لیکر 6 ستمبر 1974ء تک وقفے وقفے کے ساتھ گیارہ دن گیارہ نصف شب جاری رہے۔ اس بحث میں سنی' شیعہ' اہلحدیث' دیوبندی' بریلوی' جید علمائے کرام اپنی اپنی باری پر جو تقریری تحریری دلائل ادلہ شریعہ کی روشنی میں پیش کئے وہ تین ہزار صفحات پر مشتمل تھے۔ میری یادداشت کے مطابق ان دلائل قاہرہ کومن وعن چھاپنے کی حکومت پاکستان اجازت دے دے تو عقیدہ ختم نبوت اور قومی اسمبلی پاکستان کی کارروائی پر پانچ ہزار سے زیادہ صفحات پر دس جلدوں کا ختم نبوت کا انسائیکلوپیڈیا لکھا جاسکتا ہے۔ قانونی مجبوریوں کی بناء پر خلاصہ حاضر خدمت ہے۔

صلوٰۃ وسلام اس پر کہ جس کے نام لیوا ہر زمانے میں
بڑھا دیتے ہیں ٹکڑا سرفروشی کے فسانے میں

امام بیہقی نے اپنی سنن میں لکھا ہے

من لم یصل علی اهلبیته فلیعد صلوته

تفسیر درمنشور میں حضرت امام شافعی کے یہ اشعار منقول ہیں

یا اهل البیت رسول اللّٰه حبکم= فرض من اللّٰه وفی القرآن انزله

کفاکم بعظیم القدر انکم = من لم یصل علیکم لا صلوٰة له

اے اہل بیتؑ رسول آپ کی محبت اللہ کی طرف سے فرض ہے اور اس امر کو اللہ نے قرآن میں نازل فرمایا ہے۔ آپ کی عظیم قدرو منزلت کے لئے یہی کچھ کافی ہے جو آپ پر صلوٰۃ نہیں پڑھتا اس کی نماز، نماز ہی نہیں ہے۔

سنن ابوداؤد میں ابن شیبہ سے روایت ہے جس کی توثیق تصحیح امام ترمذی، حاکم، ابوالقاسم، ابن خزیمہ اور ابن مسعودی نے کی ہے۔

صحابہؓ کرام نے حضورؐ سے پوچھا۔ سید الانبیاء سے سوال کیا؟؟

حضورؐ آپ پر سلام کرنا تو ہم جانتے ہیں مگر آپ پر صلوٰۃ درود کس طرح بھیجیں آپؐ نے فرمایا یوں کہو۔

" اللهم صلی علی محمد و علیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراهیم و آل ابراهیم انک حمید مجید"

اسی طرح کا انہی الفاظ کے ساتھ صلوٰۃ درود شیعہ آئمہ وفقہاء نے بھی لکھا اور بیان کیا ہے اسے تشہد صلاۃ میں ہر سنی شیعہ مسلمان پڑھتا ہے جو قبولیت نماز کا ذریعہ ہے۔

ظہور مہدی موعودؑ اختلافی مسئلہ نہیں

ادیان عالم کے اصول و عقائد پر نظر ڈالی جائے تو ہر مکتب فکر کسی ایسے رہبر کا منتظر نظر آئے گا جو اس جہان سے ظلم و جور کی بیخ کنی کر کے اسے امن و امان کا گہوارہ بنادے گا جو بنی نوع انسان کے لئے سر چشمہ ہدایت ہوگا کوئی فرد بھی اپنے حقوق سے محروم نہ رہے گا عدل و انصاف کا دور دورہ ہو جائے گا۔

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں مسلم امہ کا اس پر کلی طور پر ایمان ہے کہ آپ ذریت رسول اہل بیت اطہار یعنی آل نبی اولاد علی علیہم السلام سے ہوں گے سلف سے لے کر محدثین کرام کے دور تک بڑی اہمیت کے ساتھ اسی کا تذکرہ ملتا ہے حتیٰ کہ محدثین حضرات اہل سنت سے امام ترمذی۔ ابو داؤد ابن ماجہ وغیرہ ایسے محدثین عظام نے تو امام مہدی کے عنوان سے ایک ایک باب ہی علیحدہ قائم کردیا ہے ان کے علاوہ دوسرے آئمہ اہل حدیث جنہوں نے امام مہدی کے متعلق احادیث اپنی اپنی مولفات میں ذکر کی ہیں ان کی بھی تعداد کثیر ہے۔ گویا کہ ظہور مہدیؑ سے کسی بھی مسلمان کو انکار نہیں۔

شارح عقیدہ سفارینی نے امام مہدی کی تشریف آوری کے متعلق معنوی تواتر کا دعویٰ کرتے ہوئے اسے اہل سنت والجماعت کے عقائد میں شمار کیا ہے چنانچہ تحریر فرماتے ہیں کہ

> ”امام مہدی کے خروج کی روایات اتنی کثرت کے ساتھ موجود ہیں کہ اس کو معنوی تواتر کی حد تک کہا جاسکتا ہے اور یہ بات علماء اہل سنت کے درمیان اس درجہ مشہور ہے کہ اہل سنت کے عقائد میں ایک عقیدے کی حیثیت سے شمار کی گئی ہے۔ ابو نعیم۔ ابو داؤد ترمذی۔ نسائی وغیرہ ہم نے صحابہ کرام اور تابعین سے اس باب میں متعدد روایتیں بیان کی ہیں جن سے امام مہدی کی آمد کا قطعی یقین حاصل ہوجاتا ہے لہٰذا امام مہدیؑ کی تشریف آوری پر حسب بیان علماء اور حسب عقیدہ اہل سنت والجماعت یقین کرنا ضروری ہے۔“ (شرح عقیدہ الفسارینی ص 79)

الحمد للہ کہ ظہور امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں ملت اسلامیہ میں اختلاف نہیں اس پر بھی کلی اتفاق ہے کہ وہ آل نبی و اولاد علی علیہ السلام سے ہی ہوں گے ہم نے مندرجہ بالا نظریات برادران اہل سنت کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد بدر عالم صاحب مدنی قدس سرہ رفیق ندوۃ المصنفین کی ترجمان السنۃ جلد چہارم ص 377 ندوۃ المصنفین سے تحریر کئے ہیں ہم پھر عرض کریں گے کہ ظہور مہدیؑ اور ان کی آمد کا انتظار کوئی اختلافی مسئلہ نہیں ہے۔

۱- آپ کے خاتم الانبیاء ہونے کا معنی یہ ہے کہ آپؐ کے بعد کسی شخص کو نبی نہیں بنایا جائے گا' عیسیٰ علیہ السلام تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی بنائے جاچکے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری رحمت عالم کی ختم نبوت کے منافی نہیں۔ آپؐ وصف نبوت کے ساتھ اس دنیا میں سب سے آخر میں متصف ہوئے' اب کوئی شخص وصف نبوت حاصل نہیں کرسکے گا' نہ یہ کہ پہلے کے سارے نبی فوت ہوگئے۔

☆...... ابن عساکر میں حدیث ہے کہ آدم علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا:

"اخر ولدک من الانبیاء"۔ (کنز العمال ص۴۵۵ ج۱۱ حدیث نمبر ۱۳۹ بحوالہ ابن عساکر)

☆ مرزا قادیانی اپنی کتاب تریاق القلوب صفحہ ۱۵۶ خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۷۹ پر لکھتا ہے:

''ضرور ہوا کہ وہ شخص جس پر بکمال وتمام دورہ حقیقت آدمیہ ختم ہو وہ خاتم الاولاد ہو' یعنی اس کی موت کے بعد کوئی کامل انسان کسی عورت کے پیٹ سے نہ نکلے''۔

جب خاتم الاولاد کے معنی مرزا صاحب کے نزدیک یہ ہیں کہ عورت کے پیٹ سے کوئی کامل انسان اس کے بعد پیدا نہ ہو تو خاتم النبیین کے بھی یہ معنی کیوں نہ ہوں گے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی عورت کے پیٹ سے پیدا نہ ہوگا۔

مہدی علیہ الرضوان:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی روشنی میں سیدنا مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی مندرجہ ذیل شناخت بیان کی گئی ہیں:

(۱) حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے' (۲) مدینہ طیبہ کے اندر پیدا ہوں گے' (۳) والد کا نام عبداللہ ہوگا' (۴) ان کا اپنا نام محمد ہوگا اور لقب مہدی' (۵) چالیس سال کی عمر میں ان کو مکہ مکرمہ حرم کعبہ میں شام کے چالیس ابدالوں کی جماعت پہچانے گی' (۶) وہ کئی لڑائیوں میں مسلمان فوجوں کی قیادت کریں گے' (۷) شام جامع دمشق میں پہنچیں گے' تو وہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا' (۸) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پہلی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان کے پیچھے ادا کریں گے' (۹) حضرت مہدی علیہ الرضوان کی کل عمر ۴۹ سال ہوگی' چالیس سال کے بعد

خلیفہ بنیں گے سات سال خلیفہ رہیں گے دو سال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نیابت میں رہیں گے ۴۹ سال کی عمر میں وفات پائیں گے (۱۰) ثم یموت ویصلی علیہ المسلمون (مشکوٰۃ: ۴۷۱) پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔ تدفین کے مقام کے متعلق احادیث میں صراحت نہیں البتہ بعض حضرات نے بیت المقدس میں تدفین لکھی ہے۔

اس ذیل میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا رسالہ ''الخلیفۃ المھدی فی الاحادیث الصحیحہ'' اور محدث کبیر مولانا بدر عالم میرٹھیؒ کا رسالہ ''الامام المھدی'' ترجمان السنۃ ج ۴ مشمولہ احتساب قادیانیت جلد چہارم میں قابل دید ہیں۔

حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

(۱) اللہ رب العزت کے وہ جلیل القدر پیغمبر و رسول ہیں جن کی رفع سے پہلی پوری زندگی زہد و انکساری مسکنت کی زندگی ہے۔ (۲) یہودی ان کے قتل کے درپے ہوئے اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ظالم ہاتھوں سے آپ کو بچا کر آسمانوں پر زندہ اٹھالیا (۳) قیامت کے قریب دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے (۴) دو زرد رنگ کی چادریں پہن رکھی ہوں گی (۵) دمشق کی مسجد کے مشرقی سفید مینار پر نازل ہوں گے (۶) پہلی نماز کے علاوہ تمام نمازوں میں امامت کرائیں گے (۷) حاکم عادل ہوں گے پوری دنیا میں اسلام پھیلائیں گے (۸) دجال کو مقام لد پر (جو اس وقت اسرائیل کی فضائیہ کا ایئر بیس ہے) قتل کریں گے (۹) نزول کے بعد پینتالیس سال قیام کریں گے (۱۰) مدینہ طیبہ میں فوت ہوں گے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ روضہ اطہر میں دفن کئے جائیں گے جہاں آج بھی چوتھی قبر کی جگہ ہے فیکون قبرہ رابعاً۔ (تاریخ البخاری)

دجال کا خروج

(۱) اسلامی تعلیمات اور احادیث کی روشنی میں شخص (متعین) کا نام ہے جس کی فتنہ پردازیوں سے تمام انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کو ڈراتے آئے۔ گویا دجال ایک ایسا خطرناک فتنہ پرور ہوگا جس کی خوفناک خدا دشمنی پر تمام انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے (۲) وہ عراق و

شام کے درمیانی راستہ سے خروج کرے گا' (۳) تمام دنیا کو فتنہ وفساد میں مبتلا کر دیگا' (۴) خدائی کا دعویٰ کریگا (۵) ممسوح العین ہوگا' یعنی ایک آنکھ چٹیل ہوگی (کانا ہوگا) (۶) مکہ مدینہ جانے کا ارادہ کرے گا' حرمین کی حفاظت پر مامور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کا منہ موڑ دیں گے' وہ مکہ' مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گا' (۷) اس کے متبعین زیادہ تر یہودی ہوں گے' (۸) ستر ہزار یہودیوں کی جماعت اس کی فوج میں شامل ہوگی' (۹) مقام لد پر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا' (۱۰) وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حربہ (ہتھیار) سے قتل ہوگا۔

اسلامی نقطہ نظر سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان کی قریباً ایک سو اسی علامات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری تواتر سے ثابت ہے۔ چنانچہ علامہ شوکانی لکھتے ہیں:

- ''فتقرر ان الاحادیث الواردۃ فی المھدی المنتظر متواترۃ والاحادیث الواردۃ فی نزول عیسیٰ بن مریم متواترۃ۔'' (الاذاعہ ص ۷۷)

ترجمہ: ''چنانچہ یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ مہدی منتظر کے بارے میں واردشدہ احادیث بھی متواتر ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم کے بارے میں واردشدہ احادیث بھی متواتر ہیں۔''

دجال: ۱- رہا دجال کے متعلق قادیانی مؤقف' تو وہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہا۔ پہلے کہا کہ اس سے مراد پادری ہیں۔ اس پر سوال ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' میں رو رہی تھی' آپؐ نے رونے کی وجہ دریافت فرمائی' میں نے عرض کیا کہ دجال کے بارہ میں آپؐ نے تفصیلات بیان فرمائی: میں سن کر پریشان ہوگئی' اب خیال آتے ہی فوراً رونا آگیا' آپؐ نے فرمایا کہ: میں موجود ہوا اور وہ آگیا تو تمہاری طرف سے میں کافی ہوں۔ اگر میری زندگی میں نہ آیا تو جو شخص سورہ کہف کی آخری آیات پڑھتا رہے وہ اس سے محفوظ رہے گا۔ اگر پادری ہی دجال تھے' وہ تو حضور علیہ السلام کے زمانہ میں بھی موجود تھے۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا کیا مطلب ہوا؟

۲- پھر مرزا نے کہا کہ اس سے مراد انگریز قوم ہے۔

تحریک ختم نبوت کے عظیم مجاہد مشہور پارلیمنٹرین السید عباس حسین شاہ گردیزی اپنی دینی ملی خدمات کی بدولت ہمیشہ یادرکھے جائیں گے

سید موصوف ایک سیاسی سماجی شخصیت ہونے کے ساتھ صاحب تدین سید مومن تھے۔ دنیاوی علوم میں مہارت کے ساتھ مذہب اسلام سے کافی وابستگی رکھتے تھے جو عموماً امراء طبقہ میں کم دیکھی گئی ہے دینی کتب کا شوق رکھتے تھے اور مسلسل مطالعہ کرتے تھے۔ پڑھے لکھے علماء کے قدردان تھے۔ مرزائی احمدی قضیہ اسمبلی تک پہنچانے میں سنی شیعہ علماء اکابرین ملت کے شانہ بشانہ کام کرتے رہے۔ مذہبی رواداری کا یہ عالم تھا کہ ہر فرقے کے عالم کا احترام کرتے تھے۔ علامہ شورش کاشمیری' علامہ شاہ احمد نورانی' علامہ عبدالستار نیازی' علامہ مفتی محمود اور علامہ غلام غوث ہزاروی' علامہ احمد سعید کاظمی ملتان انکے گہرے دوست تھے' قومی مذہبی معاملات میں تمام جید مشہور سنی شیعہ علماء آپ سے مشورے لیتے تھے۔ آپ بھٹو دور کی نمایاں یادگار تھے۔ 1970ء کے انتخابات میں آپ نے کبیروالہ سے پیپلز پارٹی پاکستان کے ٹکٹ پر ایم این اے کا الیکشن لڑا اور 80 فیصد ووٹ لیکر الیکشن جیتا۔ آپ صاف گو باکردار لیڈر تھے۔ ایم این اے ہوتے ہوئے ذات کے لئے کوئی مفاد حاصل نہ کیا بلکہ عوام کی بھلائی کیلئے معیاری کارکردگی دکھائی۔

دین و مذہب کے بارے میں کھلے ڈلے انداز میں فرماتے تھے' دین میرا اسلام ہے اور مذہب میرا شیعہ ہے اور میں اپنے شیعہ مسلمان ہونے پر فخر کرتا ہوں کہ میرا نبی سید الانبیاء ہے' اور میرا ولی امام سید الاولیاء علی امیر المومنینؑ ہے اور قسیم النار والجنہ ہے۔ حوض کوثر پلانے والا ہے' جس کے بیٹے جنت کے سردار ہیں اور جس کی بیوی سیدہ فاطمہ بتول اور سیدہ نساء العالمین ہے جن پر صلوٰۃ سلام پڑھے بغیر کسی سنی شیعہ اہل حدیث کا نہ اللہ اسلام کا دعویٰ ایمانی قبول کرتا ہے نہ بنا صلوٰۃ در تشہد نماز قبول کرتا ہے۔ محمد وآل محمد کے سوا یہ عظیم دینی مقام کسی امتی رسول کو ہرگز ہرگز حاصل نہ ہے۔ اگر ہوتا تو نماز کے تشہد میں محمد وآل محمدؐ کے سوا کسی اور کا بھی ذکر جائز ہوتا۔ جو شخص یا علی سے پیار رکھتا ہے میں بھی اس سے بہت پیار کرتا ہوں کیونکہ ہم مومن لوگ مولا علیؑ کی طرح منافقت سے پاک باایمان زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور حضرت امام حسینؑ کی طرح دین اسلام پر قربانی دے کر شہادت پانے کی تمنا رکھتے ہیں۔ یہی ہے مقصود و مطلوب مومن' آپ دین مذہب کے حوالے سے کسی مصلحت کے قائل نہ تھے۔ 70ء کے الیکشن میں پچاس سے زیادہ شیعہ اُمراء نوابین صاحب حیثیت مشہور شیعہ شخصیات پی پی کے ٹکٹ پر ایم این اے بنے سندھ پنجاب میں اکثر شیعہ زعماء کو آپ ہی نے پی پی میں شامل ہونے کی دعوت دی جس سے پیپلز پارٹی مضبوط ہوئی۔ محترم السید عباس حسین

گردیزی اپنی سیاسی قومی کارکردگی کی بنیاد پر بھٹو صاحب کے بہت قریب تھے۔قومی معاملات میں بھٹو صاحب کے خصوصی مشاورتی بورڈ کے اہم ممبر تھے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب استاد محترم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی بانی درس آل محمد فیصل آبادی کو مرزائی احمدی قضیہ بارے حتمی فیصلہ کے لئے اسلام آباد بلایا گیا تو میں اور علامہ آغا عبدالحسن مبین سرحدی قبلہ صاحب کے ساتھ تھے تو علامہ شورش کاشمیری نے کہا علامہ اسماعیل صاحب آپ حکومت کے مہمان ہیں۔میں آپ کو لینے آیا ہوں میرے ساتھ اسلام آباد کے اعلیٰ ہوٹل چلیں وفاقی وزیر نے آپ کی رہائش کا مکمل انتظام کر دیا ہے۔اس پر جناب السید عباس حسین گردیزی ایم این اے، نے نہایت ہی مودبانہ انداز میں علامہ محمد اسماعیل مناظرہ شیعہ سے کہا قبلہ صاحب دوسرے علماء حضرات سے میری دوستی ہے لیکن وکیل حق خاتون جنت ہونے کی وجہ سے آپ سے عقیدت ہے' لہٰذا میری خواہش ہے کہ آپ ہوٹل ٹھہرنے کی بجائے ایم این اے ہوسٹل میں واقع میرے فلیٹ میں قیام فرمائیں۔یہ میرے لئے باعث سعادت ہوگی کیونکہ میری زندگی بھر خواہش رہی ہے کہ آپ جیسے مجاہد علماء کی خدمت کروں آپ کے ہاتھ چوم کر روحانی سکون حاصل کروں اور اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر آپ کو پلاؤں۔تنہائی میں آپ سے مسائل پوچھوں مذہبی معلومات سے اضافہ کر کے اپنے علم میں ترقی پاؤں۔

استاد محترم علامہ محمد اسماعیل مہاجر تھے امرتسر سے ہجرت کر کے پاکستان آئے تھے اور پنجابی بولتے تھے۔میں ملتانی سرائیکی بولتا تھا' قبلہ صاحب نے پہلے آغا عبدالحسن مبین سرحدی اور مجھ سے مشورہ لیا کہ اسلام آباد میں کہاں ٹھہرنا بہتر ہے۔ہم نے عرض کی قبلہ صاحب آپ بہتر فیصلہ فرما سکتے ہیں۔پھر یک دم لہجہ بدل کر آغا شورش کاشمیری کی طرف متوجہ ہوئے کہ شورش صاحب استخارہ کر لیتے ہیں تاکہ کوئی فریق ناراض نہ ہو اور دیکھتے ہیں کہ مصلحت کہاں قیام کرنے میں ہے۔علامہ شورش کاشمیری نے کہا علامہ اسماعیل صاحب آپ استخارہ فرمائیں۔علامہ محمد اسماعیل نے فرمایا' شورش صاحب آپ سنی ہیں اور میں شیعہ ہوں یہی تو فرق ہے۔ایک نیک متقی سید کے ہوتے ہوئے میں شیخ ہو کر کس حیثیت سے استخارہ کروں گا۔استخارہ جناب السید عباس حسین شاہ گردیزی خود ہی کریں گے۔السید عباس حسین گردیزی کا معمول تھا کہ ہاتھ میں خوبصورت تسبیح رکھتے تھے اور برابر وظیفہ پڑھتے رہتے تھے۔حضرت قبلہ مبلغ اعظم نے فرمایا کہ نیت میں بتلاتا ہوں استخارہ گردیزی صاحب کریں گے کہ مجھے سرکاری ہوٹل جانا ہے کہ نہیں جناب السید عباس حسین گردیزی نے استخارہ کیا تو ہوٹل ٹھہرنے پر منع کا حکم آیا۔اس پر قبلہ صاحب نے شورش کاشمیری سے کہا دوستی اپنے مقام پر ہے لیکن اطاعت حکم امام اپنے مقام پر واجب ہے غرض السید عباس حسین شاہ کے ساتھ قبلہ مبلغ اعظم ایم این اے ہوسٹل پہنچے' جناب سید صاحب ہمیں اپنے فلیٹ لے گئے۔استاد محترم اور ہم نے سات دن شاہ صاحب کے ہاں قیام کیا جس احترام مہمان نوازی کا اہتمام جناب السید عباس حسین گردیزی نے کیا وہ محبت بھرا پر خلوص رویہ قبلہ علامہ صاحب کو زندگی بھر یاد رہا اور آغا۔۔ عبدالحسن مبین سرحدی اور بندہ خطیب کو بھی زندگی بھر یاد رہے گا۔پیر صاحب نے کہا علامہ

محمد اسماعیل صاحب آپ آرام دہ پلنگ پر آرام کریں گے تو نیا بستر، نئی چادر بچھا دیتا ہوں۔ علامہ صاحب نے فرمایا شاہ صاحب ہم مولوی لوگ فرش محمدی مصلّے کی پیداوار ہیں دری بچھا کر فرش پر بستر لگا دیں تا کہ ہم سب مل کر نماز بھی پڑھ لیں گے۔ زمین پر اسودہ ہو کر لکھتے بھی رہیں گے چائے پی کر جاگتے بھی رہیں گے اور دینی مسائل پر بحث مباحثہ بھی ہوتا رہے گا۔ وقت بچا تو سو بھی لیں گے۔

مختصر یہ کہ عقیدت محمدؐ و آل محمدؐ اور عجز و تقویٰ میں مومن کی ایک علیحدہ شان منفرد زندگی ہوتی ہے جس میں اللہ والا مومن مولائی کسی کو شریک نہیں کرتا حتی کہ سگی اولاد بھی کیوں نہ ہو اس کیف زندگی میں انا تکبر نہیں ہوتا عجز و انکساری خوف خدا محبت لگن معنویت ہوتی ہے۔

جناب السید عباس حسین گردیزی عام آدمی نہ تھے بلکہ موقر محترم گردیزی سید فیملی کے صاحب حیثیت زمیندار تھے پارٹی کے بانی اراکین، وزیر اعظم کے دست راست قریبی ساتھی اور ممبر قومی اسمبلی آف پاکستان تھے۔ لیکن تقویٰ ایمان جذبہ خدمت مذہب کے معنوی آفاقی رنگ میں رنگے ہوئے تھے۔ اس روحانی رنگ نے انہیں ذات کی انا سے اعلیٰ بنا دیا تھا۔ جس ہاتھ میں تسبیح تھی تسبیح جیب میں ڈالی قبلہ علامہ محمد اسماعیل ستر برس کے بزرگ تھے۔ سید صاحب نے خود کرسی اٹھائی قبلہ صاحب کو کرسی پر بٹھایا اور ہمارے سامنے کسی کو کہے شامل کئے بغیر ساتھ والے بڑے کمرے کی اپنے ہاتھ میں برش لیکر صفائی شروع کر دی جناب علامہ محمد اسماعیل نے جب یہ منظر دیکھا تو مجھے حکم دیا تم ملتانی ہو۔ ملتانی سید کا کمرہ صاف کر دو میں آگے بڑھا اس متقی مومن سید نے مجھے موقع دینے سے انکار کر دیا فرمایا بیٹا مولانا محمد اسماعیل کا حکم بھی سر آنکھوں پر ہے لیکن یہ میری زندگی کی تمنا تھی جو میں پوری کر رہا ہوں کہ کبھی وکیل محمدؐ و آل محمدؐ کی خود خدمت کروں لٰہذا میرا ثواب کم نہ کرو۔ اس نیکی کے عمل میں مداخلت نہ کرو ہم بچشم خود حیران ہو کر دیکھ رہے تھے کہ ایک امیر ترین ایم این اے سید کمرہ صاف کر رہا ہے دری بچھا رہا ہے۔ سفید چادر بچھا کر بستر لگا رہا ہے۔ ایک طرف مصلیٰ جانماز سجدے گاہ رکھ رہا ہے او. یہ تمام خدمت کا عمل فخریہ انداز میں بغیر تھکے مسلسل کر رہا ہے۔ غرض آدھ گھنٹہ بعد سید صاحب نے کمرہ سجا دیا اور قبلہ صاحب اور ہمیں آرام کرنے کو کہا اور خود نہانے کے لئے باتھ چلے گئے پھر صاف ستھرے کپڑے پہن کر سر پر کالی ٹوپی پہن کر قبلہ صاحب کو سلام کیا اور کہا ہوں تو ایم این اے لیکن جناب سیدہ زہراؑ اور مولا حیدرؑ کا ملنگ ہوں۔ آج مجھے جتنا آپ کے ساتھ بیٹھ کر عزت سکون مل رہا ہے وہ ایم این اے بن کر وزیر اعظم کے ساتھ بیٹھ کر بھی کبھی حاصل نہیں ہوا مجھے لگتا ہے مجھے میری زندگی کا مقصد مل گیا ہے کہ میں اس عالم کی خدمت کر رہا ہوں جو ناموس رسالت سیدہ فاطمہ زہرا کے باپ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے تاج ختم نبوت کو بچانے کے لئے آیا ہوا ہے قبلہ صاحب میں جہاں دیدہ پختہ فکر آدمی

ہوں تمام سنی شیعہ مولویوں اور بڑے بڑے دعوے داران علم واجتہاد کو قریب سے جانتا ہوں۔ اکثر افاضلین قم و نجف میرے حلقہ احباب میں سے ہیں یہ سب دعوے داران علم اچھے زائرین سالار قافلہ تو بن سکتے ہیں لیکن دفاع اسلام کرنے والے جید عالم نہیں بن سکتے۔

•مناظر اسلام مبلغ اعظم حضرت علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی نے ہنستے ہوئے فرمایا

جناب محترم السید عباس حسین شاہ گردیزی صاحب میں تو دیوبندی سنی سے شیعہ ہونے والا نو وارد مولوی ہوں آپ کے مروجہ مدارس محراب، منبر پر مجھ سے بڑے بڑے علامے فہامے مدعیان علم وعرفان صاحب اجتہاد عظیم علماء علامہ گلاب علی شاہ ملتانی، علامہ اختر عباس نجفی آف کوٹ ادو شریف، علامہ محمد حسین ڈھکو سرگودھوی، علامہ سیف اللہ جعفری سابق دیوبندی، علامہ السید محمد یار شاہ مظفر گڑھی آف علی پوری علامۃ الدھر غلام حسین نجفی، المنتظر لاہور جیسے بزرگ مدعیان علم واجتہاد موجود ہیں ان محترم علمائے کرام کو آپ مرزائی احمدی مسئلہ کے حل کیلئے بلا لیتے تو یہ حضرات اپنے علم مطالعہ سے فی الفور مسئلہ حل کر کے قوم وملت کا سر بلند کر دیتے

جبکہ میں تو ایک فقیر ٹائپ درویش مولوی ہوں جو ساری زندگی کتابوں کے بکس اٹھا اٹھا کر در بدر مجالس ہی پڑھتا رہا ہے۔ تجار امراء میں نہ میرا کوئی رابطہ ہے نہ عالمی سطح پر کوئی قابل ذکر شہرت رکھتا ہوں مجھے تو جناب سیدہ زہراء کی محرومی اور حضرت امام حسین کی مظلومیت اور سیدہ زینب بنت علی کے صبر جمیل نے شیعہ بنایا ہے۔ وصولی مال خمس صدقہ کے چسکا لالچ نے مجھے ہرگز ہرگز مائل بہ شیعہ نہیں کیا مولاء علی وحسین کی صداقت اور سیدہ زہرا بنت رسول اور سیدہ معصومہ زینب بنت علیؑ کی محرومیت ومظلومیت اوران کے صبر عظیم نے متاثر کیا ہے کہ شیعہ ہوں، مذہب کی صداقت کے دلائل کا عارف امین اور مجادل قاطع ہوں۔ مجھے آزمانے سے پہلے قبلہ ایم این اے صاحب آپ ان مقدسین کو اسمبلی لانے کا ایک موقع ضرور دیں تاکہ آپ کو اِن دعوئ اجتہاد کا بھی علم ہو جائے اور میری درویشی کی معرفت بھی حاصل ہو جائے آخر ایک دن مرنا ہے اور دنیا کو خیر باد کہنا ہے کہ کم از کم میرے جیتے جی تو آپ کو دوستان مذہب کا فرق معلوم ہو جائے کہ یہ بزرگ عمامے پہن کر کس معیار کے علماء ہیں اور میں پگڑی پہن کر کس مرتبے کا درویش ہوں۔ آپ ایسے لوگوں کا دینی فرض تھا کہ تم ان مدعیان علم مدرس علماء کو پابند کرتے کہ وہ مسئلہ ختم نبوت کے دلائل دیں اور مرزائی احمدی اشکالات کا توڑ پیش کریں

جو ذمہ داری اہل مدرسہ کی تھی وہ آپ نے اہل منبر پر ڈال دی ہے اور مجھ غریب سادے مولوی کو خیمہ سادات بلا کر عمائدین کی میٹنگ کروا کر آپ نے اور نواب مظفر علی خان قزلباش صدر شیعہ کانفرنس نے مرزائی لیڈر مرزا ناصر احمد

سے تقریری تحریری مناظرہ کے لئے مفت مفت میں پابند فرمالیا ہے اور مجھے یہ پتہ ہے کہ مرزائی اس میدان میں ہارنے کے بعد مجھے مروا کر شہید کردیں گے۔ پردہ میں جو ہو پنہاں چشم بینا دیکھ لیتی ہے .... زمانے کی طبیعت کا تقاضا دیکھ لیتی ہے

جناب قبلہ مولانا محمد اسماعیل کے ان سوالات پر

محترم السید عباس حسین شاہ گردیزی ایم این اے بیان کرتے ہیں

کہ جب میں نے اگست ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی پاکستان میں عقیدہ ختم نبوت بارے شیعہ اسلامی موقف پیش کرنے کے لئے علامہ گلاب علی شاہ ملتانی۔ علامہ سیف اللہ جعفری۔ علامہ اختر عباس نجفی مجتہد، علامہ قبلہ السید صفدر حسین نجفی پرنسپل جامعۃ المنتظر۔ علامہ قبلہ حسین بخش جاڑا نجفی پرنسپل جامعہ باب النجف جاڑا۔ علامہ قبلہ الشیخ نصیر حسین نجفی پرنسپل جامعہ محمدیہ سرگودھا۔ علامہ قبلہ ظفر حسن امروہوی پرنسپل جامع امامیہ کراچی۔ علامہ قبلہ مرزا یوسف حسین لکھنوی پرنسپل مدرسہ مظفر المدارس مدرسۃ الواعظین لاہور۔ علامہ قبلہ السید مرتضٰی حسین لکھنوی۔ علامہ نجم الحسن کراروی۔ علامہ رشید ترابی آف کراچی۔ علامہ قبلہ السید محمد عارف لکھنوی۔ علامہ قبلہ السید اظہر حسن زیدی۔ علامہ قبلہ مفتی جعفر حسین فاضل لکھنو۔ اور استاذ العلماء علامہ قبلہ محمد یار شاہ علی پوری۔ علامہ قبلہ آغا السید ضمیر الحسن نجفی بانی جامعۃ الغدیر جھنگ۔ علامہ الشیخ کاظم حسین اثیر جاڑوی پرنسپل جامعہ حسینیہ جھنگ سے رابطہ کیا تو تمام علمائے کرام بالخصوص استاذ العلماء علامہ قبلہ محمد یار شاہ علی پوری نے فرمایا۔ کہ مرزائی مقابلہ کے لئے ہمارے پاس دو عظیم نام ہیں۔ ایک فاضل لکھنو ہے جس کا نام علامہ محمد بشیر انصاری فاتح ٹیکسلا ہے اور دوسرا نام مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی مناظر شیعہ کا ہے۔ لہٰذا عباس حسین شاہ ایم این اے صاحب بہتر یہ ہے کہ علامہ محمد اسماعیل فیصل آبادی بانی درس آل محمد کو اسمبلی کارروائی میں دعوت مناظرہ دے کر مرزائی قضیہ میں شیعہ اہل اسلام کی طرف سے پیش کریں۔ انشاء اللہ فتح سنی شیعہ اہل اسلام کی ہوگی۔ مبلغ اعظم پیش ہوئے اور السید عباس شاہ نے کہا جناب مبلغ اعظم اب آپ کا مقابلہ مرزائیوں سے ہے۔ بحث کی تیاری کریں۔ مبلغ اعظم نے فرمایا:

والے ہیں سب انتظام رکھتا ہوں عربی میں تیاری مکمل ہے۔ختم نبوت پر دو ماہ سے مضمون تیار ہے کیونکہ علامہ شورش کاشمیری اور السید مظفر علی شمسی تحریک ختم نبوت کے پرانے مخلص کارکن ہیں۔انہوں نے قومی اسمبلی منظر کے بارے مجھے پہلے ہی سے بتادیا تھا عربی اور انگریزی کے میرے دو شاگرد الحمدللہ ماہر ہیں۔علامہ آغا عبدالحسن مبین سرحدی اور مولوی بشیر احمد خطیب انصاری آف ملتان' جناب السید عباس حسین شاہ گردیزی نے فرمایا' انصاری صاحب سے میرا تعارف کرائیں۔کیونکہ دو انصاری فیملی کو جانتا ہوں جو ملتان اور جھنگ موضع باڑھ کے رہائشی ہیں۔ملتان کے انصاری سنی ہیں اور جھنگ کے انصاری زمیندار اور کٹر شیعہ ہیں۔ میں نے اٹھ کر جناب محترم السید عباس حسین شاہ گردیزی کو سلام کیا اور بتایا کہ میں حکیم منشی خادم حسین انصاری آف موضع باڑھ جھنگ کا پوتا اور منیجر منشی زوار محمد نواز انصاری کا بھتیجا اور جناب علامہ حافظ قرآن محمد عبداللہ حکیم انصاری سالار واہن کا بیٹا ہوں اور اس وقت مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل کے درس آل محمد میں پڑھتا ہوں اور مولانا کے قلمی تالیفاتی بورڈ کا رکن ہوں جناب قبلہ مبلغ اعظم جو حوالہ مضمون تیار کرواتے ہیں اس کی املاء چاہے عربی ہو یا اردو ہم دو حضرات کرتے ہیں۔علامہ آغا عبدالحسن مبین سرحدی' بندہ محقق خطیب محقق کا خطاب مجھے میرے استاد محترم علامہ محمد اسماعیل نے دیا ہے۔عربی کا اردو ترجمہ کرنے کے ساتھ اردو متن کا عربی انگریزی میں ترجمہ بھی کر لیتا ہوں یہ اللہ کی عطا کردہ صلاحیت ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میری گزارشات سن کر جناب السید عباس حسین شاہ گردیزی کی خوشی قابل دید تھی۔مجھے سینے سے لگایا دعائیں دیں کہ شکر ہے کہ اسمبلی کا اسپیکر بھی ملتان سے تعلق رکھتا ہے جس ایم این اے کی کوشش سے تحفظ ناموس رسالت ختم نبوت بارے اسمبلی اور وزیراعظم بھٹو صاحب متوجہ ہوئے ہیں اس کا تعلق بھی ملتان سے ہے اور اب ختم نبوت پر سو کے قریب علامہ اسماعیل دلائل لکھ رہے ہیں اس کی املا بھی ایک ملتان کا رہائشی مولوی کر رہا ہے۔واقعی ملتان ولیوں کو ماننے والے مخلص لوگوں کا شہر ہے پھر فرمایا علامہ اسماعیل صاحب میں آپ کے اس شاگرد کے والد کا دوست ہوں جو حافظ قرآن' مناظر عالم مشہور حکیم صاحب حیثیت شیعہ ہیں۔جنہوں نے اپنے مال علم سے کافی لوگوں کو اپنے علاقے میں حسینی شیعہ بنایا ہے۔ہمارے بعض سید گردیزی بھائی سخت دیو بندی تھے۔ حافظ محمد عبداللہ صاحب نے عبدالستار سے بحث مناظرے کر کے السید صدرالدین شاہ گردیزی اور ان کے بھتیجے السید مدثر حسین شاہ گردیزی ایم اے انگلش' کو شیعہ کیا ہے۔جواب خود ایک بہت بڑا شیعہ مناظر ہے۔کالجز' یونیورسٹی میں ایک محترم معتبر علمی نام ہے۔علامہ محمد اسماعیل نے فرمایا حافظ محمد عبداللہ متبحر عالم اور علم وتفسیر وقرآنیات کے ماہر عالم تھے اور بعض مسائل میں ان سے میں نے خود استفادہ کیا ہے جب بھی کسی مناظرہ میں شیعہ حافظ قرآن کی بات جاتی تو میں اسپیشل لائلپور سے ملتان سالار واہن جا کر حافظ حکیم محمد عبداللہ کو ساتھ لے جاتا اور قرآن سنا کر مخالفین کو مطمئن کرتا کہ حافظ قرآن فقط سنی حضرات میں نہیں ہوتے

شیعہ علماء بھی حافظ قرآن ہیں۔ یہ جناب حافظ محمد عبداللہ کی دینی تربیت کا اثر ہے کہ ان کا بیٹا میری تبلیغ قلمی زندگی کا حصہ اور نقیب ہے مختصر یہ کہ جو دلائل سنی شیعہ اہل حدیث علماء نے مل کر قومی اسمبلی میں پیش کیئے ان کا متفقہ مسودہ ہماری موجودگی میں لکھا گیا تھا جس کا انگریزی ترجمہ جناب السید عباس حسین گردیزی ایم این اے اور وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے باری باری پڑھ کر سنایا جو ملاحظہ قارئین محترم ہے۔

مرزائی احمدی سوالات کا جواب دینا مسلم علماء کی شرعی ذمہ داری ہے

برادران اسلام اہل سنت کے وہ جید علمائے کرام جو 1974ء اگست میں مرزائیوں' احمدیوں کی سرکردہ لیڈرشپ اور ان کے سرکردہ لیڈر مرزا ناصر احمد کے ساتھ مناظرہ' جرح علمی تحریری مباحثہ میں علمائے شیعہ کے ساتھ شریک تھے ان محترم علماء کی وفات حسرت آیات کے بعد ان فراخ دل بزرگ علماء کے شاگرد' نائبین حضرات بلاوجہ تعصب کی عینکیں پہن کر مرزائی احمدی قضیہ کے بارے میں یکطرفہ انداز سے اپنی کتابوں اور اخبارات میں لکھے بھیجے جانے والے مضامین میں حقائق واقعی کے بارے میں لاعلمی غیر حاضری کی بنیاد پر لفظی کاغذی ختم نبوت چیمپئن بننے میں مصروف نظر آتے ہیں حالانکہ علمائے سنہ وشیعہ نے مل کر جو عقلی سمعی دلائل محترم موقر ممبران اسمبلی 1974ء کے سامنے تقریراً تحریراً پیش کئے تھے ان کے بارے میں فقط انہی علمائے عظام کو پتہ ہے جو اس معرکے میں شریک تھے۔ بعد کے علماء اہل قلم حضرات فقط قیاسی باتیں لکھ رہے ہیں جن کا حقائق واقعی سے تعلق کم اور مسلکی سوچ زیادہ ہے۔ جبکہ تا حال اسمبلی 1974ء کی اس کارروائی اور علمائے سنہ وشیعہ کے تحریری تقریری دلائل پر کھلم کھلا لکھنے اور تبصرہ کرنے پر پابندی ہے۔ حضرت محمد مصطفیؐ کی ذات کا مسئلہ ہے لہٰذا اس مقدس حوالے سے جرأت کرتے ہوئے مرزائی قضیہ بارے قومی اسمبلی کارروائی کے حقائق محتاط تبصرے کے ساتھ من وعن پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں کیونکہ بندہ محقق خطیب تحریک ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے 1974ء اگست کے اس معرکہ حق و باطل میں اپنے استاد محترم تظیم مجاہد علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی مناظر شیعہ کے ساتھ معاون مناظرہ کی حیثیت سے شریک موجود تھا۔ لہٰذا حقائق واقعی سے آگاہ کرنا میری شرعی ذمہ داری ہے جو مواد بزرگ علمائے سنہ وشیعہ نے باہم مشورہ کر کے قومی اسمبلی میں پیش کیا تھا وہ ایک سو سے زائد دلائل پر مشتمل تھا کچھ دلائل عقلی وسمعی دلائل کا تذکرہ میں نے اس جلد میں کر دیا ہے۔ بقیہ تیس محاضراتی دلائل جو مرزا ناصر احمدی کے اعتراضات وسوالات کی روشنی میں جرح دوران جرح کے جواب میں دیئے گئے ان کا ذکر کتاب ھذا کی **دوئم** جلد میں مکمل تشریح کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔ زندگی باقی رہی تو انشاءاللہ تحریراً عرض کروں گا۔

میدان عمل میں مرزائیوں احمدیوں کو ممبران قومی اسمبلی کے سامنے تقریراً تحریراً شکست فاش دینا اتنا آسان کام نہیں تھا جتنا اخبارات میں خود نوشتہ مضامین چھپوا کر سستی شہرت کے لئے آج کے علمائے روزگار اور مسلکی متعصب اہل قلم سمجھ رہے ہیں مرزا ناصر نے جرح جواب جرح میں جو **دو درجن سوالات** اٹھائے اعتراضات پیش کئے ان کو نمبروار درج کر رہا ہوں جو جوابات اسمبلی میں علماء شیعہ وسنہ نے تقریراً تحریراً ریکارڈ کرائے ان کو اس کتاب کی **آمدہ** جلد میں دو سال بعد میں طبع کراؤں گا۔ بطور تجربہ اتمام حجت کیلئے آج کے مدعیان علم کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ دو سال کے عرصہ میں ان مرزائی سوالات کا علم معقول و منقول کی روشنی میں کتابی صورت یا قومی مذہبی اخبارات میں ان اعتراضات کا جواب طبع کرائیں۔ تو ہم بھی مان لیں گے یہ حضرات علمی پایہ میں متقدم علماء کے ہم پایہ صاحب علم و معرفت لوگ ہیں۔ بالخصوص وہ دیوبندی علماء جو اپنے سوا کسی کو مسلمان نہیں مانتے اور بریلوی سنی مسلمان کو مشرک اور شیعہ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اور خود کو عاشق رسول اور مخلص اسلام سمجھتے ہیں ان تنگ نظر صاحبان کو دعوت عام ہے کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے عنوان میں ان مرزائی احمدی اشکالات باطلہ اور سوالات کا جواب لکھیں۔ عقیدہ ختم نبوت صدر اول اسلام سے لیکر عصر حاضر تک چودہ سو سالہ پرانا نظریاتی قضیہ تھا جس میں تاج ختم نبوت کے خائن لٹیروں کو سر محفل پکڑ کر بے نقاب کرنا تھا اور ناموس سید الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ و خاتم النبیین کی کامل حفاظت کے اسلامی شرعی فریضہ سے عہدہ برآ ہونا تھا اس معرکہ میں اگر بریلوی مفتی علامہ شاہ احمد نورانی مرحوم علامہ عبدالستار نیازی اور شیعہ مجتہد مناظر مبلغ اعظم مولانا محمد اسماعیل بانی درس آل محمد شریک نہ ہوتے اور اپنے دلائل قاہرہ پیش نہ کرتے تو دیوبندی علماء حضرات کبھی بھی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں کامیاب نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ بانی دیوبند حضرت علامہ قاسم نانوتوی نبی موئید کے حامی تھے اور ملاں علی قاری کے اس فتویٰ نے تو تمام علماء کو دم بخود پریشان کر دیا تھا۔ ملاحظہ ہو ملا علی قاری کا تحریری فتویٰ بیان بلا ترجمہ......

حضرت علامہ قاسم نانوتوی اور حضرت ملاں علی قاری کے دفاع میں اسلامی شرعی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے علامہ عبدالستار نیازی، علامہ شاہ احمد نورانی، علامہ محمد اسماعیل مناظر شیعہ نے جو مل کر متحد ہو کر مسکت جواب دیا وہ آمدہ جلد میں پڑھیں، تحریک ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے ختم نبوت کے تحفظ کیلئے قومی اسمبلی میں بحث جرح، جواب جرح، حلوے مانڈے کی پارٹی یا چائے ملن پارٹی نہیں تھی کہ سارے فرقوں کے مولویوں نے مل کر ممبران اسمبلی، اسپیکر اسمبلی، وزیر قانون اور وزیر اعظم کے ساتھ مل بیٹھ کر چائے پی لی اور ہنستے ہنستے گپ شپ میں یہ مسئلہ حل ہو گیا۔ ایسا زعم کرنے والے احمقوں کی جنت میں بستے ہیں، سچ یہ ہے کہ یہ بہت بڑا عالمی سنجیدہ مسئلہ تھا۔ جس میں یورپ بھی ملوث تھا، اس مسئلہ کو نہ اکیلے مفتی محمود نہ علامہ غلام غوث ہزاروی، نہ علامہ شاہ احمد

نورانی نہ علامہ انصاری حل کر سکتے تھے نہ خود وزیر اعظم بھٹو بلکہ اسمبلی کو علماء کے اتحاد کے ساتھ دلائل قاہرہ علم کی ضرورت تھی جو علامہ شاہ احمد نورانی اور شیعہ مناظر علامہ محمد اسماعیل کی محاضراتی علمی محنت نے پوری کر دی۔ اب عصر حاضر میں یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ سنی شیعہ مسلمان فروعی اختلافات کو بھلا کر باہم متحد ہو کر عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت سلامتی کے لئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر ایک اور نیک ہو جائیں ایک دوسرے کو برداشت کرتے ہوئے عظمت رسول و عظمت قرآن کے سایہ تلے پناہ لیں۔ ورنہ مستقبل میں بہائیت مرزائیت احمدیت کا راستہ روکنا مشکل ہو گا۔

''مرزا قادیان کے خلیفہ مسٹر ناصر احمد مرزائی کے سوالات''

دیباچہ جرح دوران بجواب جرح قومی اسمبلی سیشن ٹو۔ 1974ء اگست = مرزا ناصر احمد مرزائی نے یہ اعتراضات ریکارڈ کرائے کیونکہ ممبران اسمبلی اسپیکر اسمبلی عالمی دنیا کے سامنے جمہوریت کے تقاضوں کے مطابق مرزائیوں کو آزادی کا حق دے کر اگلے ہفتے کے سیشن تک اتمام حجت کرنا چاہتے تھے۔ مرزا ناصر احمد نے اپنے بیان کی ابتداء۔ علماء۔ حضرات کا مذاق کرتے ہوئے کیا کہ ہندو پاکستان کے علماء کا مزاج ہے کہ اپنے مکتبہ فکر فقہ مسلک کے مخالف کو بلا وجہ منفی انداز سے حقیر سمجھتے اور کافر کہتے ہیں اور باہمی نفرت پھیلاتے ہیں اور نفرت کا یہ مشغلہ علماء حضرات صدیوں سے شروع کیے ہوئے ہیں پاکستان تو جمعہ جمعہ آٹھ دن کی بات ہے اس کو سنی شیعہ اہل حدیث احمدیوں نے مل کر بنایا ہے اختلاف فقہ و فتویٰ مسلک فرقے تو ہزار سال سے چلے آرہے ہیں اور قیام قیامت تک رہیں گے۔ اہل سنت شیعہ پر الزام دیتے ہیں کہ وہ منکر صحابہ و ازواج رسول ہیں، شیعہ حضرات بھی سنی حضرات کو دشمن آل رسول کہتے ہیں، فقہی اختلافات میں خود اہل سنت حضرات چار فقہی تاریخی مکاتب مسلک رکھتے ہیں۔ جو ایک دوسرے سے فقہ فتویٰ میں کھلا رخنہ اختلاف ثقافت رکھتے ہیں۔ نظری کلامی قدیمی مکاتب اشاعرہ، معتزلہ، حشویہ، صوفیہ، دروز ہیں۔ مالکی، حنبلی، شافعی، اہل قرآن، پرویزی، عثمانی، اہل حدیث، سلفی، رافضی، ناصبی، خارجی، جن کا ہم حصہ ہیں خود احناف کے مختلف فرقے ہیں۔ شیعہ حضرات تو اہل سنت کے نزدیک پرانے ہمیشہ سے قابل نفرت مورد کفر رہے ہیں۔ جبکہ بریلوی دیوبندی بھی ایک دوسرے کو مشرک کافر کہتے اور لکھتے ہیں اگر یہ لوگ احمدیوں مرزائیوں کو کافر کہیں تو کوئی ملال نہیں ہے اور ان کے مرزائی کافر کافر کے واویلا سے کیا ہم خود کو کافر مان لیں گے؟ یہ فرقے جو ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں ہمیں کافر قرار دے کر کل شیعہ، بریلوی حضرات کو بھی کافر کہیں گے اور پاکستان میں مولوی صاحبان کے ہاتھوں باہمی کفر سازی کا ایسا شعلہ بھڑکے گا جس کی بدولت یہ ملک بھسم ہو کر ناکام ریاست کہلائے گا۔ ہم مرزائی حضرات اس ملک کے حامی ہیں اور ہمارے رہنما مرزا بشیر الدین محمود نے قیام پاکستان میں احمدی جماعت کو ساتھ لیکر پاکستان بنوایا جبکہ جماعت اسلامی جمعیت علمائے اسلام ہند

احرار پارٹی، خصوصاً دیو بندی اکابرین جن میں علامہ حسین احمد مدنی، عطاء اللہ شاہ بخاری اور علامہ مودودی پاکستان کے مخالف تھے اور شیعہ حضرات کے مجتہدین لکھنو بھی ہند کی تقسیم کے مخالف تھے، یہ مخالف گروہ ہم احمدیوں پر الزام لگاتے ہیں کہ ہم مخالفین پاکستان تھے یہ سب کچھ احمدی حضرات سے تعصب ہے۔ جبکہ ہم بھی وہی عقائد، عبادات کرتے ہیں جو جمہور مسلمین حنفی حضرات عقائد رکھتے ہیں وہ عقائد جو حنفی حضرات مانتے ہیں اہل حدیث حضرات اس کے دشمن منکر ہیں ابن تیمیہ صاحب کسی شیعہ سنی بریلوی کو مسلمان ماننے کے لئے کبھی فراخ دل ثابت نہ ہوا۔ دین اسلام کو قومیت قرار دینے والے سنی شیعہ آپس میں تاریخی اعتبار سے باہم برسر جنگ رہے ہیں۔ اب ہمارے خلاف متحد نظر آتے ہیں کل آپس میں پھر مشق کفر سازی کریں گے۔ اسلام ملۃ واحدۃ کا نعرہ لگانے والے عربی عجمی کی تقسیم میں باہم ریزہ ریزہ ہیں اور کوئی عجمی مسلمان کسی عرب ملک میں نہ شہریت لے سکتا ہے نہ جائیداد و زمین خرید سکتا ہے۔ عرب دنیا اس قدر متعصب ہے کہ وہ امام مالک کی فقہ کو مانتے ہیں اور ہاتھ کھول کر نماز پڑھتے ہیں متحدہ امارات کی تمام ریاستیں مالکی فقہ کی پیروکار ہیں مصر و شام امام شافعی کے ماننے والے ہیں سعودیہ سلفی عربوں سے بھرا ہوا ہے۔ افریقی عربوں میں امام احمد بن حنبل کے مقلد ہیں۔ یہ سب عرب خود کو عالی اعلیٰ نسل سمجھتے ہیں اور فقط عرب آئمہ فقہ کی جامد تقلید کرتے ہیں امام اعظم ابو حنیفہ چونکہ عجمی ہیں لہٰذا عرب آپ کی تقلید میں کھلا تعصب رکھتے ہیں۔ یہی حال عجمی ممالک کا ہے۔ ترکیہ، افغانستان، ہند پاکستان میں امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل کا کوئی مقلد نہ ہے فقط امام ابو حنیفہ کے مقلد ہیں۔ ہم مرزائی احمدی بھی عجمی ہونے کی بناء پر امام کعبہ کے نزدیک مردود ہیں حالانکہ ہم لوگ بھی اللہ رسول قیامت کے عقیدہ رکھتے ہیں۔ عبادات احکامات میں فقہ حنفی کو متاع ایمان مانتے ہیں اور ہم سے بلاوجہ تعصب کر کے ہمیں کافر کہا جا رہا ہے اور ہمارا آزادی رائے کا حق مارا جا رہا ہے؟ اور ہمیں مدینہ کعبہ جانے سے روکنے کی کوششیں ہو رہی ہیں جو ہمارے ساتھ ناانصافی ہے۔

قول خطیب = آج کے مدعیان علم سے عرض ہے کہ ان فقہی، نظری، مکتبی، کلامی، مسلکی اختلافات اور اہل اسلام کے تاریخی قومی جدال کی روشنی میں حق و حقیقت کی پہچان کر کے مرزائی لیڈر مرزا ناصر احمد، احمدی کے سوالات کا مثبت انداز سے حلی جواب دینا...... اور حق رسول اعظم ﷺ عقیدہ ختم نبوت کو ثابت کرنا کتنا مشکل جانگسل کام ہے۔ آج کے پڑھے لکھے ذمہ دار علمائے کرام اپنے اپنے مہد علمیہ میں بیٹھ کر ان کلامی تاریخی فقہی، نظری سوالات کے وافی جوابات لکھنے کی سعی سعید کریں جس سے دشمن کجا ہم خود سنی شیعہ اہل حدیث بھی مطمئن ہو جائیں۔ آج کے سنی شیعہ علمائے کرام آنکھیں کھولیں اپنے گرد و پیش کا بغور مطالعہ فرمائیں اور سوچ کر فیصلہ کریں کہ میڈیا کی اس جدید دنیا میں ہم کہاں کھڑے ہیں اور مرزائی احمدی کفر کا علم کی روشنی میں کس برجستہ انداز سے مقابلہ کر سکتے ہیں کیا ہم سنی شیعہ اہل حدیث ایک دوسرے کو کافر کہہ کر مرزائیوں احمدیوں رشدی مزاج خالصیوں کا

مقابلہ کر سکتے ہیں یا ایک دوسرے کے اسلامی تشخص کو مان کر ایک دوسرے کو برداشت کر کے باہم متحد ہو کر ایک دوسرے علمی استدلالی خزانہ سے استفادہ [illegible] سے مقابلہ کر سکتے ہیں؟ مالکم کیف تحکمون۔

"نحن فی انتظا راجابتکم مع السلام" مجھے امید ہے کہ آج کے ذمہ دار علمائے کرام ان سوالات کے [illegible] جوابات تلاش کریں گے۔ [illegible] 1974ء اگست میں جواب جرح اعتراضات احمدیہ میں علامہ غلام غوث ہزاروی، علامہ شاہ احمد نورانی اور علامہ محمد اسماعیل، علامہ عبدالستار نیازی نے جو جوابات دیے تھے وہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہیں۔

"الزاهبين الاولين فی علمهم وسیرتهم لنابصائر"

بزرگ سنی شیعہ علماء اور اکابرین ملت درد دین رکھنے والے سیاسی زعماء ممبران اسمبلی نے مرزائی احمدی قضیہ کے تصفیہ کیلئے دو سال سعی سعید کی آخر کار 1974ء اگست میں دو سو ممبران اسمبلی میں سے ایک سو پچاس کے قریب اراکین اسمبلی اس مسئلہ کی شرعی حیثیت کا درک کرنے کے بعد فیصلہ کن مرحلے میں پہنچے۔ مرحوم بھٹو صاحب فیوڈل کلاس سے تعلق رکھنے کے باوجود اِسلام پسند اور اِسلامی ثقافت کلچر کے دلدادہ تھے۔ علامہ مفتی محمود، علامہ مفتی جعفر حسین، علامہ شاہ احمد، علامہ عبدالستار نیازی، علامہ شورش کاشمیری، علامہ مفتی زین العابدین، علامہ غلام غوث ہزاروی، علامہ محمد عبداللہ اہل حدیث، علامہ ظفر احمد انصاری، علامہ محمد اسماعیل مناظر شیعہ، السید مظفر علی شمسی، نواب مظفر علی خان قزلباش نے دو درجن سے زائد ممبران اسمبلی کے ساتھ علامہ کوثر نیازی کے ذریعے ٹائم لیکر بھٹو صاحب اسپیکر اسمبلی اور وزیر قانون کو قائل کیا۔ سنی شیعہ علماء کے فقید المثال اتحاد کی بدولت یہ حساس مسئلہ قومی اسمبلی میں پیش ہوا اور پانچ سیشن کی متفقہ کارروائی کے بعد منطقی انجام کو پہنچا۔ عالمی رائے عامہ کو مطمئن کرنے کیلئے بھٹو صاحب نے بڑے کھلے جمہوری انداز میں بلا لومۃ لائم بے خوف ہو کر تحریری تقریری علمی مباحث کروائے جہاں سنی شیعہ علماء نے دلائل اور شرعی موقف پیش کیا وہاں مرزائی احمدی حضرات کو مکمل آزادی رائے کے کوائف کے مطابق تقریری تحریری انداز سے احمدی موقف پیش کرنے کا موقع دیا گیا بعض تنگ نظر دوسرے درجے کے مولویوں نے جلوس نکالے اور جذباتی ہو کر اعتراضات بھی کیے لیکن بھٹو صاحب اور علامہ مفتی محمود مرحوم نے اسمبلی کی اس کھلی کارروائی پر اطمینان کا اظہار کیا۔ بقیہ کچھ باتیں ہیں جن کو میں سیاسی مصلحت کے عنوان میں پیش کرنے سے معذور ہوں۔ کیونکہ 1974ء میں بھی یہ پیارا وطن پاکستان استعمار کے دباؤ میں تھا اور آج اکیسویں صدی میں بھی اسی دباؤ کا شکار ہے قومی وطنی مفاد میں اسمبلی کارروائی کے ہر متفقہ عمل کو ہر جگہ بیان کرنا خلاف عقل وبصیرت ہے۔ جس سے قومی حلقے اور ذمہ دار علماء مجھ سے زیادہ واقف ہیں۔ کلموا الناس علیٰ قدر عقولهم۔

بہر جز جن سنی شیعہ اہل حدیث بزرگ علماء نے سر جوڑ کر باہم متحد ہو کر یہ مسئلہ حل کروایا وہ دین اسلام، رسول اعظم کے ناموس ختم نبوت کے محافظ ہونے کے ساتھ، مسلم اتحاد کے داعی اور وطن عزیز کے حقیقی خیر خواہ مثبت سوچ و کردار کے حامل لوگ تھے۔ اللہ ان کو کروٹ کروٹ راحت عطا فرمائے۔ (آمین)

جواب جرح کے دیباچہ میں اٹھائے گئے مرزا ناصر کے سوالات کا مختصر جواب دیتے ہوئے علامہ مفتی محمود اور علامہ محمد اسماعیل، علامہ شاہ احمد نورانی، علامہ عبدالستار نیازی نے یہ متفقہ جواب ریکارڈ کرایا یہاں خلاصہ درج کیا جاتا ہے، تفصیل جلد دوئم میں ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا ناصر احمد مرزائی نے جو کچھ سوالیہ انداز میں ذکر کیا ہے۔ یہ سنی شیعہ کا کلامی تاریخی نظری ورثہ ہے اور یہ اختلافات ہر الہامی ادیان مذاہب میں پائے جاتے ہیں یورپی دنیا اور کیمونسٹ روسی دنیا میں بھی عیسائیت، سوشلزم کی تعبیر میں بھی یہ اختلاف نظری تاریخی موجود ہے۔ جس سے کوئی صاحب بصیرت عالم اور ذمہ دار اہل وطن انکار نہیں کر سکتا۔ یہ اختلاف نظر فطری ہے جو ہر قوم ملک میں موجود چلا آ رہا ہے۔ یہ خلاف عقل ہے کہ ہر آدمی صرف ایک رائے کو حرف آخر سمجھ لے اور اپنے فطری وظیفہ سے ہٹ کر سعود ترقی فکر کو چھوڑ کر یاس و جمود کا شکار ہو جائے جیسے مرزائی حضرات تلاش ہدایت کے سفر سے منہ موڑ کر فقط قادیان کے مرزا کے گرد گرے پڑے انداز میں آنکھیں بند کر کے فقط خود کو حق سمجھتے ہیں اور بقیہ پورے ادیان مذاہب انسانیت کو گمراہ کہتے ہیں۔

ہمارے اختلافات مسلکی کو جس بازاری زبان کے ساتھ مرزا ناصر احمد نے پیش کیا ہے، سنی شیعہ اہل حدیث میں فروعی فقہی اختلافات کے باوجود ایسا سوقیانہ بازاری انداز ہرگز نہیں ہے۔ سنی شیعہ اہل حدیث اسی طرح تمسک اِسلام میں معتبر ہیں جیسے رسول و آل رسول اور رسول و اصحاب رسول ہیں۔ مرزا قادیانی ہمارے اختلاف کی فکر چھوڑ دے سنی شیعہ عہد رسالت اور عہد خلفاء راشدین سے متواتر آ رہے ہیں اور قیامت تک اسلام و رسول اسلام سے کلمہ، محبت، شریعت اسلامی کے حوالے سے انشاء اللہ باقی رہیں گے۔ اگر ابوبکر، عمر، عثمان و علی اکٹھے جی سکتے ہیں ہم سنی شیعہ بھی لڑتے رستے اکٹھے جی لیں گے۔ کیونکہ ہمارا باپ ایک ہے وہ ہے محمد رسول اللہ جو خاتم النبیین ہے۔ آپ نے ہمارے آقا کو رسول مان کر ختم نبوت کا انکار کر کے سنی شیعہ اہل حدیث اہل اسلام سے علیحدہ راستہ اپنایا ہے اور ہمارے دل کو دکھایا ہے، تمام اہل اسلام کو بلا دلیل کافر بے دین لکھا ہے مرزا کی نبوت کو منوانے اور ہمیں مرزا کے انکار پر کافر ثابت کرنے کے لئے آپ کو عقلی سمعی فائق دلائل دینے ہوں گے۔ آپ کی ان

چوپڑی باتوں سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ آپ نے ہدایت کے عنوان میں دین نبی بدل لیا ہے۔ جوارتداد دین ہے جس کا جواب اگلے آخری سیشن میں آپ کے بذمہ ہے۔ باقی رہی آپ کی یہ بات کہ کتابی حوالہ جات کے تحت سنی شیعہ اہل حدیث ایک دوسرے کو کافر سمجھتے ہیں؟ یہ آپ کا زعم باطل ہے۔

تو اس زعم کا جواب بڑا سادہ ہے مکہ مدینہ سے لیکر عراق نجف، مصر سے لیکر لبنان، شام ایران قم سے لیکر تاشقند، دیوبند سے لیکر بریلی شریف اور حوزہ لکھنو سے لیکر انڈونیشیا اور افریقہ سے لیکر طرابلس تک کسی ایک مفتی، مجتہد، ذمہ دار عالم مرجع دینی کا فتویٰ دکھاؤ کہ انہوں نے مرزائیوں کے سوا ادلہ شرعیہ کی روشنی میں متفق فتویٰ دیا ہو کہ سنی شیعہ اہل حدیث دیوبندی بریلوی ایک دوسرے کو کافر مانتے اور لکھتے ہیں اور کسی مسلم ملک کے آئین میں کسی سنی شیعہ اہل حدیث کو کافر ڈکلیئر کیا گیا ہو؟ ایران عراق شیعہ ملک ہیں وہاں کسی نے کسی سنی مستند فرقہ، فقہی مکتب کو کافر مانا یا لکھا ہو؟ یا مصر جامعہ الازہر مدینہ یونیورسٹی کے کسی اعلیٰ ذمہ دار مفتی نے فتویٰ دیا ہو کہ سلفی اہل حدیث مسلمان ہیں اور سنی شیعہ دیوبندی بریلوی کافر ہیں؟ آپ ایسا اجماعی حکم فتویٰ قیامت تک نہیں لا سکتے ہاں البتہ دوسرے تیسرے درجے کے کم علم غیر ذمہ دار مدعیان علم جو ہر سنی شیعہ اہل حدیث فرقہ میں پائے جاتے ہیں وہ اپنی روٹی روزی سستی شہرت کے لئے ایسی طفلانہ حرکتیں کرتے رہتے ہیں جن سے سب ذمہ دار علماء مفتی مجتہدین نالاں ہیں۔ یہی کم علم تنگ دل فرقہ پرست مولوی جو سنی شیعہ علم کلام سے عدم واقفیت کی بدولت ادلہ شریعہ سنی شیعہ سے ہٹ کر فقط کتب فریقین سے کتابی تاریخی حوالہ جات، غیر مستند روایات کا رطب و یابس اچھال کر فرقہ واریت پھیلاتے ہیں اگر ان کتابی روایاتی مواد کو ایشو بنا کر کفر سازی کی جائے تو پھر بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ اصول کافی بحار الانوار جلاء العیون کو پڑھ کر کوئی سنی شیعہ اہل حدیث مسلمان کہلانے کے قابل نہ رہے ۔حالانکہ مرزا ناصر احمد صاحب آپ کو معلوم نہیں ہے سنی شیعہ اہل حدیث اعلیٰ تعلیم یافتہ مفتی، عالم مرجع مجتہد کو معلوم ہے کہ مسلمات خصم کے تحت وہی کتابی حوالہ جات مستند مانے جائیں گے جو ادلہ شرعیہ کے معیار کو پورا کریں گے۔ باقی ساری روایات کو دیوار پر مار دیا جائے گا ناصر صاحب کیونکہ آپ انگریز سرکار کے پروردہ ہیں لہٰذا آپ کو کیا پتہ کہ ہم سنی شیعہ یقینیات میں کن روایات پر طمانیت کے ساتھ بھروسہ کرتے ہیں اور فروعات وفضائل مناقب میں کس معیار کی روایات کو سند قرار دیتے ہیں۔لہٰذا مرزا قادیان کے خلفیہ صاحب

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو، جو سطحی مولوی صاحبان فرقہ واریت کا سمبل بنے ہوئے ہیں۔ ان حضرات کو کیا پتہ کہ محترم اسلاف اور متقدمین علماء اسلام نے کتنے مصائب جھیل کر ہندو سکھ پارسیوں اور انگریزوں کے مظالم برداشت کر کے جانوں کی قربانی دے کر برصغیر میں اسلام کو پھیلایا ہے۔ یہ تنگ نظر مدعیان علم کسی غیر مسلم کو مسلمان بنانے میں ہمیشہ سے قاصر رہے ہیں لیکن کلمہ گو

مسلمانوں میں کفر تلاش کرنے میں طاق ماہر ہیں۔ان بدنصیب مولویوں اوران کے حواریوں سے عالم اسلام کے جید ذمہ دار علمائے کرام اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔حتی کہ مفتی محمود، مفتی جعفر حسین یا علامہ محمد اسماعیل مناظر اسلام کیا خادم حرمین شریفین اور امام کعبہ تک ان سے نالاں ہیں اور فتویٰ دے چکے ہیں یہ تنگ نظر مدعیان علم عصر حاضر میں اسلام کی خدمت کی بجائے دشمنان اسلام کے خیرخواہ خادم ہیں۔اسلام اور اہل اسلام کے لئے مصیبت ہیں جن سے پڑھے لکھے ذمہ دار علماء اور اسلام اور وطن پاکستان سے محبت کرنے والے علماء دور ہیں ہم ذمہ دار علماء کبھی بھی فرقہ واریت آگ کو اپنے جیتے جی نہ بھڑکنے دیں گے، ہاں مگر استعمار خردو بزرگ نے کوئی فتنہ نہ کھڑا کردیا؟ تاہم ہم ملک کو فرقہ واریت سے بچانے کی حتی المقدور کوشش کریں گے۔

اس وضاحت کے بعد 1974ء اگست کے آخری عشرہ میں مرزا قادیان کے خلیفہ مرزا ناصر احمد اپنے مرکز ربوہ سے اسلام آباد آ کر اپنی عربی دان ایم۔اے پاس مناظر ٹیم جو علوم قدیم وجدید کے ماہر ہونے کی مدعی تھی عربی، فارسی انگریزی زبان فرفر بولتی تھی مرزا ناصر احمد کی سربراہی میں مسئلہ ختم نبوت پر جرح جواب جرح میں درج ذیل اشکالات وسوالات پیش کیئے تو علماء حضرات کجا ممبران اسمبلی سمیت پوری قومی اسمبلی پر سناٹا چھا گیا۔علامہ شاہ احمد نورانی ------ بندہ محقق بشیر احمد خطیب انصاری کے سوا کوئی مولانا صاحب ان کے ساتھ انگریزی میں جواب دینے کے لئے تیار نہ ہوا۔بزرگ علماء، علامہ مفتی محمود، علامہ غلام غوث ہزاروی، علامہ عبدالحق اکوڑہ خٹک، علامہ محمد اسماعیل مناظرہ شیعہ، علامہ مفتی جعفر حسین لکھنوی، علامہ شاہ احمد نورانی کتب حدیث و تفاسیر سے حوالہ جات پیش کرتے تھے اور ہم ان کا انگریزی ترجمہ کرکے فارن کے احمدیوں کو جواب دیتے تھے تاہم علمائے اسلام کے مطالبہ پر وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب اور اسپیکر اسمبلی نے عقیدہ ختم نبوت کے موضوع میں مرزا ناصر احمدی کو پابند کیا اور معلل ثانی نامزد کیا گیا اور سنی شیعہ علماء مدعی موضوع، معلل اول بنے۔پہلی نشست کی بحث ومناظر میں مرزائی ٹیم کے مقابلہ علامہ مفتی محمود علامہ غلام غوث ہزاروی، علامہ کوثر نیازی پیش ہوئے اس نشست کی بحث کے نتیجے میں مرزا ناصر نے کہا یہ علماء حضرات سیاسی ہیں طاق مناظر نہیں ہیں لہٰذا احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے صاحب مطالعہ مستحضر محاضرات کرنے والے سنی شیعہ ماہر علماء لائیں جو ہمارے اشکالات وسوالات کو ادلہ شریعہ کی روشنی میں کلامی انداز سے حل کرکے وافی جواب دیں ورنہ ہم اپنے موقف پر سچے ہیں۔سنی شیعہ اہل حدیث عوام اوران کے علماء کے کافر کافر کہنے سے شور مچانے سے ہم ہرگز کافر نہیں ہیں اور نہ ہی ہم گھبرانے والے ہیں کیونکہ اس وقت کی مہذب دنیا ہمارے ساتھ ہے۔مرزائیوں کے اس مطالبے پر علامہ شورش کاشمیری نے تمام مکاتب فکر کے علماء سے کہا آپ چار علماء علامہ شاہ احمد نورانی، علامہ عبدالستار نیازی، مناظر شیعہ علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی اور بندہ شورش کاشمیری کو مرزائی ٹیم اوران کے لیڈر مرزا ناصر احمدی سے بحث کے لئے نامزد کریں۔انشاء

اللہ فیصلہ کن بحث ہوگی اور معاونین میں علامہ محمد اسماعیل کے دونوں تلامذہ علامہ آغا عبدالحسن مبین سرحدی اور شیخ محقق خطیب حوالہ جات اور دلائل کی سمری لکھنے بیان کرنے کے لئے کافی مفید ثابت ہوں گے۔ کیونکہ یہ دونوں حضرات عربی انگریزی سے واقف ہیں، ہمارا چشم دید مشاہدہ ہے کہ مناظرہ شیعہ علامہ محمد اسماعیل کے محاضرات در عقیدہ ختم نبوت' دلائل قاہرہ کے سامنے آدھ گھنٹہ بعد مرزائی مناظر ٹیم اور ان کا بڑا مرزا ناصر احمد بودے بونے' چھوٹے' چھوٹے نظر آنے لگ گئے اور فقط اپنے سوالات و اشکالات کو بار بار تقدیم تاخیر کر کے پیش کرتے رہے۔ جبکہ اہل اسلام کے دعویٰ ختم نبوت پر نقض بالمثل نہ کر سکے۔ اس پر شیعہ مناظر علامہ محمد اسماعیل نے فرمایا۔ مرزا ناصر صاحب میں سیاسی مولوی نہیں کہنہ مشق مناظر ہوں بحث و مناظرہ میری پہلی مشق نہیں کہ اس میں لوچ اور بودہ پن ہو میری پوری زندگی مناظرے کرتے گزری ہے۔ میں معلل اول ہوں تم معلل ثانی ہو' میرے دعویٰ عقیدہ ختم نبوت پر اشکال سوال کافی نہیں ہے۔ اعتراض کے مقدمات' دلائل' اوسط الدلائل' مقاطع بدیہات و نظری سے گزر کر میرے دعویٰ پر علم بحث مناظرہ کے مسلمہ قواعد کی روشنی میں قول نقل غیر کرتے ہوئے منع نقض معارضہ پیش کرو۔ چبل بن کر چبلیں نہ مارو' تم کہتے ہو ختم نبوت عقیدت کا مسئلہ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ فقط عقیدت احترام کا مسئلہ نہیں کفر و اسلام کی شناخت اور عقیدہ و ایمان بالرسول کا مسئلہ ہے اور اعتقادی یقینیات کے حصول میں اصول دین و مذہب ہوتا ہے جیسے حضرت آدم نبی کا صفی اللہ ہونا' نوح کا نجی اللہ ہونا حضرت موسیٰ کا کلیم اللہ ہونا' حضرت ابراہیم کا خلیل ہونا' حضرت اسماعیل کا ذبیح اللہ ہونا' عیسیٰ ابن مریم کا روح اللہ ہونا ان کی رسالت و نبوت کا لازمہ و خاصہ تھا جس کے مانے بغیر ان کا امتیاز پہچان نبوت ناممکن ہے بالکل اسی طرح حضورؐ کو فقط عقیدت کی حد تک خاتم النبیین نہیں ماننا بلکہ ختم نبوت کا تاجدار ماننا لانبی بعدی کا یقین رکھنا

لازمہ شریعت اسلام ہے اور یہ عقیدہ اصول اسلام سے ہے نہ کہ عقیدت۔ مرزا ناصر صاحب اگر آپ کو علم کلام کی روشنی میں دعویٰ' مدعی' معلل اول' مدعی علیہ معلل ثانی دلیل' اوساط الدلائل' مقاطع الدلائل' موضوع' قول نقل غیر' سند' دلیل منفک' دلیل غیر منفک' نقل روایت معنی درایت' موضوع' بحث کی تعریف مع جنس و فصل آپ کو معلوم ہوتی تو میرے سامنے۔

بوگس دلائل پیش نہ کرتے آپ کو تو یہ بھی پتہ نہیں کہ مدح و قدح کیا ہوتی ہے؟ یقینیات کی بحث میں کن کتابوں اور کس معیار کی اسنادی روایات کو پیش کیا جاتا ہے آپ کی فنون عربیہ سے ناواقفیت جہالت کو دیکھ کر شیعہ مناظر کو خوب پتہ چل گیا ہے کہ آپ لوگ صرف ٹوپی پینٹ کوٹ پہننے والے انگریزی بولنے والے ماڈرن بابو لوگ ہیں۔ جن کے ظرف علم دلیل سے خالی ہیں۔ آپ تو تقریری تحریری بحث کے قوائد سے بھی بے علم ہیں آپ میرے ساتھ مناظرہ مجادلہ کیا کریں گے؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم کو خلیل اللہ موسیٰ کو کلیم اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو روح اللہ ماننا ان کی نبوت کی پہچان امتیاز ہے

اسی طرح سید الانبیاء کو خاتم النبیین ماننا' آپ کی پہچان اور امتیاز ہے۔اس دعویٰ کے ثابت کرنے کیلئے ناموس سید الانبیاء عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے علم معقول و منقول کی روشنی میں ایک سو سے زیادہ عقلی سمعی دلائل رکھتا ہوں۔ہم سنی شیعہ نظری تاریخی اختلافات رکھتے ہیں جو صدیوں سے کھلی کتاب اور روز روشن کی طرح واضح ہیں لیکن اصولی نظریات اعتقادات اسلام میں ایک سا دینی کلامی موقف رکھتے ہیں۔دونوں عظیم فرقوں کے ادلہ شرعیہ سے عقیدہ ختم نبوت کو قرآنی اجماعی نصی متواتر عقیدہ ثابت کر سکتے ہیں۔ختم نبوت ہمارا ایسا مضبوط دینی موقف موضوع ہے جس پر نصوص قرآنیہ کے ساتھ احادیث متواترہ اور اخبارات ثقہ مع سطر و صفحہ طبع و سنہ اسم مولف کے پیش کر سکتے ہیں۔ہمارے عظیم استاد محترم نے جو دلائل قاہرہ دربارہ ختم نبوت پیش کئے کچھ کا تذکرہ میں نے اس جلد میں کیا ہے بقیہ دلائل اور مرزائی سوالات کے وہ ناطق جوابات جو مبلغ اعظم نے مرزائی مناظر ٹیم کے سامنے حق کا نمائندہ بن کر پیش کئے جلد دوئم میں شرح وبسط کے ساتھ پیش کروں گا انشاء اللہ زندگی باقی رہی تو طالب دعا ہوں مجاہد تحریک ختم نبوت مناظر شیعہ استاد محترم علامہ محمد اسماعیل کے محاضرات کو سن کر سب سنی شیعہ علمائے کرام اللہ اکبر' یا علیؑ ولی اللہ' یا محمدؐ رسول اللہ خاتم النبیین یا رسول اللہ کے ورد کرنے لگ گئے تھے۔ان تمام تر دلائل قاہرہ کا انگریزی زبان میں ترجمہ کر کے وزیر قانون جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اور موقر سید گردیزی فیملی کے عظیم چشم و چراغ مشہور پارلیمنٹرین جناب السید عباس حسین گردیزی نے ممبران قومی اسمبلی کے سامنے پڑھا پیش کیا' ان دلائل کو سن کر پڑھ کر قومی اسمبلی کے تمام موقر معزز ممبران اسمبلی نے ہاتھ اٹھا کر مرزائیوں' احمدیوں کو کافر قرار دیا۔

''مرزائی سوالات مع اشکالات''

(1)......ختم نبوت عقیدہ اسلام نہیں فقط عقیدت رسول عربی کی حد تک ایک روایتی مسئلہ ہے جس کا ماننا ضروری نہیں؟

(2)......عقیدہ ختم نبوت اگر اصول دین ہوتا تو بزرگ اسلاف صحابہ کرام' تبع تابعین متقدمین علماء حضرات خصوصاً علمائے علم کلام سنہ و شیعہ اس مسئلہ کو دین اسلام کے اصول و فروع میں ضرور ذکر کرتے؟؟

(3)......ام المومنین جناب حضرت عائشہ بنت ابی بکر جن کو سنی شیعہ اہل حدیث کیا' مرزائی احمدی بھی تسلیم سلام احترام کرتے ہیں وہ ہرگز ہرگز نہ فرماتیں کہ حضرت محمد عربی کے بعد مبشر بروز مبلغ نبی آ سکتے ہیں۔ملاحظہ ہو آپ سے مروی روایات از کتب سنہ میں جناب عائشہؓ نے حضورؐ کو خاتم النبیین کہنے کا حکم دیا ہے لیکن لا نبی بعدی کہنے سے منع فرمایا ہے حوالہ ملاحظہ ہوں۔عن عائشہ رضی اللہ عنہا' قولو اخاتم النبیین ولا تقولو الا نبی بعدی' کتاب درمنشور جلد نمبر ۵ ص ۲۰۴ تکملہ مجمع البحار ص ۸۵ جناب عائشہ

نے فرمایا محمد رسول اللہ کو خاتم النبیین کہو لا نبی بعدی نہ کہو۔

(4)...... خلیفہ راشد حضرت عمر ابن خطاب سے جب اسلام کی بنیادوں بارے سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا نبی الاسلام علی خمسۃ اسلام پانچ بنیادوں پر ہے۔ عقیدہ معرفت اور اطاعت توحید' نبوت' قیامت عقائد ہیں۔ فرعات میں عبادت احکامات معاملات وغیرہ عقائد میں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے عقیدہ ختم نبوت کا ذکر تک نہیں کیا۔ لہذا ختم نبوت روایت عقیدت ہے۔ عقیدہ اصول دین نہیں ہے؟

(5)...... عقیدہ ختم نبوت اصول اسلام ہوتا اور نبوت حضرت محمد عربی پر ختم ہوتی' تو اہل سنت مقلد غیر مقلد آئمہ جمعہ جماعت ہر جمعہ کے خطبہ میں حضرت عمر ابن خطاب کو بطور امیدوار نبوت ہر گز پیش نہ فرماتے' اور یہ حوالہ حدیث تواتر کے ساتھ خطبہ میں ہر ہفتے نہ پڑھتے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ابن خطاب ہوتا' جب بقول علمائے روزگار نبوت کا دروازہ قیامت تک بند ہے تو کسی صحابی رسول خلیفہ راشد کو بطور امیدوار نبوت کے ہر جمعہ کو پیش کرنا چہ معنی دارد؟ کیا یہ دروغ گورا حافظ بناشد والا معاملہ تو نہیں ہے؟ ایک جگہ نبوت پر ختم نبوت کا قفل تالا لگایا جا رہا ہے؟ دوسری جگہ ختم نبوت کا تالا تڑوا کر حضرت عمر کو امیدوار نبوت بنایا جا رہا ہے۔ یہ اطلاق علی المواد و دلیل نہیں ہے کہ حضورؐ کے بعد نبوت جاری ہے۔ اور حضرت عمرؓ یا اس شان کے لوگ نبی ہو سکتے ہیں مدلل جواب مطلوب ہے۔؟

(6)...... ہم مرزائی احمدی کیا تمام دیوبندی' اہل حدیث' سلفی اہل قرآن عثمانی بند بھائی حضرت معاویہ بن سفیان کا احترام کرتے ہیں؟ انہیں کاتب وحی: جانتے ہیں انہوں نے خلیفہ راشد حضرت علی سے جنگیں بھی کی ہیں پھر بھی ہم تمام احمدی مرزائی حنفی حضرات کے نزدیک صحابی رسول ہونے پر آپ محترم ہیں۔ حضرت امیر معاویہ شام میں اقتدار پانے کے بعد اس امر کو پسند فرماتے تھے کہ شام میں رہنے والے کلمہ گو مسلمان تمام شامی عرب مجھے خلیفہ اموی کی بجائے رسول اللہ کہیں۔ ملاحظہ ہو مستند کتاب تاریخ البدایہ والنہایہ کا یہ حوالہ جس سے انکار چمکتے سورج کا انکار ہے۔ حضرت امیر معاویہ صاحب مدعی رسول ہو کر امام سنہ خلیفہ امت ہو سکتا ہے۔ تو آخر ہمارے نبی مرزا قادیان نے کونسا کفر کیا ہے کہ اس نے مبلغ نبی بننے کا دعویٰ کر دیا تو حضرت معاویہ کو ماننے والے حنفی بھائیوں نے سر پر آسمان اٹھا لیا کہ مرزا اور اس کے خیر خواہ کافر ہیں؟ اس دوغلے پن کی منطق بتائی جائے ابن سفیان معاویہ خود کو رسول کہلائے تو خال المومنین بنے' ہم مرزا کو ہادی نبی بروز کہیں تو کھلے کافر جن کا بائیکاٹ کیا جا رہا حضرت معاویہ بن سفیان اپنے عہد حکومت میں اپنے لئے رسول کہلانے کو محبوب رکھتے تھے حوالہ ملاحظہ ہو۔

البدایہ والنہایہ جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۶۴۵ مولفہ لابن کثیر دمشقی باب ترجمہ معاویہ و ذکر شی عن ایامہ و دولتہ۔

وذكر ابن جرير ان عمرو بن العاص قدم فى وفد اهل مصر الى معاوية فقال لهم فى الطريق اذا دخلتم على معاوية فلا تسلموا عليه بالخلافة فانه لايحب ذلك فلما دخل وقال انى لاظن عمرا قد تقدم اليهم فى شىء فلما ادخلوهم عليه وقد ءهانواهم جعل احدهم اذا دخل يقول السلام عليك يا رسول الله فلما نهض عمرو من عنده قبعكم الله نهيتكم عن ان تسلموا عليه الخلافة فتسلم عليه بالنبوة.

كتاب الاخبار الموفقيات
تاليف: الزبير بن بكار (ت ٢٥٦ هـ)

ثم كتب في آخر الكتاب بيتين لعفّان بن شرحبيل التميمي:

أحببتُ أهل الشام من بين الملا ... وبكيتُ من أسفٍ على عثمان
أرضاً مقدّسة وقوماً منهمُ ... أهل اليقين وتابعو الفرقان

● ٣٧٥ - وروى الزبير بن بكار في (الموفقيات)[1]: قال المطرف بن المغيرة بن شعبة:

دخلتُ مع أبي على معاوية، فكان أبي يأتيه فيتحدّث معه، ثم ينصرف إليّ فيذكر معاوية وعقله، ويعجب بما يرى منه، إذ جاء ذات ليلة فأمسك عن العشاء، ورأيته مغتمًّا فانتظرته ساعةً، وظننت أنه لأمرٍ حدث فينا فقلت: ما لي أراك مغتمًّا منذُ الليلة؟ فقال: يا بنيّ، جئت من أكفر الناس وأخبثهم. قلت: وما ذاك؟ قال: قلت له وقد خلوتُ به: إنكَ قد بلغتَ سنًّا يا أمير المؤمنين، فلو أظهرت عدلاً، وبسطت خيراً فإنك قد كبرت، ولو نظرت إلى إخوتك من بني هاشم، فوصلتَ أرحامهم، فوالله ما عندهم اليوم شيء تخافه، وإنّ ذلك مما يبقى لك ذكره وثوابه؟ فقال: هيهات هيهات! أيّ ذكر أرجو بقاءه! ملك أخو تيم فعدل وفعل ما فعل، فما عدا أن هلك، حتى هلك ذكره إلاّ أن يقول قائل: أبو بكر. ثم ملك أخو عديّ، فاجتهد وشمّر عشر سنين، فما عدا أن هلك حتى هلك ذكره، إلاّ أن يقول قائل: عمر.

وإنّ ابن أبي كبشة ليُصاح به كلَّ يوم خمس مرات (أشهد أنّ محمداً رسول الله)

فأيّ عمل يبقىٰ؟ وأيّ ذكر يدوم بعد هذا لا أباً لك؟ لا والله إلاّ دفناً دفناً.

● ٣٧٦ ـ وروى الزبير بن بكار في (الموفقيات) قال[٢]:

لما بايع بشير بن سعد أبا بكر، وازدحم الناس على أبي بكر فبايعوه، مرّ أبو سفيان بن حرب بالبيت الذي فيه عليّ بن أبي طالب ـ عليه السلام ـ فوقف وأنشد:

بني هاشم لا تطمعوا الناس فيكمُ ولا سيّما تيم بن مرّة أو عديّ

فما الأمرُ إلا فيكمُ وإليكمُ وليس لها إلاّ أبو حسنٍ عليّ

مالكم كيف تحكمون ـ قول ابن سفیان اموی معاویہ اب یزید باب ترجمہ معاویہ وذکر شیء من ایامہ ودولتہ' حوالہ از البدایہ والنہایہ لابن کثیر دمشقی شامی جلد نمبر ۵ صفحہ نمبر ۶۴۵ =

(7)...... مرزائیوں احمدیوں کے بقول چونکہ جمہور مسلمین کے تمام فرق اور مکاتب فکر نے اپنے ایمان مجمل' ایمان' مفصل' اصول اسلام' فروع دین اور کلمہ کی چھ اقسام میں کسی مقام پر بھی اشارۃ عقیدہ ختم نبوت کا نہ کبھی تذکرہ کیا ہے اور نہ ہی ختم نبوت کو عقیدہ کی حیثیت سے رکن اسلام کے پیش کیا ہے نہ اب کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم مرزائی احمدی حضرات' کلمہ اصول عقائد' فروعات' فقہی مکتب میں فقہ حنفی کے مقلد اور تقلید جامد کے قائل ہو کر حنفیوں جیسے سنی مسلمان ہیں لہذا ہمارے اسلامی تشخص پر متعصب حضرات کی قیل قال بے معنی ہے؟ جواب مطلوب ہے۔

(8)...... اگر عقیدہ ختم نبوت مثل توحید' نبوت' قیامت کے اعتقاد کا اسلامی بنیادی مسئلہ ہے تو متقدم اسلاف اصحابہ کرام' تبع تابعین علمائے علم کلام اور فقہائے سنہ نے اعتقاد' اعمال' معرفت واطاعت اسلام میں تا حال اس عقیدہ کا تذکرہ کیوں نہ کیا ہے؟ عقیدہ ختم نبوت کا عقائد سنہ میں تا حال ذکر کیوں متروک ہے؟؟؟؟ جواب مطلوب ہے۔

(9)...... عقیدہ ختم نبوت کی روایات ـ۔ کتب اہل سنت میں ملتی ہیں لیکن درایتاً اس مسئلہ کو قصر ایمان واسلام کا ستون ہرگز بیان نہیں کیا گیا۔ آخر ـ۔ اس کی وجہ بتائی جائے؟؟

(10)...... یہ کیا وجہ ہے کہ اہل سنت کے تمام فرق گروہ حج فارم' نکاح فارم' میں تحریری حد تک عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ لیکن اپنے اعتقاد' کلمہ میں برملا انداز سے عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ نہیں کرتے؟ اس کی وجہ بتائی جائے جواب مع دلیل دیا جائے؟؟

---

(١) شرح نهج البلاغة ٢/١٧٦.

(٢) شرح نهج البلاغة ٢/٢٧١.

(11)...... اہل سنت کی طرح شیعہ حضرات بھی اپنے کلمہ' اذان' اقامت' تشہد میں ختم نبوت کا ذکر کرنے کی بجائے' ولایت علی کا ذکر کرتے ہیں یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟؟ جواب مطلوب ہے؟؟

(12)...... کیا شیعہ حضرات علیؓ کی ولایت کو نبوت کا بدل مانتے ہیں۔ اس کی وضاحت مطلوب ہے؟؟

(13)...... اہل سنت کے تمام فرق ہماری طرح فقہائے اربعہ کے مقلد ہو کر حنفی' شافعی' مالکی حنبلی کہلاتے ہیں۔ جب یہ فرق غیر معصوم خاطی بشر محض عادی لوگوں کی جامد تقلید کر کے مسلمان ہو سکتے ہیں تو ہم احمدی مرزائی حضرات اپنے ہم وطن مرزا صاحب کو امام مصلح' مجدد دین مان کر ان کی جامد تقلید اتباع کر کے کیوں مسلمان نہیں کہلا سکتے؟ جواب مطلوب ہے؟

(14)...... اہل سنت مقلد غیر مقلد حضرات کس منہ سے عقیدہ ختم نبوت کی بات کرتے ہیں جبکہ ان سب کے ہاں عقیدہ ختم نبوت کا ان کے اصول فروغ میں کوئی تذکرہ تک نہیں ہے نہ ختم نبوت کا کوئی اسٹاپ اسٹیشن ہے تو یہ حضرات ہمارے سامنے ختم نبوت کی ٹرین کیونکر چلا سکتے ہیں۔ جن کا ہر مسلک گروہ مطلقاً عقیدہ ختم نبوت کے ذکر سے خالی ظرف رکھتا ہے۔ جس میں نہ صدائے ختم نبوت ہے نہ ایمان ختم نبوت؟؟ جواب مطلوب ہے؟

(15)...... اگر اہل سنت کے امام غیر معصوم ہو کر فتویٰ دے سکتے ہیں اور ان کی جامد تقلید فقہ اسلامی ہو سکتی ہے تو پھر ہمارا مرزا غلام احمد قادیانی قدس سرہ بشر ہو کر امام مہدی معود کیوں نہیں ہو سکتا؟؟ (ابوسفیان کا بیٹا معاویہ اپنے عہد ملوکیت میں خود کو رسول کہلواتا تھا اور اس کے اموی اسے رسول اللہ کہہ کر سلام آداب بجالاتے تھے دیکھو تاریخ ابن کثیر) معاویہ اور اس کے ماننے والے مسلمان اور ہم احمدی کافر یہ کیوں ہے؟ جواب مطلوب ہے؟

(16)...... اگر بنی امیہ سے معاویہ بن سفیان اصحابہ رسول کی موجودگی میں نبی رسول ہونے کی خواہش ادعیٰ کر کے مسلمان مانا جا سکتا ہے تو پھر ہمارے مرزا صاحب مدعی نبوت' ادعیٰ مسیح معود ہو کر کیوں مسلمان نہیں رہ سکتا؟؟؟ جواب مطلوب ہے؟

(17)...... فقہ حنفی کا بانی حضرت علامہ ملا علی قاری سید الانبیاء کے بعد موئید نبی کے آنے کا فتویٰ دے (تو وہ مسلمان ہے اور اگر ہم اس کے قول کے تحت مرزا اقدس کو بروز مبلغ نبی مانیں کہیں تو کافر مالکم کیف تحکمون) علامہ قاسم نانوتوی نے بھی ہماری تائید کی ہے؟ تو وہ مسلمان مانا جا سکتا ہے۔ اگر ہم بروزی نبی موئید اسلام حضرت غلام احمد قادیان کو مانیں تو کیونکر مسلمان نہیں رہ سکتے جبکہ ہم بھی فقہ حنفی کے مقلد اور جامد تقلید کے قائل ہیں؟؟ جواب مطلوب ہے؟

(18)...... یہ دوہرا معیار اور امتیازی عمل اہل سنت علماء کس عقلی و سمعی دلیل کی بنیاد پر اپنائے ہوئے ہیں۔

(19)...... مرزا قادیان دعویٰ نبوت کرے تو کافر۔ اگر یہی دعویٰ نبی امیہ سے یزید کے والد صاحب کریں تو وہ پکے مسلمان محترم اور خال المومنین بنیں۔ " مالکم کیف تحکمون"

(20)......بنی امیہ سے یزید بن معاویہ مطلقاً 'نزول وحی' آمد جبرائیل اور قرآن کا انکار کرے تو وہ جمہور مسلمانوں کا چھٹا خلیفہ مانا جائے اور ہم مرزائی احمدی حضرات وحی قرآن نبوت محمدؐ کو تسلیم کریں تو چٹے کافر۔ آخر اس کی دلیل کیوں بیان نہیں کی جاتی؟؟

(21)......انبیاء ورسل آسکتے ہیں جس پر یہ آیت قرآن شاہد ہے۔ سورہ اعراف آیت نمبر ۳۵۔ یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی۔ اے بنی آدم اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول آئیں اور تم پر میری آیات بیان کریں۔ لہٰذا نص قرآن سے ثابت ہوا کہ جب تک بنی آدم ہے اس وقت تک آیات الٰہی لیکر رسول آتے رہیں گے۔ اگر رسالت ونبوت کا انقطاع مان لیا جائے تو پھر یہ آیت قرآن بے معنی عبث ہو جائے گی؟ پہلے آبادی کم تھی نبی آتے رہے جب آبادی زیادہ ہے اور فواحش عام ہیں تو ضرورت نبی کے ہوتے ہوئے آخری نبی رسول کیوں نہ آئیں۔ یہ آیت مرزائی موقف کی سچائی کی سند ہے۔ جواب مطلوب ہے؟

(22)......ملائکہ اور عام لوگوں سے اللہ ہر دور میں برگزیدہ رسول پیغام الٰہی دینے والے بھیجتا رہتا ہے۔ یہ اللہ کی سنت ہے اور اللہ کی سنت کبھی نہیں بدلتی' ولن تجد لسنة الله تبديلاً۔ (القرآن) ملاحظہ ہو آیت قرآن۔ الله يصطفى من الملائكة رسلاً ومن الناس۔ سورہ حج آیت نمبر ۷۵۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرشتوں اور لوگوں میں پیغام پہنچانے والوں کو چن لیتا ہے اس آیت مجیدہ سے بخوبی واضح ہوا کہ نبوت ورسالت بدستور جاری ہے کیونکہ آیت میں صیغہ یصطفی ہے جو مضارع کا صیغہ ہے۔ جو اپنے حلقہ میں حال ومستقبل کو احاطہ کئے ہوئے ہے۔ اس آیت نے احمدی حضرات کی تائید کر دی کہ نبوت رسالت ختم نہیں ہے۔ بلکہ اللہ جل شانہ متواتر مسلسل انسانوں فرشتوں میں سے پیغام الٰہی دینے والوں کو چنتا رہتا ہے؟ ہمارے عہد میں مرزا قادیان اس آیت کے مصداق ہیں۔

(23)......مرزائی اعتراض یہ ہے کہ جناب عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ محمد عربی خاتم النبیین ہیں لیکن حضور کے بعد لا نبی بعدی نہ کہیں۔ کیونکہ لا نبی بعدی کا مفہوم یہ ہے کہ میرے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہوگا۔ جیسا کہ بعض متقدم علماء کی تشریح سے ظاہر ہے۔ اگر لا نبی بعدی میں عام نفی مراد ہوتی تو حضرت محمد عربی حضرت عیسیٰ کی آمد کی خبر نہ دیتے؟؟ عیسیٰؑ کا آنا دلیل ہے کہ نبوت باقی ہے۔

(24)...... آیت خاتم النبیین کا معنی ہے کہ حضرت محمدؐ صاحب شریعت نبیوں کو ختم کرنے والے کے ہیں۔ نبیوں کو نہیں، اس اِشکال کا مکمل جواب مطلوب ہے؟

یہ دو درجن سوالات مع اشکالات فقط مرزا ناصر احمدی نے نہ صرف اسمبلی کارروائی میں علماء اور ممبران اسمبلی کے سامنے پیش کئے تھے بلکہ اب بھی تمام مرزائی مبلغ یہ اعتراضات مع اشکالات۔۔۔ مباحث میں بڑی شدومد کے ساتھ پیش کرتے رہتے ہیں۔ جن کا حلی جواب تمام سنی شیعہ اہل دیو بند۔ بریلوی اہل حدیث اہل قرآن علماء حضرات کو بہر جز دینا ہوگا۔ ورنہ منکرین ختم نبوت کا نظری مقابلہ ناممکن ہوگا۔ متقدم علماء نے ان سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔ انشاء اللہ آئندہ جلد میں ذکر کریں گے۔ یہ سوالات مرزائی انٹرنیٹ، ڈش اور ویب پر بھی پڑھے جاسکتے ہیں۔ تاہم مرزائی سوالات کے جوابات کا خلاصہ حاضر ہے۔

تاریخ الطبری

تاریخ الأمم والملوك

لأبي جعفر محمد بن جرير الطبري

٢٢٤ - ٣١٠ هجرية

المجلد الخامس

من سنة ١٩١ للهجرة لغاية السنة ٣٠٢ للهجرة

دار الكتب العلمية

بيروت۔ لبنان

والقضية والشهادات عند السلطان، إلا ان يُسألوا عن شهادة إن كانت عندهم، ويمنع القُصّاص من القعود على الطرقات، وعملت بذلك نسخ قرئت بالجانبين بمدينة السلام في الأرباع والمحالّ والأسواق، فقرئت يوم الأربعاء لستّ بقين من جمادى الأولى من هذه السنة، ثم مُنع يوم الجمعة لأربع بقين منها القصّاص من القعود في الجامعين، ومُنع أهل الحلق في الفتيا أو غيرهم من القعود في المسجدين، ومُنع الباعة من القعود في رحابهما.

وفي جمادى الآخرة نودي في المسجد الجامع بنهي الناس عن الاجتماع على قاصّ أو غيره، ومنع القصاص وأهل الحلق من القعود.

وفي يوم الحادي عشر - وذلك يوم الجمعة - نُودي في الجامعين بأنّ الذمة بريئة ممن اجتمع من الناس على مناظرة أو جدل، وأن من فعل ذلك أحلّ بنفسه الضرب، وتقدم إلى الشرّاب والذين يسقون الماء في الجامعين ألا يترحّموا على معاوية، ولا يذكروه بخير.

وتحدّث الناس أن الكتاب الذي أمر المعتضد بإنشائه بلعن معاوية يقرأ بعد صلاة الجمعة على المنبر، فلما صلى الناس الجمعة بادروا إلى المقصورة ليسمعوا قراءة الكتاب فلم يُقرأ.

فذُكر أن المعتضد أمر بإخراج الكتاب الذي كان المأمون أمر بإنشائه بلعْن معاوية، فأخرج له من الدّيوان، فأخِذ من جوامعه نسخة هذا الكتاب، وذكر أنها نسخة الكتاب الذي أنشىء للمعتضد بالله:

بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد لله العليّ العظيم، الحليم الحكيم، العزيز الرحيم، المنفرد بالوحدانية، الباهر بقدرته، الخالق بمشيئته وحكمته؛ الذي يعلم سوابقَ الصدور، وضمائر القلوب، لا يخفى عليه خافيةٌ، ولا يعْزُبُ عنه مثقال ذرّة في السموات العُلا، ولا في الأرضين السفلى؛ قد أحاط بكل شيء علماً، وأحصى كلّ شيء عدداً، وضرب لكل شيء أمداً، وهو العليم الخبير. والحمد لله الذي برأ خلقه لعبادته، وخلق عباده لمعرفته، على سابق علمه في طاعة مطيعهم، وماضي أمره في عصيان عاصيهم؛ فبيّن لهم ما يأتون وما يتّقون، ونهج لهم سبل النجاة، وحذّرهم مسالك الهَلَكة، وظاهَر عليهم الحجّة، وقدّم إليهم المعذرة، واختار لهم دينه الذي ارتضى لهم، وأكرمهم به، وجعل المعتصمين بحبله والمتمسكين بعُروته أولياءه وأهلَ طاعته، والعاندين عنه والمخالفين له أعداءه وأهلَ معصيته؛ ليهلك مَنْ هَلَكَ عن بينة، ويحيَا مَن حيّ عن بيِّنة، وإن الله لسميعٌ عليم. والحمد لله الذي اصطفى محمداً رسوله من جميع بريّته، واختاره لرسالته، وابتعثه بالهدى والدّين المرتضى إلى عباده أجمعين، وأنزل عليه الكتاب المبين المستبين، وتأذّن له بالنصر والتمكين، وأيده بالعزّ والبرهان المتين، فاهتدى به مَن اهتدى، واستنقذ به مَن استجاب له من العمى، وأضلّ من أدبر وتولّى، حتى أظهر الله أمرَه، وأعزّ نصرَه، وقهر مَنْ خالفه، وأنجز له وعده، وختم به رسله، وقبضه مؤدّياً لأمره، مبلغاً لرسالته، ناصحاً لأمته، مرضيًّا مهتدياً إلى أكرم مآب المنقلبين، وأعلى منازل أنبيائه المرسلين، وعباده الفائزين؛ فصلى الله عليه أفضلَ صلاة وأتمّها، وأجلّها وأعظمَها، وأزكاها وأطهرها؛ وعلى آله الطيبين.

والحمدُ لله الذي جعل أمير المؤمنين وسلفه الرّاشدين المهتدين ورثةَ خاتم النبيين وسيّد المرسلين والقائمين بالدّين، والمقوّمين لعباده المؤمنين، والمستحفَظين ودائع الحكمة، ومواريث النبوة، والمستخلَفين في الأمة، والمنصورين بالعزّ والمنعة، والتأييد والغلبة؛ حتى يظهر الله دينَه على الدّين كله ولو كره المشركون.

وقد انتهى إلى أمير المؤمنين ما عليه جماعةٌ من العامة من شُبْهة قد دخلتهم في أديانهم، وفسادٍ قد لحِقهم في

معتقدهم ، وعصبية قد غلبت عليها أهواؤهم ، ونطقت بها ألسنتهم ، على غير معرفة ولا روية ، وقلدوا فيها قادة الضلالة بلا بيّنة ولا بصيرة ، وخالفوا السنن المتبعة ، إلى الأهواء المبتدعة ، قال قال الله عزّ وجلّ : ﴿وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾(١)، خروجاً عن الجماعة ، ومسارعة إلى الفتنة وإيثاراً للفرقة ، وتشتيتاً للكلمة وإظهاراً لموالاة مَنْ قطع الله عنه الموالاة ، وبتَر منه العصمة ، وأخرجه من الملة ، وأوجب عليه اللعنة ، وتعظيماً لمن صغّر الله حقه ، وأوهن أمره ، وأضعف ركنه ، من بني أمية الشجرة الملعونة ، ومخالفةً لمن استنقذهم الله به من الهلكة ، وأسبغ عليهم به النّعمة ؛ من أهل بيت البركة والرحمة ، قال الله عزّ وجلّ : ﴿يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ﴾(٢). فأعظم أميرُ المؤمنين ما انتهى إليه من ذلك ، ورأى في ترك إنكاره حَرجاً عليه في الدين ، وفساداً لمن قلّده الله أمره من المسلمين ، وإهمالاً لما أوجبه الله عليه من تقويم المخالفين وتبصير الجاهلين ، وإقامة الحجة على الشاكّين ، وبسْط اليد على العاندين .

وأمير المؤمنين يرجع إليكم معشر الناس بأنّ الله عزّ وجلّ لمّا ابتعث محمداً بدينه ، وأمره أن يصدَع بأمره ، بدأ بأهله وعشيرته ، فدعاهم إلى ربه ، وأنذرهم وبشّرهم ، ونصحَ لهم وأرشدهم ، فكان مَن استجاب له وصدّق قولَه واتّبع أمره نفرٌ يسير من بني أبيه ، من بين مؤمنٍ بما أتى به من ربّه ، وبين ناصر له وإن لم يتّبع دينَه ؛ إعزازاً له ، وإشفاقاً عليه لماضي علم الله فيمن اختار منهم ، ونفذت مشيئتُه فيما يستودعه إياه من خلافته وإرْث نبيّه ؛ فمؤمنهم مجاهد بنُصرته وحميّته ، يدفعون مَن نابذَه ، وينهرون مَنْ عارَه وعانده ، ويتوثّقون له ممن كانفه وعاضده ، ويبايعون له مَنْ سمح بنصرته ، ويتجسّسون له أخبار أعدائه ، ويكيدون له بظهر الغيب كما يكيدون له برأى العين ؛ حتى بلغ المدى ، وحان وقت الاهتداء ، فدخلوا في دين الله وطاعته وتصديق رسوله ، والإيمان به ، بأثبت بصيرة ، وأحسن هدى ورغبة ، فجعلهم الله أهل بيتِ الرّحمة ، وأهل بيت الدين ـ أذهب عنهم الرّجس وطهرهم تطهيراً ـ ومعدن الحكمة ، وورثة النبوّة وموضع الخلافة ، وأوجب لهم الفضيلة ، وألزم العباد لهم الطاعة .

وكان ممن عانده ونابذه ، وكذّبه وحاربه من عشيرته ، العددُ الأكثر ، والسواد الأعظمُ ؛ يتلقّونه بالتكذيب والتثريب ، ويقصدونه بالأذيّة والتخويف ، ويبادونه بالعداوة ، وينصبون له المحاربة ، ويصدّون عنه مَنْ قصده ، وينالون بالتعذيب مَن اتّبعه . وأشدُّهم في ذلك عداوةً وأعظمهم له مخالفة ، وأوّلهم في كلّ حرب ومناصَبة ، لا يُرفع على الإسلام رايةٌ إلا كان صاحبها وقائدها ورئيسَها ، في كلّ مواطن الحرب ، من بدر وأُحُد والخندق والفتح . . . أبو سفيان بن حَرْب وأشياعه من بني أمية ، الملعونين في كتاب الله ، ثم الملعونين على لسان رسول الله في عِدّة مواطن ، وعدّة مواضع ، لماضي علم الله فيهم وفي أمرهم ، ونفاقهم وكفر أحلامهم ؛ فحارب مجاهداً ، ودافع مكابداً ، وأقام منابذاً حتى قهره السيف ، وعلا أمر الله وهم كارهون ؛ فتقوّل بالإسلام غير منطوٍ عليه ، وأسرَّ الكفر غير مقلع عنه ، فعرفه بذلك رسول الله ﷺ والمسلمون ، وميّز له المؤلفة قلوبُهم ، فقبله وولده على علم منه ؛ فممّا لعنهم الله به على لسان نبيّه ﷺ ، وأنزل به كتاباً قوله : ﴿وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ وَنُخَوِّفُهُمْ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا﴾(١). ولا اختلاف بين أحد أنه أراد بها بني أمية .

---

(١) سورة القصص ٥٠ .

(٢) سورة آل عمران ٧٤ .

(٣) سورة الإسراء ٦٠ .

ومنه قول الرسول عليه السلام وقد رآه مقبلاً على حمار ومعاوية يقود به ويزيد ابنه يسوق به: «لعن الله القائد والرّاكب والسائق». ومنه ما يرويه الرّواة من قوله: يا بني عبد مناف تلقّفوها تلقف الكرة، فما هناك جنة ولا نار. وهذا كفر صُراح يلحقه به اللعنة من الله كما لحقت ﴿الذين كفروا من بني إسرائيل عَلَى لِسَانِ داوُدَ وَعِيسى بن مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وكَانوا يَعْتَدون﴾[1]. ومنه مايروون من وقوفه على ثنيّة أحُد بعد ذهاب بصره، وقوله لقائده: هاهنا ذببْنا محمداً وأصحابه. ومنه الرؤيا التي رآها النبي ﷺ فوجَم لها، فما رُئي ضاحكاً بعدها، فأنزل الله: ﴿وما جعلنا الرؤيا التي أريْناك إلا فتنة للناس﴾[2]؛ فذكروا أنه رأى نفراً من بني أمية ينزون على منبره. ومنه طرد رسول الله ﷺ الحكم بن أبي العاص لحكايته إياه، وألحقه الله بدعوة رسوله آيةً باقية حين رآه يتخلّج، فقال له: «كن كما أنت»، فبقيَ على ذلك سائر عمره، إلى ما كان من مروان في افتتاحه أوّل فتنة كانت في الإسلام، واحتقابه لكلّ دم حرام سُفِك فيها أو أريق بعدها.

ومنه ما أنزل الله على نبيه في سورة القدر: ﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلفِ شَهْرٍ﴾[3]، من مُلْك بني أمية. ومنه أن رسول الله ﷺ دعا بمعاوية ليكتب بأمره بين يديه، فدافع بأمره، واعتلّ بطعامه، فقال النبيّ: «لا أشبع اللّهُ بطنه»، فبقي لا يشبع، ويقول: والله ما أترك الطعام شبعاً؛ ولكن إعياء. ومنه أن رسول الله ﷺ قال: «يطلع من هذا الفجّ رجلٌ من أمتي يُحشر على غير ملتي»، فطلع معاوية. ومنه أن رسول الله ﷺ، قال: «إذا رأيتم معاوية على منبري فاقتلوه». ومنه الحديث المرفوع المشهور أنه قال: «إن معاوية في تابوت من نار في أسفل دَرْك منها ينادي: يا حنّان يا منّان، الآن وقد عصيتُ قبلُ وكنتُ من المفسدين.

ومنه انبراؤه بالمحاربة لأفضل المسلمين في الإسلام مكاناً، وأقدمهم إليه سبقاً، وأحسنهم فيه أثراً وذكراً؛ عليّ بن أبي طالب، ينازعه حقه بباطله، ويجاهد أنصاره بضُلّاله وغواته، ويحاول ما لم يزل هو وأبوه يحاولانه، من إطفاء نور الله وجحود دينه، ويأبى الله إلا أن يُتمّ نوره ولو كره المشركون. يستهوي أهلَ الغباوة، ويموّه على أهل الجهالة بمكره وبغيه، الذين قدّم رسول الله ﷺ الخبر عنهما، فقال لعمار: «تقتلك الفئة الباغية تدعوهم إلى الجنة ويدعونك إلى النار»، مؤثراً للعاجلة، كافراً بالآجلة، خارجاً من رِبْقة الإسلام، مستحلاً للدّم الحرام، حتى سفك في فتنته، وعلى سبيل ضلالته ما لا يحصى عددُه من خيار المسلمين الذابّين عن دين الله والناصرين لحقه، مجاهداً لله، مجتهداً في أن يُعصى فلا يُطاع، وتُبطَل أحكامه فلا تُقام، ويُخالَف دينه فلا يُدان. وأن تعلوَ كلمة الضلالة، وترتفع دعوة الباطل؛ وكلمة الله هي العليا، ودينه المنصور، وحكمه المتّبع النافذ، وأمره الغالب، وكيد من حادّه المغلوب الدّاحض؛ حتى احتمل أوزار تلك الحروب وما اتّبعها، وتطوّق تلك الدماء وما سُفك بعدها، وسنّ سنن الفساد التي عليه إثمها وإثم من عمل بها إلى يوم القيامة، وأباح المحارم لمن ارتكبها، ومنع الحقوق أهلَها؛ واغترّه الإملاء، واستدرجه الإمهال، والله له بالمرصاد.

ثم مما أوجب الله له اللعنة، قتلُه مَنْ قتل صبراً من خيار الصحابة والتابعين وأهل الفضل والديانة؛ مثل عمرو بن الحَمِق وحُجْر بن عديّ، فيمن قتل من أمثالهم، في أن تكون له العزّة والملك والغلبة، ولله العزة والملك والقدرة، والله عزّ وجلّ يقول: ﴿وَمَنْ يقتلْ مؤمناً مُتَعَمِّداً فَجَزاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِداً فيها وغَضِبَ الله

---

(١) سورة المائدة ٧٨.

(٢) سورة الإسراء ٦٠.

(٣) سورة القدر ٣.

عَلَيْهِ ولَعَنهُ وأعدّ لَهُ عَذاباً عَظيماً﴾(١).

ومما استحقّ به اللعنة من الله ورسوله ادّعاؤه زيادَ بن سُميّة ، جرأة على الله ؛ والله يقول :﴿ادْعُوهُم لِآبائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ﴾(٢) ورسول الله ﷺ ، يقول : «ملعون مَن ادّعى إلى غير أبيه ، أو انتمى إلى غير مواليه» ، ويقول : «الولد للفِراش وللعاهر الحجَر» ، فخالف حكم الله عز وجل وسنة نبيه ﷺ جهاراً ، وجعل الولد لغير الفراش ، والعاهر لا يضرّه عهرُه ، فأدخل بهذه الدعوة من محارم الله ومحارم رسوله في أمّ حبيبة زوجة النبيّ ﷺ وفي غيرها من سُفور وجوهٍ ما قد حرّمه الله ، وأثبت بها قربى قد باعدها الله ، وأباح بها ما قد حظره الله ، مما لم يدخل على الإسلام خللٌ مثله ، ولم ينل الدين تبديل شبهُه.

ومنه إيثاره بدين الله ، ودعاؤه عباد الله إلى ابنه يزيد المتكبّر الخمّير ، صاحب الدّيوك والفهود والقُرود ، وأخذُه البيعة له على خيار المسلمين بالقَهْر والسطوة والتوعيد والإخافة والتهدّد والرهبة ، وهو يعلم سفَهه ويطّلع على خبثه ورَهقه ، ويعاين سَكَرانه وفجورَه وكفره . فلما تمكن من ما مكّنه منه ، ووطّأه له ، وعصى الله ورسوله فيه ، طَلَب بثأرات المشركين وطوائلهم عند المسلمين ، فأوقع بأهل الحَرّة الوقيعة التي لم يكن في الإسلام أشنعُ منها و لا أفحش ؛ ممّا ارتكب من الصالحين فيها ، وشفى بذلك عَبَد نفسه وغليله ، وظن أن قد انتقم من أولياء الله ، وبلّغ النّوى لأعداء الله ، فقال مجاهراً بكفره ومظهراً لشركه :

ليتَ أشياخي ببدرٍ شهدوا	جزَعَ الخزْرَجِ من وقعِ الأسَلْ
قد قتلنا القَوْم من ساداتكمْ	وعَدَلنا ميْلَ بدر فاعتَدَلْ
فأهَلّوا واستهلّوا فرحاً	ثم قالوا: يا يزيد لا تُسَلْ
لَسْتُ من خندِفَ إن لم أنتقم	من بني أحمدَ ما كان فعلْ
وَلِعَتْ هاشِمُ بالمُلكِ فلا	خبرٌ جاءَ، ولا وحيٌ نزَلْ

هذا هو المروقُ من الدين ، وقول من لا يرجع إلى الله ولا إلى دينه ولا إلى كتابه ولا إلى رسوله ، ولا يؤمن بالله ولا بما جاء من عند الله .

ثم مِنْ أغلظ ما انتهك ، وأعظم ما اخترم سفكُه دم الحسين بن عليّ وابن فاطمة بنت رسول الله ﷺ مع موقعه من رسول الله ﷺ ومكانه منه ومنزلته منَ الدين والفضل ، وشهادة رسول الله ﷺ له ولأخيه بسيادة شباب أهل الجنة ، اجتراءً على الله ، وكفراً بدينه ، وعداوةً لرسوله ، ومجاهدةً لِعترته ، واستهانةً بحرمته ، فكأنما يقتل به وبأهل بيته قوماً من كُفّار أهل الترك والدّيلم ، لا يخاف من الله نقمةً ، ولا يرقب منه سطوة ، فبتر الله عمرَه ، واجتثّ أصله وفرعه ، وسلبه ما تحت يده ، وأعدّ له من عذابه وعقوبته ما استحقّه من الله بمعصيته .

هذا إلى ما كان من بني مَرْوان من تبديل كتاب الله وتعطيل أحكامه ، واتّخاذ مال الله دُولاً بينهم ، وهَدْم بيته ، واستحلال حرامه ، ونصبهم المجانيقَ عليه ، ورميهم إياه بالنيران ، لا يألون له إحراقاً وإخراباً ، ولما حرّم الله منه استباحة وانتهاكاً ، ولمن لجأ إليه قتلاً وتنكيلاً ، ولمن أمّنهُ الله به إخافة وتشريداً ؛ حتى إذا حُقّت عليهم كلمة العذاب ، واستحقّوا من الله الانتقام ، وملؤوا الأرض بالجوْر والعُدْوان ، وعمّوا عباد الله بالظلم

---

(١) سورة النساء ٩٣.

(٢) سورة الأحزاب ٥

والاقتسار، وحلّت عليهم السخطة، ونزلت بهم من الله السَّطْوة، أتاح الله لهم من عِتْرة نبيِّه، وأهل وراثته مَن استخلصهم منهم بخلافته؛ مثل ما أتاح الله من أسلافهم المؤمنين وآبائهم المجاهدين لأوائلهم الكافرين، فسفك الله بهم دماءَهم مرتدّين، كما سفك بآبائهم دماء آباء الكفرة المشركين؛ وقطع الله دابر القوم الظالمين، والحمد لله رب العالمين. ومكن الله المستضعفين، وردَّ الله الحق إلى أهله المستحقين، كما قال جل شأنه: ﴿وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ﴾(١).

واعلموا أيها الناس، أنّ الله عز وجل إنما أمر ليُطاع، ومثّل ليتمثّل، وحكم ليُقبَل، وألزم الأخذ بسنة نبيه ﷺ ليُتَّبع؛ وإن كثيراً ممّن ضلّ فالتوى، وانتقل من أهل الجهالة والسَّفاه ممّن اتخذوا أحبارهم ورهبانهم أرباباً من دون الله؛ وقال الله عزّ وجلّ ﴿فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ﴾(٢).

فانتهوا معاشر الناس عمّا يُسخط الله عليكم، وراجعوا ما يرضيه عنكمُ، وارضوْا من الله بما اختار لكم، والزموا ما أمركم به، وجانبوا ما نهاكم عنه، واتّبعوا الصراط المستقيم، والحجة البيِّنة، والسبل الواضحة، وأهل بيت الرحمة؛ الذين هداكم الله بهم بديئاً، واستنقذكم بهم من الجَوْر والعُدْوان أخيراً، وأصاركم إلى الخفض والأمن والعزّ بدولتهم، وشملكم الصلاح في أديانكم ومعايشكم في أيامهم، والعنوا مَنْ لعنه الله ورسوله، وفارِقوا مَنْ لا تنالون القربة من الله إلا بمفارقته.

اللهم العن أبا سفيان بن حرب، ومعاوية ابنه، ويزيد بن معاوية، ومروان بن الحكم وولده؛ اللهم العن أئمة الكفر، وقادة الضلالة، وأعداء الدين، ومجاهدِي الرسول، ومغيِّري الأحكام، ومبدِّلِي الكتاب، وسفّاكِي الدّم الحرام.

اللهم إنا نتبرّأ إليك من موالاة أعدائك، ومن الإغماض لأهل معصيتك، كما قلتَ: ﴿لَا تَجِدُ قَوْماً يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ﴾(٣).

يا أيّها الناس، اعرفوا الحقّ تعرفوا أهله، وتأمّلوا سبل الضلالة تعرفوا سابلَها، فإنه إنما يبيِّن عن الناس أعمالُهم، ويلحقهم بالضلال والصلاح آباؤهم؛ فلا يأخذكم في الله لومة لائم، ولا يميلنّ بكم عن دين الله استهواء مَنْ يستهويكم وكيدُ مَنْ يكيدكم، وطاعة من تُخرجكم طاعته إلى معصية ربِّكم.

أيها الناس: بنا هداكم الله، ونحن المستحفَظون فيكم أمر الله، ونحن ورثة رسول الله والقائمون بدين الله، فقفوا عندما نقفكم عليه، وانفذوا لما نأمركم به؛ فإنكم ما أطعتم خلفاء الله وأئمة الهدى على سبيل الإيمان والتقوى، وأمير المؤمنين يستعصم الله لكم، ويسأله توفيقكم، ويرغب إلى الله في هدايتكم لرشدكم، وفي حفظ دينه عليكم؛ حتى تلقوه به مستحقين طاعته، مستحقبين لرحمته، والله حسْب أمير المؤمنين فيكم، وعليه توكله، وبالله على ما قلّده من أموركم استعانتُه، ولا حول لأمير المؤمنين ولا قوة إلا بالله والسلام عليكم.

وكتب أبو القاسم عبيدالله بن سلمان في سنة أربع وثمانين ومائتين.

---

(١) سورة القصص ٥.

(٢) سورة التوبة ١٢.

(٣) سورة المجادلة ٢٢.

یزید اُموی منکر وحی قرآن گستاخ رسول قاتل آلِ رسول تھا

لیت اشیاخی ببدر شھدوا جزالخزرج من وقع الاسل،

فاھلوا واستھلوا فرحا ثم قالوا یا یزید لا تشئل

قد قتلنا القوم من ساداتھم وعدلناہ ببدر فاعتدل

لعبت بنی ھاشم بالملك فلا خبر جاء ولا وحی نزل

لست من خندف ان لم انتقم من بنی احمد ما کان

یزید نے کہا کاش، میرے قبیلے کے بدر میں مارے گئے بزرگ آج موجود ہوتے تو وہ دیکھتے قبیلہ خزرج کی فریاد کو، واہ مجھے کہتے کہ یزید تیرے ہاتھ شل نہ ہوں، اُن کے بزرگوں نے ہمارے بزرگوں کو قتل کیا۔ آج میں نے جنگ بدر میں مارے جانے والے بزرگوں کا بدلہ لے لیا ہے۔ بنی ہاشم نے حکومت کے لیے کھیل کھیلا تھا۔ آسمان سے نہ کوئی خبر آئی، نہ کوئی وحی نازل ہوئی تھی۔ اگر میں بدلہ نہ لیتا تو میں خندف کے خاندان سے نہ ہوتا۔ (ملاحظہ ہو تاریخ طبری ام الملوک) طبع مصر، لبنان حوالہ گزشتہ صفحہ پر موجود ہے، عربی متن غور سے پڑھیں۔

حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل کی زبانی

خلیفہ مرزا غلام احمد قادیان، مرزا ناصر احمد کے لکھے سوالات کے جوابات کا خلاصہ۔ تفصیل جلد دوم میں دیکھیں۔

حضرت قبلہ مبلغ اعظم مناظر شیعہ نے فرمایا چونکہ یہ سوالات حضرت عائشہ، معاویہ ویزید کے اقوال ودعاوی کو سامنے رکھ کر مرزائی قادیانی احمدی قیادت نے، مرزائی محضرنامے میں پیش کئے ہیں لہٰذا علمائے اہل سنت ہی کومل کر جواب دینا چاہئے جبکہ شیعہ مسلمانوں کی تاریخ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ شیعہ اسلامی مکتب کے نہ علماء ومجتہدین نے کبھی ایسے دعویٰ کئے ہیں نہ آئمہ اہل بیت نے۔ ہم آئمہ معصومین علیہم السلام کے فرامین کے مطابق قولاً عملاً عقیدہ ختم نبوت قائل حامل مومن ہیں۔اور اپنے عقائد اسلامیہ کے گرد ولایت مولا علیؑ کا شرعی حصار رکھتے ہیں۔نص رسولؐ اعظم ہے۔

ولایة علیؑ ابن ابی طالب حصنی فمن دخل فیه امن

علی مولاء کی ولایت رسول اعظم کا قلعہ ہے۔جسکی وجہ سے مجھ محمدؐ رسول اللہ کی نبوت محفوظ ہے۔ ولایت علی کا اقرار کرنے والا اس لئے مومن ہے کہ اس نے عقیدہ ختم نبوت کو مان کر ولایت علیؑ کے قیامت تک جاری ہونے کا اقرار کر کے کذاب مدعیان نبوت کے مفسد فتنوں سے امان پالی ہے اور اعتقاداً عملاً خود کو گمراہی سے بچالیا۔

جب ہم سنی شیعہ مسلمانوں کے نزدیک ولی خدا مولا علیؑ جیسا عظیم انسان نبی نہیں ہوسکتا تو ہم اہل اسلام کسی غیر معصوم کو کیونکر کس دلیل کی بنیاد پر نبی مان سکتے ہیں؟

ہم شیعہ مسلمان اعتقادی اعتبار سے مضبوط قیم اور کھرے مسلمان اور پکے مومن ہیں۔عقائد بارے کسی مصلحت کے قائل نہیں۔جن کو مانتے ہیں ان سے محبت نہیں مودت رکھتے ہیں اور جن کو نہیں مانتے ان سے دوری برأت کرتے ہیں۔یہ ولایت مولا علیؑ کی ہی برکت ہے کہ کلمہ آذان، اقامت، عقائد میں کھلم کھلا ولایت علی کا اقرار کر کے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرے اپنا ایمان ایقان محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ولایت مولا علیؑ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی علمی حلی قرآن دلیل ہے۔مکمل تشریح آگے آرہی ہے۔ "تاھم"

مرزائی محضرنامے میں مرزا ناصر احمد قادیانی کے ہاتھ سے لکھے دو در جن اعتراضات قیام اہل اسلام کو میں نے غور سے

تفحص کر کے پڑھے ہیں۔جن میں تکرار عبارت کے سوا کچھ نہ ہے۔ان سب سوالات کا خلاصہ۔بنیادی طور پر فقط چار سوالات نہیں؟ناقص چار اشکالات ہیں۔جن کا ناطق مسکت جواب تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے عنوان میں حاضر ایوان اسپیشل کمیٹی ہے۔

اشکال اول: مرزائی محضر نامے میں مرزا ناصر احمد قادیانی کا یہ اشکال کہ سنی شیعہ اصول فروع میں عقیدہ ختم نبوت کا تذکرہ نہیں ہے۔جس طرح توحید، نبوت اور قیامت کے عقیدے کا اصول میں ذکر کیا گیا ہے۔جواب مطلوب ہے؟

یا پھر فروعات دین میں نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد کا ذکر کیا گیا ہے ختم نبوت کا نہیں۔

جواب:

یہ سوال اشکال مرزا ناصر احمد قادیانی کی تاریخ علم کلام سے ناواقفیت کی بنیاد وجہ پر ہے۔آپ سب واضح ہو۔اُصول دین، فروع دین کی اصطلاح علمائے متکلمین کی اصطلاح وضعی ہے۔یہ اصطلاح علمائے سنہ وشیعہ نے تفہیم شریعت کے لئے بنائی ہیں۔الہامی قرآنی نصی اصطلاح نہ ہے۔جو اہل علم کو معلوم ہے۔یہ اصطلاحات دور بنی امیہ کی آمرانہ تدلیسی حرکات اور بنی عباس کے خلفاء وسلاطین کی فلسفہ یونان میں اندھی دلچسپی کے ردعمل میں سنی شیعہ متقدم اکابر علماء جید فقہائے عظام نے تفہیم اعتقادی وفقہی مسائل کے لئے قرن درقرن عمیق تحقیق کے بعد وضع کی ہیں۔بطور مثال

جس طرح آج ممبران قومی اسمبلی عصری تقاضوں کے مطابق اتفاق رائے سے مل کر آئین پاکستان کی دفعات شقوں کو مقرر کر کے انکی توضیح وتشریح کرتے ہیں اور ماہرین قانون سے رجوع کرے پاکستانی آئین اور اسکی اسلامی تعزیرات کی تشریح وضاحت کرتے ہیں۔کہ شق نمبر 1 ایک حدود کو بیان کرے گی دفعہ، شق نمبر 2 قانونی ڈھانچے بارے فریم ورک بتاتی ہے۔دفعہ نمبر 4۔صوبوں کے اختیارات بارے ہدایات دیتی ہے۔شق نمبر 5 خارجہ اُمور بارے رہنما اصول بتاتی ہے اور شق دفعہ نمبر 10۔خارجہ امور کو زیر بحث لاتی ہے۔اور شق بارہ میں داخلی امور بارے بحث وقوانین ہیں وغیرہ وغیرہ یا فلاں دفعہ 28 ٹو بی کے تحت صدر کے اختیارات اور صدر کے فرائض بارے قوانین، ضابطوں کو بیان کیا جائے گا۔یا پھر آئین کی فلاں دفعہ میں انتظامی امور وفاق یا عدالتی امور کو حل کیا جائے گا۔اعتقادی، فقہی مسائل بارے علمائے علم کلام اور فقہائے عظام کی تشریحات کا معاملہ بھی بالکل اسی طرح ہے جبکہ

ان نظری اعتقادی، فروعی اصطلاحات کے اصل ماخذات سے مرزا ناصر احمد مرزائی نابلد ہے۔کیونکہ وہ دلیل سے خالی ظنی، قیاسی فکر کا پیروکار ہے جس میں مادی مفادات اور وساس ہیں۔الحادی بھول بھلیاں ہیں الہام ودین نہیں ہے۔دلیل وبرہان نہیں کہ صغریٰ کبریٰ ملا کر نتیجہ قائم کر سکے۔

ہم اہل اسلام سنی شیعہ اہل حدیث مکاتب فکر ظنی قیاسی وساس کی بجائے ادّلہ شرعیہ اسلامیہ کے قائل مومن ہیں اور الہام کے پیروکار ہیں۔ جو ہمارے اصول وفروع دین کا خزانہ عامرہ ہے۔ قرآن ہمارا مرکز ہے۔ جو ہمیں دین اسلام کے اصول فروع بتاتا ہے۔ اور ہمارے تمام نظری، فقہی مسائل کا حل قرآن، قول معصوم، عمل معصوم اور تقریر معصوم میں ہے۔ عقل اور اجماع اعلام اسنادی اتھارٹی ہے۔

تمام اہل اسلام فرق ومکاتب، مسالک اپنے ہر مسئلہ شرعی مذہبی کی بنیاد قرآن مجید۔ قول بنی۔ فعل نبی، اور تقریر نبی سے منصوص کر کے مانتے ہیں۔

1۔ اگر قرآن مجید میں عقیدہ ختم نبوت نہ ہے تو ہم خود یہ عقیدہ نہیں بنا سکتے اور اگر ختم نبوت قرآنی نص میں ہے حدیث رسول تائید کرتی ہے تو انکار نہیں کر سکتے کیونکہ شریعت اسلام کی بنیاد قرآن وسنت ہے۔

عقل سے دین سمجھ سکتے ہیں کوئی از خود نیا دینی مسئلہ گھڑ کر بنا نہیں سکتے۔ اور نہ اجماع کر کے کسی حکم قرآن کو منسوخ کر سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ تداخل اسلام ہوگا جو گمراہی کہلائے گا۔ اگر ہم نصوص قرآن کا انکار کریں گے تو دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مرتد بن جائیں گے۔ بقول شاعر ؎

می گویم مسلمانم بلرزم

کہ دانم مشکلات لا الہ را

لہٰذا جو مسائل یقین وایقان سے متعلق قرآن نے بیان کئے ہیں علمائے علم کلام نے انہیں شمار کیا ہے جیسے ماسلف انبیاء ورسل پر ایمان، ماسلف الہامی کتب پر ایمان انبیاء کے معصوم ہونے پر ایمان۔ قرآن پاک کے کامل آخری کتاب ہونے پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، حشر ونشر پر ایمان، برزخ پر ایمان، موت وحیات پر ایمان، یہ تمام اعتقادات ہمارے ایمان اسلام کا حصہ ہیں۔ جن کو ہم نے کبھی اپنے اصول دین میں برملا کبھی ذکر نہیں کیا۔ نہیں گنوایا لیکن چونکہ قرآن وحدیث رسول نے انکا ذکر کیا ہے لہٰذا یہ ہمارے عقائد اسلامی ہیں اسی طرح

ہمارے علمائے متکلمین نے ظاہر بظاہر عقیدہ ختم نبوت کو اصول دین میں نہیں لکھا۔ تو کیا ہم قرآن وحدیث کے بیان کردہ عقائد۔ جو نص قرآنی سے ثابت ہیں ان کو چھوڑ دیں گے ہر گز نہیں۔ بلکہ ہمیں قرآن پاک کی ہر آیت پر ایمان لانا ہوگا۔ کامل یقین ایقان رکھنا ہوگا۔ ورنہ

یومنون ببعض الکتاب ویکفرون ببعض کے مرتکب ہو کر بے دین ہو جائیں گے۔ اور حریم اسلام سے نکل

جائیں گے۔ جیسے شیطان ابلیس نماز روزہ عبادات احکامات پر عمل کرنے اور توحید، نبوت معاد کا عقیدہ رکھنے کے باوجود انکار حکم خلافت وخلیفہ پر کافر ٹھہرا بالکل اس طرح، مرزا ناصر احمد آپ اور آپکی جماعت احمدیہ مرزائیہ۔ عقیدہ ختم نبوت جو نص قرآنی سے ثابت ہے کیونکہ قرآن قطعی السند اور ظنی الدلالت ہے۔ لہٰذا معنی میں تاویل ہوگی لیکن الفاظ قرآن میں اشکال کفر ہے۔ لہٰذا آیت قرآن جو حکم خدا ہے۔ دائرہ اسلام میں ہوتے ہوئے حکم اسلام کو ہر صورت ماننا ہوگا۔

جو نظریات وعقائد قرآن پاک نے منصوص فرما کر پیش کیے ہیں۔ ان عقائد کا علمائے متکلمین تذکرہ نہ بھی کریں تب بھی وہ متضمن عقائد ہیں۔ جن پر ایمان رکھنا تقاضائے اسلام ہے۔ نظریات کے بعد جو احکامات قرآن نے ذکر کیے ہیں تشریح شارح اسلام کے بعد فروعات کہلائیں گے چاہے علمائے کلام ان کو گنتی میں نہ لائیں۔ یہ سب دستوری آئینی معاملات والا معاملہ ہے۔ اور قابل نزاع نہ ہے۔

دوسرا سوال واشکال:۔ کہ اُم المومنین حضرت عائشہ کا قول ہے کہ حضورؐ کو خاتم النبیین کہو۔ **لا نبی بعدی** نہ کہو۔ اس سوال کا جواب بڑا سادہ آسان ہے۔ ہرگز پریشان ہونے کی ضرورت نہ ہے۔ معاف کرنا۔ حضرت عائشہ بنت ابی بکر نے اپنے اس قول سے ہرگز ہرگز اجرائے نبوت کی بات نہیں کی بلکہ بی بی نے عقیدہ ختم نبوت کو محکم کیا ہے۔ کیونکہ علمائے کلام کو معلوم ہے کہ بعض دفعہ حکم نفی بھی دلیل اثبات ہوتا۔ جیسے کلمہ لا الٰہ ہے۔ یہ نفی دلیل اثبات توحید خداوند متعال ہے۔ اور الا اللہ کی دلیل محض ہے۔ حضرت عائشہ نے حضور کو خاتم النبیین ماننے کے بعد لا نبی بعدی نہ کہنے کی تاویل ایک اور حدیث کو جانتے ہوئے فرمائی ہے۔ یہ تاویل محدود ہے۔ نبوت حضور پر ختم ہے۔ اب نبی جدید نئی شریعت کتاب ہرگز نہ آئے گی۔ ہاں چونکہ فتنہ دجال ملعون کے بعد ظہور امام مہدی آخر الزمان ہوگا۔ اور حضرت امام مہدی کی تصدیق میں دو انبیاء زمین سے نہیں، آسمان سے اتریں گے جو آسمان پر اب بھی زندہ موجود ہیں۔ اور طعام وانعام جنت سے اللہ انکی ضیافت فرما رہا ہے۔ یہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم اور حضرت الیاس علیہم السلام ہیں۔ یہ دو انبیاء زمین پر تشریف لائیں گے نہ نئی کتاب لائیں گے نہ نئی نبوت ورسالت بلکہ شریعت محمد عربی کے پیروکار بن کر قیام اسلام نفاد عدل کے لئے حضرت امام مہدی کے موئید بنیں گے۔ ان دو گواہ نبیوں کی خبر آمد متواتر ہے۔ نص رسول سے ثابت ہے لہٰذا عیسیٰ ابن مریم اور حضرت الیاس موئیدین خلیفہ وامام مہدی ہوں گے نہ کہ نئی شریعت کے مدعی!؟

حضرت عائشہ بنت ابی بکر کی لا نبی بعدی نہ کہنے حکمت فقط اور رفقط عیسیٰ والیاس کی خبر آسمانی ہے۔ لیکن

حضرت مرزا ناصر احمد قادیانی صاحب بی بی عائشہ کے اس قول سے آپ کو مرزا غلام احمد کی نبوت آمد کا جواز

کہاں سے مل گیا؟ جبکہ مرزا قادیان عجمی، ہندی، مغل برادری کا جعلی مدعی نبوت اور انگریز کا نوکر تھا۔ کیا کلرک نوکر بھی نبی ہوتا ہے۔ مالکم کیف تحکمون

ناصر احمد قادیانی صاحب یہ آپکا محض زعم باطل ہے۔ جسکی آپ کے پاس کوئی حلی دلیل نہ ہے۔

آپ کے پاس اگر کوئی عقلی سمعی دلیل ہے۔ تو ایوان بالا کی اسپشل کمیٹی میں صدر کمیٹی کے سامنے پیش کرو۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔

تیسرا اشکال کہ۔ معاویہ، یزید بارے کیا حکم ہے۔

معاویہ مدعی رسالت ہے اور یزید منکر وحی و قرآن ہے مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی نے فرمایا۔

ایوان قومی اسمبلی کے ممبران محترم۔ میری تحقیق سن لیں جو بندہ محمد اسماعیل نے تحفظ عقیدہ ختم نبوت میں کی ہے اور اس تحقیق کو بلا خوف لومۃ لائم ۔ تقریرا تحریرا پیش کر رہا ہوں اور اس تحقیق پر قائم ہوں۔ اور سنی شیعہ اہل اسلام کا معاویہ یزید اموی بارے یہی حقیقی معتدل دینی موقف ہے کہ۔

معاویہ و یزید عند السنہ والشیعہ نہ امام حق ہیں نہ خلفاء راشدین میں شامل ہیں۔ معاویہ طلقاء میں سے ہے اور یزید صحابی بھی نہیں ہے۔

جب سنی شیعہ اہل اسلام ان ہر دو کو نہ خلیفہ راشد مانتے ہیں نہ امام و رہنما تو ان کے افعال و اقوال آپ یا کوئی اور حجت شرعی بنا کر اہل اسلام کے سامنے کیسے پیش کر سکتا ہے؟ جب ان دونوں کا قول، فعل، تقریر ادلہ شرعیہ اسلامیہ کا جزو ہی نہ ہے تو ان کے خرافی دعویٰ پیش کر کے ہماری سمع خراشی کیوں کی جا رہی ہے اور خواہ مخواہ لیت و لعل کر کے اسمبلی کا وقت کیوں ضائع کیا جا رہا ہے؟ ہاں چند نواصب حضرات جو ان احمدیوں قادیانیوں جیسے حاسد متعصب، گستاخ رسول منکرین آئمہ حق ہیں اولیاء کے دشمن ہیں امویوں کے حامی ہیں وہ معاویہ و یزید کے ان دعاوی پر کان دھر سکتے ہیں۔ تو وہی ہی معاویہ و یزید کا دفاع کریں گے مگر عقیدہ ختم نبوت کے قائل اہل اسلام نہیں۔ اور نہ یہ ہماری شرعی ذمہ داری ہے کہ ان کا دفاع کریں۔ جب یہ دونوں دین اسلام کے امام خلیفہ ہی نہیں تو انکی اطاعت کیسی؟ اور انکا دفاع کیسا۔

جمعہ کے خطبہ بارے سوال:۔ اشکال کا ناطق جواب دیتے ہوئے قبلہ مبلغ اعظم نے فرمایا: مرزا ناصر احمد قادیانی صاحب آپ نے تجاہل عارفانہ کرتے ہوئے تاریخی سچ کو چھپایا ہے یہی خطبہ ہر جمعہ کو ہر مرزائی مبلغ بھی پڑھتا ہے لیکن شیعہ

مجتہد عالم امام جمعہ جماعت ہرگز ہرگز نہیں پڑھتا۔ جو پڑھتے ہیں ان سے جواب لیں تاہم تحفظ عقیدہ ختم کے لئے جواب حاضر ہے۔

مرزا ناصر احمد صاحب۔ جمعہ کا اہلسنت خطبہ بنی امیہ اور بنی عباس کے ملوک عضود، خلفاء کی خواہش واصرار پر سنی علماء حضرات نے اجتہاد قیاسی کر کے خطبہ جمعہ میں ترمیم کی اور یہ خطبہ جمعہ پڑھنا شروع کیا ہے۔ جبکہ یہ خطبہ نہ حضور اکرمؐ کے زمانہ میں تھا۔ نہ عہد ابی بکر وعمر کے زمانہ میں علماء حضرات سے پوچھ لو جو ایوان میں تشریف رکھتے ہیں۔ اس میں ایک عربی جملہ ہے۔ جس کا اردو ترجمہ ہے کہ حضور محمد عربی کے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ابن خطاب ہوتا۔

اس عبارت کی ابتداء لفظ (لَوْ) سے ہے جو نحوی لحاظ سے اگر کے معنی میں مستعمل عام ہے۔ اگر کوئی حضورؐ کے بعد نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا، مرزا ناصر احمد قادیانی صاحب۔ آپ کو خطبہ جمعہ کے اس عربی ٹکڑا میں اجرائے نبوت کا کھلا دروازہ کہاں سے نظر آ گیا ہے کہ جواز کی بات کرنے لگ گئے اور اہل اسلام سنی شیعہ کے سامنے بطور حجت پیش کر دیا۔

مرزا ناصر احمد جی۔ عربی روزمرہ محاورہ سے آپ مکمل ناواقف ہیں۔ میں اصل کلامی۔ لغوی حقائق سے پردہ اٹھا دیتا ہوں۔

لفظ (لَوْ) عربی میں تمنی پر بولا جاتا ہے۔ عربی زبان اُم الالسنہ ہے۔ مرزا ناصر احمد قادیانی، عقل کے ناحق لو، عربی زبان سیکھو۔ مہارت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ یہاں لَوْ تمنا کے لئے ہے۔ جو نفی کا معنی پہلے سے اپنے اندر مضمر کئے ہوئے ہیں۔ اور لو حکم نفی کو محکم کرتا ہے۔ اور اثبات حسب حال رہ جاتا ہے۔ جب حضرت عمرؓ نے خود کبھی ایسا دعویٰ ہی نہیں کیا تو تمنی کیسی؟

حضرت عمر ابن خطاب تو خود کو خلیفہ رسول بھی نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ بروایت مسلم شریف جب ان پر موت کا وقت آیا تو صحابہ نے کہا۔ جناب آپ اپنے بعد خلیفہ بنا کر جائیں تو ابن خطاب نے کہا جب رسول اللہ نے ہمیں خلیفہ نہیں بنایا تو میں کیوں خلیفہ بناؤں گا۔ (لم یستخلف رسول اللہ) (حوالہ از صحیح مسلم شریف)

جب حضرت عمر خود کو خلیفہ رسول نہ جانتے تھے تو نبوت کی بات انکی طرف منسوب کرنا حضرت کی توہین ہے تو اگر کسی حاشیہ نشیں اموی خلیفہ نے بطور تعلّی یہ جملہ خطبے میں ڈال ہی دیا ہے تو عقیدہ ختم نبوت پر تو اسکا کوئی اثر نہ ہے۔

یہ قول عامی ہے جو حجت نہ ہے یہ جملہ نص قرآن کا بدل تو نہیں مانا جا سکتا۔ نہ ہی اس سے متواتر حدیث رسولؐ کی تکذیب کی جا سکتی ہے۔

قرآن پاک آج بھی گواہی دے رہا ہے
کہ عقیدہ ختم نبوت قرآنی آیت ہے

(ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین)

محمدؐ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں مگر اللہ کے رسول وخاتم النبیین ہیں یہ واؤ عاطفہ ہے جو رسالت اور ختم نبوت کو فقط حضورؐ کے لئے مخصوص محدود کر رہی ہے۔

مرزا ناصر احمد ذرا آنکھیں کھولو۔

اب جو حضورؐ کو رسول اللہ تو مانے اور خاتم النبیین نہ مانے وہ منکر قرآن اور منکر حکم خدا، منکر مرضی خدا ہوگا۔ منکر منشاء خداوندی ہو کر مثل شیطان کافر مرتد ہوگا۔ راندہ درگاہ خداوندی ہوگا۔

قرآن کی اس آیت مقدسہ کو اراکین قومی اسمبلی پڑھ سمجھ کر مسئلہ عقیدہ ختم نبوت کی دینی شرعی حیثیت اہمیت کو محسوس کریں۔ اور حضورؐ کے مرتبہ دینی کو پہچانیں۔

جو رسول اللہ کی رسالت کو مان کر آپکی رسالت کی بات کرے لیکن آپ کو خاتم النبیین نہ مانے وہ منکر نص قرآنی ہو کر منکر حکم خدا ہو کر عمداً حضور محمد مصطفٰےؐ کے ساتھ مذاق کر رہا ہے عمداً مذاق رسول عربی۔ توہین وگستاخی رسول ہے۔ رسولؐ اعظم کا گستاخ۔ اسلام میں کافر مرتد ہے مستحق عذاب ہے۔ رسول اللہ کو اذیت دینے والا بے دین ہے نہ اس کا روزہ قبول ہے نہ نماز نہ تلاوت قرآن نہ ادعٰی اسلام وایمان۔

باقی رہی مرزا ناصر احمد قادیانی کی یہ بات کہ نہ ہم ختم نبوت کی ٹرین چلنے دیں گے جب ختم نبوت کا اسٹیشن ہی نہ ہے۔ تو مرزا غلام احمد قادیان کے نائب صاحب آنکھیں کھولو۔ ہمارے دلائل کا سگنل غور سے دیکھو کہ

ختم نبوت کی ٹرین مکے، مدینے سے چل کر نجف عراق سے ہوتی ہوئی قم ایران پہنچ کر براستہ تفتان بلوچستان، سندھ کراچی سے ہوتی ہوئی لاہور جنگشن کراس کر کے ربوہ پہنچ چکی ہے۔ آپ نے اس کا ہارن سنا اور ڈر کے اسلام آباد آگئے اب یہ ٹرین تمہارا تعاقب کرتی ہوئی سیدھی راولپنڈی اسلام آباد، قومی اسمبلی آئی ہوئی ہے۔ جس کا گارڈ آپ کے سامنے ہے۔ اب انشاء اللہ منکرین ختم نبوت کو اسلام کے ڈبے سے اتار کر واپس مکے جائے گی۔ اہل سنت اور شیعہ مسلمان اہل اسلام کہلائیں گے۔ اور مرزائی، احمدی غیر مسلم رہیں گے۔ اور ہم سنی شیعہ اہل حدیث اسلام والی ٹرین پر ہمیشہ سوار رہیں گے۔ حج بھی کریں گے مدینہ رسول کی زیارت بھی۔

یہ بلند مرتبہ سنی شیعہ کو ملنا تھا الحمدللہ سو مل گیا۔
ہر مفتری ماکر کے واسطے یہ اسلامی شان وشوکت کہاں

باقی رہی یہ بات کہ مرزا ناصر احمد صاحب آپ نے ہمارے قرآن کی دو آیات پڑھیں۔ دو آیات کا سوالات میں حوالہ دیا ہے۔

کہ نبوت کی ضرورت ہے اور نبی آئیں گے۔ اول تو آپ کو ہمارے سامنے آیات قرآن پڑھنے کا حق نہیں ہے۔ آپ صاحب کتاب سید الآنبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کے دشمن بن کر نئی نبوت، نئے الہام کے مدعی ہیں۔ اور اللہ کے قرآن اور رسولؐ اعظم سے منہ موڑ چکے ہیں۔ اب آپکا قبلہ، مرکز مکہ، مدینہ نجف اشرف نہیں رہا۔ ربوہ قادیان اور برطانیہ ہے۔ ہاں اگر مسلمات خصم کے تحت قرآن جو ہماری ہی حجت حق ہے۔

تو

قرآن ہمارا اور ترجمہ تمہارا۔ یہ اندھیر محمد اسماعیل ہرگز نہ چلنے دے گا۔
کیونکہ یہ امر خلاف عقل و نقل اور قواعد مناظرہ بحث کے خلاف ہے۔
قرآن پاک ہمارا، آیت ہماری ہے ہم پر حجت ہے تو ترجمہ
بھی ہمارے ہی عالم مفتی، مجتہد کا ہوگا۔ تب وہ ہم پر
حجت و دلیل ٹھہرے گا۔ اور یہی نقل قول غیر کا علمی اسلوب ہے۔ فافہم فتدبر۔

مرزا صاحب کا ترجمہ تحریف معنی کے ضمن میں ہے۔ ہم اہل اسلام کے لئے ہرگز ہرگز حجت نہ ہے۔ قابل تسلیم نہ ہے۔ مبلغ اسلام، خادم اسلام محافظ ختم نبوت محمد اسماعیل ابن سلطان علی کا مطالبہ یہ ہے کہ جو ترجمہ مرزائی کرتے ہیں۔ اسکی تائید سند، شاہد کسی اہل اسلام سنی شیعہ مفسر کی زبانی قلماً، لساناً، تحریراً دکھادیں تو ہم مرزائی حضرات کا ترجمہ معنی وہی مان لیں گے۔ جو مرزا ناصر احمد مرزائی کر رہا ہے۔

انشاء اللہ نہ زباں ہلے گی نہ تحریر ہوگی
یہ مرزائی احمدی میرے آزمائے ہوئے ہیں

لاؤ جو ترجمہ مرزا ناصر احمد نے ان آیات قرآن کا کیا ہے۔ اسکی تائید کسی مستند سنی شیعہ مفسر قرآن کی زبانی ثابت کریں، دکھائیں ہمیں کسی جید سنی، شیعہ، اہل حدیث عالم کی تائید؟ **ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین.**

مرزا ناصر احمد۔ سنو، قرآن کلام فصل ہے۔ کلام ھزل نہیں۔ یہ کلام متین ماضی، حال۔ مستقبل جاننے والے علیم وخبیر خدا کا کلام ہے۔

نزول آیت کا پس منظر پس پشت ڈال کر اپنی مرضی کا ظنی قیاسی، خود ساختہ ترجمہ کرنے کی حرکت بند کرو۔ ان آیات مقدسہ کا اپنا پس منظر شان نزول ہے۔ جو الحمدللہ ہر سنی شیعہ، عالم کو معلوم ہے۔ مرزا قادیان اور آپ کو معلوم نہ ہے۔ اگر آپ کو معلوم ہوتا۔ تو تم اپنی مرضی کا ترجمہ تشریح کر کے حق و باطل کو ہرگز باہم نہ ملاتے۔ اور مرتد نہ بنتے۔

ایوان بالا کی اسپیشل کمیٹی کے ممبران اور صدر کمیٹی کے
بار بار مطالبہ کے باوجود۔ ان دو آیات کا ترجمہ تفسیر
مرزا ناصر نہ دکھلا سکا۔ جو اجرائے نبوت کے دعویٰ کو ثابت کر سکے

اس پر مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل نے فرمایا۔ نے فرمایا۔ پس اب حق واضح ہو چکا ہے۔ اب باطل کو تو میدان چھوڑ کر بھاگنا ہی ہے۔ قرآن نے سچ کہا ہے۔ قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً. (القرآن)

ھلموا الی عمل الاسلامی الامثل

زندہ ہے فقط وحدت افکار سے ملت
وحدت ہو فنا جس سے وہ الہام بھی الحاد

جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ مرزا ناصر احمد قادیانی کے مرزائی محضر نامہ برائے قومی اسمبلی پاکستان سیشن اگست 1974ء تا 6 ستمبر 1974ء میں اٹھائے گئے سوالات و اعتراضات مع ظنی اشکالات کے وافی جوابات لکھنا مسلم مکاتب فکر کے سنی شیعہ اہل حدیث اہل علم طبقہ، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور جید علمائے کرام، مفتی مجتہدین حضرات کی شرعی ذمہ داری ہے۔ عصر حاضر کے علمائے کرام سے گزارش ہے کہ آپ بھی فرقہ وارانہ سوچ سے ہٹ کر تحفظ عقیدہ ختم نبوت دفاع اسلام کے لئے مل کر علم معقول و منقول کی روشنی میں، مرزائی حضرات کے سوالات کا جواب لکھیں اور اپنی نادر عملی صلاحیت اور اسلامی حیثیت کا لوہا منوائیں۔

"الحق یعلوا ولا یعلیٰ علیہ"

عقیدہ ختم نبوت پر سنی شیعہ اسلامی شرعی موقف ادلہ شرعیہ اسلامیہ کی روشنی میں مناظر اسلام علامہ محمد اسماعیل کی زبانی

دلائل ختم نبوت :۔قرآن پاک میں واضح طور پر آیا ہے کہ سلسلہ وار ہر دور میں تدریجاً انسانیت کی ہدایت کے لئے مسلسل انبیاء ورسل آتے رہے حتیٰ کہ یہ مقدس مشن حضرت محمدؐ ابن عبداللہ العربی پر تکمیل کو پہنچا تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ پر سلسلہ نبوت کو ہمیشہ کیلئے ختم کر دیا۔ کیونکہ آپ انبیاء کے سردار اور خاتم النبیین تھے۔قرآن کی گواہی ملاحظہ ہو۔

ما کان محمد اباء احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (القرآن)

ترجمہ=محمد مصطفیٰ ﷺ تم مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں ہے لیکن وہ اللہ کا رسول اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والا ہے۔(القرآن)

خاتم' ختم کے لغوی معنی :۔یہ ہیں کہ کسی چیز کو مکمل کرنے کے بعد اسے ختم کر دینا بند کر دینا' منقطع کر دینا۔ لغت عرب کے ان معنوں کی تصدیق' قرآن اور قول معصومؑ سے ثابت ہے۔جس کا تذکرہ آگے رہا ہے۔ختم' خاتم کے معنی نص قرآن۔ ختم اللہ علی قلوبھم علی سمعھم و ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم۔(پارہ نمبر 1 سورہ بقرہ)

کہ اللہ تعالیٰ نے اتمام حجت کے بعد مشرکین وکفار کے دلوں کو مکمل حیثیت سے ہدایت کے حصول کیلئے بند کر دیا ہے منقطع کر دیا ہے ختم کر دیا ہے کہ نہ دلوں میں حق بات پہنچ سکتی ہے نہ کان سماعت کر سکتے ہیں اور ان کی آنکھوں پر پردے پڑ چکے۔دلوں کا حق بات قبول کرنے سے حتمی طور پر بند رکھنا' معنی ختم ہے۔قوت سماعت کے چھن جانے کا مطلب قوت کا حتمی حیثیت سے ختم ہونا (بند ہونا) ہے۔وابصارھم غشاوۃ نظر کیلئے پردے کا استعمال قرآن کا کلام وبیان کے لحاظ سے معجزہ ہونا ثابت ہے۔دل' کان' آنکھ کی مناسبت سے اس کی طاقتوں کو ہمیشہ کیلئے ختم کرنے کے واسطے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

انبیاء ورسل اس لئے آتے ہیں جب نظریہ ومشن میں ترمیم واضافہ کرنا ہو۔لیکن سردار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عہد نبوت تک مشن (دین اسلام) کامل ومکمل ہو گیا۔قرآن کی (نص) موجود ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً۔

کہ آج روز ہم نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور نعمتیں تم پر تمام ہو گئیں۔میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا۔ عقلاً بھی یہ حکمت واضح ہے کہ جب کوئی پراجیکٹ مکمل ہو جائے تو انجینئر کی ضرورت نہیں رہتی یا جب کوئی قصر شاہی مکمل

ہو جائے تو مستری و نقاش اور میٹریل کی ضرورت نہیں رہتی۔ بلکہ کام کے مکمل ہونے پر انجینئر یا مستری اجرت طلب کرتا ہے۔ تو اسے اجرت دے کر کام کے مکمل ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے۔ بالکل اسی طرح حضور اکرم حضرت محمد ابن عبداللہ ﷺ کا فرمان موجود ہے کہ:

میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔ جب تک میرا عہد نبوت نہیں آیا تھا اس وقت تک (محل) قصر نبوت بھی نامکمل تھا اور دین بھی نامکمل تھا۔ اب جب میرا عہد نبوت آچکا تو قصر نبوت بھی مکمل ہو گیا اور دین اسلام بھی مکمل ہو گیا جس سے نہ نئے نبی کی ضرورت رہی اور نہ ہی کسی اور نئے دین کی۔

قرآن حکیم مزید ختم نبوت کی دلیل پیش کرتا ہے

قل لااسئلکم علیه اجرا الاالمودة فی القربی ۔اے میرے پیغمبر میرے حکم سے دین اسلام کے کامل ہونے پر اجرت طلب کر۔ بحکم خدا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اجر رسالت طلب کرنا صاف بتلا رہا ہے کہ نبوت کا کام مکمل ہو چکا ہے اگر مکمل نہ ہوتا تو اللہ رب العزت اجر کیوں طلب کرواتا ساتھ ہی قرآن پاک سے یہ حقیقت واضح و ثابت ہے جناب پیغمبر اسلام کے سوا کسی اور نبی یا رسول نے اجر رسالت و نبوت طلب نہیں کیا بلکہ یہی کہتے رہے۔

ان اجری الی اللّٰه

آخر ماسلف انبیاء و رسل کیوں اجرت طلب کرتے؟ اجر و صلہ تو وہی طلب کر سکتا ہے جس نے کام مکمل کیا ہو۔ جب مشن اسلام مکمل ہی نہ تھا تو اجر کیونکر پاتے؟ پس جب نبی آخر سید الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ دین اسلام کو اپنے عہد میں ہر جہت سے مکمل کیا تو خداوند عزوجل نے اجرت طلب کرنے کا حکم دے دیا۔ جیسا کہ مذکورہ بالا آیت مقدسہ سے ثابت ہے اجر کا اجرت طلب کرنا دین کے کامل ہونے کی قطعی و بدیہی دلیل ہے۔ نتیجتاً ثابت ہوا کہ آپ خاتم النبیین اور دین اسلام کے مکمل کرنے والے ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں حضرت علی علیہ السلام کا فرمان

بابی انت وامی یا رسول اللّٰه لقد انقطع بموتک مالم ینقطع بموت غیرک من النبوة والانباء اخبار السماء (نہج البلاغۃ جلد ۲ صفحہ ۲۵۵ مطبوعہ مصر)

یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ کی موت سے وہ چیز قطع ہو گئی جو آپ کے غیر کی موت سے قطع نہیں ہوئی تھی۔ یعنی نبوت اخبار اور وحی سماوی۔

ختم نبوت بارے حضرت امام جعفرؑ صادق کا فرمان حق ملاحظہ ہو

لقد ختم اللہ بکتابکم الکتب و ختم نبیکم الانبیاء۔

اے امت محمد یہ تمہاری کتاب کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام کتابوں کو ختم کر دیا اور تمہارے نبی کے ساتھ تمام نبیوں کو ختم کر دیا۔

ان اللہ ختم بنبیکم الا نبیاء فلا نبی بعدہ ابدا وختم کتابکم الکتب فلا کتاب بعدہ ابداً۔

فرمایا۔ کہ تحقیق اللہ نے تمہارے نبی (محمد مصطفیٰ ﷺ) کے ساتھ سلسلہ نبوت ختم کر دیا لہٰذا اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اور تمہاری کتاب (قرآن) کے ساتھ تمام آسمانی کتب کو ختم کر دیا۔ لہٰذا اب کوئی کتاب نہیں آئے گی مسئلے وہی ہیں جو قرآن میں آگئے بیان وہی ہیں جو محمدؐ عربی فرما گئے۔

شریعت محمدی کا حلال وحرام قیامت تک باقی رہے گا

حلال محمد حلال ابداً الی یوم القیامۃ وحرامہ حرام ابداً الی یوم القیامۃ۔

کہ جسے محمد مصطفیٰؐ نے حلال کر دیا وہ قیامت تک حلال رہے گا اور جسے حرام کہہ دیا وہ قیامت تک حرام رہے گا۔ لہٰذا اب دین میں تغیر وتبدل نہیں ہوسکتا جسے حرام کہہ دیا وہ حرام رہے گا۔ جسے مقتدی کہہ دیا وہ مقتدی رہے گا اور جسے امام کہہ دیا وہ قیامت تک امام رہے گا۔ جسے ولی کہہ دیا وہ ولی رہے گا۔ جسے خلیفہ کہہ دیا وہ خلیفہ رہے گا۔

ختم نبوت کے اصطلاحی معنی

ہیں کہ سلسلہ نبوت کو ہمیشہ کے لئے منقطع (یعنی) ختم کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا دین اسلام کی بقاء کے لئے ولایت وامامت کا دوسرا سلسلہ جاری رہے گا ہم اس حقیقت کو قرآن کی اس مثال سے باسانی سمجھ سکتے ہیں۔ قرآن پاک کی یہ آیات مقدسہ ملاحظہ ہوں۔

الیوم نختم علی افواھم و تکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانو ایکسبون۔

آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کریں گے اور ان کے پیر جو کچھ انہوں نے کیا ہے اس پر گواہی دیں گے۔ اس آیت مجیدہ میں دو مضامین کو بیان کیا گیا ہے۔

(۱) انسان دنیا میں آیا تو رب العزت نے اسے بولنے کی طاقت بذریعہ زبان عطا کی۔ یہ زبان سفیر فطرت ہے جو بلاکم وکاست مکمل مہارت وروانی کے ساتھ دل ودماغ میں جو کچھ ہوتا ہے۔ ترجمان کی حیثیت سے اسے بیان کرتی رہتی ہے اور یہ سلسلہ تکلم وبیان یا اظہار خیالات زبان کے ذریعے روز جزاء تک یا یوں کہہ لیجئے اول سے لے کر آخر تک جاری وساری رہے گا۔

مگر جب روز جزا قائم ہوگا تو بنص قرآن یہ فرمایا جارہا ہے کہ زبان کے ذریعے سلسلہ تکلم کو منقطع اور ختم کردیا جائے گا۔ زبان ہمیشہ کیلئے سامت رہے گی اور خدا کے سامنے انسان اپنے کئے ہوئے افعال کی رام کہانی ایک اور متبادل نئے سلسلے سے کرے گا۔ جیسے کہ قرآن میں ہے کہ زبان (منہ) بند ہوجائے گا۔

نمبر2۔ اور متبادل کلام کرنے والا سلسلہ ہاتھ اور پاؤں ہوں گے جو گواہ بن کر وہ سب کچھ بیان کریں گے جس کا بیان کرنا زبان کے لئے ختم، بند و منقطع ہوگا...... قرآن کی اس مثال کے بعد عقل انسانی بلاتفریق باآحسن وخوبی سمجھ گئی کہ ختم کے معنی کسی چیز یا امر کے ہمیشہ کے لئے منقطع ہونے یا ختم ہونے کے ہیں۔ اہل لغت کے معنی بھی یہی ہیں اور از روئے دین اسلام بھی ختم کے معنی یہی ہیں۔ ختم بمعنی منقطع ہونا۔ ختم کے معنی ایک سلسلے کا مکمل ہو کر ہمیشہ کیلئے بند ہونا قول معصوم سے ثابت ہے۔ احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔

......1۔ ختم بمعنی منقطع ہونا۔

یابی انت وامی یا رسول اللہ لقد انقطع بموتک مالم ینقطع بموت غیرک من النبوۃ والانباء واخبار السماء. (نہج البلاغۃ)

اے اللہ کے رسولؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی موت سے وہ چیز منقطع ہوگئی جو آپ کے غیر کی موت سے قطع نہیں ہوئی تھی۔ یعنی نبوت اخبار اور وحی۔

......2۔ ختم بمعنی مکمل ہو کر بند ہونا:۔

عن ابی ھریرۃ قال رسول اللّٰہ مثلی ومثل الانبیاء من قبلی رجل بنی بیتا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ یتعجبون لہ یقولون ھلا و ضعت ھذہ اللبنۃ قال فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین (بخاری ص۵۰۱ کتاب المناقب باب ماجاء فی اسماء الرسولؐ)

ترجمہ= حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور پاک نے فرمایا میری اور ماسبق انبیاء کی مثال ایسے ہے کہ ایک شخص نے محل بنایا اسے خوبصورت کیا اس کو مزین کیا لیکن ایک اینٹ چھوڑ دی لوگ اس محل کو دیکھ کر تعجب کرنے لگے اور کہنے لگے ایک اینٹ نہیں ہے بس میں وہ آخری اینٹ ہوں جس سے محل نبوت مکمل ہوا اور میں خاتم النبیین ہوں۔

تفسیر مجمع البیان میں اس حدیث کا متن سورہ احزاب کی آیت نمبر 40 کے ذیل میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے حوالے سے اس طرح درج ہے۔ (حدیث رسولؐ)

انما مثلی فی الانبیاء کمثل رجل بنی داراً فاکملھا و احسنھا الاموضع لبنۃ فکان من دخل فیھا فنظر الیھا قال ما احسنھا الاموضع ھذہ اللبنۃ فانا موضع ھذہ للبنۃ ختم لی الانبیاء.

آپ نے فرمایا نبوت ایک مکان کی مانند ہے جو تیار ہو چکا ہے لیکن اس کے مکمل ہونے میں صرف ایک اینٹ باقی رہ گئی تھی اس جگہ کو میں پر کرنے والا ہوں یا میں ہی اس آخری اینٹ کا نصب کرنے والا ہوں۔

وانزلنا الیک الکتاب باالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتاب و مهیمنا علیه۔ (سورۃ مائدہ آیہ ۴۸)

ترجمہ= پھراے نبی ہم نے تمہاری طرف یہ کتاب بھیجی جو حق کو لے کر آئی ہے اور الکتاب میں سے جو کچھ اس کے آگے موجود ہے اس کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس کی محافظ و نگہبانی ہے۔

اسلامی نصوص سے یہ بات ثابت ہے کہ تمام انبیاء جو ایک کلی و خاتمی نبوت اور ایک اساسی قانون کے پیشرو کی حیثیت رکھتے تھے۔ اس بات کے پابند رہے کہ وہ اپنی اپنی امتوں کو ختم نبوت کے آخری دور میں دین کے اتمام و تکمیل کی خوشخبری دیں۔ اللہ تعالٰی نے اس بارے میں تمام پیغمبروں سے عہد و پیمان لیا ہے۔ قرآن ملاحظہ ہو۔

واذ اخذاللّٰه میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن به ولتنصرنه قال ء اقررتم واخذتم علی ذالکم اصری قالوا اقررنا قال فاشهدوا وانا معکم من الشاهدین۔ (سورہ آل عمران آیہ ۸۱)

وہ وقت یاد کرو جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا تھا کہ آج میں نے تمہیں کتاب وحکمت سے نوازا۔ اس کے بعد تمہارے پاس رسول آئے جو تمہارے پاس کتاب ہو اس کی تصدیق کرے تم دیکھو ضرور اس پر ایمان لانا اور اس کی ضرور مدد کرنا۔ خدا نے فرمایا کیا تم نے اقرار کر لیا۔ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم نے اقرار کیا۔ ارشاد رب العزت ہوا اچھا تم آج کے قول وقرار کے آپس میں ایک دوسرے کے گواہ رہنا۔ اور تمہارے ساتھ میں بھی ایک گواہ ہوں پھر اس کے بعد جو اپنے عہد سے پھر گیا پس وہی فاسق ہوگا۔

اسی مفہوم یا قرآن پاک کی اس آیہ مجیدہ کی قرآن ناطق حضرت علی علیہ السلام نے یوں تفسیر کی ہے۔ نہج البلاغہ سے آپ کا یہ خطبہ ملاحظہ ہو۔ جس کے اندر آپ نے عقیدہ ختم نبوت کو کس طرح اصل اسلام قرار دیا ہے۔

ولم یخل سبحانه خلقه من نبی مرسل و کتاب منزل اوحجة لازمة او محجة قائمة‘ رسل تقصر بهم قلة عدوهم ولا کثرة المکذبین لهم‘ من سابق سعی له من بعده غائر عرفه من قبله‘ علی ذلک نسلت القرون مضت الدهور وسلفت الاباء خلقت الابناء الی ان بعث اللّٰه محمداً رسول اللّٰه علیه و آله وسلم لانجاز عدته و تمام بنوته ماخوذا علی النبیین میثاقه مشهور سماته کریماً میلاده.

اللہ تعالٰی نے اپنی مخلوق کو کبھی کسی پیغمبر یا کسی کتاب آسمانی یا کافی دلیل یا کسی روشن طریقے سے خالی نہیں رکھا۔ پیغمبروں کو ان کی قلت تعداد اور ان کے مخالفین کی کثرت تعداد نے کبھی ادائے فرض سے نہیں روکا۔ ہر پیغمبر اپنے سے پہلے گزرنے والے

پیغمبر سے پوری طرح متعارف رہا اور خود ان کی آمد کی بشارت ماقبل پیغمبر سے لوگوں کو ملتی رہی۔ اس طرح ایک نسل کے بعد دوسری نسل آتی رہی اور زمانہ گزرتا چلا گیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلسلہ نبوت کی تکمیل کے لئے بھیجا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے آپ کے بارے میں پہلے ہی عہد و پیمان لے رکھا تھا آپکی نشانیاں مشہور و معروف ہو چکی تھیں اور آپ کی ولادت ایک ولادت عظیم تھی۔

اسی حقیقت کو خود خاتم الانبیاء نے ان لفظوں میں بیان فرمایا ہے۔

نحن الاخرون السابقون یوم القیامة.

ہم تمام انبیاء اور امتوں کے بعد دنیا میں آئے لیکن آخرت میں ہم سب سے آگے ہوں گے اور سب ہمارے پیچھے ہوں گے مزید حضور اکرم نے فرمایا۔ آدم ومن دونه تحت لوائی یوم القیامة۔

قیامت کے دن آدم اور تمام انبیاء میرے پرچم تلے ہوں گے۔

مختصر یہ کہ مختلف مکاتب فکر اسلامی کے محققین کی کتب کے مطالعے بعد اس حقیقت کو عین الیقین کے ساتھ پالیا ہے کہ سب کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمدؐ ابن عبداللہ خاتم النبیین تھے اور ان کے بعد نہ کوئی نبی آسکتا ہے اور نہ ہی کوئی شریعت اور جو کوئی ختم نبوت سے انکار کرے گا۔ وہ مرتد اور کافر ہے۔ مطالعہ کے لئے صدر المتالھین' کتاب الشواہد الربوبیۃ۔ کی فصل آخر میں ہے کہ شیعہ و سنی اور اہل حدیث مسلک کے علماء کا متفق علیہ فیصلہ ہے کہ جو ختم نبوت کا منکر ہے وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔

ختم نبوت کے بعد امت مسلمہ کو خداوند عزوجل نے بغیر ہادی وہ رہبر کے آزاد نہیں چھوڑ دیا بلکہ دین کامل کی حفاظت اور انسانیت کی رہنمائی کے لئے ختم نبوت کے بعد خلفاء ائمہ اور اولیاء کا سلسلہ جاری کیا ہے جیسے کہ امام اول حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں۔ نہج البلاغۃ۔

ان اللّٰه تعالی جعل الذکر جلاء اللقلوب تسمع به بعد الوقرة وتبصربه بعد العشوة وتنقادبه بعد المعاندة وما برح اللّٰه عزت آلائه فی البرهة بعد البرهة وفی ازمان الفترات عبادنا جاھم فی ذکرھم وکلمھم فی ذات عقلولھم.

اللہ تعالیٰ نے اپنی یاد کو دلوں کا سیقل قرار دیا ہے۔ دل بہرے ہو جانے کے بعد بھی اس کے ذریعہ سننے والے اور اندھے ہو جانے کے بعد دیکھنے والے اور سرکشی و عناد کی راہ پر چل پڑنے کے بعد مطیع اور فرمانبردار ہو جاتے ہیں۔ ہمیشہ ایسا ہوتا رہا ہے اور آج بھی ایسا ہی ہوتا ہے کہ ہر زمانے کے ہر ایک حصے میں اور ان زمانوں میں جبکہ لوگوں کے درمیان نبی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے موجود رہے ہیں اور آج بھی موجود ہیں جن کے دلوں میں وہ (خدا) راز کی بات ڈال دیتا ہے اور ان کی عقلوں

کی راہ سے ان کے ساتھ بات کرتا رہتا ہے۔ رسول خدا کا فرمان ہے کہ:

ان عباداللّٰہ لیسوا بانبیاء یغبط ھم النبوۃ

اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے بھی ہیں کہ وہ انبیاء تو نہیں لیکن نبوت ان پر رشک کرتی ہے یہ ہستیاں کون ہیں جن کے بارے میں خاتم المرسلین کا یہ فرمان ہے یہ نبی خاتمؐ کے بارے خلفاء ہیں۔ جو وفات نبی خاتم سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک انسانیت کی ہدایت کرتے رہیں گے اور متفق متواتر حدیث ہے کہ: من بعدی اثناء عشرۃ خلیفۃ اولھم علی واخرھم مھدی۔ جن کی خلافت کا ذکر قرآن وسنت میں ہے۔

ختم نبوت بفرمان قرآن

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو ناگوار گزرے۔

وتمت کلمۃ ربک صدقاً وعدلاً۔ لا مبدل لکلمتہ و ھو السمیع العلیم (پارہ۸ سورہ انعام آیہ ۱۱۵)

اور تمہارے پروردگار کی بات سچائی اور انصاف کے ساتھ پوری ہوگئی اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں اور وہ سب کچھ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ (پارہ ۲۶ سورہ احزاب)

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کا رسول اور تمام نبیوں کا خاتم ہے۔

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دنیا۔ (پارہ نمبر 4 سورہ مائدہ)

میں نے آج کے دن تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

قل اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ (پارہ نمبر 25 سورہ شوریٰ)

کہہ دے میرا نبی میں اجرت رسالت نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میرے اقرباء سے محبت رکھو۔

اجرائے ولایت وخلافت انقطاع نبوت کی بین دلیل ہے

انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الذکوٰۃ وھم راکعون۔

"وعدہ خلافت ختم نبوت پر کھلی دلیل"

وعداللّٰہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت یستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من

قبلهم وليمكنن لهم دينهم الذی ارتضیٰ لهم وليبدلنهم من بعد خوفهم امنا يعبد وننی لايشركون بی شيئاً. ومن كفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون ۔(پارہ نمبر 18' سورہ نور آیت نمبر 55)

تم میں سے جو لوگ ایمان لا چکے ہیں اور نیک عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ضرور انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا۔ جیسا کہ اس نے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور وہ ان کے دین کو جسے اس نے پسند فرمایا ہے۔ ضرور تمکین دے گا اور ضرور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے گا پس وہی لوگ فاسق ہیں۔ اعلان خلیفہ وامام ختم نبوت کی حتمی دلیل ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا اپنی زندگی میں بحکم خدا میدان خم میں امام' خلیفہ کا اعلان کرنا ختم کی واضح دلیل ہے۔

فاذا فرغت فانصب

عن جعفر بن عليه السلام قرء فاذ افرغت فانصب. قال فاذا فرغت من اكمال الشريعه فانصب علياً لهم اماماً.

عن ابی عبدالله عليه السلام فی قوله فاذ افرغت من نبوتک فانصب عليا والیٰ ربک فارغب فی ذلک.

يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالته والله يعصمک من الناس. ان الله لا يهدی القوم الكافرين ۔(پارہ نمبر 4' سورہ مائدہ' آیہ 67)

اے رسول جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا اسے پہنچا دے۔ اور اگر تم نے نہ پہنچایا تو پس تو نے اس کی رسالت کو پہنچایا ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ فرمائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ قوم کافرین کو ہدایت نہیں کرتا۔

اطاعت اولی الامر ختم نبوت کی قرآنی دلیل ہے

یاایھاالذین امنوا اطیعوا اللہ والرسول واولی الامر منکم (پارہ نمبر 5' سورہ نساء' آیہ 58) (القرآن)

اے لوگو جو ایمان لا چکے ہو۔

1......اطاعت کرو اللہ تعالی کیونکہ وہ تمہارا اللہ ہے۔

2......اور اطاعت کرو رسول کی کہ وہ خدا کا رسول ہے۔

3......اور اطاعت کرو اولی الامر کی کیونکہ وہ رسول کے بعد اُمت کا ہادی ہے۔

اللہ اور رسول کی اطاعت کے بعد تیسری ربانی قیادت کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ اولی الامر کی اطاعت کا حکم از خود دلیل

فراہم کر رہا ہے کہ نبوت حضور اکرم پر ختم ہو چکی ہے۔ لہذا آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہاں مگر خدا نے انسانیت کی ہدایت کا اہتمام قیامت تک کے لئے یہ کیا ہے کہ نبی کے بعد اولی الامر نبی آخر کی نیابت کا حق ادا کریں گے اور قیامت تک کے لئے دین کی حفاظت کریں گے اور انسانیت کی رہنمائی فرمائیں گے۔ یہ تمام تر آیات مقدسہ اپنے نفس مضمون کی وسعت کی بناء پر ختم نبوت پر وہ واضح دلائل ہیں۔ جو صاحبان عقل کو اسلام کے عقیدہ ختم نبوت کو تا قیام قیامت تک سمجھنے کیلئے منارہ ہدایت ثابت ہوں گے۔

تلک عشرة کاملة ہاتوا برھانکم ان کنتم صادقین.

اے منکر ختم نبوت ہم نے ختم نبوت پر اللہ کے قرآن سے واضح دلائل پیش کر دیئے ہیں اگر چہ تجھ میں ہمت ہے تو تو بھی ان دلائل کے مقابلے میں کوئی دلیل لا۔

ازالہ شبہات :۔ بعض کم علم لوگ اولی الامر کے معنی بیان کرتے ہوئے یہاں تک چلے جاتے ہیں کہ اولی الامر سے مراد وہ لوگ ہیں جو کرسی اقتدار پر فائز ہوں یا جو تخت حکومت پر بیٹھے حکومت کر رہے ہوں۔ یہ تاویل وتشریح فقط کم علمی کی بناء پر سمجھی اور بتائی جاتی ہے۔ حالانکہ غور کیا جائے تو قرآن خود یفسر بعضہ بعضاً کے تحت اولی الامر کی صاف صاف وضاحت وشناخت بتا دیتا ہے کہ اولی الامر وہ ہوتا ہے جو مثل نبی معصوم ہو۔ کیونکہ اس کی اطاعت واجب دینی ہے۔

اتمام حجت مع بیان رسول حق نبیؐ خاتم

کتاب وسنت سے اولی الامر کی شناخت

قرآن کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے بعد رسول اور اولی الامر کی اطاعت واجب ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ امامت وخلافت اور امارت کے بارے میں اللہ ورسول خاتم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے کوئی ہدایات نہیں دیں اور رسول نے امت کو بغیر خلیفہ اور اولیٰ الامر ہادی حق کے چھوڑ دیا تھا اور دنیا سے انتقال فرما گئے تھے۔ انہیں قرآن وحدیث کے اس فیصلے کو پڑھ کر عبرت حاصل کرنی چاہئے۔ قرآن کا بیان دربارہ اولی الامر۔

یا ایھا الذین امنو ااطیعو اللہ و اطیعو الرسول و اولی الامر منکم. (القرآن) پارہ نمبر ۵ سورہ نساء آیت ۵۸)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو اطاعت کرو اپنے اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان کی جو تم میں اولی الامر ہیں۔

اس آیت مجیدہ میں بفرمان قرآن مومنوں کے لئے تین اطاعتوں کا وجوب ثابت ہوتا ہے اور یہ تین اطاعتیں حضور اکرم کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہیں۔

1...... **اللہ واجب الوجود مستجمع الصفات** کی اطاعت۔

2......**سید الرسل خاتم النبیین لا نبی بعدی** کی اطاعت۔3...... **اولی الامر منکم** کی اطاعت۔

ضروری نوٹ :۔ اطاعت دوم الرسول اور اولیٰ الامر منکم کو جمع فرما دیا ہے کہ دونوں کی اطاعت یکساں اوقات اور احوال سے غیر مقید اور مطلق ہے اور یہ واضح ہے کہ غیر معصوم کی اطاعت ہر وقت صحیح نہیں۔ لہذا اولی الامر معصوم ہی ہوں گے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

مبحث اولی الامر

اب تحقیق یہ کرنا ہے کہ اولیٰ الامر سے مراد کون لوگ ہیں۔ سب سے پہلے قرآن پاک کو دیکھا جائے گا۔ کیونکہ القرآن یفسر بعضہ ،بعضا، مسلمہ اصول ہے۔ لہٰذا پہلے سیاق وسباق کو دیکھ لینا ضروری ہے۔ لیجئے اس سے پہلے والی آیت یہ ہے۔

ان اللّٰہ یا مرکم ان تودوا الامنات الیٰ اھلھا واذاحکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان اللّٰہ نعما یعظکم بہ ان اللّٰہ کان سمیعاً بصیراً۔ (پارہ نمبر 5 ،سورہ النساء)

تحقیق اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتوں کو ان کے اہل کی طرف ادا کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلے کرو تو عدل کے ساتھ حکم کرو۔ تحقیق اللہ تم کو اس کی نصیحت کرتا ہے اور سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔ اس آیت مجیدہ کا شان نزول علمائے مفسرین نے یوں لکھا ہے کہ یہ آیت مجیدہ عثمان بن طلحہ بن عبد الدار کلید بردار کعبہ کے متعلق نازل ہوئی تفصیل یہ ہے۔

لما اغلق الباب الکعبة و ابی ان یدفع المفتاح یدخل فیھا رسول اللّٰہ و قال لوعلمت انہ رسول اللّٰہ لم امنعہ فلوی علی کرم اللّٰہ وجھہ یدہ واخذ منہ وفتح فدخل رسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم وصلی رکعتیں فلما خرج سالہ العباس رضی اللّٰہ عنہ ان یعطیہ المفتاح ویجمع لہ السقایة والسدانة فنزلت فامرہ اللّٰہ ان یردہ الیہ وصار ذلک سبباً لاسلامہ ونزل الوحی بان السدانة فی اولادہ ابداً۔

تفسیر بیضاوی صفحہ نمبر 107 ،تفسیر مدارک جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 180 ،تفسیر جلالین صفحہ نمبر 79 ،تفسیر ابن کثیر جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 515

کہ یہ آیت یوم فتح مکہ پر اتری۔ جب عثمان بن طلحہ بن عبدالدار نے کعبہ کا دروازہ بند کر لیا اور حضور اکرمؐ حضرت محمد عربی کو کعبے کی چابی دینے سے انکار کر دیا۔ حضورؐ کو داخل کعبہ ہونے سے مانع ہوا اور کہا اگر میں جانتا کہ وہ اللہ کا رسول ہے تو میں اس کو منع کیوں کرتا؟ پس اس پر حضرت علی علیہ السلام نے اس کا ہاتھ مروڑ کر اس سے چابی لے لی اور کعبے کا دروازہ کھول دیا۔ پس رسولؐ خدا داخل کعبہ ہو گئے اور آپ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پس حضورؐ جب باہر آئے تو حضرت عباسؓ نے سوال کیا کہ حضور چابی مجھے عطا فرمائیے۔ حاجیوں کو پانی پلانے اور دربانی کا منصب دونوں میرے لئے ہی جمع کر دیجئے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ پس آپ نے حضرت علی علیہ السلام کو فرمایا کہ چابی عثمان بن طلحہ کو لوٹا دو اور ذرا عذر خواہی بھی کر دو پس یہی چیز اس کے اسلام لانے کا سبب بنی اور وحی نازل ہوئی کہ کعبہ کی دربانی کا شرف اس کی اولاد میں ہمیشہ رہے گا۔

لیجئے تفاسیر نے سب کچھ واضح کر دیا کہ شان نزول کیا ہے اور اولی الامر کون ہے فاتح مکہ کون ہے، کعبے کا دروازہ کھولنے والا کون ہے۔ حضور اکرم ﷺ کو داخل کعبہ کرنے والا اور رسول کا نائب کون ہے؟

اب نہ معلوم اس منصوص اولی الامر کو چھوڑ کر غیر کی طرف جانے کی کیا ضرورت ہے جس کا ذکر پہلی آیت میں ہے۔اب ذرا اس آیت سے اگلی آیت کو بھی پڑھ لیجئے۔

الم تر الی الذین یزعمون انھم امنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یرید ون ان یتحاکموا الی اطاغوت وقد امروا ان یکفروا بہ ویرید الشیطن ان یضلھم ضلالاً بعیداً۔(القران)

کیا نہ دیکھا تو نے طرف ان لوگوں کے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ایمان لائے ہیں ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے طرف تیری اور جو کچھ اتاری گئی ہے پہلے تجھ سے یہ کہ مقدمے لے جاویں طرف سرکش کے اور حالانکہ حکم کئے گئے ہیں اس کے ساتھ انکار کرنے کا اور ارادہ کرتا ہے۔شیطان یہ کہ گمراہ کرے ان کو ۔اس آیت کی شان نزول برادران اسلام کی تفسیروں میں ایک منافق کا قصہ نقل کیا گیا ہے کہ پہلے وہ اپنا مقدمہ رسول خدا کی بجائے کعب بن اشرف یہودی کی طرف لے جانا چاہتا تھا اور بعد میں فیصلہ سرکار دو عالم کا پھر حضرت عمر کی طرف اور لکھا ہے کہ حضرت عمر نے اسے قتل کر دیا اور خدا نے اس منافق کی رد میں یہ آیت نازل فرمائی۔پس معلوم ہوا کہ اس منافق کے دونوں قصد غلط اور خدا اور رسول کے خلاف تھے فیصلہ کا حق صرف اللہ اور رسول اور اولیٰ الامر کو ہے ان کو چھوڑ کر غیر کی طرف مقدمہ لے جانا منع ہے اور حضرت عمر۔نے بھی اس کو اسی بناء پر قتل کر دیا تھا اور وہ بے محمل فیصلہ کا متمنی تھا۔اس سے معلوم ہوا کہ آپ اولی الامر نہیں ورنہ اللہ اور رسول اور اولی الامر کی طرف مقدمہ لے جانا واجب القتل نہیں ہے نہ نفاق ہے۔

غور کیجئے تو معلوم ہوگا کہ حضرت علی علیہ السلام کا اولی الامر ہونا پہلی آیت سے ثابت ہونا صاف ثابت ہو گیا اور بعد والی آیت سے دیگر بزرگ حضرات کا اولی الامر نہ ہونا صاف ثابت ہو گیا۔

اب اصل آیت کو سامنے رکھیئے۔

علم معقولات ومنقولات کی روشنی میں ہمارے اس استدلال قیم کو فرمان خدا اور رسول کی روشنی میں نبی خاتم کی بعد فقط معصوم ہی وارث قرآن ہے اور اللہ کی طرف سے نبوت یا نبی کا بدل اولی الامر ہے جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے اور وہ خلافت الٰہیہ کا نمائندہ سوائے اہلبیت رسول سے بارہ خلفائے کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔جو معصوم اولیاء اللہ ہیں۔بطور سند وشہادت حضرت عمر بن خطاب کا یہ قول کہ لم یستخلف رسول اللہ۔کہ رسول اللہ نے ہمیں خلیفہ نہیں بنایا۔بلکہ ہماری خلافت حکومت نص خدا اور رسول کی بجائے ہمارے خلافت اجماع عوامی حکومت تھی' نبوت کا بدل خلافت الٰہیہ نہ تھی۔حضرت مجدد الف ثانی سرہندی اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں کہ ہدایت کے لئے اور اللہ سے روحانی اسلامی تعلق کے دو ہی واسطے سلسلے ہیں۔اول......نبوت ورسالت

ہے جو ہزاروں سال قبل وجود انسانیت سے ہے جو حضرت آدم علیہ السلام شروع ہو کر بشمول ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم کے سردار سید الانبیاء حضرت محمد ابن عبداللہ عربی پر ہمیشہ کیلئے ختم ہے اب حضور کے بعد نبی ہر گز ہر گز نہ آئے گا۔ البتہ نبوت کے بعد اللہ رب العزت نے ختم نبوت پر ولایت کے معنوی فیض ہدایت کو قیامت تک جاری کیا ہے اب جو مکمل ہدایت کا متمنی ہے وہ خود ہدایت نہیں پا سکتا۔ تا آنکہ وہ خود کو ولایت سے مربوط نہ کر لے کیونکہ ولایت ختم نبوت کی قرآنی دلیل ہے۔

اور جب آتا ہے ان کے پاس کوئی امر امن کا یا خوف کا تو پھیلاتے ہیں اس کو اور اگر پھیرتے ہیں طرف رسولؐ کے اور طرف والیان امر کے جو ان میں سے ہیں تو البتہ جان لیتے ہیں اس کو وہ لوگ کہ تحقیق کر سکتے ہیں اس کی ان میں سے' اس آیت نے صاف ظاہر کر دیا کہ اولی الامر سے مراد وہ عالم ہیں جو حضورؐ کے وقت میں موجود تھے۔ ماہ استنباط بھی رکھتے تھے اب تمام صحابہ کرام سے اعلم الصحابہ کا پتہ کر لینا چاہئے جس کو سب سے زیادہ قرآن و حدیث کا علم ہو گا وہی اولی الامر کا مصداق ہو گا اعلم الصحابہ کا پتہ۔ **انا مدینة العلم و علی بابھا** سے ظاہر ہے اور من عندہ علم الکتاب اس کی شان ہے۔ جو ناطق قرآن اور ثانی رسول ہے۔ اس احقاق حق کے بعد اس اشکال کا رفع کرنا بھی ضروری ہے' وہ یہ ہے بعض لوگ **امرھم شوریٰ بینھم** سے خلفاء ثلاثہ کی حکومت کا استدلال کرتے ہیں حالانکہ یہ چیز بھی خلاف واقعہ ہے برادران اسلام کی اپنی تفسیر بیضاوی شریف جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 165 اور تفسیر مدارک جلد نمبر 4 صفحہ نمبر 83 پر صاف صاف لکھا ہے کہ یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی۔

والذین استجابوا لربھم اقاموا الصلوة وامرھم شوریٰ بینھم ومما رزقنھم ینفقون (پارہ نمبر 25' سورۃ شوریٰ)

اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کو قبول کیا اور نماز قائم کی اور ان کے معاملات صلاح و مشورے سے طے ہوتے ہیں اور ہمارے رزق سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے جب وہ مکہ معظمہ میں جا کر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے دیکھو۔ **نزلت فی الانصار دعاھم رسول اللہ الی الایمان فاستجابوا** ۔ کی یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی جب حضور اکرم نے ان کو ایمان کی طرف بلایا اور انہوں نے قبول کیا اور یہی حاشیہ نمبر 17 جلالین صفحہ نمبر 404 میں لکھا ہے کہ یہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ حضورؐ کے قدوم میمنت لزوم سے پہلے وہ اپنے امور مشورہ سے طے کیا کرتے تھے۔

اب سوچنے کا امر یہ ہے کہ آیت انصار کے حق میں نازل ہوئی اور تخت حکومت پر مہاجرین قابض ہوئے۔ جن کے حق میں یہ آیت اتری ان کو حکومت میں وزیر و امیر تک نہ رکھا گیا حالانکہ وہ سقیفہ کے دن حق خلافت کا مطالبہ پر زور الفاظ میں کرتے رہے۔ حتیٰ کہ حضرت سعد بن عبادہ انصاری زخمی بھی ہوئے۔ ملاحظہ ہو۔ تاریخ طبری' تاریخ البدایہ والنہایہ۔ تفصیل آگے آ رہی ہے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ہمارے بھائیوں نے الامر کے معرف باللام ہونے پر معہود کے تلاش کرنے میں کمال کرم فرمایا کہ جن کو اولی الامر بنایا وہ مہاجرین تھے اور جن کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی وہ تھے انصار مدینہ شاید ایسے ہی ربط پر کسی شاعر نے کہا تھا۔

"چه خوش گفت سعدی در زلیخا"

الایا ایها الساقی ادر کا ساونا ولها

1......حالانکہ یہاں امر بمعنی سمت اور طریقہ کے ہیں۔

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ای عن سمتہ وطریقتہ فی افعالہ وقال اللّٰہ تعالی وما امر فرعون برشید والمراد فعالہ وقال۔ و امرھم شوری بینھم ای افعالھم وقال تعالی وتنازعتم فی الامر ای فیما تقد مون علیہ من الفعل وقال تعالیٰ قل ان الا امر کلہ للّٰہ المراد الشان والفعل (اصول سرخی ص 17 'جلد 1 'مطبوعہ مصر)

کہ ان تمام آیات میں امر سے مراد طریقہ اور فعل ہے مگر موجود منکرین امرھم سے مراد حکومت لے رہے ہیں اور ان کے بزرگ امرھم کا مطلب ان کے افعال اور جملہ کام لے رہے ہیں۔ یہاں نہ کوئی معبود مقرر ہے نہ حکومت سے مطلب ہے۔

2......**امر بمعنی قضاء** :۔ قال اللّٰہ یدبر الامر من السماء الی الارض وقال اللّٰہ تعالی الا لہ الخلق والامر۔ ان آیات میں امر بمعنی قضاء خداوندی ہے۔

3...... **امر بمعنی دین** :۔ومنھا الذین قال اللّٰہ تعالیٰ حتی جاء الحق وظھر امر اللّٰہ۔ کہ حق آیا اور دین خدا ظاہر ہوا۔

4......**امر بمعنی قول** :۔ ومنھا القیامۃ قال اللّٰہ تعالیٰ اتی امر اللہ۔(الی الخ) یعنی قیامت یہاں عندالشیعہ ظہور صاحبؑ العصر مراد ہے۔ اللہ کے حکم سے حضرت امام مہدی ظاہر ہو کر اللہ کے دشمنوں کیخلاف قیام کریں گے۔

5...... **امر بمعنی عذاب** :۔ فما اغنت عنھم الھتھم یدعون من دون اللّٰہ من شی ء ولما جاء امر ربک ومازادھم غیر تثبیت۔ جب آیا تیرے رب کا عذاب ان کے معبود بچا نہ سکے یہاں امر بمعنی عذاب ہے۔

6...... **امر بمعنی گناہ** :۔ قال اللّٰہ تعالیٰ فلاقت وبال امرھا۔ اس نے اپنے گناہ کا وبال چکھ لیا۔

7...... **امر بمعنی کل شئی** :.قل ان الامر کلہ للّٰہ۔ تحقیق ہر امر اللہ کیلئے ہے۔

8......**امر سے مراد صیغہ امر** :۔اذا ارد اللّٰہ شیئا کن فیکون۔

کہ امر خدا جب کسی چیز کو کن کہنا چاہتا ہے تو وہ ہو جاتی ہے یہ ہیں امر کے مختلف معانی۔ رہے اولی الامر کی تفسیر میں خلافت ثلاثہ کا ذکر تو میرا دعویٰ ہے کہ کوئی شخص اپنے مسلمات میں بھی حدیث مرفوع متصل رسول خاتم کی زبانی نہیں ثابت کر سکے گا۔ رہے صحابہ اور تابعین کے اقوال سو وہ سب باہم متعارض ہیں کسی نے اس آیت سے امراء مراد لئے ہیں اور کسی نے علماء مراد لئے ہیں۔ کلبی نے بخیال خویش بعض بزرگوں کے نام تو لئے مگر ساتھ عبداللہ ابن مسعود کا بھی نام ذکر فرما دیا ہے۔

تفسیر در منشور ص نمبر ۱۷۷ جلد۲ اور عکرمہ نے تو صرف محترم شیخین پر ہی کفایت کی ہے۔ ختنین کا نام ہی نہیں لیا۔ در منشور ص نمبر ۱۷۹ جلد۲ عبداللہ بن عباس ؓ دو قول مروی ہیں اول کہ عبداللہ بن خدافہ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ دوم کہ اولی الامر سے مراد اہل العلم ہیں در منشور جلد نمبر۲ صفحہ نمبر ۱۷۷ یہ سب ان بزرگوں کے اپنے اپنے قیاسات ہیں۔ مگر ہمارا مطالبہ صرف حدیث مرفوع متصل کا ہے۔ کہ حضور پرنور ﷺ نے اس آیت کی تفسیر میں کیا فرمایا ہے کیونکہ اولی الامر کے معنی میں تنازعہ ہے اور عند التنازعہ صرف اللہ اور رسول کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے۔ فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللہ والرسول. اور یہی قول امام ابوحنیفہ بن ثابت کا ہے کہ اذ جاء عن النبیؐ فعلی الراس والعین تفسیر مظہری جلد نمبر ۱۵۳ کہ جب کوئی حکم رسول اکرم ﷺ کا آئے تو سر اور آنکھوں پر ہے۔

انکشاف اصل حقیقت اولی الامر

یا ایھالذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول و اولی الامرمنکم فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تومنون باللہ والیوم الاخر ذلک خیر و احسن تاویلا۔

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسولؐ کی اور اولی الامر کی جو تم میں سے ہوں۔ پس اگر تمہارا کسی چیز میں تنازعہ پڑ جائے تو اس کو اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دو۔ اگر تم اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی بہتر ہے اور تمہاری اپنی تاویلوں سے بہت ہی اچھا ہے یا بلحاظ انجام اچھا ہے۔

آیت ھذا میں شیعہ اسلامی عقائد: ۔اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مذہب شیعہ کے پورے پانچوں اصول بیان فرمائے ہیں۔ جو حقیقت میں بنص قرآن، مطلقاً دین کامل اسلام کے اصول میں جو عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ دیتے ہیں۔

(1)...... اطیعوا اللہ اور تومنون باللہ سے توحید۔ جس میں تمام سنی شیعہ اہل حدیث شامل ہیں۔

(2)...... حکم بالعدل ان تحکموا بالعدل سے عدل واضح ہے۔ جس کے شیعہ، معتزلہ سنی قائل ہیں۔

(3)...... اطیعوا الرسول سے نبوت کا اعتقاد۔ جو عقیدہ ختم نبوت پر مکمل ہوتا ہے تمام سنی شیعہ قائل ہیں۔

(4)...... اولی الامر کی اطاعت سے امامت وولایت ہے جو عقیدہ ختم نبوت کی دلیل ہے جسکے تمام فرق مسلم قائل ہیں

(5)...... والیوم الآخر سے مراد۔ قیامت۔ الحمدللہ علیٰ ذلک اور اس آیت میں مومنین کو تین حکم فرمائے گئے ہیں۔ اول اطاعت خدا۔ دوم اطاعت پیغمبر اور اولی الامر۔ عند الاختلاف رجوع الیٰ الکتاب والسنة. تیسری اطاعت

"اطاعت اولی الامر" اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی اطاعت کا علیحدہ حکم دیا ہے اور اولی الامر اور رسول اللہ کی اطاعت

کو بحکم واحد جمع فرمایا ہے۔ لہٰذا دونوں کی اطاعت مطلق واجب ہوگی چونکہ ایک ہی لفظ اطیعوا الرسول واولی الامر۔ دونوں کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ لہٰذا معانی میں بھی مختلف نہیں ہوگا کیونکہ علامہ زمخشری تفسیر کشاف صفحہ نمبر ۹۰۲ جلد ۲ میں تحریر کرتے ہیں۔

لان اللفظ الواحد لا یصح استعماله فی حالته واحد علی معنین مختلفین کہ ایک ہی لفظ کا استعمال ایک ہی حالت میں دو مختلف معنی پر نہیں ہو سکے گا۔ پس معلوم ہوا کہ اولیٰ الامر کی اطاعت بلا قید ثابت نہیں ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ اولی الامر سے مراد معصومین ہیں۔ جیسے کہ مشہور اسلامی مفکر ومفسر علامہ فخر الدین رازی تفسیر کبیر جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 443 مطبوعہ مصر پر لکھتے ہیں۔

ان اللّٰہ تعالی امر بطاعته اولی الامر علی سبیل الجزم فی هذه الایة ومن امر اللّٰہ بطاعته علی سبیل الجزم والقطع لابدان یکون معصوماً عن الخطاء اذا لولم یکن معصوماً عن الخطاء کان بتقدیر اقدامه علی الخطاء قد امر اللّٰه بمتا بعته فیکون ذلک امر یفعل ذلک الخطاء قد امر اللّٰه بمتابعته فیکون ذلک امر یفعل ذلک الخطاء والخطاء لکونه خطاء منهی عنه فهذا یقضی الی اجتماع الامر والنهی فی الفعل الواحد بالا اعتبار الواحد وانه محال فثبت ان اللّٰه تعالی امرا بطاعة اولی الامر علی سبیل الجزم وثبت ان کل من امر اللّٰه بطاعته علی سبیل الجزم وجب ان یکون معصوماً عن الحظاء فثبت قطعاً ان اولی الامر المذکور فی هذه الایة لا بدان یکون معصوماً۔

تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولی الامر کی اطاعت کو پختہ طور پر حکم دیا ہے۔ اور جس کی اطاعت کا اللہ تبارک وتعالیٰ قطعی طور پر حکم کرے اس کا خطاء سے معصوم ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر وہ معصوم عن الخطاء نہیں ہوگا تو اس کی خطاء کے وقت بھی بامر خدا اس کی متابعت کرنی پڑے گی۔ تو اس کا مطلب یہ ہو جائے گا کہ اللہ نے اس خطاء کے کرنے کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ خطا بحیثیت خطا ہمیشہ کے لئے منہی عنہ ہے یعنی اس کے کرنے سے منع کیا گیا تو نتیجہ یہ برآمد ہوگا کہ ایک ہی فعل میں باعتبار واحد امر اور نہی جمع ہو جائیں گے اور یہ محال ہے۔

پس ثابت ہوا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اولی الامر کی اطاعت کا قطعی حکم دیا ہے اور اس کا معصوم ہونا ضروری ہے پس اس صغریٰ اور کبریٰ کے ملانے سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلا کہ وہ اولی الامر جو اس آیت میں مذکور ہیں وہ معصوم ہیں۔

چونکہ عصمت سوائے ائمہ اہل بیتؑ کے غیر میں پائی نہیں جاتی بالاتفاق پس ثابت ہوا کہ اولی الامر سے مراد ائمہ معصومین ہیں اور یہی کچھ خاتم النبیین اور ائمہ طاہرین سے منقول ہے۔ (تفسیر صافی ۱۰۸ خلاصہ منہاج الصادقین ص ۱۱۸، تفسیر عمدۃ البیان صفحہ ۲۴۱ جلد ۲)

عن جابر بن عبداللّٰه الانصاری قال لما نزلت هذه الایة قلت یارسول اللّٰه عرفنا اللّٰه و رسوله فمن اولی الا مر الذین قرنهم اللّٰه طاعتهم بطاعته فقال هم خلفائی یا جابر و ائمة المسلمین من بعدی اولهم

علی ابن ابی طالب ثم الحسن ثم علی ابن الحسینؑ ثم محمد بن علی المعروف فی التوارۃ بالباقر ستدرکہ یا جابر فاذا لقیتہ اقرمنی السلام ثم الصادق جعفر بن محمد ثم موسی بن جعفر ثم علی بن موسیٰ ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم الحسن بن علی ثم محمد و کنیتہ حجۃ اللّٰہ فی ارضہ وبقیہ فی عبادہ ابن الحسن بن علی ذاک الذی یفتح اللّٰہ علی یدیہ مشارق الارض و مغاربھا ذاک الذی یغیب عن شیعتہ و اولیائہ غیبۃ لا یثبت فیھا علی القول بامامتہ من امتحن اللہ قلبہ للایمان قال جابر فقلت لہ یا رسول اللہ فھل لشیعتہ الاشفاء بہ فی غیبتہ فقال ای والذی بعثنی بالنبوۃ انھم لستضیون بنورہ وینفعون بولایتہ فی غیبتہ کا انتفاع الناس بالشمس و ان تجلاھا سحاب یا جابر ھذا امر مکنون سو اللہ و مخزون علم اللّٰہ فاکتم الاعن اھلہ۔

جابر بن عبداللہ انصاری سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے رسول خدا ﷺ سے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں خدا اور رسول کو تو جانتا ہوں مگر اولی الامر کو نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں فرمایا اے جابر وہ میرے خلفاء ہیں اور میرے بعد مسلمانوں کے امام ہیں پہلا ان کا علی ابن ابی طالبؑ ہے اور بعد اس کے حسنؑ ہے اور بعد اس کے حسینؑ ہے اور بعد اس کے علیؑ ابن حسینؑ اور بعد اس کے محمد بن علیؑ ہے کہ توریت میں وہ باقر مشہور ہے اور تو اس کے زمانے کو پائے گا اور جس وقت تو اسے دیکھے گا تو میرا اسلام اس کو پہنچانا۔ اس کے بعد رسول خدا نے باقی ائمہ معصومین حضرت جعفر بن محمد پھر موسیٰ بن جعفر پھر علی بن موسیٰ پھر محمد بن علی بن محمد پھر حسن بن علی ہر ایک کا نام فرمایا۔ یہاں تک کہ جس وقت صاحبؑ العصر والزمان کے نام پر پہنچے تو فرمایا کہ میرا نام اس کا نام ہوگا۔ کنیت اس کی میری کنیت ہوگی۔ اور وہ حجت خدا ہے زمین میں اور بیٹا حسن بن علی کا ہوگا اور یہ وہ ہستی ہے کہ فتح کرے گا خدا اس کے ہاتھوں پر مشارق اور مغارب زمین کو اور غائب ہوگا وہ اپنے شیعوں سے اور دوستوں سے یہاں تک کہ بسبب درازی مدت کے کوئی تصدیق اس کی امامت نہ کرے گا مگر وہ شخص جسکا امتحان لیا ہے خدا نے دل اس کے واسطے ایمان کے جابر کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا یا رسول اللہ شیعوں کو ان کی غیبت میں کچھ ان سے فائدہ ہوگا۔ فرمایا قسم ہے۔ خدا کی جس نے مجھ کو پیغمبر کر کے بھیجا ہے شیعہ اس کے نور سے روشنی پائیں گے اور فائدہ حاصل کریں گے اس کی خلافت سے اس کی غیبت میں جیسے کہ فائدہ پاتے ہیں۔ آدمی آفتاب سے اگرچہ زیر ابر ہوتا ہے جابر وہ سر مکنون خدا اور مخزن اس کے علم کا ہے اور جو کچھ میں نے بیان کیا ہے اس کو اپنے دل میں نگاہ رکھ اور کسی کے روبرو اس کو بیان مت کر۔ مگر ان لوگوں سے جو کہ اس کے اہل ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام سے بھی تفسیر صافی میں یہی منقول ہے۔

حضرت علیؑ سے بھی تفسیر صافی میں یہی منقول ہے

وفی العلل عن امیر المومنین قال لا طاعة لمن عصی اللّٰہ وانما الطاعة للّٰہ ولرسولہ وولاۃ الامر انماامر اللّٰہ بطاعة الرسول لانہ معصوم مطھر لا یامر بمعصیة وسر امر بطاعتہ واولی الامر لا انھم مطھرون لایامرون بمعصیتہ.

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے نافرمان کی کوئی اطاعت نہیں اطاعت صرف اللہ اور اس کے رسولؐ اور والیان امر کی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے رسول کی اطاعت کا حکم اس لئے فرمایا کہ وہ معصوم اور مطہر ہے نبی معصیت کا حکم نہیں کرے گا اور اولی الامر کی اطاعت کے حکم کا راز بھی یہی ہے کہ وہ بھی معصوم اور مطہر ہے کبھی گناہ کا حکم نہیں دیں گے۔ پس معلوم ہوا کہ جس سے گناہ کے حکم کا امکان ہے اس کی اطاعت واجب نہیں ہو سکتی۔ اطاعت فقط معصوم کی ہے۔

اور یہی حقیقت برادران اسلام کی کتب میں لکھی ہے

چنانچہ حدیث ثقلین اور حدیث سفینہ نوح اس کی موئید ہیں۔

قال رسول اللّٰہ انی تارک فیکم الثقلین ماان تمسکتم بھمالن تضلوابعدی احدھما اعظم من الاخر کتاب اللّٰہ عزوجل حبل ممدود من السماء الی الارض وعترتی اھل بیتی لن یفترقا حتی یرد الی الحوض۔ترمذی شریف 626 مشکوٰۃ شریف 568) حضور اکرم نے فرمایا تحقیق میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں۔اگر تم نے اطاعت کی تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک ان میں جو بڑی ہے وہ اللہ کی کتاب ہے جو آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے۔دوسری میری عترت اور میرے اہل بیت علیہم السلام یہ دونوں جدا نہیں ہوں گے حتی کہ میرے پاس حوض کوثر پر اکٹھے آئیں گے۔

قرآن مجید اور اہل بیتؑ کی اطاعت کا حکم

اخرج احمد عن زید بن ثابت قال قال رسول اللّٰہ ﷺ انی تارک فیکم خلیفتین کتاب اللّٰہ عزوجل حبل ممدود مابین السماء والارض وعترتی اھل بیتی و انھما لن یفترق حتی یرد علی الحوض۔ (تفسیر در منشور جلد 2 ص 60) وفی روایة صحیحة انی تارک فیکم امرین لن تضلوا ان اتبعتموھا وھما کتاب اللّٰہ واھل بیت عترتی زاد ایطرفی انی سالت ذلک لھما فلا تقدمولھا فتھلکوا ولا تقصروا عنھما فتھلکوا ولا تعلموا ھم فانھم اعلم منکم۔(صواعق محرقہ) روایت صحیح میں ہے کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ تمہارے درمیان دو امر چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے ان کی تابعداری کی تو ہرگز گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دونوں اللہ کی کتاب اور میری عترت اور اہل بیتؑ ہیں اور طبرانی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ میں نے یہ ان کے لئے مانگ کر لیا ہے۔پس تم نے ان سے آگے نہ بڑھنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کے حق میں کوتاہی نہ کرنا تمہاری ہلاکت کا موجب ہو گی۔اور ان کو علم نہ سکھانا وہ تم سے زیادہ جانتے ہیں اور علامہ ابن حجر مکی ان احادیث کے درج کرنے کے بعد اسی صفحہ کے آخر پر صاف صاف لکھتے ہیں کہ: والحاصل ان البحث وقع علی التمسک بالکتاب وبالسنة و لعلماء بھما من اھل بیت یستفادمن مجموعه ذاک یقاء الامر و الثلاثة الی قیام الساعته. ان احادیث کا حاصل نظریہ ہے کہ کتاب وسنت اور اہل بیتؑ میں سے علماء کے ساتھ تمسک کرنے پر تاکید کی گئی ہے یہ ہے اصل اولی الامر کی اطاعت سے متعلق کتاب وسنت کی تعلیمات۔اب ان حقائق کی روشنی میں ایک عام پڑھا لکھا بھی سمجھ سکتا ہے کہ اگر اہل بیت اطہار معاذ اللہ غیر معصوم ہوتے تو ان کی اطاعت کا حکم کیوں دیا جاتا اور ان کو قرین قرآن کیوں فرمایا جاتا؟

حدیث ثقلین اور صحاح ستہ

عن زید بن ارقم قال قام فینا رسول اللہ ﷺ یوماً خطیبا بماء یدعی خما بین مکة و مدینة فحمد اللہ واثنی علیہ ووعظ وذکر ثم قال اما بعد الا ایھا الناس انما انا بشر یوشک ان یاتینی رسول ربی فاجیب وانا تارک فیکم الثقلین اولھما کتاب اللہ فیہ الھدی والنور فخدوا بکتاب اللہ واستمسکوا بہ فحث علی کتاب اللہ و رغب فیہ ثم قال واھل بیتی اذکر کم اللہ فی اھل بیتی اذکر کم اللہ فی اھل بیتی (صحیح مسلم شریف جلد 2 صفحہ نمبر 289 مطبع نور محمدی باب مناقب علی)

زید بن ارقم بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع سے واپسی پر حضورؐ پرنور ہمارے درمیان مقام خم پر خطبہ غدیر پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے خدا کی حمد وثناء کے بعد لوگوں کو وعظ ونصیحت فرمائی اور اس کے بعد فرمایا۔ اے لوگو میں ایک بشر ہوں قریب ہے کہ میرے پاس میرے پروردگار کا قاصد آئے اور میں اس کی آواز کو قبول کروں اور میں چھوڑنے والا ہوں تمہارے درمیان دو ثقل یعنی باعظمت چیزیں اول کتاب اللہ اس میں ہدایت اور نور ہے۔ پس اللہ کی کتاب کو پکڑو اور اس کے ساتھ تمسک کرو اور کتاب اللہ کی طرف رغبت دلائی۔ پھر فرمایا دوسری چیز میری عترت ہے اور اہل بیت ہے...... اپنی اہلبیت کے بارے میں تم کو خدایاد دلاتا ہوں یہ مبارک الفاظ خاتم النبیینؐ نے دو مرتبہ فرمائے وضاحت۔

ثقل بالفتح کے معنی اتباع المسافر در نفس عظم صبر کے ہیں معانی ہوئے کتاب اور عترت حضرت کے سامان ہیں جو عالم انوار سے آتے ہوئے لائے اور پھر آخرت کو جاتے ہوئے چھوڑ گئے ان کی حفاظت واطاعت ضروری ہے۔

اب تک میں نے اصول تحقیق اور آداب جدل احسن کو سامنے رکھتے ہوئے مسلمات خصم کو پیش کیا اور برادران اسلام کی مستند کتب سے خاتم النبیینؐ کے بعد بحکم خدا اور رسول قرآن واہل بیت رسول (عترت) کی اطاعت کو ثابت کیا ہے اب آیئے اپنی کتب شیعہ کو دیکھتے ہیں کہ ائمہ معصومینؑ نے اپنے جد رسول اکرم ﷺ سے کس کس انداز سے اتباع الثقلین کو بیان فرمایا ہے۔

حدیث ثقلین اور اصول کافی

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ ﷺ انی تارک فیکم امرین ان اخذتم بھما لن تضلوا بعدی کتاب اللہ عزوجل و اھل بیتی عترتی ایھا الناس اسمعوا قد بلغت انکم ستردون علی الحوض فاسئلکم عما فعلتم فی الثقلین والثقلان کتاب اللہ عزوذکرہ و اھل بیتی فلا تسبقواھم ولا

تقدموا تهلکوا ولا تعلموا هم فانه اعلم منکم فوقعت الحجة بقول النبی و بالکتاب الذی لیقراء الناس

(الصافی شرح اُصول کافی باب نص اللہ رسولہ)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ فرمایا۔ رسولؐ خدا نے تحقیق میں چھوڑنے والا ہوں درمیان تمہارے دو امر اگر تم ان سے متمسک رہے تو ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ اور دوسرے میرے اہل بیت۔ اے لوگو! سنو مجھے خبر دی گئی ہے کہ تم لوگ میرے پاس حوض کوثر پر آؤ گے' میں تم سے سوال کروں گا۔ کہ تم نے قرآن اور اہل بیت کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور ثقلین کتاب اللہ اور میری اہل بیت۔ پس ان سے آگے نہ بڑھو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور ان کو نہ سکھلاؤ۔ وہ تم سے زیادہ جاننے والے ہیں اور واضح حجت ساتھ قول پیغمبر کے اور کتاب خدا کے جس کو لوگ پڑھتے ہیں۔

یعنی کتاب اللہ اور اہل بیت حجۃ اللہ علی الخلق ہیں نہ جانے لوگ ان والیان امر او ھادیان حق اور اللہ کے بھیجے ہوئے ھادیان خدا جن کی نص قال اللہ سے بھی موجود اور قال الرسول سے بھی ثابت ہے۔ اس تصریح و تاکید اور وضاحت کے باوجود انکار کی ناکام کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے خود انکا خدا سمجھے۔ (فقط)

''تعین اہل بیتؑ مع عصمت وطہارت''

قارئین پر یہ حقیقت واضح ہونی چاہیے کہ مخالفان ائمہ ھدا اور اہل بیت اطہار ان احادیث کی صحت کے مقابلہ پر عاجز ہو کر رکیک' بے تکی تاویلات کی طرف جایا کرتے ہیں کہ اہل بیتؑ عترت رسولؐ اور آل رسولؐ سے مراد علماء امت' متبعین سنت اور ازواج النبی ہیں' معلوم نہیں کہ ان عقل کے اندھوں اور بدھو پارٹی کو اہل بیت رسول سے کیا ضد ہے۔ حالانکہ علماء محققین اور خود رسول خدا' حضرت عائشہ اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہے کہ اہل بیت سے مراد صرف پنجتن پاک ہیں جیسے کہ آگے ذکر آ رہا ہے۔ واضح ہو صاحبان عقل کو بلحاظ لغت ہر ایک لفظ کے معنی میں عموم ہوا کرتا ہے۔ مگر عرف اور اصطلاح اس کو خاص کر دیا کرتے ہیں چنانچہ لفظ صلوٰۃ' زکوٰۃ' حج' صوم جہاد' قرآن' حدیث' ایمان اسلام' سنت بلحاظ لغت عام ہیں۔ **لیکن** شریعت اسلامی کی اصطلاح نے ان کو خاص کر منقول شرعی بنا دیا ہے مثلاً حج کے معنی قصد کرنا ہے اور شریعت نے صرف بیت اللہ کی طرف قصد کرنے کا نام حج مقرر کر دیا ہے۔

حدیث = ہر نئی بات کو لغت میں حدیث کہتے ہیں لیکن اصطلاح محدثین پیغمبرؐ کے قول و فعل کو حدیث کہتے ہیں۔ اسی طرح لفظ اہل بیت اگرچہ بلحاظ لغت کتنا ہی عام کیوں نہ ہو۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ شارح دین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ان احادیث (حدیث اہل بیت و ثقلین) میں مراد کون لوگ ہیں۔ چنانچہ چند احادیث تخصیص اہل بیت میں ذکر کی جاتی ہیں۔ تا کہ حق واضح ہو کر سب کے سامنے آ جائے۔

اہل بیت بفرمان نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عن سعد بن ابی وقاص لما نزلت هذه الاية ندع ابنا ئنا و ابناء كم دعا رسول الله عليا وفاطمه وحسناً وحسينا فقال اللهم هؤلاء اهل بيتی (رواہ مسلم شریف)

سعد ابن ابی وقاص سے مروی ہے کہ جب یہ آیت اتری رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ، فاطمہ حسن اور حسین کو بلایا اور فرمایا اے میرے پروردگار یہ ہستیاں میرے اہل بیت ہیں۔

بفرمان حضرت عائشہؓ اہل بیت رسولؐ

عن عائشة قالت خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم غداة و عليه مرط مرهل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی فادخله ثم جاء الحسين فدخل معه ثم جائت فاطمة فادخلها ثم جاء علی فادخله ثم قال انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهر كم تطهيراً۔ (مشکوۃ المصابیح)

حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں کہ رسول خدا ایک روز وقت صبح نکلے آپ کے جسد اطہر پر سیاہ رنگ کی چادر تھی حسن بن علی آئے آپ نے ان کو چادر میں داخل کیا۔ پھر حسینؑ آئے وہ خود حضور اکرم کی چادر میں داخل ہو گئے پھر فاطمہ زہراؑ تشریف لائیں ان کو بھی داخل چادر فرمایا اور حضرت علیؑ تشریف لائے ان کو بھی داخل چادر فرمایا اور پھر آیت تطہیر کی تلاوت کی اور فرمایا۔

هو لاء اهل بيتی، خاصتی طهر هم تطهيراً۔ اے میرے خدا یہ ہی ہیں میرے اہل بیتؑ۔

سنی شیعہ مسلمات حدیث کی روشنی میں ثابت ہوا کہ اہل بیت سے مراد فقط پنجتن پاک ہیں۔

انا ارسلنا اليكم رسولاً شاهداً عليكم كما ارسلنا الى فرعون رسولاً۔ (پارہ نمبر ۲۹۔ سورہ مزمل) القرآن

ہم نے جس طرح فرعون کی طرف ایک رسول بھیجا تھا اسی طرح تمہاری طرف بھی ایک رسول بھیجا جو تم پر گواہ ہے۔

کلام متین سے یہ حقیقت واضح ثابت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مثیل موسیٰ ہیں اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنی طرف سے بارہ نقیب مقرر فرمائے تھے جو موسیٰ کی حدیث اور کتاب لوگوں کو پہنچائیں گے اور وہی بارہ نقیب جو مقرر ہوئے تھے موسیٰ کے بعد مرتبہ نبوت پر فائز اس لئے ہوئے کہ نبوت کا سلسلہ جاری تھا۔

سید الرسل خاتم النبیین فرماتے ہیں میری امت کے لئے میری طرف سے 12 ہی خلفاء اور امام ہوں گے جو مثل نقباء نبی اسرائیل ہوں گے اور قیامت تک ہوتے رہیں گے اول ان کا علی اور آخری مہدی ہے اور یہی اللہ کی طرف سے امت پر والیان امر ہیں۔ انہی 12 خلفاء کی پیروی میرے بعد فرض اور واجب ہے لہٰذا ہر ایک بات کا ثبوت مسلمات خصم سے بقید صفحہ وسطر کتب اہل سنت سے نقل کیا جاتا ہے۔ تا کہ مسلمات خصم سے احقاق حق ہو جائے۔

اللہ کی سچی کتاب قرآن پاک میں بنی اسرائیل کے 12 نقباء کا ذکر

......1. ولقداخذ اللّٰہ میثاق بنی اسرائیل و بعثنامنھم اثنی عشر نقیباً (پارہ 6 'سورہ مائدہ)

اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور فرمایا مبعوث کیے ہم نے ان میں بارہ 12 نقیب۔

......2. "عن قتادہ فی قولہ و بعثنامنھم اثنی عشر نقیباً قال شھیدا من کل سبط رجل شاھد علی قومہ"۔

حضرت قتادہ سے روایت ہے بعثنا منھم اثنی عشر نقیبا کہا شہید اور گواہ شاخ سے یعنی ایک آدمی شاہد اوپر اپنی قوم کے۔

......3. عن ابن جریر عن الربیع قال انقباء الامناء۔

ابن جریر ربیع سے روایت کرتے ہیں کہ نقیب کے معنی امین کے ہیں۔

......4. عن ابن عباس ان نافع الازرق قال لہ اخبرنی عن قولہ عزوجل اثنی عشر نقیبا قال اثنی عشر نقیباً قال اثنی عشر وزیراً وصاروا انبیاء بعد ذلک۔لان نبوۃ فی ذاک الوقت باقیۃ۔

حضرت نافع نے ابن عباس سے اثنی نقیباً کی تفسیر دریافت کی حضرت ابن عباس نے فرمایا بارہ (12) وزیر اور اس کے بعد وہ نبی ہو گئے تھے۔ (کیونکہ موسیٰ کے بعد نبوت جاری تھی) یہ ہر سہ قول تفسیر در منشور جلد دوم صفحہ نمبر 667 پر ہیں۔ جو لوگ ان نقباء پر جرح کرتے ہیں وہ ان روایات پر نظر فرمالیا کریں۔

چونکہ بارہ نقیب شاہد علی القوم وزیر اور امین تھے اور مرتبہ نبوت پر فائز تھے۔ لہٰذا ضروری ہے جو خلفاء امت محمد یہ ہوں گے ان میں بھی ان اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔ سوائے اس وصف کے جس کا اشتثناء خود خدا اور اس کے رسولؐ کی طرف ہو جائے۔ جیسے نبوت اور نبوت کی جگہ (امامت) ان میں ضرور ہوگی، ورنہ تمثیل درست نہ ہوگی۔

......5. عن عبداللّٰہ بن مسعود قال سئلنا رسول اللّٰہ ﷺ کم یملک ھذہ الامۃ من خلیفۃ فقال کعدۃ نقباء بنی اسرائیل (تفسیر ابن کثیر جلد نمبر 2 'ص 32 تفسیر در منشور جلد نمبر 2 ص 666) یہ دونوں تفسیریں برادران سنہ کی ہیں۔

حضرت عبداللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ ہم نے خاتم النبیین سے عرض کی یا رسولؐ اللہ اس امت میں آپ کے کتنے خلیفہ ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا مثل تعداد نقباء بنی اسرائیل کے۔

"کتب صحاح ستہ اور بارہ خلفاء و آئمہ"

......6. عن جابر بن سمرہ قال سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم یقول یکون اثناء عشراً

امیراً فقال کلمة لم اسمعها فقال ابی انه قال کلهم من قریش ۔صحیح بخاری شریف جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 1072 مطبع نور محمدی دہلی) جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا سے سنا آپ فرماتے تھے۔12 امیر ہوں گے اور حضور نے ایک کلمہ ایسا فرمایا جس کو میں سن نہ سکا۔ میرے باپ نے کہا حضورؐ فرماتے تھے وہ سب قریش سے ہوں گے۔

﴿......8. عن جابر بن سمرہ قال انی سمعت رسول الله ﷺ یقول لا یزال الدین قائما حتی تقوم الساعة اوتکون علیکم اثناء عشرہ خلیفة کلهم من قریش (صحیح مسلم جلد 2 کتاب الامارۃ نمبر 119)

جابر بن سمرۃ سے روایت ہے میں نے رسول خدا سے فرماتے سنا کہ دین ہمیشہ قائم رہے گا۔حتی کہ قیامت آجائے گی تم پر بارہ خلفاء ہوں گے وہ تمام قریش سے ہوں گے۔

اختصار کی بناء پر روایت پوری نقل نہ ہوسکی۔ ورنہ دس سندوں سے صحیح مسلم میں یہ حدیث مروی ہے۔اس کے علاوہ متن ابی داؤد صفحہ نمبر 588 جامع ترمذی ص 269 کنز العمال صفحہ نمبر 198 جلد 6 باب مناقب قریش میں مروی ہے۔

﴿......9. معانی هذا الحدیث الشارۃ بوجوہ اثنی عشرۃ خلیفته صالحاً یقیم الحق یعدل فیهم والظاهرین ان منهم المهدی المشیر به فی الاحادیث الواردۃ تذکرہ۔(ص 302 تفسیر ابن کثیر جلد 2)

یہ حدیث 12 خلفاء کے ہونے کی بشارت اور خوشخبری ہے اور وہ نیک ہوں گے اور عدل کریں گے اور یہ ظاہر ہے کہ مہدی ان سے ہے جس کی بشارت حدیثوں میں دی گئی ہے۔

''بارہ ائمہ اور آسمانی کتاب توریت''

کتب احادیث کے علاوہ کتب آسمان میں بھی 12 ائمہ کی پیشین گوئی موجود ہے۔ چنانچہ دیکھو توراۃ پیدائش صفحہ نمبر 17 باب نمبر 17 آیت 21)

کہ خدا نے ابراہیمؑ سے فرمایا اور اسماعیلؑ کے حق میں بھی میں نے تیری دعا سنی دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور اسے بہرہ مند کروں گا۔اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے چنانچہ ابن کثیر لکھتے ہیں۔اکثر یہودی اسلام لانے کے بعد اسی لئے شیعہ ہو جایا کرتے تھے کہ وہ اس پیشن گوئی کو شیعہ ائمہ دوازدہ پر چسپاں کر لیا کرتے تھے۔

بارہ اولیاء اللہ نائبان رسول عربی بارہ ائمہ معصومینؑ کے پاک مبارک ناموں کی تصریح بفرمان نبی خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

......10 عن سلمان قال دخلت علی النبی قاد الحسین علی فخذیه و هو یقبل فاه یقول انت سید بن سید و انت امام ابن امام و انت حجة بن حجة و حجج تسعة تاسعهم مودة القربی لسید علی ابن همدانی صفحه34.

صحابی رسول حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ حسینؑ کو گود میں لے کر امام حسینؑ کا منہ چوم رہے تھے۔ اور فرمارہے تھے تو سردار بیٹا سردار کا ہے اور تو امام ابن امام ہے اور تو حجت بیٹا حجت کا ہے اور تو نو اماموں کا باپ ہے تو نواں ان کا قائم ہوگا۔

سید سلیمان حنفی نقشبندی سنی اپنی کتاب ینابیع المودۃ میں یہ حدیث نقل کرتے ہیں جابر بن عبداللہ نے رسول خدا سے اولی الامر کی نسبت سوال کیا۔ کہ آپ کے بعد امت کے اولی الامر کون ہیں۔ خاتم النبیینؐ نے فرمایا۔ وہ میرے خلفاء ہیں میرے بعد اول علی پھر حسن، حسین علی بن حسین پھر محمد بن علی جن کا توریت میں لقب باقرؑ ہے۔ اے جابر تو اسے پائے گا جب تیری اس سے ملاقات ہو تو میری طرف سے اسے سلام کہنا۔ پھر صادق جعفر بن محمد پھر علی بن موسیٰ پھر محمد بن علی پھر علی بن محمد پھر حسن بن علی پھر خدا کی حجت اس کی میں اور اس کا بقیہ اس کے بندوں میں محمد بن حسن بن علی ہیں۔

مبلغ اعظم نے فرمایا

جہاں تک میں نے احادیث کی کتب کا مطالعہ کیا ہے۔ حضرت جابر کی بیان کردہ یہ حدیث فریقین (شیعہ اور سنی) دونوں اسلامی فرقوں کی کتب میں پائی جاتی ہے اور یہ متفق علیہ حدیث ہے مخالفان عقیدہ ولایت وخلافت الٰہیہ کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھوں سے بنائے سقیفائی اور اموی عباسی خلفاء ملوک وحاکمین کی پیشین گوئی نام بنام مسلمات خصم سے دکھائیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ہو کہ یہ میرے خلفاء ہیں اور ہادی دو جہاں ہیں اور ان کا ماننا باعث نجات اور ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اپنے خلفاء کی پیشین گوئی نام بنام مسلمات خصم سے دکھلائیں خواہ وہ روایات ضعیف ہی کیوں نہ ہوں اور منہ مانگا انعام لیں۔

عقیدہ ختم نبوت بفربان نبی خاتم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

(1) باب خاتم النبیین، بخاری شریف جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 501 مطبوعہ دہلی۔ چھاپ کلاں

حدثنا محمد بن سنان حدثنا سلیم بن حیان حدثنا سعید ین میناء عن جابر بن عبداللہ قال النبی

مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل بنی داراً فاکملها احسنها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون ویقولون لولا موضع اللبنة۔

محمد بن سنان، سلیم بن میناء، حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور اس کو مکمل کیا اور خوب آراستہ کیا لیکن صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان میں جاتے اور اس کی آرائش پر تعجب کرتے اور کہتے کاش اس ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ رکھی ہوتی۔

(2) حدثنا قتیبه بن سعد حدثنا اسماعیل بن جعفر عن عبد بن دینار عن ابی صالح عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بیتاً فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاوية فجعل الناس یطوفون به ویتعجبون له ویقولون هلا وضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة و انا خاتم النبیین۔

قتیبہ، اسماعیل، عبداللہ، ابوصالح، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میری اور ان پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے گزر گئے ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور اس کو بہت آرائش اور زینت دی۔ مگر اس کے ایک کونے میں صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ جب اس مکان میں جاتے تو تعجب کرتے اور کہتے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی؟ آپ نے فرمایا۔ کہ وہ اینٹ میں ہوں اور خاتم النبیین ہوں۔

مسلم شریف باب ذکر کونه و خاتم النبیین جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 248 مطبوعہ دہلی

(3) حدثنا عمر و النا قد حدثنا سفیان ابن عینیة عن الی الزنادعن الاعرج عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل بنا بنیانا فاحسنه و اجمله فعجل الناس یطفون به یقولون مارا ئینا بنیانا احسن من هذا الاهذه اللبنة فکنت ان تلک اللبنة.

عمرو الناقد، سفیان ابن عینیۃ زناد عرج ابوہریرہ نبی کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے کہ ایک شخص نے مکان بنایا اس کو مکمل کیا اسے بہترین انداز سے آراستہ کیا۔ پھر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔ لوگوان کو دیکھتے اور تعجب کرتے کہ یہ جگہ خالی نہ ہوتی پس آپ نے فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہوں۔

(4) وحدثنا یحیی بن ایوب وقتیبة و ابن حجر قالوا حدثنا اسماعیل ابن جعفر عن عبداللّٰہ بن دینار عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة ان رسول اللّٰہ ﷺ قال مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیاناً فاحسنه واجمله الاموضع لبنة من زاویة من زوایاه فجعل الناس یطوفون به ویعجبون له

ویقولون هلا و ضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنة و انا خاتم النبیین.

یحییٰ بن ایوب اور قتیبہ اور ابن حجر' اسماعیل بن جعفر عبداللہ بن دینار ابی صالح ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا میری اور بقیہ انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے کہ ایک شخص نے مکان بنایا اس کو مکمل کیا اسے خوبصورت بنایا۔ مگر ایک کونے سے اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ اسے دیکھتے تھے اور تعجب کرتے تھے کہ خالی زاویے پر اینٹ لگی ہوتی رسول خدا نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

(5) حدثنا ابو بکر بن ابی شیبہ قال حدثنا عفان قال حدثنا سلیم بن حیان قال حدثنا سلیم بن حیان قال حدثنا سعید بن میناء عن جابر عن النبی ﷺ قال مثلی و مثل الانبیاء کمثل رجل بنی دار فاتمها و اکملها الا موضع اللبنة فجعل الناس یدخلونها ویتعجبون منها ویقولون لولا موضع اللبنة قال رسول اللہ ﷺ فانا موضع اللبنة جئت و ختمت الانبیاء علیهم السلام.

ابوبکر بن ابی شیبہ' عفان' سلیم بن حیان' سعید بن میناء حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے کہ ایک شخص نے مکان بنایا اس کو مکمل کیا اور خوب اس کو آراستہ کیا لیکن صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی' لوگ اس مکان میں جاتے اور اس مکان کی آرائش پر تعجب کرتے اور کہتے کاش ایک اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی آپ نے فرمایا کہ وہ اینٹ میں ہوں میں آ گیا اینٹ لگ گئی پس انبیاء کی آمد پر مہر لگ گئی (نبوت ختم ہو گی)

(6) اصول کافی کتاب الحجت اور عقیدہ ختم نبوت۔

محمد بن یحیی الاشعری عن احمد بن محمد عن البرقی عن النصر بن سوید عن یحییٰ بن عمران الحلبی عن ایوب بن الحر قال سمعت ابا عبداللہ علیه السلام یقول ان اللہ عز ذکرہ ختم بنبیکم النبیین فلا نبی بعدہ ابداً و ختم بکتابکم الکتب فلا نبی بعدہ ابداً و انزل فیه بنیان کل شیئی و خلقکم و خلق السمٰوت والارض و بناء من قبلکم و فصل ما بینکم و خبر ما بعدکم و امر الجنة والنار وما انتم صائرون الیه.

امام معصوم فرماتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمہارے نبی کے ساتھ تمام انبیاء کو ختم کر دیا۔ پس حضور اکرم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہمیشہ کیلئے اور تمہاری کتاب کے ساتھ تمام کتب کو ختم کر دیا۔ پس قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں آئے گی۔ ہمیشہ کے لئے اور نازل کیا اس کتاب میں ہر شے کا بیان تمہاری اور زمین و آسمان کی خلقت کے بارے میں اس میں خبر ہے پہلوں کے متعلق بعد میں آنے والوں کے متعلق جنت دوزخ۔ آگے آجاؤ گے پس تم سب خدا کے ہاں پیش ہو گے۔

ختم نبوت بفرمان ولی خدا امیر المومنین علیؑ

(7)......احتجاج طبرسی، جلد نمبر 1 طبع عرب جمہوریہ لبنان۔شیعہ اسٹیٹ)

ثم اقبل على الناس فقال اخبرونى عن منزلتى فيكم وما تعرفونى به اصادق انا فيكم ام كاذب؟ قالوا صدوق لا والله ماعلمناک كذبت قط فى الجاهلية والاسلام قال فوا لله الذى اكرمنا اهل البيت بالنبوة وجعل منا محمداً واكرمنا بعده بان جعلنا ائمة للمومنين لايبلغ عنه غير نا ولا تصلح الامامة والخلافة الافينا. ولم يجعل لاحد من الناس فيها معنا اهل البيت نصيباً ولا حقا. اما رسول الله خاتم النبيين ليس بعده نبى ولا رسول ختم رسول الله الانبياء الى يوم القيامة وجعلنا من بعد محمد خلفاء فى ارضه وشهداء على خلقه فرض طاعتنا فى كتابه وقرلنا بنفسه ونبيه فى غير اية من القرآن فالله عزوجل جعل محمداً نبيا وجعلنا خلفاء من بعده فى كتابه المنزل. ثم ان الله عزوجل امرنبيه ان يبلغ ذلک امته فيبلغهم كما امره الله۔

حضورؐ کے وصال کے بعد جب آپ کو حکومت سے محروم کر دیا گیا۔تو آپ نے لوگوں کے ایک گروہ سے خطاب کیا اور فرمایا مجھے میری منزلت کے بارے میں بتاؤ۔اور یہ بتاؤ کہ مجھے کیا سمجھتے ہو۔کیا میں جھوٹا ہوں یا سچا۔سب نے کہا قسم ہے اللہ کی آپ سچے ہیں ہم نے آپ کو قبل از اسلام اور بعد از اسلام کبھی جھوٹ بولتے نہیں دیکھا۔پس حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا قسم ہے اس اللہ کی جس نے ہم میں نبوت کو رکھا۔اور بنایا ہمارے محمد کو نبی اور عزت بخشی ہم کو ہمیں امام بنا کر کوئی ہمارے بغیر نہ خلافت و نیابت کو سمجھ سکتا ہے اور نہ ہی پا سکتا ہے مگر نیابت ہم میں ہے ہمارے سوا کوئی خلافت کا حق دار نہیں ہے اور یہ کہ رسول خدا خاتم النبیین تھے ان کے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ ہی کوئی رسول۔رسولؐ خدا ﷺ کے ساتھ خدا نے انبیاء کو ختم کر دیا۔قیامت تک اور ختم نبوت کے بعد ہم کو اپنی زمین پر محمد مصطفیٰ کے خلفاء اور گواہ بنایا اپنی مخلوق پر اور ہماری اطاعت فرض کی اپنی کتاب میں اور نبی آخر کو حکم دیا کہ ہماری نیابت کا اعلان کرے پس رسول خدا نے پہنچایا جس طرح خدا کا حکم تھا۔

8...... نهج البلاغة:۔

ولم يغل سبحانه خلقه من بنى مرسل و كتاب منزل او حجة لازمة او محجة قائمة رسل تقصر بهم قلة عدوهم ولا كثرة المكذبين لهم من سابق سعى له من بعده اوغائر عرفه من قبله' على ذلک

نسلت القرون ومضت الدهور و سلفت الاباء خلقت الانبياء الى ان بعث الله لانجازعدته و تمام نبوته ماخوذ على النبيين ميثاقه مشهور سماحته كريمة میلاده۔

اللہ رب العزت نے اپنی مخلوق کو کبھی کسی نبی یا کسی کتاب آسمانی یا کافی دلیل یا کسی روشن طریقے سے خالی نہیں رکھا پیغمبروں کو ان کی قلت تعداد اوران کے مخالفین کی کثرت تعداد نے کبھی ادائے فرض سے نہیں روکا ہر پیغمبر اپنے سے پہلے گزرنے والے پیغمبر سے پوری طرح متعارف رہا اور خود ان کی آمد کی بشارت ماقبل پیغمبر سے لوگوں کو ملتی رہی۔اسی طرح ایک نسل کے بعد دوسری نسل آتی رہی اور زمانہ گزرتا چلا گیا۔یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت محمد ﷺ کو سلسلہ نبوت کی تکمیل کے لئے بھیجا۔اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء سے آپ کے بارہ میں پہلے ہی عہد و پیمان لے رکھا تھا۔آپ کی نشانیاں مشہور ومعروف ہو چکی تھیں اور آپ کی ولادت ایک ولادت عظیم تھی۔

(9) بابی انت وامی یا رسول الله لقد انقطع بموتک مالم ینقطع بموت غیرک من النبوة ولا انباء و اخبار السماء. (نہج البلاغۃ)

اے اللہ کے رسولؐ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کی موت سے وہ چیز منقطع ہو گی جو آپ کے غیر کی موت سے قطع نہیں ہوئی تھی یعنی نبوت،اخبار وحی۔

(10)...... قال علی علیه السلام وفی القرآن نباء ماقبلکم و خبر ما بعد کم وحکم ما بینکم۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا قرآن آخری کتاب ہے اس میں گزشتہ موجود اور آئندہ کی خبریں ہیں۔**تلک عشرة کاملة۔**

لفظ ختم اور لغت عربی

ختم . ختماً وختاماً ایشئی وعلیه لغوی معنی مہر لگانا

ختام العمل کسی کام سے فراغ کرنا۔۔۔۔ ختم الکتاب۔پوری کتاب پڑھنا' ملانا' برتن کومٹی وغیرہ سے بند کرنا

ختم بمعنی ختم۔مبالغہ کے ساتھ'یعنی اچھی طرح ختم کرنا۔۔۔ختمته۔انگوٹھی پہنانا

اختم الکتاب۔کتاب کا خاتمہ پر پہنچا۔۔۔۔۔ تختم الخاتم وبه۔انگوٹھی انگلی میں پہننا

الختم۔مہر' شہدہ ۔۔۔۔۔۔ الخاتمہ۔انگوٹھی۔مہر جمع خواتیم ہے۔

الخاتم والخاتم۔جمع خواتم انگوٹھی مہر'ہر چیز کا انجام کرنا۔

الختام۔ مص۔مہر لگانے کی لاکھ یا ہر وہ چیز جس سے مہر لگائی جائے۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین۔اس آیت میں لفظ خاتم ہے جس کے معنی مایختم به ہیں۔یعنی وہ شئے ہے باوجود جس پر کوئی شئ ختم کردی جائے کیونکہ فاعل بفتح العین (فاعل) مایفعل بہ کے معنوں میں آتا ہے۔جیسا کہ عالم مایعلم به' قالب مایقلب بہ اگر ختم بکسر تا یعنی خاتم ہوتا تو مطلب یہ ہوتا کہ آپ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔حالانکہ یہ خدا کی صفت ہے۔پس خاتم اللہ تعالیٰ ہے اور خاتم آپ ہیں یعنی آپ کی ذات پر اللہ رب العزت نے سب نبیوں کا خاتمہ کردیا آپ آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔اجرائے نبوت کے قائل کہتے ہیں کہ یہاں خاتم کے معنی مہر کے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ اس صورت میں علی کا تعدیہ ضروری ہے۔خود قرآن شاہد ہے۔ ختم الله علی قلوبهم۔فافهم فتدبر۔

بقول منکرین ختم نبوت (مرزائی) کے یہاں لفظ ختم کے معنی مہر کے ہیں۔مان لیا جائے۔تو تب بھی قادیانیوں کا وہ مدعا ثابت نہیں ہوتا۔جس کو وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ حضور ختمی المرتبت نبوت یا انبیاء کو ختم کرنے والے نہیں بکہ وہ تو مہر لگانے والے اور تصدیق کرنے والے ہیں تو اس معنی کے بیان سے بھی مرزا غلام احمد کی نبوت ثابت نہیں ہے۔ **دلیل یه هے** =

کہ مہر'ہمیشہ کسی قرطاس کے تمتہ اور خاتمے پر'اس لئے لگائی جاتی ہے کہ لکھنے والے' خط بھیجنے والے' تحریر دینے والے' یا لکھوانے والے کے سامنے' لکھنے والا' مہر اس لئے لگاتا ہے ایک تو یہ تحریر و پیغام میرا ہے اور دوسرا یہ کہ اس بیان کے بعد صفحہ تحریر پر مہر اس لئے لگائی جارہی ہے کہ اس میں دوسرا کوئی کمی بیشی نہیں کرسکتا۔جو مہر کے بعد کوئی نئی بات لکھے گا وہ خائن ہوگا اور لکھنے والی کی بات یا قول نہیں ہوگا ساتھ ہی مہر و دستخط کوئی لکھنے والا۔فرد یا ادارہ اس وقت لگاتا اور استعمال کرتا ہے جب اسے وہ آخری' مکمل حتمی سمجھ کر۔مان کر'ہمیشہ کیلئے بند کردیتا ہے تو حضور کا مہر لگانا ان معنوں میں ہوگا۔

کہ آپ تصدیق کرنے والے ہیں۔ اپنے ماقبل انبیاء کی اور خود آپ کی تصدیق وخبر ماقبل انبیاء سے متواتر ثابت ہے۔
اسی طرح قادیانی حضرات' حضورؐ کی مہر وتصدق دکھائیں کہ آپ نے مرزا غلام احمد کی نبوت کی تصدیق کی۔ یا مرزا غلام احمد کے بحیثیت نبی ہونے کے خبردی ہو' اپنی حیات طیبہ میں جب تک خبر اور حضور اکرمؐ کی زبانی تصدیق نہیں ملے گی۔ اس وقت تک غلام احمد کو نبی کہنا اللہ ورسول کی نافرمانی اور اسلام کے اصول کا انکار اور بغاوت دین ہی ہے۔
باقی رہا یہ اعتراض کہ شیعہ مسلمان کلمہ میں علی ولی اللہ کیوں پڑھتے ہیں تو اس سوال کا جواب حاضر خدمت ہے۔

سوال = از طرف مرزا ناصر احمد قادیانی۔ در پارلیمنٹ پاکستان 1974ء اگست۔

سوالاً تعجب کرتے ہوئے کہا کہ ہم وہی کلمہ پڑھتے ہیں جو جمہور مسلمین اشاعرہ' نواصب' خوارج' وہابی' دیوبندی' بریلوی' اہلحدیث پڑھتے ہیں۔ اور ہمیں کافر کہا جارہا ہے جبکہ شیعہ حضرات ہمارا اور سنی حضرات کا مشہور کلمہ پڑھنے کی بجائے اپنا طویل کلمہ پڑھتے ہیں۔ جس میں لا الہ اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفۃ بلافصل ہے۔
چاہئے تو یہ تھا کہ مرزائیوں کو مسلمان مانا جاتا اور شیعوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا جو کلمہ طیبہ میں صدر اول سے لیکر تا حال مع اضافہ پڑھتے آرہے ہیں۔ لیکن معاملہ برعکس ہے؟

جواب از شیعہ مجتھد = مرزا ناصر کے اس سوال کے جواب میں شیعہ متکلم عالم مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی نے یہ ناطق جواب قولاً تحریراً پیش کیا کہ ہم کلمہ طیبہ' اذان نماز' اقامت نماز' تشہد نماز میں تحفظ عقیدہ ختم نبوت کیلئے ولایت علی علیہ السلام کا برملا اقرار کرتے ہیں۔ جس کی شرعی ضرورت ہے اور اس کے شرعی معنی روایت ودرایت کے تمام اہل سنت فرق بھی قائل ہیں۔ جس کے شواہد کتب اہل سنت سے پیش کرسکتا ہوں۔ ملاحظہ ہو مکمل تفسیر ختم نبوت مع دلیل ولایت در کلمہ اذان مستند کتب از سنہ وشیعہ اسلامیہ روبرو ایوان قومی اسمبلی پاکستان سیشن اگست 1974ء تقریری بیان ادلہ قاہرہ کے ساتھ تحریراً بدست شیعہ عالم اسمبلی حاضر ہے تاکہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے۔ والسلام

شیعہ' سنی کے کلمہ طیبہ اور احمدیوں کے کلمہ میں مفہوم ومعنی کا فرق شرعی ضرورت ہے

مرزائی' احمدی' مرزا غلام احمد ساکن قادیان کی نبوت چاہے وہ ظلی ہو یا بروزی ماننے کے بعد ان کا کلمہ طیبہ پڑھنا ان کے لئے فائدہ مند نہیں ہے لیکن اس۔ اظہار کلمہ طیبہ کے ذریعے احمدی اسلام اور مسلمانوں کو ضرر نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ظاہری لحاظ

سے ہماری سنی مسلمان بھائیوں کی طرح کلمہ نماز روزہ حج احکامات کی پیروی کر کے باور یہ کرانا چاہتے ہیں کہ ہم بھی اہل اسلام ہیں لیکن کلمہ پڑھنے کے باوجود احمدی مسلمان نہیں ہیں کیونکہ یہ لوگ مرزا کی نبوت مان کر عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہو چکے ہیں۔ پاکستان میں مسلم علماء اس سعی سعید مصروف ہیں کہ احمدی برسر عام کلمہ پڑھ کر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کی سعی مذموم سے باز رہیں۔ احمدی مرزا کی نبوت مان کر عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہو چکے ہیں۔ احمدی دو یا چار ہزار افراد ہوتے تو ان کو روکا جا سکتا تھا لیکن صورت حال یہ ہے کہ مرزائی فرقے کی تعداد اس پاکستان میں چالیس لاکھ ہے اور بیرون دنیا بیس لاکھ سے کم نہیں ہے لاکھوں کی تعداد کو نہ ملک میں روکا جا سکتا ہے نہ بیرون ملک۔ احمدیوں کو کلمہ پڑھنے سے اس لئے سنی شیعہ مسلمان روکتے ہیں کہ یہ لوگ اقرار توحید اقرار رسالت کے بعد ختم نبوت کے منکر بن جاتے ہیں۔ ہمارے مسلمان بھائی اہل سنت والجماعت کلمہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ عقیدہ توحید و رسالت کا اقرار تو کلمہ میں برملا کرتے ہیں لیکن پتہ نہیں کہ ہمارے بھائیوں کی کیا مجبوری ہے کہ وہ دل میں تو عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور ختم نبوت کے منکر کو کافر بھی کہتے ہیں لیکن زبان سے ظاہراً کلمہ میں شہادت ختم نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔ نہ اعلان کرنا ضروری سمجھتے ہیں جبکہ مرزائی احمدی کافر غیر مسلم اور سنی مسلمان کے مسلم تشخص و امتیاز فرق و شناخت کے لئے ضروری ہے کہ کلمہ میں عقیدہ ختم نبوت کی شہادت کا اقرار و اعلان کیا جائے تا کہ عقیدہ ختم نبوت کے منکر احمدی (مرزائی) کافر اور عقیدہ ختم نبوت کے قائل محترم سنی مسلمان کے کلمہ کا فرق تا قیامت نمایاں رہ سکے۔ اگر ظاہراً کلمے میں عقیدہ ختم نبوت کا اقرار و اعلان نہ کیا جائے تو احمدی (مرزائی) اور سنی مسلمان میں واضح انداز سے فرق و امتیاز کرنا مشکل ہوگا۔

چودہ سو سال سے شیعان حیدر کرار

کا موقف واضح ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ الخ

ہم شیعان علی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ و اظہار کے لئے لفظاً معناً اپنے کلمہ میں شہادت توحید شہادت رسالت کے ساتھ علی ولی اللہ پڑھتے ہیں تا کہ مرزائی خالصی جو کہ ختم نبوت کے واضح منکر ہیں ان پر واضح ہو۔ لا الہ الا اللہ۔ اللہ رب العزت کے سوا کوئی معبود نہیں۔ محمد رسول اللہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ کے رسول ہیں آپ پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔ علی ولی اللہ۔ ختم نبوت کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا بلکہ انسانوں کی ہدایت کیلئے قیام قیامت تک خلافت و ولایت کا دروازہ کھلا ہے۔ سنی شیعہ مسلمانوں کا متفقہ علیہ عقیدہ ہے کہ ختم نبوت کے بعد ولایت کی بنیاد رسول خاتم کے اہل بیت سے شروع ہوئی ہے۔ رحمۃ العالمین کے بعد کائنات کا ولی بحکم قرآن۔

انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون۔ پہلے ولی

حضرت علیؑ ابن ابی طالب ہیں پھران کی ذریت سے گیارہ اولیاء اللہ جو اللہ کے ولی، خاتم النبیین کے وصی اور امت مسلمان کے ہادی برحق اور امام ہیں۔ ختم نبوت کے بعد سے اس عہد جدید تک اولیاء اللہ کے جتنے بھی سلسلے موجود ہیں۔ ان سب ولیوں کے ولی اور مرکز مولاء علی علیہ السلام ہیں یہ سلسلہ معصومینؑ واولیاء اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ نبوت ختم ہے۔ اور آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے آخری نبی ہیں آپ کے بعد قیامت تک ہرگز ہرگز کوئی نیا نبی نہیں آئے گا البتہ انسان کی ہدایت اور دین اسلام کی حفاظت کے لئے اولیاء اللہ ہی آئیں گے ان اولیاء کے آخری حضرت امام مہدیؑ ہیں۔

ضروری وضاحت

ہم پر بعض لوگوں کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ شیعان علی کلمہ اور اذان میں شہادت ولی اللہ کیوں پڑھتے ہیں؟ اس اعتراض کا مختصر مگر جامع جواب یہ ہے کہ ہم کلمہ میں علی ولی اللہ اس لئے پڑھتے ہیں تا کہ احمدی (مرزائی) کلمے اور شیعہ مسلمان کے کلمہ کا فرق نمایاں رہ سکے۔ ساتھ ہی عقیدہ ختم نبوت کا اظہار اور تحفظ بھی کیا جا سکے۔

مبلغ اعظم نے فرمایا میں اس حقیقت کو مثال سے واضح کرتا ہوں۔ شاید متلاشیان حق کو منزل حق مل جائے

دین اسلام جامد و نامکمل دین نہیں ہے بلکہ یہ دین بلا قید وزمانہ ہر وقت ہر آن وحی خدا کی روشنی میں مکمل ہدایت اور قرآن مکمل فکری و عملی نظام دیتا ہے۔ ہم شیعان علی چودہ سو سال سے یہ کہہ رہے تھے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لینے سے انسان مسلمان تو ہو جاتا ہے لیکن نہ نفاق سے بچ سکتا ہے اور نہ ہی پکا مومن بن سکتا ہے بلکہ اس امر کا خطرہ رہتا ہے رہ سکتا ہے کہ وہ منافق و منکر ختم نبوت ہو جائے اور اسلام کو نقصان پہنچائے جیسا کہ عبد اللہ ابن ابی منافق اور اس کے گروہ کے آدمی جو ظاہری طور پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے تھے لیکن رسول اور مسلمانوں کے دشمن تھے۔ مزید مطالعہ کے لئے سورہ منافقون (سورہ توبہ) کا مطالعہ کیجئے۔ مگر ہماری اس دلیل کو ہر زمانہ میں ٹھکرایا گیا۔ بلکہ ہمیں الزام دیا گیا کہ آپ کلمے اور اذان میں زیادتی کرتے ہیں تو سب سے پہلے یہ دیکھا جائے جو کلمہ ہم پڑھتے ہیں۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کیا یہ کلمہ بعینہ اکٹھا خدا کے کلام قرآن مجید میں ملتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ حد تو یہ ہے کہ قرآن پاک کی مکی سورتوں میں لا الہ الا اللہ تو ملتا ہے لیکن محمد رسول اللہ نہیں ملتا۔ اسی طرح مدنی سورتوں میں محمد رسول اللہ تو موجود ہے لیکن لا الہ الا اللہ نہیں ملتا؟؟؟؟

آپ سب سنی شیعہ مسلمان قرآن پاک کا خود مطالعہ کریں یا کسی قاری حافظ سے تصدیق کروالیں آپ کو پورے قرآن شریف میں کہیں بھی جو کلمہ آپ پڑھتے ہیں اکٹھا نہیں ملے گا جو علامہ اکٹھا دکھا دے منہ مانگا انعام لے۔ جو کلمہ پڑھتے ہیں وہ تو قرآن میں اکٹھا کہیں بھی نہیں ہے لیکن شہادت رسالت محمدؐ کے ساتھ شہادت ختم نبوت اکٹھی قرآن پاک میں موجود ہے۔ ملاحظہ

ہوسورہ احزاب ۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (پارہ نمبر 22) (القرآن)

شہادت توحید یعنی لا الہ الا اللہ شہادت رسالت محمد رسول اللہ ہم کلمہ میں اکٹھے پڑھتے ہیں جبکہ یہ شہادتیں قرآن میں اکٹھی نہیں ہیں لیکن شہادت رسالت اور شہادت ختم نبوت اکٹھی قرآن میں موجود ہیں۔ ان دو شہادتوں کو شہادت توحید سے ملا کر اکٹھا پڑھنے میں کیا شرعی قباحت ہے جبکہ اس وقت مسلمانوں کو فتنہ احمدیت سے حتماً بچانے کیلئے' عقلاً' نقلاً اس امر کی ضرورت ہے کہ عقیدہ ختم نبوت کا اظہار واعلان برسر عام کیا جائے۔ دین اسلام میں اجتہاد کا دروازہ ہمیشہ سے کھلا ہے علمائے اسلام متحد ہو کر اس کرنٹ شرعی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے ٹھوس موقف اختیار کیوں نہیں کرتے؟ وجہ بتلائی جائے؟

تمام مسلمان فرقوں کا متفقہ فیصلہ ہے

کہ احمدی (مرزائی) لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کے باوجود متفق علیہ کافر ہیں جب مسلمان کا اصلی کلمہ ہی یہی ہے تو احمدی مرزائی قادیانی یہ اصلی کلمہ پڑھ کر مسلمان کیوں نہ بن سکے؟ اس اصلی کلمے نے انہیں اصلی مسلمان کیوں نہ بنایا؟

تو تمام مسلم علماء کی طرف سے وضاحت یہ کی جاتی ہے کہ دین اسلام فقط توحید ورسالت کی گواہی پر ہی موقوف نہیں بلکہ ایک اور تیسری گواہی' یعنی عقیدہ ختم نبوت پر بھی ایمان لانا اور اس کا اقرار کرنا بھی ضروری ہے جو عقیدہ ختم نبوت کو تسلیم نہ کرے وہ لاکھ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا رہے وہ کافر ہی رہے گا۔ حریم اسلام وایمان میں داخل نہیں ہوسکتا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس عقیدہ ختم نبوت کو مانے بغیر' عقیدہ توحید اور عقیدہ رسالت کا ماننا بیکار رہے۔ آخر اس اہم عقیدے کی گواہی' کلمہ شہادتین' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں کیوں نہ دی جائے جبکہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن میں حضور اکرمؐ کی رسالت کی گواہی کے ساتھ متصل (اکٹھے' ختمی مرتبت کے خاتم الانبیاء ہونے کی گواہی بھی بیان فرمائی ہے۔ ملاحظہ ہوں قرآن پاک کی یہ آیت مجیدہ۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ (سورہ احزاب)

کلمہ میں معنی ومفہوم کا فرق

علمائے اسلام کا فرمان یہ ہے کہ احمدی (مرزائی) توحید ورسالت کو تو مان جاتے ہیں لیکن عقیدہ ختم نبوت کو نہیں مانتے جبکہ عقیدہ ختم نبوت جزو دین اسلام ہے اور ہر مسلمان کا اس پر ایمان لانا فرض ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے اس اہم عقیدہ جس کی شہادت جزو دین ہے اس اہم عقیدے کا اظہار کیسے کیا جائے؟ یہ ایک بنیادی سوال ہے جو چودہ سو سال سے باقی آرہا ہے؟ اس بنیادی' سوال کا اسلامی' قرآنی اور اصولی جواب کسی اسلامی فرقے نے آج تک نہیں دیا سوائے شیعہ مسلمانوں کے مذہب شیعہ

امامیہ اثناء عشریہ کے کلمہ طیبہ میں شیعان علی علی ولی اللہ فقط عقیدہ ختم نبوت کے اظہار و اعلان کے لئے پڑھتے ہیں کہ آنحضرت پر وحی و نبوت ختم ہے لیکن دین اسلام کی حفاظت اور انسانیت کی ہدایت کے لئے ولایت جاری ہے ہمارے اس اعلان ولایت علی سے ہمارے بھائی اہل سنت والجماعت ہمیشہ معترض رہے مگر آخر کار اس حقیقت کو ماننا ہی پڑا جس کا ہمیشہ سے انکار کیا گیا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں معنی مفہوم کے لحاظ سے شہادت رسالت کے بعد عقیدہ ختم نبوت کا معنی قرآن وسنت میں موجود ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ شیعان علی بحکم معصومؑ معنی و مفہوم کو واضح الفاظ میں شہادت علی ولی اللہ کے ساتھ اقرار و اعلان کرتے ہیں لیکن ہمارے سنی بھائی عقیدہ ختم نبوت کا معنی تو مانتے ہیں لیکن لفظوں سے اظہار کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں۔

عملی زندگی میں منکرین ختم نبوت سے برأت اسلامی و شرعی ضرورت ہے

احمدی (مرزائی) متفق علیہ کافر ہیں۔ احمدی وہ کافر ہیں جو توحید (لا الہ الا اللہ) یا رسالت (محمد رسول اللہ) کے منکر نہیں ہیں بلکہ عقیدہ ختم نبوت منکر ہیں۔ احمدیوں سے ملنا جلنا موالات رشتہ داری کرنا خود کو منکر اسلام بنانے کے مترادف ہے۔ یہ وہ کافر ہے جس نے ظاہری لباس اسلام اور مسلمان کا پہن رکھا ہے لیکن حقیقت میں خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے گستاخ اور دشمن ہیں۔ عملی زندگی میں ان منکرین ختم نبوت سے بچنا واجب ہے ان کے ساتھ کھانا پینا' بیٹھنا' اٹھنا' شادی بیاہ کرنا' عمداً دین اسلام کی مخالفت ہے۔ اب ان سے خود کو علیحدہ کیونکر کیا جائے؟ اس سوال کو ایک مثال محسوس سے حل کیا جاتا ہے؟

احمدی' مرزائی' شیعہ سنی مسلمان کا شناختی امتیاز کسوٹی کیا ہے؟ سنی شیعہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ مرزائیوں کے مقابلے میں اپنی شناخت تلاش کریں؟؟

مثال محسوس:۔ ایک قصاب کی دکان جو ایک مسلمان قصاب کی دوکان ہے۔ اس دوکان سے ایک سنی مسلمان بھی گوشت خرید کر رہا ہے ایک مرزائی (احمدی) بھی گوشت لینا چاہتا ہے۔ مولا علی کا ماننے والا شیعہ مسلمان بھی گوشت لینا چاہتا ہے۔ اس صورت حالات میں اگر مرزائی احمدی قصاب یا گوشت کو ہاتھ لگائے تو پورا گوشت اور پوری دوکان نجاست کا دائمی ڈپو بن جائے گی۔ اب مرزائی کافر' شیعہ' سنی مسلمان میں فرق کرنے کیلئے کیا اصول پیمانہ اور کسوٹی معیار ہوگا؟ بلا امتیاز مکتب و مسلک میں تمام مسلم علماء یہی فرمائیں گے کہ کافر مسلم کے فرق تمیز' امتیاز شناخت کے لئے چودہ سو سال سے اصول چلا آ رہا ہے۔ کہ کلمہ طیبہ پڑھ دو' کافر مسلمان کا فرق نمایاں ہو جائے گا۔ ہمارے سنی مسلمان بھائی نے اپنے اسلام کے اظہار کے لئے کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا شروع کیا تو واضح ہوا کہ یہ سنی مسلمان ہے۔ مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہوئے احمدی مرزائی نے بھی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنا شروع کر دیتا ہے تو کیا کلمہ طیبہ پڑھنے سے واقعی وہ مرزائی مسلمان ہو گیا۔ ہرگز ہرگز نہیں اب سنی

مسلمان بھی وہی کلمہ پڑھ رہا ہے اور مرزائی بھی وہی کلمہ پڑھ رہا ہے اب سنی مسلمان کے کلمہ اور مرزائی کافر کے کلمہ میں امتیاز کے لئے تیسرے جزو کی ضرورت پیش آ رہی ہے یا نہیں وہ ہے شہادت ختم نبوت جس کے اعتقاد و اعلان سے مسلمان مسلمان رہے گا اور کافر کافر رہ جائے گا؟۔

اب شیعہ مسلمان سے کہا گیا کہ علی کے ماننے والے اپنا کلمہ سناؤ اس نے اپنے ایمان و اسلام کے اظہار و اعلان کیلئے لا الہ اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول للہ وخلیفتہ' بلافصل پڑھا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں نبوت ختم ہے۔علی اللہ کے ولی ہیں۔ مولا علی کے شیعہ نے تو مرزائی احمدی کے مقابلے میں اپنا امتیاز اور شناخت بتا دی کہ میں حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ کو فقط رسول ہی نہیں مانتا بلکہ خاتم النبیین بھی مانتا ہوں اسی لئے تو ختم نبوت کے بعد علی کی ولایت کا اقرار کر رہا ہوں کہ نبوت ہمیشہ کے لئے ختم ہے اور ولایت قیامت تک جاری ہے۔شیعہ امامیہ اثناء عشری کی شناخت تو کلمہ طیبہ میں واضح واضح نظر آ گئی۔

اب میں برادران اِسلام سنی مسلمانوں کو دعوت فکر دیتا ہوں کہ ٹھنڈے دل سے سوچیں اور خود فیصلہ کریں

کہ آپ بھی وہی کلمہ پڑھ رہے ہیں جو احمدی قادیانی پڑھتے ہیں۔تو آپ کلمے میں خود کو مرزائیوں سے علیحدہ کیسے کریں گے؟ جس سے یہ شناخت ہو سکے کہ یہ احمدی کافر کا کلمہ ہے اور یہ ختم نبوت کے قائل سنی مسلمان کا کلمہ ہے؟ آپ جس عقیدہ کو تسلیم کرتے ہیں اس کے اظہار و اعلان میں پردہ کیسا۔عقیدہ ختم نبوت کی توحید رسالت کے ساتھ تیسری شہادت کو حج فارم اور شناختی کارڈ کے فارم پر تو آپ لکھتے ہیں جو واقعی بقول آپ کے اسلام اور مسلمان کی صحیح شناخت ہے اس امتیازی شناخت و شہادت کا اقرار زبان سے کلمہ کے ساتھ بھی فرما دیجئے تاکہ احمدیوں کے مقابلے میں آپ کا کلمے کے لحاظ سے واضح امتیاز و شناخت بر سر عام بھی معلوم ہو سکے جس طرح شیعہ مسلمان کا کلمہ نہ مرزائی کافر کے کلمے سے ملتا ہے اور نہ ہی سنی مسلمان کے کلمے سے۔ جب مولاء علی علیہ السلام کے ماننے والے شیعہ علی نے کلمہ میں تیسری شہادت علی ولی اللہ کو پڑھا تو مرزائی دشمن ہو کر بھی گواہی دینے اور ماننے پر مجبور ہو گیا ہے کہ شیعہ عقیدہ ختم نبوت قائل ہیں تبھی تو ختم نبوت کے بعد ایک نئی روحانی قیادت (ولایت علی کا اقرار کر رہے ہیں)

ہمارے سنی مسلمان بھائی بے شک علی ولی اللہ نہ پڑھیں کم از کم خود کو مرزائی فرقے سے علیحدہ ثابت کرنے کیلئے کلمہ میں شہادت ختم نبوت کا اقرار تو کر لیں جو سنی مسلمان کی شناخت و امتیاز کہلائے ورنہ فرق ثابت نہ ہو سکے گا۔

عقیدہ ختم نبوت کے منکروں' کافروں' منافقوں کا اقرار فقط' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

علمائے اہل سنت اپنی کتب میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ ایدتہ بعلی او علی ولی اللہ۔ لکھ کر کافر نہیں تو ہم شیعہ مسلمان کلمہ میں علی ولی اللہ پڑھ کر کیسے کافر بن سکتے ہیں؟

علی ولی اللہ کے اثبات میں مندرجہ ذیل کتب اہل سنت کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی اخو رسول اللہ وایدتہ بعلی او علی ولی اللہ

1......لسان المیزان جلد 5 صفحہ نمبر 70 ترجمہ محمد ابن اسحاق بن مہران حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی 852ھ جلد 5 ص 147

2......مقتل الحسین للخوارزمی

3......المناقب للخوارزمی

4......تذکرہ سبط ابن جوزی

5......میزان الاعتدال للذہبی

6......فرائد السمطین جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 239

7......ریاض النظرہ فی مناقب عشرہ مبشرہ جلد 2 فصل فضائل علی

8......ذخائر العقبیٰ ص 67

9......الشفاء لقاضی عیاض جلد نمبر 1 ص 104

10......نسیم الریاض للخفاجی

11......شرح الشفاء لملا علی قاری حنفی

12......ازالۃ الخفاء شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جلد 1 صفحہ 202

13......کنز العمال علی متقی ہندی

14......شمس الاخبار

15......تفسیر در منثور سیوطی جلد نمبر 4 صفحہ 154

16......مجمع الزوائد جلد نمبر 9 ص 121

17......شواہد التنزیل جلد 1 ص 227

کتب شیعہ کے حوالہ جات در بابت علی ولی اللہ

☆......اصول کافی جلد 1 ص 446 کتاب الحجۃ باب مولد النبی

☆......احتجاج طبرسی مطبوعہ طہران، نجف فی فصل علی ابن ابی طالب علیہم السلام

☆......تفسیر البرہان جلد 3 ص 359 مطبوعہ نجف اشرف۔

☆......شیخ صدوق علیہ رحمہ ص 312 مطبوعہ قم

☆......معالی السبطین جلد نمبر 1

☆......مجالس المومنین

☆......بحار الانوار جلد نمبر 8

☆......تہذیب الکمال جلد نمبر 12 ص 117

☆......ترجمۃ الامام علی۔ لابن عساکر جلد نمبر 3 ص 354

☆......تاریخ دمشق جلد نمبر 16 ص 56

☆......مناقب ابن مغازلی ص 39

☆......کتاب المعجم للطبرانی

عقیدہ ختم نبوت کے قائل سنی مسلمانوں کا اقرار ختم نبوت

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (خاتم النبیین) ہے۔ کلمہ پڑھتے وقت برادران اہل سنت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ خاتم النبیین پڑھ لیں تو کیا قیامت آجائے گی۔

ہمارے سنی بھائی دل میں تو عقیدہ توحید و رسالت محمد ﷺ کے ساتھ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں لیکن زبان سے اظہار نہیں کرتے حالانکہ اظہار کی ضرورت ہے۔ ورنہ اظہار کلمہ میں احمدیوں مرزائیوں سے اپنے کو علیحدہ کر سکیں گے۔ شیعہ مسلمانوں کا اقرار کلمہ، توحید، رسالت ولایت علی کے اعلان پر مبنی ہے۔ یہ اعلان کلمہ عقیدہ ختم نبوت کا اظہار اور خاتم النبیین کے بعد انسانی ہدایت اور اسلام کی حفاظت کرنے والی قرآنی قیادت (ولایت) کا پتہ بھی دے رہا ہے اور فرق بھی نمایاں ہے کلمہ میں معنی و مفہوم کے اظہار کیلئے الفاظ بھی موجود ہیں۔ ملاحظہ ہو عقیدہ ختم نبوت کیلئے شیعہ مسلمانوں کا کلمہ ایمان۔

۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلافصل ۔

نتیجہ بحث فقط اور فقط یہ ہے کہ نبوت قیامت تک ختم ہے اور ولایت جاری ہے جس کا ذکر قرآن و حدیث میں دلیل قیم کی حیثیت سے موجود ہے۔ ہدایت عالم انسانیت کیلئے نبوت کا بدل ولایت علی ہے۔ جو اہل قبلہ مسلم مکاتب فکر کا مشترکہ سرمایہ ایمان ہے اور روایتاً درایتاً تحفظ عقیدہ ختم نبوت کا مدلل بیان حق ولایت اولیاء سے ہے اور بحکم قرآن علی علیہ السلام ولایت کی پہلی کڑی اور مرکز ہیں اور آخری ولی حضرت امام مہدی آخرالزمان ہیں۔ جن کی ولایت و امامت کے قائل ہو کر سنی شیعہ مسلمان امام مہدی کی آمد کے منتظر ہیں۔ (وما علینا الا البلاغ)

عقیدہ ختم نبوت بارے سنی شیعہ اسلامی
کتب احادیث وسیرت سے صحیح متواتر
احادیث کے بیان کے بعد ملاحظہ ہوں
سو(100) آیات قرآن پاک جن کا
معنیٰ وترجمہ مفسرین سنہ وشیعہ نے فقط
اور فقط ختم نبوت ہی لکھا ہے جو سید
الانبیاء حضرت محمدؐ عربی کا امتیاز اور
خصوصی مرتبہ شرعی ہے جس پر بقیہ انبیاء
ہرگز، ہرگز فائز نہیں۔

ضرورت نبوت اور عقیدہ ختم نبوت

☆......فقط ان متغیر ابتر حالات میں نئے نبی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جب انسانیت چاروں طرف سے گپ اندھیروں میں پھنسی ہوئی ہو۔

☆......جس قوم میں پہلے کبھی نبی نہ آیا ہو اس خاص قوم کو نبی کی ضرورت ہوگی۔اب وہ قوم خود ساختہ پیمانے اور معیار قائم کر کے کسی کو نبی نہیں مان سکتی بلکہ اس کی غیر عادی صلاحیت اور معجزات کو پا کر اس کو حجت خدا نبی حق مان سکتی ہے جو صاحب عصمت معجزہ ہو کیونکہ معجزہ دلیل نبوت ہے۔

☆......یا وہ قوم جو مطلقاً الہامی نظریات سے آگاہ نہ ہو۔اس کی ہدایت تامہ کے لئے اللہ ان پر اپنے نبی کو مبعوث کرتا ہے۔

☆......یا پھر کسی قوم میں آئے ہوئے نبی کا پیغام بھی اس قوم تک نہ پہنچا ہو۔

☆......یا پھر سابقہ نبی کی تعلیمات یکسر بھلا دی گئی ہوں اور امتیاز حلال وحرام ختم ہو چکا ہو۔

☆......تحریف کی بناء پر اس کی اتباع ناممکن بن چکا ہو اور لوگ نیکی و بدی، برائی و بھلائی میں امتیاز نہ کر سکتے ہوں۔

☆......سابقہ نبی کے ذریعے لوگوں کو مکمل تعلیم و ہدایت نہ ملی ہو۔

☆......ایک نبی کی امداد و اعانت کے لئے ایک اور نبی کی ضرورت ہو جیسے حضرت عزیز کیلئے عزیر آئے۔حضرت موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام آئے۔

☆......انصاف کی ترازو ہاتھ میں لیکر تاریخ الہام انبیاء کا بغور مطالعہ کیا جائے تو حضورؐ کی بعثت کے بعد ان حوائج کی ہرگز ہرگز ضرورت نہ ہے۔کیونکہ آپؐ کی نبوت عالمی نبوت ہے اور آپ کا دین کامل آفاقی نعمت والا دین ہے اور آپ پوری انسانیت کے رسول نجات دھندہ ہیں۔ملاحظہ ہوں آیات قرآن

☆......وما ارسلناک الا کافة للناس بشیراً ونذیراً (سورہ سباء آیت نمبر ۲۸ القران)

☆......قل یا ایھاالناس انما انالکم نذیر مبین (سورہ حج آیت نمبر ۴۰ القرآن)

اے میرے رسول پوری انسانیت کو مطلع کر دے کہ میں ہی تمہیں خدا سے ملانے والا ہوں۔

☆...... وما ارسلناک للناس رسولاً۔(سورہ نساء آیت نمبر ۷۹ القرآن)

اے میرے حبیب ہم نے تمہیں پوری انسانیت کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔

☆......وما ارسلناک الا رحمة اللعالمین (سورہ انبیاء آیت نمبر ۱۰۷ القرآن)

اے میرے رسول ہم نے تجھے عالمین کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

☆......و اوحی الی ھذا القرآن لا نذرکم ومن بلغ (سورہ انعام آیت نمبر ۱۹ القرآن) اے میرے رسول ہم نے تیری طرف قرآن کو وحی کر کے بھیجا ہے تاکہ تو پوری انسانیت کو ڈرائے اور جس تک یہ حجت پہنچے وہ اسے اور تجھے تسلیم کرے۔

☆......الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دنیاً (سورہ مائدہ القرآن)

نبوت کے بعد اعلان ولایت علی بمقام خم غدیر یہ آیت نازل ہوئی۔ کہ آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے اور اے میرے نبی ہم نے تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا ہے اور تمہارے لئے دین اسلام پر راضی ہو گیا۔ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت عالمی نبوت ہے اور آپ کا پیغام دین عالمین کے لئے ہے اور آپ کی نبوت رسالت کسی خاص قوم، خاص علاقہ یا خاص وقت کے لئے نہیں ہے، بلکہ قیام قیامت تک پورے عالم کے لئے ہے۔ آپ کی شریعت کامل مکمل ہے۔ بلکہ دین طریقہ کامل ہے آپ پر اللہ کی طرف سے اتمام نعمت ہو چکا ہے اور اس دین سے اللہ راضی ہے جس دین اسلام کے آپ نبی رسول ہیں۔ ان ثابتہ دلائل وحقائق واضحہ کے بعد کسی نئے دین نئے نبی کی بات عقلاً غیر معقول اور شرعاً عبث اور بے فائدہ ہے۔ اعلان ولایت کے بعد تو کسی کمتر نئے بروزی نبی کی بات تو قول مجنون دیوانہ پن ہی ہے۔ مربی رسول حضرت ابو طالبؑ نے فرمایا کہ حضرت محمد نبی برحق ہیں۔ جیسے موسیٰ اول کتب میں نبی ہو کر آئے، آپ کا دین سب ادیان سے بہتر ہے۔ آپ کی نبوت اور آپ کا دین نجات ہی نجات ہے۔

الم تعلموا انا وجدنا محمداً...... نبیاً کموسی خط فی اول الکتب

ولقد علمت بان دین محمداً...... من خیر ادیان لبریة دیناً

سیرت حلبیہ میں لکھا ہے کہ حضرت ابو طالبؑ نے وقت وفات نبی ہاشم کو وصیت فرمائی کہ میرے بھتیجے حضرت محمدؐ کی اطاعت کرو۔ اس کی تصدیق تائید کرنا تمہیں ہدایت ملے گی۔ ان ابا طالب قال عند موته یا معشربنی ھاشم اطیعوا محمداً و صدقوا ترشدوا۔

حضرت محمد مصطفیٰ پر نبوت ختم ہے نبوت کا بدل ولایت ہے

اللہ رب العزت نے قرآن میں سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کو نبیوں کا سردار اور کائنات عالمین کا ہادی نبی رسول کہا ہے اور آپ کی کتاب قرآن پاک کو عالم انسانیت کے لئے کتاب ہدایت اور آپؐ کے دین اسلام کو کامل دین بتایا ہے۔ جو حضرت محمد عربی کے آخری نبی ہونے کی بین محکم دلیل ہے۔ اہل اسلام کے رسول آخری نبی اور نذیر للعالمین ہیں۔ حضورؐ کی کتاب قرآن مجید ھدی للناس و بینات من الھدیٰ ہے اور آپ کا لایا ہوا دین دین اسلام سابقہ ادیان و شرائع کا ناسخ اور کامل و مکمل دین ہے اور

(1)...... **الیوم اکملت لکم دینکم و اتمت علیکم نعمتی رضیت لکم الاسلام دیناً** اس کی سند ہے۔ اب جو آپ کی نبوت کے بعد یا آپ کے دین کے بعد کسی اور نبی، دین کی بات کرے گا۔ وہ کھلے خسارے میں ہوگا اور اللہ اس مرتد کے دین کو ہرگز قبول نہ کرے گا۔ ملاحظہ ہو قرآن کی گواہی۔

(2)...... **ان الذین عنداللہ الاسلام فمن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ فھو فی الآخرۃ من الخاسرین.**

دین کامل حضرت محمد مصطفیٰؐ کی طرف نازل کردہ دین اسلام ہے اور اللہ کے نزدیک دین دین اسلام ہے اب جو کوئی دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اپنائے گا چاہے گا اللہ اس کے دین کو ہرگز قبول نہ کرے گا۔ اسلام کے سوا کسی اور دین کو ماننے والا روز جزا خاسرین میں سے ہوگا۔

اب سردار انبیاء حضرت محمدؐ کی آمد کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہ ہے کیونکہ شریعت مکمل ہو چکی ہے۔ حلال و حرام واضح ہو چکا ہے۔ اب نبی ہرگز نہ آئے گا ہاں البتہ قرآن و اسلام کی حفاظت اور حضورؐ کے حلال حرام کو باقی رکھنے کے لئے قرآن نے متبادل دینی قیادت کا ذکر آیت مقدسہ

(3)...... ''**انما ولیکم اللہ و رسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الذکوۃ وھم راکعون**'' میں بیان کیا ہے۔ حضور کے بعد نبوت قیامت تک بند ہے اور ولایت بحکم خدا و نص قرآن باقی و جاری ہے۔ ولایت کا مرکز اول علی ابن ابی طالب ہیں اور آخری ولی حضرت امام مہدی ہیں جو قرشی سید اور اولاد فاطمہ سے ہوں گے اور انکا مقدس نام سردار انبیاء کے نام پر ہوگا۔ آپ سید آل رسول سے ہوں گے۔ ولی خدا، محمد عربی کا نائب، امت کا امام و ہادی ہوگا اور کائنات کی تمام مخلوقات پر اولی الامر بن کر حکومت کرے گا اور دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ رسالت نبوت کے بعد قرآن مجید کا منصب ولایت خلافت وزارت امامت اور امارت اولی الامر کی اطاعت کو بیان کرنا۔ از خود نصوص قرآنی اور ربانی دلیل ہے کہ نبوت سید الانبیاء پر قیامت تک کے لئے ختم ہے اور آمدہ زمانے میں ہدایت حفظ حوزہ ریاست اسلامی ولی، امام خلیفہ وصی اور اولی الامر سے وابستہ ہے

اسی لئے نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے میرے بعد نبوت نہ ہے۔البتہ میرے بعد میرے بارہ خلفاء ہوں گے جو میری امت کے امیر ہونگے۔

(4)......"من بعدی اثناء عشرہ خلیفة کلھم من قریش" اور جب تک میرے بارہ خلفاء پورے نہ ہوں گے میرے دین کو کوئی زوال نہ ہوگا۔اہل اسلام کے مکاتب فکر میں عقیدہ ختم نبوت پر کبھی بھی اختلاف نہ رہا ہے نہ ہوا ہے ہاں البتہ مسئلہ خلافت پر اختلاف ہوا ہے۔لیکن مسئلہ ختم نبوت کہیں بھی باعث نزاع نہ ہوا ہے۔سب سنی شیعہ اہل حدیث اہل قبلہ اخباری اصولی عقیدہ ختم نبوت پر قائم اور متمسک بالاسلام ہیں اور متقدمین سے لیکر متاخرین تک سب سنی شیعہ مقلد غیر مقلد ایک دوسرے کے اسلامی تشخص پر متفق ہیں۔ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔

ختم نبوت کے دلائل عقلی وسمعی

(5)...... ماکان محمد ابا احدمن رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (القرآن) سورہ احزاب

وجود کائنات کی جان سید الانبیاء حضرت محمد ابن عبداللہ ہیں۔اگر آپ نہ ہوتے تو ذات واجب کو یہ کائنات بنانے اور جنت کو

(6)......انعامات کے ساتھ سجانے کی ہرگز ضرورت نہ تھی۔"لولاک لماخلقت الافلاک"

(۱)وعدہ الست میں ذات باری تعالیٰ نے جہاں اپنی توحید کو ماننے منوانے کا انبیاء سے عہد لیا وہاں صف انبیاء سے آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو انبیاء کا سید سردار منوایا اور عہد میثاق لے کر پابند کیا کہ تم جہاں میری توحید کی بات کرو گے وہاں میرے نبی حضرت محمد کی آمد کی خبر بھی دو گے اور اس نبی آخر کی غلامی کا اقرار بھی' اعلان بھی کرو گے اور خود سردار انبیاء کو پابند کیا' عہد لیا کہ ختم نبوت کے بعد ولایت کا اعلان کرو گے۔

(۲) مقصد تخلیق کائنات' احیائے دین ۔ بطریق ایثار وقربانی ہے۔جس کی تفصیل بنص قرآن آگے آ رہی ہے۔اللہ رب العزت نے فطرت کے طبقات بھی اسی مناسبت سے تخلیق فرمائے ہیں۔

(۱) عالم اعلیٰ وعلیین (۲) عالم اسفلین ۔ اعلیٰ کی بقاء کے لئے عالم اسفل کی تمام اجناس واشیاء کو قربان کرنے کا نظام تخلیق کیا ہے۔جس کے عملی مشاہداتی مظاہر ہر کس وناقص دیکھ رہا ہے۔کائنات کے اجناس درج ذیل ہیں۔

عالم احجار' عالم نباتات' عالم حیوانات

(۱) احجار= پتھروں کو کم تر بنایا۔حیوانات کے مقابلہ میں پتھر جسم رکھتے ہیں لیکن از خود حرکت نہیں رکھتے' جبکہ نباتات حیوانات حرکت حس رکھتے ہیں۔پوری کائنات اس فلسفہ ایثار وقربانی پر چل رہی ہے اور ادنیٰ اعلیٰ کی خدمت پر مامور ہے۔پتھریلی میرا زمین نباتات کی خدمت کر رہی ہے۔

(۱) نباتات = بھی اپنے سے اعلیٰ حیوانات کی خدمت پر پابند ہیں۔ نباتات اشجار' فصل باغات جنگل کی صورت میں حیوانات کو چارہ' پھل' سایہ پھول' خوشبو ذائقہ' رس' لذیز خوردہ فراہم کرنے کی مشق میں شب وروز مصروف ہیں۔

(۲) حیوانات = بھی اپنے سے اعلیٰ حضرت انسان کی خدمت میں دن رات جتے ہوئے ہیں۔ اور یہ سفر ایثار جاری ہے۔ حیوانات چارہ کھا کر' بار برداری' کھیتی باڑی کے ذریعے دودھ مکھن' گوشت غذا' چمڑا فراہم کررہے ہیں۔ حیوان چارہ کھا کر زندہ ہیں اور انسان' دودھ مکھن' سبزی گوشت' پھل' غذا بنا کر زندہ ہے۔

(۳) انسان عالم بشریت = کو اللہ نے یہ تمام انعام' مٹی پتھر کے مکان' احجار سے دیئے ہیں۔ سایہ لکڑی درخت سبزی' نباتات سے عطاء کئے ہیں۔ زندگی کی صحت سلامتی کے لئے حیوانات کے ذریعے دودھ' مکھن' گوشت' غذا دی ہے۔

بشر سے اعلیٰ حجت خدا ہے = تاکہ حضرت انسان ان نعمتوں کو اپنے سے اعلیٰ پاک میری حجت' انبیاء ورسل' آئمہ واولیاء کا احترام کرتے ہوئے ان کی بتائی ہوئی شریعت پر عمل کر کے میری بندگی غلامی کرے۔ عبادت ہدایت کا ایک شعبہ ہے انسان عاقل بالغ ہونے کے بعد ان ھداۃ الھیہ' عظیم الہامی ہستیوں کی نبوت' رسالت' امامت خلافت ولایت کو ہدایت مان کر پوری زندگی ان کے حکم پر اپنی انا خواہشات سے للہ دستبردار ہو کر' ان کو ہادی حق مان کر زندگی گزارنی ہے۔

ہدایت کا مرکز سید الانبیاء حضرت محمدؐ عربی کی ذات ہے

نبوت' الٰہی منصب اور ہدایت کا مرکز ہے جس کا صلہ اللہ کے پاس ہے لیکن بقیہ انبیاء ورسل اپنی اس محنت مزدوری کی اجرت اس لئے نہ مانگ سکے کہ انہوں نے دین کو مکمل نہ کیا تھا جب آخر میں آخری نبی بن کر سید الانبیاء آئے تو آپ نے شریعت دین کو مکمل فرمایا۔ تو اللہ نے مزدوری مانگنے کا حکم نازل فرمایا۔ آیت مودت' ختم نبوت' اکمال دین کی الہامی ربانی دلیل ونص قرآنی ہے۔ جس سے کسی اسلامی مکتب فکر کے جید ذمہ دار عالم محقق کو انکار نہیں ہے۔ بلکہ سب تسلیم کرتے ہیں کہ آیت مودۃ عقیدہ ختم نبوت کی محکم دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو پارہ نمبر ۲۵ سورہ مجیدہ الشوریٰ (القرآن)

(7)...... **قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربی من ویقترف حسنة نزدله فیها حسناً ان الله غفور شکور.** ترجمہ = کہہ دیجئے میرے رسول میں تم سے کوئی اجر رسالت نہیں مانگتا ہاں مگر اپنے قربیٰ کی محبت پس جس کی نیکیاں کم ہوں گی اس محبت کی بدولت اس کی نیکیاں بڑھا دوں گا اور اس کا شکریہ بھی ادا کروں گا اور بخشش بھی دوں گا۔

اللہ نے تمام انبیاء کو حکم دیا کہ آپ تمام سید الانبیاء کی نبوت پر اپنی حیثیت کو قربان کرو اور اس سردار رسول عربی کی سیادت نبوت کے ایلچی بنو۔ ملاحظہ ہو عہد میثاق انبیاء' نص قرآن۔

(8)...... واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال اء اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالو اقررنا قال فاشھدوا وانامعکم من الشاھدین فمن تولی بعد ذلک فاولئک ھم الفاستون ۔اوروہ وقت یاد کرو جب اللہ نے عہد لیا انبیاء سے جب خدا ان کو کتاب وحکمت عطا کر رہا تھا۔ پھر اے گروہ انبیاء ایک رسول آئے گا جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرے گا۔ یہی تم اس رسول پر ضرور ایمان لے آنا اور اس کی مدد کرنا۔ سب انبیاء سے فرمایا کیا تم نے یہ عہد واقرار کرلیا ہے سب انبیاء نے کہا ہم نے اقرار کیا پس اللہ نے کہا تم اس عہد پر گواہ رہنا اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں بس جو اس عہد سے پھر گیا وہ ہی فاسق ہے۔

تمام انبیاء ماسلف کی رسالت نبوت کو اللہ نے سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کی رسالت نبوت پر قربان کیا اور حضور اکرمؐ کی نبوت کو ولایت پر قربان کیا جس طرح انبیاء سے میثاق' عہد معاہدہ لیا اسی طرح سے سید الانبیاء و خاتم النبیین حضرت محمدؐ عربی سے بھی عہد و میثاق لیا' کہ آپ بھی پابند ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت کی الہی دلیل ولایت علی کا میدان خم میں اعلان کریں گے۔ اس اعلان ولایت میں فائدہ دین خدا اور رسول ہی کا ہے کہ ولایت کے اعلان کے بعد عقیدہ ختم نبوت کے منکر دشمن مرتد ہو کر خائب و خاسر ہوں گے۔ جب اللہ نے نبوت کا بدل ولایت الہی کی نص کر دی ہے۔ تو نبوت تو ہمیشہ کے لئے ختم ہو گی اور ولایت کا فیض جاری ہے اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے اہل سنت مفکر علامہ مجدد الف ثانی نے اپنے ایک خط کے جواب میں تحریر کیا کہ اللہ تک پہنچنے' فیض پانے کے فقط دو ہی سلسلے ہیں۔ (۱) ایک نام نبوت ہے اور دوسرے کا نام (۲) ولایت ہے۔ نبوت حضور پر ہمیشہ کے لئے ختم ہے۔ اب قیامت تک نبی ہرگز ہرگز نہ آئے گا۔ اب جو خدا سے متمسک ہونا چاہتا ہے وہ ختم نبوت کے بعد دوسرے ربانی سلسلہ ولایت سے متمسک ہو جائے۔ ولایت کی اول علیؑ ہے اور آخر مہدیؑ برحق ہے۔

عہد میثاق از سید الانبیاء برائے اعلان ولایت ولایت عقیدہ ختم نبوت کی بنص جلی قرآنی دلیل ہے اور سچوں سے اس سچائی کا روز جزا سوال کیا جائے گا کیونکہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی سچائی ہے اور اس سچ صدق اسلام کی گواہی ایک اور سچائی ہے جس کو ولایت علی کا عقیدہ کہا گیا ہے۔ ان ہر دو صداقتوں کا ہر دور میں انکار کیا گیا۔ احمدی مرزائی حضرات نے عقیدہ ختم نبوت کا انکار کیا اور خوارج نواصب' خالصی' مقصرین نے ولایت علی کا انکار کیا ہے۔ جبکہ اس سچائی کا سوال انبیاء سید الانبیاء اور آپ کی امت سے بہر جز کیا جائے گا۔ قرآن وحدیث اس سوال پر شاہد ہیں کہ عقیدہ ختم نبوت کی سچائی کو ثابت کرنے والی دلیل ولایت علی کا سوال ہو گا اب جو عقیدہ ختم نبوت اور ولایت کا منکر ہو گا وہ کافر ہو گا اور اسے روز جزا عذاب کیا جائے گا۔ ملاحظہ ہو نص

(9)...... قرآن = سورہ مجیدہ احزاب پارہ نمبر ۲۱۔ آیت نمبر ۷ تا نمبر ۸ = واذاخذنا من النبیین میثاقھم ومنک ومن نوح و ابراھیم و موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم واخذنا منھم میثاقاً غلیظاً لیئسل الصادقین عن صدقھم

واعدللکافرین عذاباً غلیظاً ۔اور اس وقت کو یاد کرو جب ہم نے تمام انبیاء سے اور بالخصوص آپؐ سے اور نوحؑ ابراہیمؑ موسیٰ اور عیسیٰ ابن مریم سے عہد لیا اور سب سے بہت سخت قسم کا عہد لیا تاکہ صادقین سے ان کی صداقت تبلیغ کے بارے میں سوال کیا جائے اور اللہ نے کافروں کے لئے بڑا دردناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔

''حدیث رسول''

(10)...... وقفوھم انھم مسئولون عن ولایۃ علی ابن ابی طالب علیھم السلام =

نبی اکرمؐ نے فرمایا کہ مقام میزان پر سب کو روک دیا جائے گا اور حکم ہوگا کہ ان سے ولایت علی کا سوال کرو۔کیا حضور نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ولایت علی کا اعلان کیا؟

ہاں حضورؐ نے میدان خم میں بحکم خدا عقیدہ ختم نبوت کی دلیل محکم ولایت علی کا اعلان کیا ہے۔جس کو محدثین سنہ وشیعہ نے متواتراً ہر عصر میں بیان کیا ہے۔وضاحت آیت مقدسہ

واذا خذنا من النبیین میثاقھم ومنک (الی آخرہ)

(11) ......اس میثاق عہد معاہدہ کو حضور حضرت محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت مجیدہ یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس ان اللہ لایھدی القوم الکافرین = کے نازل ہونے پر ولایت علی کا اعلان کیا۔

ترجمہ = اے میرے خاص رسول جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تم پر نازل کیا گیا ہے۔اسے پہنچادے اور اگر تو نے یہ کام نہ کیا تو تو نے رسالت کا کوئی کام کیا ہی نہیں، اور اللہ تجھے لوگوں کے شر سے بچائے گا اور بے شک اللہ قوم کافرین کو ہدایت نہیں کرتا۔

(12)......= استدلال کلامی بر آیت واذا خذنا من النبیین میثاقھم =

النبیین = جمع سالم ہے۔واحد نبیؐ ہے۔النبیین میں الف لام۔استغراق ذہنی کا ہے یعنی نبوتؐ کے عنوان میں کلامی منطوق کے حوالہ میں جو کچھ ذہن میں متبادر ہوتا ہے۔اللہ نے اس کو آقائے نامدار حضرت محمد ابن عبداللہ پر ختم کر دیا ہے۔یہ الف لام۔اگر نحو کے لحاظ سے تعریف بااسم تعریف میں لایا جائے تو جن افراد وانواع سے نبوت نامی عہدہ کی تعریف کی جاتی ہے وہ نبوت، مع اپنے [illegible] رفعت بلندی کے ختمی المرتبت حضرت محمد عربی پر ہمیشہ کیلئے ختم ہے۔

النبیین ۔جمع سالم ہے۔جمع سالم کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی افراد کو کامل ہوتی ہے کامل، کمال مکمل نہایت اختتام کا دوسرا نام ہے۔[illegible] حضور پاک حضرت محمد مصطفیٰؐ صف انبیاء کو کامل کرنے والے ہیں۔تمام انبیاء کی صفات خلقی واخلاقی کے حامل ہیں اور

دین شریعت کو مکمل کرنے والے ہیں تو جب آپ نے دین کو مکمل کر دیا۔شریعت کا کامل ابلاغ کر دیا اور عقل انسانی کو اس کا فجور و تقویٰ سمجھا دیا تو پھر اب آپ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہ رہی۔ جب ضرورت نبی ہی نہیں رہی تو کسی نبی کا آنا اکمال دین کے بعد بے ضرورت بے معنی ہے۔البتہ تبلیغ دین حفظ حوزہ ریاست اسلامیہ کے لئے ولایت جاری ہے قیام قیامت تک۔

(13)......لفظ نبی کے لغوی معنی

لفظ نبی کو نبوء سے مشتق مانا جائے تو اس کا معنی ہے بلندی و رفعت ہے۔لفظ نبی کو انباء = سے مشتق مانا جائے تو اس کا معنی ہے خبر دینے والا مخبر صادق۔(۱) ہمارے رسول سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دونوں مقام مراتب حاصل ہیں۔ (۲) رب اعلیٰ کے اس قدر مقرب ہیں کہ خبر صادق کے امین ہی نہیں شاہد اور سراج منیر ہیں۔اور آپ کو قرب خداوندی کا وہ مقام حاصل ہے جو کسی نبی اور ملک فرشتہ کو بھی حاصل نہ ہے۔واقعہ معراج اس کی مکمل دلیل وشہادت ہے کہ جبرائیل نے کہا کہ حضور سات آسمان تک میرا درجہ ہے اگر اس سے ایک انچ بھی آگے بڑھوں تو جل جاؤں۔مقام کعبہ قوسین تک قرب پانا آپؐ ہی کا (14)...... مقام ہے۔اس لئے حدیث رسول ہے۔ان مع اللّٰہ حالات لا یعلمہ ملک مقرب ولا نبی مرسل۔ اس عظیم سید رسول کامل اکمل اعلیٰ نبی کے آنے کے بعد کسی کمتر بروزی نبی کی آمد کی بات خلاف عقل فول پاگل ہی کہہ سکتا ہے۔ اب نبوت آپ پر عقلاً نقلاً ختم ہے۔اب نبی تو نہ آئیں گے البتہ تشریح شریعت کے لئے خلفاء واولیاء قیامت تک آتے رہیں گے۔جو ایک نظری ضرورت ہے۔

= سوال =

گزشتہ ادوار میں ایک قوم کے پاس بیک وقت دو نبی آئے ہیں۔ جیسے حضرت عزیز وعزیر علیہم السلام دونوں اخوین تھے۔حضرت ابراہیم وحضرت اسماعیل علیہم السلام دونوں باپ بیٹا تھے۔حضرت موسیٰ وہارون علیہم السلام دونوں اخوین تھے۔ احمدی مرزائی دعویٰ کرتے میں کہ جس طرح قوم نبی اسرائیل میں حضرت موسیٰ کلیم اللہ صاحب کتاب رسول تھے۔جبکہ ان کے بھائی ہارونؑ بروزی نبی تھے۔احمدیوں کا یہ دعویٰ مع سوال مکمل دھوکہ ہے' حضرت موسیٰ علیہ السلام صاحب کتاب رسالت حضرت ہارون بھی نبی تھے۔ان دو حضرات کی نبوت اس لئے ہوئی کہ شریعت نامکمل تھی اور نبوت کا عہدہ باقی تھا اور انبیاء کے آنے کی شرعی ضرورت داعیہ موجود تھی۔لیکن سید الانبیاء کی آمد کے بعد معاملہ بالکل مختلف ہے کہ آپ اس لئے آخری نبی ہیں کہ آپ کی (15)...... آمد پر اکمال شریعت دین اسلام کا اعلان ہوا ہے۔''الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً'' آج کے دن ہم تمہارے دین کو تمہارے لئے مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور

تمہارے لئے تمہارے دین اسلام پر راضی ہوگیا۔اور خود سرور کائنات نے اپنے حیات طیبہ میں اس مسئلہ اشکال کو رد کر دیا تھا اور اپنی زندگی میں عملی حجت پیش کی کہ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت محمد رسول اللہ نے بحکم خدا لشکر اسلام کے سربراہ حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں رہنے دیا اور بقیہ صحابہ کرام کو ساتھ لیکر عازم دفاع اسلام ہوئے تو احقاق حق کے لئے حضرت علی علیہ السلام نے سیدالانبیاء سے سوالاً عرض کیا؟ کہ حضور آپ نے تمام جنگوں میں مجھے سالار لشکر بنا کر ہمیشہ ساتھ لیا ہے۔اور آج مجھے مدینہ میں بچوں اور عورتوں کے درمیان کیوں چھوڑ کر جا رہے ہیں جبکہ مجھے آپ کے ماندہ لشکریوں کے بارے میں مکمل پتہ ہے تو سیدالانبیاء نے فرمایا اس میں شریعت کی حکمت اور مجبوری ہے۔ یاعلی آپ کا مدینہ میں پیچھے رہنا بھی میری نبوت اور اسلام کے عقائد کے تحفظ کی ضمانت ہے۔آنے والے لوگ میری نبوت کا انکار تو نہ کر سکیں گے لیکن میرے تاج ختم نبوت کو اتارنے کی کذاقانہ حرکت کریں گے لہذا میں آپ کو مثل ہارون خلیفہ فی المدینہ بنا کر دو مسئلے حل کرنا چاہتا ہوں جس کا مستقبل قریب میں خود میری امت کے اول طبقہ اور آخری طبقہ میں سخت اختلاف ہوگا اور معاملہ قتال تک پہنچے گا۔

(۱) مسئلہ ختم نبوت ہے جس کا انکار ہوگا۔(۲) خلافت ولایت ہے جس پر مہاجرین وانصار تم سے اختلاف انکار کریں گے لہذا میں نبی ہو کر ان دونوں مسئلوں کو اپنی زندگی میں حل کر رہا ہوں پھر نبی اکرم نے حضرت علی علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا۔

(16)...... یا علی اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی=

اے علیؑ آپ اس امر پر راضی نہ ہوں گے کہ میری تیرے ساتھ ہارون وموسیٰ والی نسبت ہے لیکن یاد رکھ میرے بعد نبی نہ ہوگا۔

اس حدیث رسول کی شرح میں محدثین نے ببانگ دھل لکھا اور اعلان کیا ہے کہ یا علی دوسرے سارے مراتب عصمت اخوت طہارت، شجاعت، امامت، خلافت، ولایت میں آپ کی اور میری وہی نسبت ہے جو موسیٰ کی ہارون سے تھی۔مگر میرے بعد نبوت نہیں ہے۔رسالت ونبوت قیامت تک میری ہے اور تو مثل ہارون میرا وصی، وزیر خلیفہ ہے ولی خدا ہے۔یاعلی **انت متصل بی بالخلافة** یاعلی تو میرے ساتھ خلافت بلافصل کے مرتبہ پر فائز ہے اور تو مثیل ہارون ہے۔ **فلا نبی بعدی** لیکن میرے بعد نبی نہیں ہے یاعلی قیامت تک نبوت میری ہے خلافت ولایت تیری ہے۔سرور کائنات فخر موجودات سردار انبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ امیر المومنین مولود کعبہ، شوہر فاطمہ، والد حسنین کریمین، فاتح احد، خیبر، باب مدینۃ العلم کو وصی خلیفہ، وزیر وصی کہا ہے۔ولایت کا حقدار کہا ہے لیکن امیدوار نبوت نہیں بنایا۔ بلکہ فرمایا 'لا نبی بعدی' تو یہاں عقلاً نقلاً ثابت ہے کہ اگر کوئی نبی آتا ہوتا تو حضور اس کی ضرور خبر دیتے اور ہرگز یہ نہ فرماتے۔''**الا انه لا نبی بعدی**'' کہ میرے بعد نبی نہیں ہے لفظ الاعربی ہے جو تراخی کے لئے مستعمل عربون ہے۔ جو ماسبق کے اثبات کے ساتھ استقبال کا انتفاع امر کرتا ہے اور رخ زمانہ کے ہر آن زاویہ کو محیط ہوتا ہے۔یعنی حضور کی آمد سے قبل نبی کی گنجائش تھی۔آپ کی بعثت کے بعد کا زمانہ نبی کی آمد پر مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے کہ آپ کے بعد زمانہ قیام

قیامت تک کسی نئے نبی کی آمد سے خالی رہے گا کیونکہ شریعت کے مکمل ہونے کے بعد نبی کی ضرورت عقلاً نقلاً نہیں رہتی۔البتہ تبلیغ اسلام حفاظت شریعت محمدی کیلئے اولیاء ہر دور میں ہوں گے جن کے اخلاق وکردار وروحانیت سے متاثر ہو کر اللہ کی مخلوق ہدایت پاتی رہے گی۔

لا نبی بعدی

حدیث لا نبی بعد میں، لانفی جنس مع اسم نکرہ ہے۔ جونفی کامل کی دلالت وضعی ہے۔کلامی لحاظ سے ثابت ہوا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت مبارکہ کے بعد نبوت نامی شیء اب کبھی نہ آئے گی اسم جنس کی نفی ہے جو دوام حکم پر دلالت کلامی ہے جو ہر زمانہ پر محیط ہے۔

(17)...... =نتیجہ کلام=

لہذا رسول خدا نے اپنی حیات طیبہ میں ان دو مسئلوں کو حل کر دیا تھا، جن کا اختلاف حضور کی عین حیات حدیث قرطاس سے شروع ہوا اور سقیفہ نبی ساعدہ کی اختلافی کارروائی سے لیکر تا دم تحریر باقی ہے تاہم رسول عربی کا فیصلہ میزان حق ہے۔آپ نے اس حدیث یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی ۔میں ختم نبوت کی دلیل خلافت وولایت علی کو واضح وروشن کر دیا ہے کہ میری مثال موسیٰ وہارون جیسی ہے لیکن میرے بعد نبوت نبی نہیں ہے۔البتہ یا علی سے ولایت جاری ہے۔

" هذا بیان للناس و موعظة للمتقین"

لم یصح فی الاعیان شیء

متی احتاج النهار الی دلیل

عقیدہ ختم نبوت اور مذاہب اسلامیہ

جمہور مسلمین اہل سنت کے تمام فرق، مسالک مذاہب کی کتب حدیث وتاریخ روایات ختم نبوت رکھتی ہیں لیکن درایت نہیں ہے جبکہ روایات کا سلسلہ طرق وسند بھی مستند ومتواتر ہے جیسے کتب صحاح ستہ، بخاری مسلم، ابی داؤد، ابن ماجہ، ترمذی اور نسائی شریف میں ختم نبوت کی احادیث واخبار کو سند صحیح کے ساتھ نقل کیا گیا ہے لیکن یہ بھی ایک کھلی حقیقت ہے کہ اہل سنت اہل حدیث مقلد وغیر مقلد حضرات کی علم کلام وعقائد کی متداولہ کتب عقیدہ ختم نبوت کو اندک انداز سے بیان کرتی ہیں۔ برادران اسلام اہل سنت اپنے اصول عقائد اور فروعات اطاعت واعمال میں عقیدہ ختم نبوت کا ذکر نہیں کرتے، پکی روٹی کے رسالہ عامہ سے لیکر شرح المقاصد، عقائد نسفی تک

اصول وفروعات اہل سنت مقلد وغیر مقلد کو ہر صاحب علم دیکھ سکتا ہے کہ برادران سنہ نے ہر عقیدہ کو اصول فروع میں بیان کیا ہے لیکن عقیدہ ختم نبوت کے تذکرہ سے ان کے عقائد خالی ہیں۔

برادران اہل سنت کے اصول عقائد ملاحظہ ہوں۔

توحید' نبوت' قیامت' فروعات دین' نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' جہاد' اہل سنت کے کلمہ طیبہ اور بقیہ چھ کلموں میں سب کچھ ہے لیکن عقیدہ ختم نبوت کا ذکر نہیں ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کلمہ طیبہ میں حضور کی رسالت کا ذکر ہے لیکن کلمہ میں عقیدہ ختم نبوت کا ذکر نہیں ہے۔ لطف یہ ہے کہ یہی کلمہ منکرین ختم نبوت مرزائی احمدی حضرات بھی شب روز پڑھتے ہیں اور وہ سنی شیعہ کے نزدیک کافر ہیں۔

اظہار ظواہر دین اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کی دلیل ہوتا ہے کہ جو کچھ اسلام زبان و دل میں ہے اسکا برملا اقرار کیا جائے' کلمہ' اذان' اقامت شواہد اطاعت بر اسلام محمدی ہے۔ لیکن محترم برادران اسلام اہل سنت مقلد غیر مقلد کلمہ' اذان' اقامت میں توحید خداوند متعال اور رسالت نبی اکرم کی گواہی بر سر عام دیتے ہیں لیکن عقیدہ ختم نبوت کی نہیں اس کی عقلی سمعی توجیہہ خود علمائے اہل سنت ہی فرما سکتے ہیں ہم کچھ لکھیں گے تو شکایت ہوگی۔

کچھ خاطر خیال احباب چاہئے میر
کہیں ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

جبکہ ان کے مقابلے میں شیعہ مسلک کے تمام فرق اور اسلامی روحانی سلسلے عقیدہ ختم نبوت کو مع اسم و ادلہ بیان کرتے ہیں۔ صرف دل زبان سے اقرار تصدیق ہی نہیں بلا لومۃ لائم ٹھونک بجا کر' علی الاعلان خاص و عام میں دعویٰ ختم نبوت مع دلیل ولایت و امامت اپنے کلمہ' اذان' اقامت' تشہد' اصول' فروع میں اعلان کرتے ہیں ملاحظہ ہو شیعہ امامیہ کا کلمہ

(18)...... "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل"

اصول دین = توحید' عدل' نبوت' امامت' ولایت اور قیامت

فروع دین = نماز' روزہ' حج' زکوٰۃ' خمس' جہاد امر بالمعروف' نہی عن المنکر' تولی' تبرا

ضروریات دین میں = عقائد' احکام' عقاب' ثواب وجود ملائکہ' جنت' دوزخ' کتب' سماویہ' تقیہ' رجعت' برزخ' حور' غلمان' حشر و نشر وغیرہ۔

=عقیدہ ولایت علی ختم نبوت کی محکم دلیل ہے=

اوصاف' امتیازات اور مخصصات انبیاء کے عنوان میں شیعی اسلام عقیدہ ختم نبوت کا مکمل دفاع کر رہا ہے۔ جو تمام مکاتب فکر اسلامیہ کے لئے مثالی اعتقادی نمونہ ہے۔

مخصصات وامتیازات نبیؐ مع شرائط نبوت

مخصصات امتیازات انبیاء پر سنی شیعہ اہل حدیث علمائے حدیث وکلام نے کافی کتب لکھی ہیں جن کی فقط فہرست پر کئی مجلدات لکھی جاسکتی ہیں۔تاہم ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی کی غیر اسلامی حرکات اور دعاوی کو دیکھ کر اس کاذب کی تردید میں علمائے سنہ وشیعہ نے کتب تحریر فرمائیں جن میں سیف چشتیائی اردو زبان کی مشہور کتاب ہے۔ یہ کتاب پیر صاحب گولڑی شریف نے ہند سے طبع کرائی، مولانا محمد ادریس کاندھلوی نے ایک کتاب بنام شرائط نبوت لکھی، شیعہ علامہ حلی نے کتاب الفین تحریر کی، علامہ سید مرتضیٰ نے تنزیہ الانبیاء لکھی۔علامہ محمد بشیر فاتح ٹیکسلا نے مقام نبوت لکھی۔میری معلومات کے مطابق مخصصات انبیاءؑ پر ایران وعرب، نجف وقم کے قریباً پچاس علماء نے پچاس سے زیادہ کتب شرائط نبوت اور مخصصات انبیاء پر لکھیں اور زیور طباعت سے آراستہ کر کے عالم اسلام میں بغرض تبلیغ پھیلائیں ہیں تاکہ منکرین ختم نبوت کا علمی مدلل انداز سے محاسبہ مقابلہ کیا جاسکے۔ملاحظہ ہوں۔

شرائط نبوت مع مخصصات وامتیازات نبی

(۱) نبی کی عقل کامل ہوتی ہے (۲) نبی کا حافظہ ہمیشہ صحیح رہتا ہے۔ (۳) نبی پر ہذیان کبھی طاری نہیں ہوتا۔ (۴) نبی کی خواہش مرضی خدا ہے شیطان دخالت نہیں کر سکتا (۵) نبی شیطان کے سامنے مغلوب نہیں ہوتا۔ (۶) نبی معصوم ہوتا ہے۔ (۷ صداقت کے سامنے کوئی نہیں ٹھہر سکتا واقعہ مباہلہ کھلی دلیل ہے۔ (۸) نبی کے اجداد پاک صاحب معجزہ ہوتے ہیں حضور کے اباؤ اجداد پاک موحد ملت ابراہیمی کے خلفاء تھے اور صاحب معجزہ تھے۔ بطور مثال زندہ مدلل معجزہ واقعہ ابرھہ عیسائی عام الفیل جس میں حضرت عبدالمطلب حضرت محمد عربی کے دادا نے بددعا کی حضور کے چچا ابو طالب نے تائید کی اور معجزہ سے ابابیل پرندوں نے لشکر ابرھہ کو مثل بھوسہ کے مثل دیا۔ (۹) نبی کا حسب نسب سب سے اعلیٰ محترم ہوتا ہے (۱۰) نبی اخلاق حسنہ کا حامل ہوتا ہے۔ (۱۱) نبی مرد کامل ہوتا ہے اور اس کی طاقت بشر عادی سے ماورئی ہوتی ہے اسی لئے عام عادی مسلمان فقط چار ازدواج کر سکتا ہے اگر عدالت مالی وجسمانی قائم رکھ سکے لیکن نبی معصوم چار سے زیادہ نکاح کر سکتا ہے کیونکہ اس کی قوت عدالت عام عادی بشر سے مختلف ہے لہذا تکلیف شرعی بھی عام بشر سے مختلف ہے۔ (۱۲) نبی سب سے زیادہ صاحب حمیت وشجاعت ہوتا ہے۔ (۱۳) نبی افہام شریعت میں کسی کا مقلد نہیں ہوتا جو مقلد ہو وہ نبی نہیں۔ (۱۴) نبی اپنے عہد میں اپنی شریعت کا مختار مدون مرتب ہوتا ہے۔ (۱۵) نبی اپنے عہد میں سب سے اعلم ہوتا ہے۔ (۱۶) نبی صاحب معجزہ ہوتا ہے جو اس کے نمائندہ خدا ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ (۱۷) نبی مردے زندہ کر سکتا ہے۔ (۱۸) نبی علم غیب کی خبریں رکھتا ہے۔ (۱۹) نبی نوامیس فطرت پر سیطرت رکھتا ہے۔ (۲۰) نبی چاند کے ٹکڑے کر سکتا ہے۔ (۲۱) نبی ڈوبتے سورج کو پلٹا سکتا ہے۔ (۲۲) نبی تکوینی اختیارات کا مالک ہوتا ہے۔ (۲۳) نبی من المھد تا لحد شرک کفر نفاق سے پاک ہوتا ہے (۲۴) نبی گناہ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہوتا ہے قصہ یوسف کھلی دلیل ہے۔ (۲۵) نبی سوتے میں بھی ویسے دیکھتا ہے جیسے عالم بیداری میں (۲۶) نبی آگے پیچھے سے برابر دیکھتا ہے۔ (۲۷) نبی کی بینائی بصارت سماعت کبھی زوال پذیر نہیں ہوتی۔ (۲۸) نبی میں کبھی بھی جسمانی عیب نہیں ہوتا۔ (۲۹) نبی پیدا ہوتے ہی مختون ہوتا ہے۔ (۳۰) نبی خائن نہیں ہوتا امین ہوتا ہے۔ (۳۱) نبی ظالم نہیں عادل ہوتا ہے۔ (۳۲) نبی شافع امت ہوتا ہے۔ (۳۳) نبی صابر وشاکر ہوتا ہے۔ (۳۴) نبی جس قوم کا نبی ہوتا ہے اس کی زبان میں افصح ہوتا ہے۔ (۳۵) نبی اپنی قوم کا منجی ہے (۳۶) نبی حاکم ہوتا ہے امت کی عورتیں اس سے پردہ نہیں کر سکتیں۔ (۳۷) نبی ظلمت کی اتھاہ گہرائیوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ (۳۸) نبی حق کی نورانی ضیاء باریوں سے آگاہ ہوتا ہے۔ (۳۹) نبی بول براز سے پاک ہوتا ہے۔ (۴۰) نبی شکم مادر میں بات سنتا اور سناتا ہے۔ (۴۱) نبی پیدا ہوتے ہی عالم اعمال مخلوق کا نگران وناظر ہوتا ہے۔ (۴۲) نبی کو پیدا ہوتے ہی اپنی نبوت کتاب

کا پتہ ہوتا ہے۔ (۴۳) نبی رات کو دیکھنے کے لئے روشنی کا محتاج نہیں ہوتا۔ (۴۴) چرند پرند نبی کے سر سے اوپر نہیں گزرتے جیسا کہ اعیاناً ثابت ہے کہ پرندے کعبہ بیت اللہ روضہ رسول مزارات آئمہ و اولیاء کے اوپر نہیں گزرتے۔ (۴۵) نبی کا دل بیدار ہوتا ہے اور ذکر خدا میں منہمک رہتا ہے۔ (۴۶) سونے سے نبی کا وضو ناقص نہیں ہوتا' (۴۷) نبی ہر حالت میں مسجد کعبہ جا سکتا ہے کیونکہ وہ مرکز طہارت ہے۔ نبی کا سایہ نہیں ہوتا۔ (۴۸) نبی کے زمین پر چلنے سے نقش پا نہیں بنتا۔ (۴۹) نبی پتھر پر چلے تو پتھر نرم ہو جاتا ہے اور نقش پا بن جاتا ہے (۵۰) نبی انسانوں کے علاوہ تمام مخلوقات کی زبان جانتا ہے اور ان کی زبان میں کلام کرتا ہے۔ (۵۱) نبی جس درخت کے نیچے بیٹھے آرام کرے وہ درخت نہیں سوکھتا۔ (۵۲) نبی جس سواری پر سواری کرے وہ جانور بوڑھا مریض نہیں ہوتا۔ (۵۳) نبی اپنی صداقت کے لئے بچہ شیر خوار سے گواہی دلوا سکتا ہے قصہ یوسف واضح دلیل ہے۔ (۵۴) نبی دیوار پتھر سے بطور گواہ کلمہ پڑھوا سکتا ہے۔ (۵۵) نبی لوہے کو موم بنا سکتا ہے۔ (۵۶) نبی ہر مومن کی جان و مال کا مالک ہوتا ہے۔ (۵۷) نبی کی بیوی مومنوں کی ماں ہے نبی کے بعد اس سے کوئی نکاح نہیں کر سکتا اگر ایسا کرے گا تو ملت اسلام سے خارج ہوگا۔ نبی کی نسل کی بیٹیاں مسلمان مومنین کی بہنیں ہیں جس طرح بہن سے نکاح حرام ہے نسل سادات سے امتی کا نکاح حرام ہے۔ اس کی وضاحت جناب سیدہ فاطمہ کی بیٹی ثانی زہرا معصومہ معلّمہ غیر معلّمہ نے دربار یزید میں حرمت فتویٰ کا دیکر واضح فرمائی ہے۔ مشہور متواتر خبر ہے۔ (۵۸) نبی دھوپ میں چلے تو بادل سایہ کرتا ہے۔ (۵۹) نبی بد عا کرے تو خدا نہیں ٹالتا (۶۰) نبی ابن آدم کے علاوہ دوسری مخلوقات حیوان چرند پرند حشرات الارض بہائم اور جنوں کی بات سمجھتا ہے ان سے ان کی زبان میں کلام کرتا ہے اور ان کو شریعت خداوندی کی تبلیغ حلال حرام سمجھاتا ہے جیسے سید الانبیاء حضرت محمد عربی نے طائف میں گروہ جن سے ملاقات کی آپ نے ان کو قرآن سنا کر دعوت اسلام دی جیسے جنوں نے آپ کا کلمہ پڑھ کر قبول کیا۔ اسی طرح قرآن پاک آج تک شہادت دے رہا ہے۔ ملاحظہ ہو سورہ جن جس میں تمام حالات کا تذکرہ ہے۔ بطور شہادت دوسرا واقعہ جسے خود قرآن بیان کر رہا ہے حضرت سلیمان کے صحابہ میں جن پرندے حشرات الارض' ہوا کی صوتی لہریں' صاحب تکوین حضرات آصف بن برخیا ولی خدا' عفریت جن' ہد ہد پرندہ شامل تھے۔ نمل سلیمان' یہ سب حضرت سلیمان کی حکومت کے کارندے مخبر جاسوس تھے۔ آپ ان سے ہم کلام ہوتے تھے ان کی زبانیں سمجھتے تھے۔ حضرت سلیمان نے نمل مکوڑے کی بات سن کر تبسم فرمایا جب مکوڑے نے اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ ''ادخلو مساکنکم لیحطمنکم سلیمان وجنودہ'' (سورہ نمل' القرآن)

میری قوم کے کیڑے مکوڑوں اپنی بلوں مسکن میں داخل ہو جاؤ ورنہ تمہیں سلیمان اور اس کا لشکر پاؤں تلے رگڑ کر لاشیء بنا دیں گے۔ حشرات الارض کی زبان فہمی پر جناب سلیمان نبی نے اللہ کا شکریہ ادا کیا جس نے سلیمان نبی کو یہ طاقت افہام اور ملکہ زبان عطا فرمایا۔ صف انبیاء کے یہ عظیم مخصصات و امتیازات علمائے سنہ و شیعہ نے مکمل تشریح کے ساتھ کتب احادیث و تفسیر قرآن میں

بیان وثابت کئے ہیں۔ جن سے فقط احمدی خالصی مرزائی رشدی جیسے گمراہ لوگ بشر بشر کی رٹ لگا کر انکار کرتے پھرتے ہیں۔ سنی وشیعہ اہل اسلام ان مخصصات انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں۔ سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ تمام صفات شرائط نبوت اور الہامی امتیازات بدرجہ اتم موجود ہیں کیونکہ آپ تمام انبیاء واولیاء کے سردار ہیں۔ اسی لئے اللہ رب العزت نے آپ کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور آپ کی اسوہ حسنہ کو اللہ نے قیام قیامت تک عالم انسانیت کے لئے حجت حق اور ذریعہ ہدایت ونجات قرار دیا ہے یہی حکم خدا آپ کے خاتم النبیین ہونے کی واضح دلیل ہے کیونکہ اللہ نے فقط آپ ہی کی اسوہ حسنہ کو قیامت تک کے لئے حجت قابل اتباع قرار دیا ہے۔ "لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوہ حسنة" (القرآن)

کیا احمدی مرزائی خالصی و رشدی حضرات ان الہامی لدنی معنوی شرائط نبوت میں سے ایک شرط بھی مرزا غلام احمد قادیانی امرتسری میں دکھلا اور ثابت کر سکتے ہیں ' ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین'

وہ آیات قرآن ملاحظہ ہوں جن کا ترجمہ تفسیر فقط عقیدہ ختم نبوت ہے

(۱) لیظھرہ علیٰ الدین کلہ ولو کرہ المشرکون پارہ نمبر۹ آیت نمبر۱۷۔ سورہ یہ آیت مقدسہ حضور پاک کی ختم نبوت کو پیش کر رہی ہے۔ اللہ کی مرضی یہ ہے کہ وہ سید الانبیاء حضرت محمدؐ پر اپنے کل دین کو ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ اگر چہ مشرکین کو یہ فیصلہ پسند نہ ہے۔ (۲) واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون. یہی حال کفار یہود ونصاریٰ کا ہے کہ وہ اللہ کی کامل شریعت کے چرچے دبدبے کو پسند نہیں کرتے حالانکہ انہیں علم ہے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں نور ہدایت کو مکمل کرنے والے آخری نبی معظم ہیں۔ (۳) وتمت کلمة ربک صدقا وعدلاً لا مبدل لکلمتہ۔ پارہ نمبر۸ سورہ انعام۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے کہ میں حضرت محمد عربی کے ذریعے اپنے کلمہ شریعت قانون الہی کو مکمل کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اسلام دین صدق وعدل اور میرے فیصلے کوئی بدل نہیں سکتا۔ (۴) ان الدین عنداللّٰہ الاسلام فمن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الاخرة من الخاسرین۔ بے شک دین اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے اب جو کوئی اپنی مرضی سے کوئی اور دین قبول کرے گا اللہ اسے قبول نہ کرے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھائے گا۔ (۵) الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔ ولایت ختم نبوت کا بدل ہے یہ آیت میدان خم میں اس وقت نازل ہوئی جب اللہ کے آخری نبی نے نبوت کی متبادل دینی قیادت ولایت کو من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ کا اعلان کیا۔ (۶) ان اللّٰہ اصطفی آدم ونوحاً وآل ابراھیم وآل عمران علی العالمین۔ نبوت نبی کے بعد اللہ نے ہمارے رسول اعظم کی آل کو چنا ہے۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ نبوت آپ پر ختم ہو چکی ہے۔ اب جو ہدایت کا متمنی ہے وہ آل رسول کی ولایت مان کر ہدایت پا سکتا ہے۔ (۷) انما یرید

اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھر کم تطھیراً۔ سورہ احزاب پارہ نمبر ۲۲، مرضی رب تعالیٰ یہ ہے کہ وہ رسول اوراس کی اہل بیت کو پاک کرے جس طرح پاک کرنے کا حق ہے۔ کیونکہ ختم نبوت کے بعد اہل بیت رسول ہی نے دین کی حفاظت شہید ہوکر کرنی ہے اوراللہ کے دین کو باقی سالم رکھنا ہے۔(۸) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق یظھر علی الدین کلہ ۔ اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ خود بھیجا ہے تا کہ اللہ اپنے کل کے کل دین کو شہود پر لا سکے۔ یہ مکمل ہدایت اور سارے دین کے ظہور کی بات اس امر کی کھلی دلیل ہے جب دین اور ہدایت سید الانبیاء کے ذریعے آ چکی، تواب نہ کسی دین کی ضرورت رہی نہ کسی نئے نبی کی یہی عقیدہ ختم نبوت ہے۔(۹) الذین یتبعون الرسول النبی الامی یجدونہ مکتوباً عندھم فی التوراۃ و الانجیل ۔ سورہ اعراف پارہ نمبر ۸ آیت نمبر ۱۵۷، اللہ نے فرمایا میرے اس امی مرکز نبی کی اتباع کرو جس کی آمد کی خبر پہلے انبیاء موسیٰ وعیسیٰ نے توریت وانجیل میں دی ہے۔ اس نبی اعظم کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہے۔ لہذا اسی ہی کی اتباع کرو۔ (۱۰) حضور ساری کائنات کے رسول ہیں آپ کی کتاب عالمی اور آپ کی شریعت آفاقی ہے۔(۱۱) تبارک الذی نزل الفرقان علیٰ عبدہ لیکون للعٰلمین نزیراً ۔ پاک ہے وہ ذات جس نے آپ پر کتاب مدلل کو بھیجا تا کہ آپ عالمین کے لئے ڈرانے والے بنیں، عالمین کے ہادی ہوکر آپ خاتم النبیین ہیں۔

(۱۲) ان ھو الاذکر للعٰلمین ۔ یہ کتاب قرآن جامع ہے اور عالمین کے لئے تذکرہ ہدایت ہے قرآن پاک پوری عالم انسانیت کے لئے قیامت تک نصاب ہدایت ہے جو آخری کتاب ہے آخری نبی پر نازل ہوکر ختم نبوت کی دلیل ہے۔

(۱۳) فبای حدیث بعدہ یومنون ۔ اے ابن آدم اس کتاب کی وضاحت حق کے بعد تم کون سے نبی کتاب پر ایمان لے آؤ گے۔ یہی کتاب قرآن اور صاحب قرآن آخری نبی ہے جو تمہاری ہدایت کا ضامن ہے۔ حضور کی نبوت آفاقی اور عالمین میں باقی ہے۔(۱۴) وما ارسلناک الا رحمۃ اللعٰلمین ۔ سورہ انبیاء آیت نمبر ۱۰۷ ''اے میرے حبیبؐ ہم نے تمہیں بھیجا ہے فقط عالمین کی رحمت بنا کر، تا کہ تیری رحمت کے فیض سے انسانیت کو ہدایت ملے۔'' (۱۵) وما ارسلناک الا کافۃ للناس ۔ سورہ سبا آیت نمبر ۲۸۔ ''اے میرے رسول ہم نے تجھے تمام انسانوں کے لئے نبی رسول بنا کر بھیجا ہے۔'' (۱۶) قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً (سورہ اعراف آیت نمبر ۱۸۵) اے میرے محمد تم تمام انسانوں سے کہہ دو میں تم سب کے لئے رسول مبعوث کیا گیا ہوں۔(۱۷) یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً و داعیاً الیٰ اللہ باذنہ وسراجاً منیراً ۔ اے میرے نبی بے شک ہم نے تجھے گواہ، بشارت دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اللہ کے اذن سے اللہ کی طرف بلانے والا ہے اور تیری نبوت کا چاند ہمیشہ روشن رہے گا۔ (۱۸)'' والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک و بالآخرۃ یوقنون ''اے میرے رسول ایمان ایقان آ چکا ہے اب عالم انسانیت کا فریضہ

ہے کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا ہے اسے بھی مان لیں اور جو پہلے انبیاء پر نازل ہوا اس پر بھی ایمان لے آئیں۔ یہی ہدایت ہے کیونکہ آپ کے بعد کوئی کتاب، نبی نہ آئے گا۔ لہذا آخرت کی سوچ اس میں فلاح ہے۔(۱۹) "ھذا بیان للناس وھدی ورحمة للعالمین "یہ قرآن انسانیت کے لئے بیان ہے اللہ کی کامل ہدایت اور عالمین کے لئے رحمت، اس کتاب کی جامعیت رحمت عالمین ہے اور صاحب کتاب رحمۃ اللعالمین ہے۔ اب دین اور نبی کامل ہیں لہذا یہ دلیل ہے کہ نبوت ختم ہے۔(۲۰) "ھذا الذی انزل علیکم الکتاب مفصلاً "ہم نے یہ کتاب میرے حبیبؐ آپ پر نازل کردی ہے جس میں ہدایت دین دنیا کی مکمل تفصیل ہے تو قرآن مفصل ہدایت ہے صاحب کتاب سید الانبیاء ہے تو اب کسی کمتر کتاب یا کم درجے کے نبی کی ضرورت بے معنی ہے۔(۲۱) "ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیء" اور ہم نے آپ پر وہ کتاب نازل کی ہے جس میں ہر شے کا بیان موجود ہے، جو کتاب عرش سے فرش آئی ہے وہ مکمل علم دین ہے۔(۲۲) "واوحی الی ھذا القرآن لا نذرکم به ومن بلغ" ہم نے یہ قرآن آپ کی جانب وحی کیا ہے۔ جس کو پہنچے وہ اس سے ہدایت ہی حاصل کرے۔ جب وحی سے مکمل ہدایت آ چکی حضورؐ ہادی کامل ہیں تو اب مزید کسی ہادی نبی کی ضرورت نہ رہی۔(۲۳) "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون" اس قرآن کو ہم نے ہی نازل کیا ہے اور اس کے ہم محافظ ہیں۔ قرآن لاریب کتاب ہے اس پر ایمان لانا باعث ہدایت اور فلاح ہے۔(۲۴) "الم ذلک الکتاب لاریب فیه ھدی اللمتقین الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوۃ وممارقناھم ینفقون والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اولئک علی ھدی من ربھم و اولئک ھم المفلحون"۔ سورہ بقرہ آیت نمبر ۱ تا نمبر ۵۔ عظمت وجامعیت قرآن بیان کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا۔ قرآن یہ وہ کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک عیب نہیں ہے یہ صاحبان تقویٰ لوگوں کے لیے مجسم ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں نماز قائم کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے رزق دیا ہے اس میں سے ہماری راہ میں بھی خرچ کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم پر نازل کیا اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے پہلے انبیاء پر نازل کیا اس پر بھی۔ اور قیامت کے قائل ہیں۔ یہی وہ لوگ جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور فلاح پانے والے ہیں۔ ان آیات مقدسہ میں مقصد نزول کتب الٰہی۔ اور ہدف سید الانبیاء اور ماسلف انبیاء کیلئے کھلے ڈلے انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ وحی کے آنے کا مقصد اور انبیاء کے آنے محنت کرنے کا مقصد صرف اور

صرف ہدایت انسانیت کرنا ہے اور شریعت اسلام کا پابند بنا کر ان کو فلاح تک پہنچانا ہے۔ لہذا یہ دونوں مقاصد سید الانبیاء کی بعثت کے بعد پورے ہو چکے ہیں۔ لہذا نئے نبی کی ضرورت رہی نہ نئی کسی شریعت کی۔ یہ تمام امور آپ کے ختم نبوت کے تاج کی حفاظت کی ضمانت ہیں۔ آپ ہی ہادی حق ہیں جنکی اتباع سے انسان حقوق اللہ حقوق العباد ادا کر کے فلاح پا سکتا ہے۔

(۲۴) سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ تمام انسانیت کے شاہد ہیں اور تمام انبیاء کے گواہ اور مصدق ہیں۔ "لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً" اے میرے رسول آپ تمام لوگوں کے گواہ ہیں۔ نبی اپنی امتوں کے گواہ ہوں گے اور آپ انبیاء پر گواہ ہوں گے۔ پہلے نبیوں کی تصدیق کرنے والے آپ آخری نبی ہیں۔ (۲۵) حضور کی نبوت باقی ہے اس لئے آپ کی امت عذاب سے محفوظ ہے۔ "لن یعذب اللّٰہ وانت فیھم" اے میرے حبیب جب تک ان میں میں ہرگز عذاب نہ کروں گا۔ جب قرآنی نص سے آپ معنوی نورانی لحاظ سے زندہ موجود ہیں اور نگران ہیں تو آپ کی نبوت کے ہوتے ہوئے آپ کی شریعت صادقہ کے ہوتے ہوئے نئی کتاب' نئی شریعت کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔ (۲۶) قل کفیٰ باللّٰہ شھیداً بینی و بینکم ومن عندہ علم الکتاب (سورہ رعد پارہ نمبر ۱۳) کفار مدینہ ومکہ نے کہا اے محمدؐ آپ رسول نہیں تو آپ نے نبوت کے دو گواہ بیان فرمائے۔ میرا اللہ گواہ نبوت ہے جو میرے لئے کافی ہے اور وہ گواہ نبوت ہے جس کو کتاب قرآن کا علم دیا گیا ہے۔ یہ آیت دلیل ہے کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا ہاں وہی ہادی ہوگا جس کو اللہ نے کتاب کا مکمل علم دیا ہے۔

منصب سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین قیم کو عالم انسانیت کے سامنے کھول کر بیان کرنا ہے تاکہ دنیا پر خیر و شر واضح ہو۔ یہ منصب آپ کے خاتم النبیین ہونے کی واضح دلیل ہے = ملاحظہ ہو سورہ مجیدہ بینہ پارہ نمبر ۳

(۲۹) لم یکن الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینہ رسول من اللہ یتلوا صحفاً مطھرہ فیھا کتب قیمہ وما تفرق الذین اوتوا الکتاب الا من بعد ما جاء تھم البینۃ وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء ویقیموا الصلوٰۃ ویوتوا الزکوٰۃ وذلک دین القیمہ۔ ان الذین کفروا من اھل الکتاب والمشرکین فی نار جھنم خالدین فیھا اولئک ھم شرا البریہ ان الذین امنو اوعملوا الصالحات اولئک ھم خیر البریہ۔

اہل کتاب سے منکر لوگ اور دیگر مشرکین اپنے کفر سے الگ ہونے والے نہیں ہیں۔ جب تک کہ ان کے پاس کھلی ڈلی دلیل نہ آ جاتی۔ اللہ کی طرف سے رسول آیا ہے جو پاک صحف کی تلاوت کرتا ہے جس کے مضبوط قیم احکام ہیں۔ یہ اہل کتاب متفرق نہ ہوئے مگر اس وقت جب ان کے پاس کھلی ہوئی دلیل آ گئی انہیں صرف اس بات کا حکم دیا گیا ہے۔ اللہ کی خالص عبادت کریں زکوٰۃ دیں اور یہی سچا دین محکم ہے۔ جن اہل کتاب اور مشرکین نے واضح دلائل کے بعد انکار کیا سب کے لئے جہنم ہے اور یہ شر کا مرکز بدترین مخلوق ہیں اور جنہوں نے اسلام قبول کیا وہ مومن ہیں عمل صالح کرتے ہیں یہ بہترین مرکز خیر سے وابستہ ہو کر بہتر مخلوق ہیں۔

نتیجہ = یہ ہے کہ مندرجہ بالا آیات نے واضح واضح بتا دیا ہے کہ حضور ہی آخری نبی ہیں اور آپ کا دین آخری دین ہے جو آپ کی رسالت نبوت' دین ہدایت کو قبول نہیں کرتا وہ کافر گمراہ ہے اور جہنم کا مستحق ہو کر شر سے وابستہ ہو کر بری گمراہ مخلوق ہے۔ آپ کے

منکروں کو وعید عذاب جہنم دلیل محکم ہے کہ آپ آخری نبی وہادی حق ہیں اب آپ کے بعد نہ نیا دین ہے نہ نئی ہدایت ہے۔

(۳۰) اذ قال عیسیٰ ابن مریم یا نبی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاء ھم البینات قالو ھذا سحر مبین و من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ الکذب و ھو یدعیٰ الی الاسلام و اللہ لایھدی القوم الظالمین۔ (سورہ صف آیت نمبر۵ پارہ نمبر۲۸)

وہ وقت یاد کرو جب عیسی ابن مریم نے کہا اے نبی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلے کی کتاب توریت کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دینے والا ہوں جس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ معجزات لے کر آئے تو لوگوں نے کہہ دیا یہ تو کھلا جادو ہے۔

ان آیات قرآنیہ میں ایک الہامی مذاہب کا مربوط متواتر قانون طریقہ بتایا گیا ہے کہ ہر گزرنے والا نبی اپنے بعد آنے والے نبی کی آمد کی خبر دیتا ہے۔ بطور مثال قرآن جس طرح حضرت عیسیٰ ابن مریم نے اپنے اعلان نبوت کے عرش پہ رہنے والے نبی اعظم جن کا عرشی نام احمد ہے اس کی اپنے بعد آنے کی خبر دے دی یہ فخر موجودات سرور کائنات سردار انبیاء حضرت نبی آخرالزمان کی خبر تھی اور عیسیٰ نے اپنے بعد آپ کی آمد کا اعلان کیا اور انجیل میں یہ خبر آج بھی درج ہے۔ اس قانون الہامی کے تحت اگر حضور اکرمؐ محمد عربی کے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو آپ ضرور بل ضرور اس کی خبر دیتے۔ اور آپ ہرگز ہرگز یہ نہ فرماتے کہ لا نبی بعدیؑ کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا۔ بلکہ حضورؐ نے فرمایا میرے بعد خلافت ہے اور میرے بارہ (۱۲) خلیفہ ہوں گے جو قریش سے ہوں گے اور وہ میرے بعد میری نیابت میں میری امت آخر کے امیر ہوں گے۔ کیونکہ آپ سردار انبیاء اور آپ کی مبارک زبان ترجمان وحی رب رحمان ہے۔ لہذا آپ کا فرمانا' میرے بعد خلفاء ہوں گے۔ لا نبی بعدی' نبی نہ ہوں گے یہ واضح بین دلیل ہے کہ آپ پر نبوت ہمیشہ کے لئے ختم ہے اور آپ تاجدار ختم نبوت ہیں۔

نبوت کے بعد نئے الہامی مراتب کا تذکرہ آنا ختم نبوت کی دلیل ہے

رسالت ونبوت کے بعد مندرجہ ذیل الہامی اسلامی مراتب' ولایت خلافت' امارت' وزارت' وصائیت' صالح المومنین' شاہد نبوت' سلطان نصیر' اولی الامر' کا نص قرآنی سے منصوص من اللہ ہونا حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے۔ اگر حضور کے بعد کسی نبی کی آمد متوقع ہوتی تو اللہ حضورؐ کی نبوت کے بعد ان مراتب عالیہ کے نزول کا تذکرہ نہ فرماتا۔ ملاحظہ ہوں یہ مراتب عالیہ' از آیات قرآن=

منصب خلافت از نص قرآن

(۳۱) وعداللہ الذین آمنو منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم ویمکنن لهم دینهم الذی ارتضیٰ لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امناً یعبدوننی لایشرکون بی شیاً ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون و اقیمو الصلوٰۃ واتو الزکوۃ و اطیعوا الرسول لعلکم ترحمون
(سورہ النور' پارہ نمبر ۱۸ القرآن الکریم)

(ترجمہ) وعدہ کیا اللہ نے ان کے ساتھ جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے ضرور ان کو خلیفہ بنائے گا اپنی زمین میں ایسے خلیفہ بنائے گا جیسے اس نے پہلے خلیفہ بنائے اور ان کے لئے اس دین کو غالب بنائے گا جسے ان کے لئے پسندیدہ قرار دیا ہے اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا وہ میری ہی عبادت کریں گے اور کسی چیز کو میرا شریک نہ بنائیں گے اور جو کوئی اس کے بعد کافر ہو جائے گا وہی فاسقوں میں سے ہوگا اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول کی اطاعت کرو شاید اس طرح تمہارے حال پر رحم کیا جائے۔

(۳۲) یا ایھا الذین امنوا اطیعو اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شی فردوہ الی اللّٰہ و الی الرسول ان کنتم تومنون باللّٰہ والیوم الآخر ذلک خیرو احسن تاویلاً (سورہ نساء پارہ نمبر ۵ آیت نمبر ۵۸ تا ۵۹)

ترجمہ = اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم میں اولی الامر ہیں ان کی اطاعت کرو۔ پس اگر کسی شئ میں تم باہم جھگڑ پڑو۔ تو اس معاملہ کو اللہ اور رسول کی طرف پلٹا دو۔ اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی تمہارے حق میں خیر اور انجام کے اعتبار سے بہترین بات ہے۔ اس آیت مقدس میں رب رحمٰن نے واضح انداز میں کھول کر بیان کر دیا ہے کہ اللہ کی توحید حاکمیت کے بعد اطاعت رسول کرنا ہے اور اطاعت رسالت کے بعد چونکہ عہدہ نبوت رسالت ختم ہے۔ لہٰذا صاحب امر کی اطاعت کرنا ہوگی۔ یہی امر اطاعت ہی خیر و بھلائی ہے انجام کے اعتبار سے۔

(۳۳) افمن کان علیٰ بنیة من ربه ویتلوه شاهداً منه ومن قبله کتاب موسیٰ اماماً ورحمة۔

(ترجمہ) کیا وہ نبی آخر رب کی دلیل پر نہیں جس کا گواہ اس کی آل سے ہے اور اس نبی سے پہلے موسیٰ صاحب کتاب امام و رحمت تھے۔ حضور انبیاء کی امت پر گواہ ہیں اور آپ کی کتاب کامل ہدایت رحمت بشارت ہے۔

ویوم نبعث فی کل امة شهیداً علیهم من انفسهم و جئنابک شهیداً علیٰ هٰولاء ونزلنا علیک الکتاب تبیاناً لکل شیء وهدی ورحمة بشریٰ للمسلمین (سورہ نحل پارہ نمبر۱۴ آیت نمبر القرآن)

اور قیامت کے دن ہم پر ہر گروہ پر انہی سے گواہ اٹھائیں گے اور اے میرے پیغمبر آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے جس میں ہر شے کی وضاحت ہے اور یہ کتاب اطاعت گزاروں کے لئے ہدایت رحمت اور بشارت ہے۔

(۳۴) وان تظاهرا علیه فان الله هو مولاه و جبرائیل و صالح المومنین والملائکة بعد ذلک ظهیراً (سورہ تحریم پارہ نمبر ۲۸' القرآن الکریم)

مخالفین رسولِ اعظم اسی طرح مخالفت ومحاربت پر ڈٹے رہے تو پس بے شک نبی اخر کا مولا مددگار اللہ ہے۔ جبرائیل ہے اور صالح المومنین ہے اور فرشتے ہیں جو صف بستہ ہو کر تیار ہیں۔ یہ آیت مقدسہ نص قطعی ہے کہ حضورؐ کے بعد نہ کوئی نبی آنے والا ہے اور نہ ہی مرتبہ نبوت کھلا ہے۔ بلکہ اب نصرت نبی اسلام خود اللہ کرے گا۔ حضرت جبرائیل کریں گے اور صالح المومنین نبی آخر کا مددگار ہوگا۔ ان کے بعد سارے فرشتے بھی ناصر دین رسول اسلام ہوں گے' اللہ اور فرشتوں کے ساتھ ناصر رسول علی ولی ہیں۔

(۳۵) قال رب شرح لی صدری ویسرلی امری واحلل عقدة من لسانی یفقهوا قولی واجعل لی وزیراًمن اهلی هارون اخی اشددبه ازری واشرکه فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیراً (سورہ طہٰ)

موسیٰ نبی نے عرض کی اے میرے رب میرا سینہ کھول دے اور میرے منصب کی ذمہ داری کو میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے میرے قول کو عام فہم بنا دے اور میرے لئے میری اہل بیت سے ایک وزیر بنا دے میرے بھائی ہارون کو اس سے میری کمر مضبوط کر دے اور اسے میرے کار نبوت میں میرا شریک کار بنا دے تا کہ ہم تیری زیادہ تسبیح کریں اور تیرا زیادہ ذکر کریں۔ اسی طرح نبی آخر سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ نے بھی قیام دین تبلیغ و دفاع اسلام کے لئے سلطان نصیر کی تمنا کی جو رسول اعظم کا حامی مؤید بن کر اسلام ورسول اسلام کے ناموس کی حفاظت کرے۔ ملاحظہ آیت قرآن' وقل رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لد نک سلطاناً نصیراً (سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر۸۰ پارہ نمبر۱۵)

(۳۶) انآ ارسلنا الیکم رسولاً شاهداً کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولاً ۔ بے شک ہم نے تمہاری طرف اسی طرح رسول شاہد بنا کر بھیجا ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول بنا کر بھیجا تھا۔

اللہ رب العزت نے نبی اکرمؐ کی نبوت کے بعد عقیدہ ختم نبوت کو بیان کرنے کے لئے حضور اکرمؐ کے احوال نبوت کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے احوال سے تشبیہ دے کر یہ ثابت کیا ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ کے پاس نبوت تھی اور ان کے بھائی ہارون کے پاس وزارت خلافت کا منصب تھا اسی طرح سید الانبیاء کے پاس ہمیشہ تاج نبوت رہے گا اور نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ کے بھائی حضرت علی ابن ابی طالب محمد عربی کی نبوت کے بعد اسی طرح خلافت کے حقدار وارث ہوں گے جس طرح موسیٰ کے بھائی حضرت ہارونؑ موسیٰ کے کوہ طور پر جانے کے بعد موسیٰ کے وزیر خلیفہ بنے تھے۔ اور اس کی تشبیہ میں نامزدگی خلافت میں بھی وہی طریق خلافت ہو گا جو طریق خلیفہ حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون کے لئے وضع کر کے استعمال فرمایا تھا۔ قرآنی اسلوب کے مطابق کسی نبی کے بعد اس کے خلیفہ کی نامزدگی کے فقط دو طریقے ہیں۔ خلیفہ اسلام یا نص خدا سے نامزد ہوتا ہے یا

(۲) نص رسول سے نص خدا کی مثالیں ملاحظہ ہوں =

حضرت آدم کی خلافت = اللہ نے خود نص فرما کر آدم علیہ السلام کو خلیفہ نامزد فرمایا ملاحظہ ہو قرآن۔ **و اذقال ربک للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفه۔** (پارہ اول سورہ بقرہ۔ **القرآن الکریم**)

وہ وقت یاد کرو جب اللہ نے نص فرمائی۔ کہ اے میرے ملائکہ میں زمین پر خلیفہ بناتا ہوں۔ یہ نص خدا برائے آدمؑ ہے۔

نص خدا برائے خلافت حضرت داؤد علیہ السلام =

(۳۷) یاداو دانا جعلناک خلیفة فی الارض فاحکم بین الناس۔

اللہ رب العزت نے فرمایا اے داؤد ہم تجھے زمین پر اپنا خلیفہ بنایا ہے۔ اور تو انسانیت پر حکمرانی کر۔

خلیفہ نامزد کرنے کا دوسرا طریقہ نص خدا کے بعد نص رسولؐ ہے۔ جسے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر کتاب توریت لانے کا قوم نبی اسرائیل کے عمائدین قبائل کے ساتھ عزم فرمایا تو آپ کی یہ غیبت کبریٰ نہ تھی چالیس دن کی غیبت صغریٰ تھی تو آپ نے اپنے بعد قوم کو چالیس دن کے لئے بغیر ہادی خلیفہ کے خالی نہ چھوڑا۔ قرآن خود بیان کرتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی امت کے مفسدین منکرین کے شر و فساد کو سامنے رکھتے ہوئے قبل از وقت اپنے بھائی کو خود خلیفہ مقرر کیا۔ تاکہ امت موسیٰ میں مرکزیت دینی حفظ حوزہ ریاست دینی قائم رہے اور امت میں موسیٰ کے بعد اختلاف کا فتنہ سر نہ اٹھائے۔ ملاحظہ ہو قرآن کی گواہی۔

(۳۸) وقال موسیٰ لا خیه یا هارون اخلفنی فی قومی فاصلح فلا تتبع سبیل المفسدین۔

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی سے فرمایا اے ہارون میں تجھے اپنی قوم میں اپنا خلیفہ نامزد کرتا ہوں پس تو میری قوم کی اصلاح کرنا اور مفسدین کے راستہ کی پیروی نہ کرنا۔ بالکل اسی طرح حضرت محمدؐ عربی نے میدان خم میں آیت مقدسہ۔

(۳۹) یا ایها الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فمابلغت رسالة والله یعصمک من

الـنـاس ان اللّٰه لایهدی القوم الکافرین = اے میرے خاص رسول جو کچھ تیرے رب کی طرف سے تم پر نازل ہو چکا ہے اسے پہنچا دے اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے رسالت کا کوئی کام سرانجام دیا ہی نہیں اور اللہ تمہیں لوگوں سے بچالے گا بے شک اللہ قوم کافرین کو ہدایت نہیں کرتا = اس آیت مقدسہ قرآنیہ کے نازل ہونے کے بعد میدان خم پر حضرت علی کی خلافت ولایت کا اپنے بعد امت کی ہدایت ابدی کے لئے حضرت علی علیہ السلام کو من کنـت مولاہ کی نص فرما کر مثل موسیٰ نص رسول سے خلیفہ نامزد فرما کر دنیا کو بتا دیا اور قیامت تک ثابت کر دیا کہ میرے بعد نبوت ختم ہے اور اب ہدایت کے لئے خلافت وولایت کا دروازہ کھلا ہے۔اس خلافت ولایت کا پہلا مرکز ولایت علی اخی رسول اللہ اور آخری ولی میرا بیٹا محمد مہدی ہے۔نبوت کے بعد جو اللہ تعالیٰ سے متمسک رہ کر ہدایت پانا چاہتا ہے۔وہ میرے بارہ خلفاء کی خلافت ولایت کا دم بھرے اور ان کے حکم پر چل کر فلاح پا سکتا ہے۔حضور اکرم کا اس آیت یاایھا الرسول بلغ ما انزل کی روشنی میں حکم خدا کے مطابق صحابہ کی موجودگی میں اپنا خلیفہ مقرر کرنا اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ نبی اکرم کے بعد نبوت ختم ہے۔اب حضورؐ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا نہ آئے گا بلکہ ہدایت انسانی کے لئے خلفاء واولیاء آئیں گے جو سید الانبیاء کی شریعت کی حفاظت وتشریح کامل بتائیں گے۔

ولقد آتینا موسیٰ الکتاب وجعلنا معه اخاه هارون وزیراً۔ (سورہ فرقان آیت نمبر پارہ نمبر ۱۹)

یقیناً ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور ہم ہی نے اس کے ساتھ اس کے بھائی ہارون کو وزیر بنایا۔

=نبوت کے بعد ولایت جاری ہے قیام قیامت تک=

(۴۰) انما ولیکم اللّٰه ورسوله والذین امنو الذین یقیمون الصلوٰة ویوتون الزکوٰة وهم راکعون (سورہ مائدہ پارہ نمبر ۶) بے شک اللہ تمہارا ولی ہے اور اس کا رسول ولی ہے اور جو ایمان لے آئے نماز قائم کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔عـنـد السنه والشیعه یہ آیت اللہ کی ولایت اللہ کے رسول محمد عربی کی ولایت اور اللہ کے منصوص ولی حضرت علی علیہ السلام کی ولایت پر شاھد ہے۔یہ تمام شواہد اس امر کی بین دلیل ہے کہ نبوت سید الانبیاء کی آمد پر تا قیام قیامت ختم کر دی گئی ہے اور آپ کے بعد ولایت کا باب کھلا ہے جس سے متمسک ہو کر انسانیت ہدایت حاصل کرتی رہے گی۔

ولایت کا پہلا مرکز ذات علی علیہ السلام ہے۔یہی وجہ ہے کہ اہل سنت اور شیعہ کے جتنے مراکز ولایت ہیں ان کی بنیاد ذات علی ہے اور اس سلسلہ ولایت کی آخری کڑی حضرت مہدی آخر الزمان ہیں جن کے تمام سنی شیعہ منتظر ہیں۔

(۴۱) کنتم خیر امت اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر۔(القرآن الکریم)

اے امت نبی محمد مصطفیٰ تم ہی بہتر امت ہو جن کو یہ فرض سونپا گیا ہے کہ تم مخلوق خدا کو معروف اسلام کا حکم دو اور منکرات اسلام سے

لوگوں کو روکو یہ آیت مقدسہ بھی سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی اور آپ کی امت کے آخری امت ہونے کی دلیل ہے۔کل خیر کل اسلام ہے اور اسلام کا حلال باقی ہے اور اسلام کا حرام کیا ہوا حکم بحکم نبی خاتم قیامت تک حرام اور نہی عن المنکر رہے گا۔ جسے قیام قیامت تک کوئی منسوخ نہیں کر سکتا۔

(۴۲) =فاذا فرغت فانصب والی ربک فرغب=

اے میرے آخری نبی ورسول جب آپ کار تبلیغ رسالت سے فارغ ہو جائیں تو آپ نے کسی نبی کے آنے کی خبر نہیں دینی بلکہ اپنے بعد اپنے نائب وخلیفہ کو نامزد ونصب کر کے آنا ہے۔ تیرا نائب خلیفہ تیری امت کا امام ہوگا اور وہ امیر المومنین ہو کر میرا ولی ہو گا جب تو میرے اس ولی کی ولایت کا حجۃ الوداع کے بعد میدان خم میں من کنت مولاہ فھذا علیٰ مولاہ کا اعلان عام کر دے گا تو تیرا تاج ختم نبوت محفوظ ہونے کے ساتھ تیری امت کے لئے تیرا متبادل ہادی ظاہر ہو جائے گا اس ہادی حق کی نشان دہی کے بعد تیرا فریضہ مکمل پس اب آپ اپنے رب کی طرف پلٹنے کی فکر کر

(۴۳) =قال المفسرون فی تفسیر ھذہ الآیۃ فاذ فرغت من اکمال الشریعۃ فانصب علیاً لھم اماماً=

عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قولہ تعالیٰ فاذا فرغت من نبوتک فانصب علیاً اماماً و ھادیاً والیٰ ربک فرغب=

یہی وجہ ہے کہ کہ حضورؐ پاک نے آیت مجیدہ بلغ ما انزل کے تحت خم کے میدان میں قیام فرما کر مولاء کائنات حضرت علیؑ کی خلافت ولایت کا اعلان کر کے ثابت کر دیا کہ میں اللہ کا آخری نبی ہوں اب نبی ہرگز نہ آئیں گے البتہ ہدایت کیلئے اولیاء ہوں گے جن کا اول ولایت علی ہے اور آخری ولی مہدی ہے۔

☆......ملاحظہ ہو آیت مقدسہ ولایت از قرآن مجید فرقان حمید۔

(۴۴) انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوۃ وھم راکعون (سورہ مائدہ)

''بے شک تمہارا ولی اللہ ہے اور اس کا رسول تمہارا ولی ہے اور وہ ہستیاں جو مرکز ایمان ہین نماز قائم فرماتے ہیں اور حالت رکوع زکوٰۃ ادا کرتے ہیں''۔

اس آیت مجیدہ کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اپنی مرضی سے ولایت کو ممتاز کیا ہے۔تمام انبیاء کی نبوت کو سید الانبیاء کے تاج ختم نبوت پر قربان کیا اور ختم نبوت کے بعد ہدایت خلق کے لئے ولایت کو نبوت کا بدل قرار دیا کہ سید الانبیاء کی مبارک بعثت کے بعد شریعت اسلام مکمل ہے۔لہٰذا نئے نبی نہ آئیں گے البتہ ہدایت خلق خدا اور حفظ شریعت کے لئے اولیاء آئیں گے جو اپنی ولایت کی تشریعی وتکوینی طاقت سے امارت دینی کے نقیب از طرف خدا ورسول ہوں گے اور حفظ حوزہ ریاست اسلامی فرمائیں گے۔اپنی ولایت کرامات روحانی طاقت سے محبوب ومرجع خلائق بنیں گے اور محبت علم ودلیل سے لوگوں کو حلقہ بگوش اسلام فرمائیں گے۔

ولایت امارت اور روحانی حکومت ہے

امام بخاری صحیح بخاری شریف کتاب التفسیر کے باب میں تحریر فرماتے ہیں۔

(۴۵) =ان کانت الولایة مفتوحة فهی ربوبیة واذا کسرت الواو فهی الامارة=

(لفظ ولایت = کی واؤ کو فتح (زبر) کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا معنی ہے ربوبیت) یعنی رب پالنا' تربیت کرنا ہے۔ یہ معنی رب فقط رب تعالیٰ اللہ جل شانہ کے لئے مخصوص ہے۔ اصطلاح شریعت اسلامی میں = اور اگر

لفظ ولایت کو واؤ کی کسرہ (زیر' کے ساتھ پڑھا جائے تو اس کا معنی ہے امارت وحاکیت ہے' لہٰذا ثابت ہوا کہ اللہ کے علاوہ جو ولایت رسولؐ اعظم' طبقہ اولیاء جن کی صفات ایمان کامل نماز قائم کرنا اور حالت نماز میں زکوٰۃ دینے کا ذکر ہے یہ رسولؐ پاک حضرت محمد مصطفیٰؐ کی ولایت کے ساتھ ولی خدا حضرت امیر المومنین اور ان کی اولاد سے گیارہ آئمہ کی ولایت کا ذکر ہے۔ جو نماز شریعی احکام کے نفاذ کے ساتھ مخلوق کے رزق جان کے بھی نگران مسئول ہیں اسی لئے تو دونوں اختیارات بیک وقت استعمال کیے ہیں۔

(۱) نظام تشریعی = کے تحت نماز میں مصروف تھے اور رکوع بجالا رہے تھے اور عبادت معبود میں مصروف تھے۔

(۲) نظام تکوین = میں سائل کی عسرت تنگی کو دیکھ کر فی الفور اپنا ہاتھ بڑھا کر انگوٹھی اتارنے کا حکم دے کر اس کے بھوکے شکم کی روزی کا اہتمام کر دیا نہ نظام تشریعی میں خلل وارد ہوا نہ سائل بھوکا رہا۔ اللہ نے نبیؐ کی حین حیات دنیا کو سمجھانا مقصود تھا۔ کہ نبوت ختم ہے اور علیؑ کی ذات سے ولایت کا فیض جاری ہے۔ بحکم خدا اب محمد عربی کے بعد جو شریعت کے احکام جاننا چاہتا ہے وہ بھی علی سے رجوع کرے اور حاجات برلانا چاہتا ہے وہ بھی علی کو وسیلہ بنائے' نبوت کے ختم نبوت کے بعد فیض الٰہی چاہتا ہے وہ بھی علی سے رجوع کرے اور جو حاجات پر لانا چاہتا ہے وہ بھی نبوت کے ختم ہونے کے بعد فیض الٰہی ولایت علی سے مربوط ہو جائے اسے دنیا میں بھی کامیابی ہوگی اور آخرت میں علی ولی کی ہدایت میں شریعت اسلامی پر کاربند ہو کر نجات پائے گا۔ اسی لئے لفظ ولی میں پائی جانے والی بااختیار ولایت تشریعی وولایت تکوینی امارت برائے مخلوقات کے معنی کو ملحوظ رکھتے ہوئے سید الرسل نے فرمایا۔

(۴۶) = من بعدی اثناء عشرة امیراً کلهم من قریش = (بخاری شریف)

میری نبوت کے بعد میرے بارہ امیر ہوں گے جو سارے سارے قریش سے ہوں گے۔

ولایت حاکمیت ہے

(۴۷) **انما ولیکم اللہ** ۔اللہ ولایت مطلقہ کا مالک ہے اور ساری مخلوقات کا ولی' خالق مربی' محافظ' صاحب طاقت ہے۔ مبداء فیاض ہے۔ مرکز علم وقدرت ہے۔ نقص سے پاک سرمدی وابدی مالک وخالق اور صانع ہے۔ انبیاء' اولیاء آئمہ اس کی مخلوق ہیں۔ **ورسولہ** = اللہ کے بعد میرا رسولؐ ولی ہے۔ جس نے کائنات خلق نہیں کی لیکن اللہ کی خلق کی ہوئی دنیا' کائنات کی نعمتوں طاقتوں کے استعمال کرنے کی ولایت رکھتا ہے۔ یہ سید الانبیاء کی ولایت تکوینی وتشریعی ہے کہ ہوا' فضا' آسمان' زمین' چاند' سورج کی تمام طاقتیں حضورؐ کے تابع ہیں اور شریعت کے حلال حرام کو قائم کرنے والے فقط آپ ہی ہیں اور اشیاء کی نفع ونقصان سے علم وھبی کے ذریعے آگاہ' دانا بینا ہیں۔ ہر منصب اختیار کے استعمال کا نام ہے بادشاہت' وزارت' ولایت منصب ہے۔ لہٰذا حضورؐ منصب نبوت وولایت کی بدولت اختیار تکوینی وتشریعی کے مالک ہیں۔ کسی کو رزق مل رہا ہے تو وہ بھی محمدؐ وآل محمدؐ کے صدقے اور کسی کو ہدایت شریعت لینی ہے تو وہ حضورؐ کی طرف رجوع کرے' کیونکہ محمد عربی فقط رسول ہی نہیں ولی مختار بھی ہیں۔ جن کے ذریعے واسطہ سے اللہ نے قیام قیامت تک اپنے فیض کو جاری کیا ہے۔

" والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویوتون الزکوٰۃ وھم راکعون "

یہ ولایت محمد وآل محمدؐ ہے۔ جو حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے۔ حضور کے بعد مولا علی علیہ السلام ولی خدا ہیں اور با اختیار ولی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ مسلمات اسلام سے ہے کہ اہل اسلام سنی شیعہ کے جتنے بھی سلسلہ ولایت ہیں ان کے راس رئیس اور مرکز علیؑ ولی کی ذات اقدس ہے۔ کیونکہ نبیؐ خاتم نے نص فرمائی ہے۔

یا علی انت ولی کل مومن من بعدی۔ اور خم کے میدان میں اعلان عام فرمایا' **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ**۔ کہ جب سے میں محمد مولا ہوں اس وقت سے علیؑ مولا ہیں۔ اب جو مجھے مولاء مانتا ہے وہ علیؑ کو اپنا مولاء مانے ورنہ عقیدہ ختم نبوت کا منکر بن کر مثل نعمان فہری اللہ کے عذاب کا دنیا وآخرت میں مستحق ٹھہرے گا۔ علی کی ولایت عام شئے نہیں ہے۔ میرے تاج ختم نبوت کی مدلل ضمانت ہے اور جو ولایت علیؑ کو مانے گا وہی مومن ہوگا۔ اسی لئے اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ میں خدا ہو کر بھی محمد عربی اور علی مرتضیٰ کی ولایت کا مومن ہوں۔ فرمان ذات احدیت ہے کہ میں مومن ہوں۔

= اللہ تعالیٰ نے نص قرآن میں فرمایا =

(۴۸) **ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ ھو الرحمن الرحیم ھو اللہ الذی لا الہ الا ھو المالک القدوس السلام المومن المھین العزیز الجبار المتکبر سبحان اللہ عما یشرکون** (سورہ مجیدہ حشر پارہ نمبر ۲۸ آیت نمبر ۲۱)

بس وہی ہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں غیب وظاہر کو جاننے والا ہے۔ رحمان ورحیم ہے اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ رحمتوں کا مالک ہے پاک سلامتی والا ہے' مومن ہے' نگران ہے' صاحب عزت اور بلند ہے اوران باتوں سے پاک ہے جو مشرکین کرتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے پورے قرآن میں کسی مقام پر نہیں فرمایا کہ میں نبی یا رسول ہوں۔ یا صائم اور نمازی ہوں۔ یہ مراتب ذات احدیت کے شایان شان نہیں' لہٰذا ان کو اپنی طرف منسوب نہ فرمایا لیکن خود کو ولی اور مومن کہا' کیونکہ یہ مراتب ذات احدیت کے شایان تھے۔ لیکن خود کو ولی کہا کہ تمام اختیارات کا مبداء مرکز خدا اللہ تعالیٰ ہے۔

اللہ نے خود کو مومن اس لئے کہا کہ' ہو المومن والمھیمن '' اللہ مومن کس کا اپنے محبوب سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کی ولایت کا۔ اللہ مومن ولایت علی مرتضیٰ کا جو اللہ کی مرضات کو جان دے کر ہجرت کی رات خرید چکا ہے۔ فرمان خداوندی ہے۔

(۴۹) ومن الناس من یشری نفسه ابتغاءً مرضات اللّٰه = چونکہ علیؑ کی ولایت تاج ختم نبوت کی محافظ ہے لہٰذا اللہ نے فرمایا میں ولایت علی کا بھی مومن اور محافظ ہوں۔ کیونکہ علیؑ کی ولایت عقیدہ ختم نبوت کی محکم ناطق دلیل ہے۔ اسی معنوی حقیقت کو سامنے رکھتے ہوئے تمام اصحابہ نے مل کر کہا۔ بخ بخ لک یا علیؑ = اصبحت مولائی کل مومن و مومنة = حضرت عمرؓ ابن خطاب نے کہا۔

یا علیؑ آپ کو مبارک ہو آج میدان خم کے اعلان رسولؐ کے بعد آپ میرے اور تمام مومن مرد اور مومن عورتوں کے مولاء ہو گئے۔ کیونکہ آپ کی ولایت کے آنے' منصوص ہونے کے بعد نبوت ہمیشہ کیلئے ختم ہوگئی ہے اور یا علی تیری ولایت کی بدولت عقیدہ ختم نبوت کو تحفظ کامل مل گیا ہے جس پر تمام اہل اسلام کو مبارک ہو۔ اور جناب علیؑ آپ کو بھی مبارک ہو۔

(۵۰) ماآتاکم الرسول فخذوہ ومانھاکم عنه فانتھوا ۔ جو کچھ محمد رسول اللہ تمہیں دیں پس لے لو اور جس سے منع کر دیں پس تم اس سے منہ موڑ لو۔ اور اس سے رک جاؤ' اللہ کا یہ حکم قیامت تک ہے پس ثابت ہوا حضور کی نبوت قیامت تک ہے اور آپ کی عطا ہدایت قیامت تک کافی ہے۔ اس واضح حکم خدا کے بعد نبوت آپ پر ختم ہے اب نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ ہی نئی شریعت اللہ نے اس آیت مجیدہ کی نص قرآنی سے قیام قیامت تک انسانیت کا مستقبل سید الانبیاء کی نبوت ورسالت اور ولایت اولیاء سے وابستہ کر کے کسی نئے نبی کی نبوت آمد کو ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے اور نجات حضور کی نبوت اور عقیدہ ختم نبوت کے ماننے میں منحصر کر دی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کا حق سب پر غالب ہے

الحق یعلو او لا یعلیٰ علیہ

(۵۱) قال علیؑ انا عبد من عبید رسول اللہ۔ ولی خدا حضرت علی نے فرمایا میں رسول اعظم کے غلاموں میں سے ایک غلام ہوں۔ ولایت اولیاء کا خاص و عام میں تذکرہ کریں اور ولایت کی تبلیغ میں عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی ضمانت ہے کیونکہ سید الانبیاء کا فرمان ہے۔ ولایت علی ابن ابی طالب حصنی فمن دخل فیہ امن۔ (حدیث رسول اعظم نبی خاتم ﷺ)
برادران اسلام جمہور اہل سنت کے تمام مقلد غیر مقلد فرق کے علماء محققین، بہائی، احمدی، مرزائی، قادیانی حضرات پر شخصی نظری تنقید بڑے زور و شور سے کرتے ہیں لیکن دلائل ختم نبوت کم پیش کرتے ہیں اور نہ ہی اپنے سنی کلمہ، اصول فروغ، ضروریات دین شرائط ایمان، چھ کلموں میں عقیدہ ختم نبوت کا ذکر و اعلام کرتے ہیں۔ نبوت قیام قیامت تک سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ پر ختم ہے تو اللہ کی طرف سے نبوت کا بدل کیا ہے؟؟ جس کے ذریعے رب رحمٰن کامل انداز سے قیامت تک پوری انسانیت کی ہدایت کا اہتمام انصرام متواتر اَباقی و جاری رکھے جس سے متمسک رہ کر انسان ہدایت پاتا رہے بنص قرآن نبوت و نبی پاک کا بدل ولایت و ولی ہے عقیدہ ولایت ہے لیکن برادران اہل سنت علماء کرام عقیدہ ولایت علی کو بیان کرنے سے ہمیشہ الرجک رہے ہیں اور ہیں۔ عقیدہ ولایت کو چھپانے کے یہ مضر منفی اثرات ہیں کہ خلافت راشدہ کے عہد صدیقی سے لیکر ہمارے عہد حاضر تک صرف اہل سنت حضرات سے منکرین ختم نبوت ہی پیدا ہو رہے ہیں۔ الحمدللہ کلمہ اذان اقامت، تشہد میں شہادت علی ولی اللہ جو دلیل ختم نبوت ہے شیعہ مسلمان کلمہ اذان اقامت، تشہد میں کھلے عام اقرار و اعلان کے بعد آج تک شیعہ مسلمانوں میں کوئی منکر عقیدہ ختم نبوت پیدا نہیں ہوا۔ کیونکہ شیعہ پر واضح ہے کہ نبوت سید الانبیاء پر ختم ہے۔ ختم نبوت کے بعد ولایت ولاء امیر المومنین علیؑ سے جاری ہے جب حضور کے بعد علی مولود کعبہ سید العرب والعجم ہو کر نبی نہیں ہو سکتا تو عام بشر عادی ناقص العقل ہو کر نبی کیسے ہو سکتا ہے۔ واقعی علی کی ولایت دین ایمان کا قلعہ جو اس میں داخل ہو گیا مومن ہو کر صاحب ایمان ہو گیا حضرت علامہ شاہ احمد نورانی مرحوم اکثر فرماتے تھے اب سنی شیعہ اہل اسلام اگر عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کرنا چاہتے ہیں یا منکرین ختم نبوت کا مقابلہ کرنا ہے تو یا اللہ یا رسول کے نعرہ کے ساتھ یا علی ولی اللہ کا نعرہ لگائیں اور عصر حاضر میں دلیل ختم نبوت فلسفہ ولایت کی خاص و عام میں تبلیغ کریں، انشاءاللہ ولایت اولیاء کی روحانی برکت سے فتنہ بہائیت و احمدیت از خود بھسم ہو کر ختم ہو جائے گا۔

(۵۲) امیر جماعت اسلامی علامہ السید ابوالاعلیٰ مودودی

نے فرمایا سنی شیعہ اہل اسلام مسلمان ہیں اور ایک دوسرے کے جنازہ میں شریک ہو سکتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۰۰۳۰ ۴۱۱۰۱۴

جماعت اسلامی پاکستان

(شعبہ رسائل و مسائل)

۵۔ ذیلدار پارک اچھرہ لاہور

حوالہ 334

تاریخ ۷ فروری ۷۶ء

محترمی و مکرمی السلام علیکم و رحمۃ اللہ

آپ کا خط ملا۔ شیعوں سے اہلسنت کے اختلافات تو بہت ہیں مگر یہ کفر و اسلام کے اختلافات نہیں ہیں۔ شیعہ کے پیچھے سنی اور سنی کے پیچھے شیعہ نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ دونوں مسلمان ہیں اور ایک مسلمان کی نماز دوسرے مسلمان کے پیچھے ہو جاتی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے جنازے میں بھی شامل ہو سکتے ہیں۔

خاکسار

[دستخط]

معاون خصوصی سید ابوالاعلیٰ مودودی

(۵۳) علامہ السید شاہ احمد نورانی امیر وسربراہ جمعیت علمائے پاکستان ممبر قومی اسمبلی پاکستان نے فرمایا=

اگر ابوبکرؓ وعمرؓ اور معاویہ ویزید کو خلفیہ ماننے والے مسلمان ہو سکتے ہیں تو علی وحسینؑ کو امام ماننے والے اولی مسلمان ہیں۔قرون اولیٰ سے لیکر آج تک اہل اسلام کے فقط دو ہی فرقے چلے آرہے ہیں۔سنی اور شیعہ بقیہ سارے گروہ ہیں جو بعد کے حالات کی پیداوار ہیں۔سنی شیعہ عقائدونظریات توحید' نبوت' قیامت' ختم نبوت ایک سے ہیں اور قرآن کو کامل کتاب مانتے ہیں اور اسلام کی دوتعبیریں ہیں جو ہمیں آل رسول اور اصحاب رسول سے قرن بعد قرن متواتر ملی ہیں جن پر ہم عمل پیرا ہیں۔

(۵۴) علامہ مفتی محمود سربراہ جمعیت علمائے اسلام پاکستان=

علامہ مفتی محمود نے فرمایا اب جمل وصفین کا معرکہ نہیں ہے' بلکہ مرزائیت' احمدیت کے مقابلہ میں نفس اسلام اور ناموس رسالت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا مرحلہ ہے۔لہٰذا تاریخی اختلافات کے باوجود سنی شیعہ اہل اسلام مسلمان ہیں جو عالم اسلام کے پچاس ممالک کے کونہ کونہ میں رہتے ہوئے۔اسلام وقرآن کے نمائندہ اور محافظ ہونے کے ساتھ غلامان نبیؐ خاتم ہیں۔اسی لئے پی این اے کے اسلامی اتحاد نے ۷۷ ۱۹۷۶ء کے قومی الیکشن میں شیعہ محترم امراء وزعماء کو اپنا مسلم بھائی مانتے ہوئے ایم این اے ایم پی اے کے ٹکٹ الاٹ کیئے ہیں۔عقیدہ ختم نبوت سنی شیعہ مسلمان کا متفق علیہ اسلامی عقیدہ ہے۔

(۵۵) ''علامہ محمد اسماعیل مجتہد' مناظر محافظ عقیدہ ختم نبوت مجاہد تحریک ختم نبوت''

نے فرمایا میں احمدیوں' مرزائیوں' بہائیوں کے سوا تمام کلمہ گو مسلمانوں اور ان کے فرق ومسالک کو اہل اسلام مانتا ہوں۔اور ہم شیعہ مسلمان کے نزدیک ان سب فرق کے متبعین کا جان ومال' عرض محترم ہے اگر کسی عالم کو شیعہ کے اسلامی تشخص پر اعتراض ہو تو بندہ مولوی محمد اسماعیل فیصل آبادی سے مناظرہ کر کے جواب حاصل کر سکتا ہے بحث کے لئے ہمہ وقت حاضر ہوں۔عقیدہ ختم نبوت پر ولایت علی قرآنی ولیل ہے۔

(۵۶) آیت اللہ علامہ مفتی جعفر حسین سربراہ شیعی اعلیٰ ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

نے فرمایا' جو شخص قرآن کو کتاب ہدایت اور سید الانبیاء کو ہادی ونبی خاتم مانتا ہے۔وہ ہمارے نزدیک مسلمان ہے چاہے وہ جس مسلک کا متبع ہو۔منکرین ختم نبوت گستاخ رسول غیر مسلم ہیں۔سنی شیعہ اہل اسلام مسلمان ہیں جو ان کے ایمان اسلام پر شک کرتا

ہے وہ خود مسلمان نہیں ہے۔ بلکہ استعماری قوتوں کا ایجنٹ ہے۔

(۵۷) دیوبندی علامہ غلام غوث ہزاروی نے فرمایا

سنی شیعہ اکابرین اہل بیتؑ رسول واصحاب رسول تعبیر شریعت کے اختلاف کے باوجود اکٹھے رہ سکتے ہیں' اہل قبلہ ہو کر کعبہ کا طواف کر سکتے ہیں تو آخر آج سنی شیعہ اہل حدیث مسلمان مل کر متحد ہو کر اکٹھے کیوں نہیں جی سکتے یہ پاکستان ہم نے باہم مل کر جینے اور اسلام کی عظمت کو باقی رکھنے کے لئے بنایا ہے نہ اہل کفر کو یہاں حکومت کرنے دیں گے نہ مرزائیت جیسے کفر کو پھیلنے دیں گے۔ سنی شیعہ دیوبندی بریلوی اور اہل حدیث عقیدہ ختم کے نگہبان بن کر مسلمان ہیں۔

(۵۸) تحریک پاکستان کے مجاہد علامہ عبدالستار نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور نے فرمایا=

پاکستان سنی شیعہ اتحاد سے معرض وجود میں آیا۔ پاکستان اسلام کے لئے بنا ہے سنی شیعہ اہل حدیث کیوں مسلمان نہیں کہلا سکتے اور کیونکر متحد نہیں رہ سکتے کیا اسوہ اہل بیت واصحابہ کرامؓ ہمارے لئے حجت نہ ہے کہ انہوں نے ایک دوسرے کے اسلام کو قبول کرتے ہوئے اکٹھے زندگی گزاری اور مفتن منکرین ختم نبوت کے خلاف مل کر جہاد کیا۔ استعمار احمدیوں کا حامی ہے۔ لہٰذا اہل حدیث سنی شیعہ مسلمانوں کو منکرین ختم نبوت کے مقابلہ کے لئے پہلے سے زیادہ نظریاتی اتحاد کرنا چاہئے کیونکہ ناموس رسالت کا تحفظ تمام مسلم فرق کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ یہ وقت ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے کا نہیں' باہمی برداشت رواداری پیدا کرنے کا وقت ہے۔ اگر مسلم فرق شیعہ سنی اہل حدیث اتحاد سے قیام پاکستان کا خواب عملی تعبیر پا سکتا ہے۔ تو استحکام پاکستان کے لئے سنی شیعہ اہل حدیث مسلمانوں کا اتحاد کتنا ضروری ہوگا مصر' حجاز' نجف' ایران کے تمام مہد علمیہ اور ان کے جید علماء اتحاد کے داعی ہیں کیونکہ قرآن نے اتحاد کی دعوت دی ہے اور تفرقہ بازی سے منع کیا ہے۔ جس پر آیت مقدسہ **واعتصمو بحبل اللّٰہ جمیعاً ولا تفرقوا** زندہ سند ہے۔

(۵۹)...... مسلک اہل حدیث کے جید عالم امام کعبہ نے فرمایا

وأوّلنا الحديث عليه : بقيت المذاهب الأخرى خارجة عن احتمال الحديث لها وكان ذلك طعناً فيها .

فالأحرى والأجدر : أن يكون ذلك إشارة إلى حدوث جماعة من الأكابر المشهورين على رأس كل مائة سنة ، يجددون للناس دينهم . ويحفظون مذاهبهم التي قلّدوا فيها مجتهديهم وأئمتهم(١)

ونحن نذكر الآن المذاهب المشهورة في الإسلام التي عليها مدار المسلمين في أقطار الأرض . وهي مذهب الشافعي ، وأبي حنيفة ، ومالك ، وأحمد رضي الله عنهم ، ومذهب الإمامية . ومن كان المشار إليه من هؤلاء على رأس كل مائة سنة وكذلك من كان المشار إليه من باقي الطبقات .

وأما من كان قبل هذه المذاهب المذكورة : فلم يكن الناس مجتمعين على مذهب إمام بعينه . ولم يكن قبل ذلك إلا المائة الأولة . وكان على رأسها من أولى الأمر : عمر بن عبد العزيز . ويكفي الأمة في هذه المائة وجوده خاصة . فإنه فعل في الإسلام ما ليس بخاف .

وكان من الفقهاء بالمدينة : محمد بن علي الباقر ، والقاسم بن محمد بن أبي بكر الصديق ، وسالم بن عبد الله بن عمر .

وكان بمكة منهم : مجاهد بن جبر ، وعكرمة مولى ابن عباس ، وعطاء بن أبي رباح .

عکس صفحہ مذکورہ کتاب جامع الاصول ابن اثیر

جزری . مطبوعہ مصر

امام کعبہ کا پیغام امت مسلمہ کے نام!

تحریر: حافظ محمد طاہر محمود اشرفی

رب کریم نے ان کو اپنے گھر کی امامت سے نواز رکھا ہے !!! رب کریم کے گھر میں اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرنے والوں کو ان کی اقتداء میں نماز پڑھنی ہوتی ہے دنیا بھر میں اعزاز کی فہرست جہاں ختم ہوتی ہے وہاں سے ان کے اس اعزاز کا آغاز ہوتا ہے.. اہل دنیا کی طرح وہ بھی اسلام کے خلاف ہونے والی سازشوں سے پریشان ہیں.. عالم کفر کے مظالم کے خلاف ان کی رقت آمیز دعائیں ان کے مسلمانوں سے اپنے تعلق کا اظہار کرتی ہیں ان کو بھی کرب ہے اس پہ دیگر مسلمانوں کی طرح... فلسطین... کشمیر... چیچنیا... افغانستان... اور عراق میں جو کچھ ہو رہا ہے۔

مکۃ المکرمۃ میں ان کے گھر پہ ان کی زیارت کے لیے حاضر ہوا، تو انہوں نے پاکستان اور اہل پاکستان کے لیے جس محبت، خلوص اور پیار کا اظہار کیا.. اس نے میرا سر فخر سے بلند کر دیا... اس پیار نے مجھے یہ سوچنے پر مجبور کر دیا کہ وہ کون سی چیز ہے جو ہم پاکستانیوں کو مسلم امۃ (جو کہ بکھر کر ٹوٹتی جا رہی ہے) میں ممتاز کر دیتی ہے ؟؟... میں اس سوچ میں کھونے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ بول اٹھے... وہ جن کا لہجہ خدائے رحمن و رحیم کو اس قدر پسند ہے کہ اس نے ان کو اپنے گھر کی امامت دے رکھی ہے وہ فرما رہے ہیں... کہ

"خدارا سمجھ جاؤ" آپس کی تفرقہ بازی چھوڑ دو... ایک دوسرے کی گردنوں پر تلواریں نہ چلاؤ... دشمن تم میں چھوٹی چھوٹی غلط فہمیاں پیدا کر کے تمہیں لڑوانا چاہتا ہے... تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے اقوال مبارک کو سامنے رکھو... کسی کو قتل نہ کرو... کسی کا خون نہ بہاؤ.. تمہیں پتہ نہیں؟ تم کون ہو؟ تمہارے ملک کی حیثیت کیا ہے؟۔

یہ ملک ہی تو اسلام کے نظریہ پر قائم ہوا ہے اس ملک کے پاس دین بھی ہے علم بھی ہے.. طاقت بھی ہے.. علم قدیم بھی اور علم جدید بھی اور اس کے پاس دور حاضر کا اسلحہ ہے جو کفار کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے.. یہ اسلحہ کفار کے لیے پریشانی کا سبب بنا ہوا ہے اس اسلحے کے خاتمہ کیلئے دشمن کوشاں ہیں اس ملک کو طاقت ور سے طاقت ور بنادو اور یہ طاقت والی تب ہو گی جب تم اللہ کی رسی کو متحد ہو کر تھامے رہو گے۔ جی ہاں میری نہیں یہ اس شخص کی بات ہے جس کو اللہ نے اپنے گھر کی امامت کے منصب سے نوازا ہے

آخری نبی ﷺ کا فرمان :۔ آمنہ کا یتیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جانثاروں کے ساتھ بیٹھا تھا کہ فرمانے لگا۔ ایک وقت آئے گا جب کفر تم پر اس طرح ٹوٹ پڑے گا جیسے کھانا کھانے والے کھانے پر۔ پیارے صحابہ پوچھتے ہیں... یارسول اللہ کیا ہم اس وقت کم تعداد میں ہوں گے.. فرمایا نہیں! تم اکثریت میں ہو گے لیکن تمہارے دل میں محبت ڈال دی جائے گی اور موت سے ڈرنے لگو گے۔

قال رسول اللہ یوشک ان تداعی علیکم الامم کما تداعی الأکلة الی قصعتها. قال قائل: وهل من قلة نحن یومئذ یا رسول اللہ؟ قال: لا بل انکم کثیر، ولکنکم غثاء کغثاء السیل، ولینزعن اللہ من قلوب اعدائکم المهابة منکم ولیقذفن اللہ فی قلوبکم الوهن قالوا: وما الوهن یارسول اللہ؟ قال: حب الدنیا وکراهیة الموت) صدق رسول اللہ

فی الحرمین الشریفین کل عام منذ بدء الاسلام حتی الیوم لاداء مناسک الحج والعمرۃ والزیارۃ لا فرق فی ذالک بین سینهم شیعیهم فلا یری الآن العمل بما ورد فی سورۃ البرأۃ من منع المشرکین دخول المسجد الحرام اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ابتداء اسلام سے آج تک ہر زمانہ میں علماء وعوام مناسک و حج وعمرہ و زیارات کے لئے حرمین شریفین میں جمع ہوتے ہیں اور اس سلسلہ میں سنی وشیعہ میں کوئی امتیاز نہیں ہے۔ جبکہ اگر ہم شیعہ کو کافر و مشرک قرار دیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اب سورۃ برأت کے اس حکم پر عمل نہیں کیا جا رہا جس میں مشرکین کو مسجد حرام میں داخل ہونے سے منع کیا گیا ہے۔ فتاویٰ صادرہ از دمشق ۲۷ رشوال ۱۳۹۴ھ ماخوذ کتاب الرسول یدعوکم حسن سعید ص۹۲ طبع تہران

شیعہ برادری پوری اسلامی دنیا کا نصف حصہ ہے

۱) مصر کے سابق صدر جنرل انور السادات کا انکشاف

انکشف لی بعد الفحص و التنقیب ان المسلمین فی انحاء العالم کافۃ نصفهم من الشیعۃ و النصف الآخر من السنۃ و اقول ہذا و انا سکرتیر المؤتمر الاسلامی

جریدہ (الاہرام قاہرہ ۲۳ دسمبر ۱۹۷۵ء)

تحقیق و تدقیق کے بعد پر اس حقیقت کا انکشاف ہوا ہے کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی نصف آبادی شیعہ اور دوسری نصف آبادی اہل سنت و الجماعہ ہیں اور میں یہ بات اس لحاظ سے کہہ رہا ہوں کہ میں موتمر اسلامی کا جنرل سیکرٹری ہوں

۱۱) "شیعہ" حضرت علی کے ماننے والوں کا قرآنی نام ہے

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم الجندی رکن مجلس اعلیٰ شئون اسلامیہ مصر قاہرہ کا بیان

الشیعۃ علی ما رأینا منذ القرن الاول من جیل الصحابۃ و الشیعۃ کلمۃ قرآنیۃ و ان من شیعتہ لابراہیم وروی السیوطی عن جابر بن عبد اللہ قال کنا عند النبی والذی نفسی بیدہ ان ہذا و شیعتہ لہم الفائزون یوم القیامۃ و یخصص الشیعۃ بانہم ہم التابعون و المقتدون و المتمیزون باتباعہم و اقتدائہم الکامل بالامام علی و الائمۃ من الشیعۃ فی ان علیا افضل الخلق بعد رسول اللہ و احقہم بالامامۃ وولدہ من بعدہ فہو شیعی فان خالفہم فلیس بشیعی (کتاب الامام جعفر الصادق صفحہ ۳۲ طبع المجلس الاعلی للشئون الاسلامیہ القاہرہ)

(۷) بنیہ و ربما کان تعریف ابن حزم للشیعۃ جامعا مانعا فہو یقول من وافق الشیعۃ

(ماہنامہ حدید فیرا) سے اخبار ضرب حق کے ایک وفد نے ملاقات

مشاہیر علماء بلاتاخیر شرائط کا حامل خلیفہ مقرر کریں مولانا اراکانی

حرم شریف کے امام سے پوچھا کہ شیعہ حج کیلئے آتے ہیں جبکہ بعض لوگ انکو کافر کہتے ہیں قرآن کی نص سے کافر کا داخلہ ممنوع ہے تو امام حرم نے فرمایا کہ "متشدد شیعہ کے علاوہ سب شیعہ مسلمان ہیں"

کراچی (مولانا شبیر احمد + سلیم اللہ) مدیر جامعہ اسلامیہ ارکان آباد کورنگی کے مولانا محمد اسماعیل اراکانی نے غیر رسمی باتیں کرتے ہوئے کہا کہ ہماری شروع ہی سے یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمانوں کے اندر تفریق ختم ہو جائے اور یہ بات بھی مسلم ہے بغیر اتحاد کے کوئی بھی کام چل نہیں سکتا الحمد للہ ہم مایوس نہیں

بقیہ صفحہ 3 کالم 4 پر

کراچی (3) ماہ ستمبر 2000ء

پر خلوص طور سے عملی میدان میں کود پڑیں حضرت مولانا سید عتیق الرحمن گیلانی جو اتحاد امت کے داعی ہیں اور اس کیلئے کوشش کر رہے ہیں ہم ان کی بھرپور تائید و حمایت کرتے ہیں اور خراج تحسین پیش کرتے ہیں ہماری کوشش بھی اتحاد امت کیلئے جاری رہے گی مولانا صاحب نے کہا کہ میں نے حرم شریف کے امام سے شیعہ کے بارے میں پوچھا کہ شیعہ حج کیلئے آتے ہیں اور حرم شریف میں نماز بھی پڑھتے ہیں جبکہ پاکستان کے بعض لوگ ان کو کافر کہتے ہیں جبکہ حرم شریف میں قرآن کی نص سے کافر کا داخلہ ممنوع ہے امام حرم شریف نے فرمایا کہ "سب شیعہ کافر نہیں ہیں متشدد شیعہ کے علاوہ سب شیعہ مسلمان ہیں اور ایران کے شیعہ بھی مسلمان ہیں" نبی اکرم ﷺ کی ذات ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے دنیا کہاں سے کہاں نکل گئی ہے ہمارے علماء ابھی تک قرآن کے دو طلاق اور تین طلاق کے مسئلے میں الجھے ہوئے ہیں اب وقت آگیا ہے کہ شیعہ سنی متحد ہو کر طاغوتی قوت کے خلاف مشترکہ جدوجہد شروع کر دیں اور خلافت علی طرز نبوت کے قیام کیلئے مشاہیر علماء کرام بلا تاخیر شرائط و خصوصیات کے حامل ایک خلیفۃ المسلمین مقرر کریں تاکہ اسلام اور مسلمانوں کیلئے مرکزی اور موثر کردار ادا کر سکیں۔

فیضی اور ہزاروی جواب دیں قاضی شمس الدین علوی

شیعہ اور دیوبندیوں سے اتحاد ناممکن ہونے کا خیال باطل ہے مولانا ابو الحسنات نے تحریک ختم نبوت میں اہل تشیع کے مولانا مظہر علی اظہر، حافظ کفایت حسین اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا ساتھ دیا

ڈیرہ غازیخان (محمد سعید) مفتی قاضی شمس الدین علوی (مرکزی عیدگاہ) نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ مولانا نیاز محمد ہزاروی اور مولانا غلام رسول فیضی کے کئی ایک بار حضرت گیلانی کے اخبار ضرب حق میں بیان شائع ہوئے ہیں کہ شیعہ اور دیوبندیوں سے اتحاد ناممکن ہے۔ انکا یہ خیال باطل ہے جبکہ تحریک ختم نبوت میں مولانا مظہر علی اظہر حافظ کفایت حسین شیعہ اور مولانا ابو الحسنات بریلوی اور مولانا داؤد غزنوی اہل حدیث نے ملکر سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ساتھ کام کیا۔ اب بھی نظام مصطفیٰ کیلئے سب علماء ملکر کام کر سکتے ہیں۔

فیضی اور ہزاروی سے میں پوچھتا ہوں کیا فقہ کی کتابوں میں یہ مرقوم نہیں ہے قال ابو حنیفہ لا یکفر و قال ابو یوسف یکفر یعنی بعض کو امام ابو حنیفہ نے کافر نہیں کہا اور ابو یوسف نے کافر کہا ہے۔ فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خان صاحب کی جن کتابوں میں علماء دیوبند کو کافر کہا گیا ہے وہ حسام الحرمین کی رو سے کہا گیا ہے۔ پھر المہند علی المفند میں انہی عرب کے علماء نے فتویٰ تکفیر سے رجوع کر لیا تھا۔ بریلوی اعلیٰ حضرت کے سامنے انیس سال تک تحذیر الناس، حفظ الایمان، براہین قاطعہ جیسی کتابیں چھپتی رہیں انہوں نے علماء دیوبند کی کفریہ عبارات کو کفریہ کیوں نہیں کہا بلکہ اعلیٰ حضرت نے سبحان السبوح میں صاف لکھدیا ہے کہ میں شاہ اسماعیل کو کافر نہیں کہتا اور ان مدعیان جدید یعنی گنگوہی انبیٹھوی کو ابھی تک مسلمان سمجھتا ہوں ملاحظہ ہو سبحان السبوح بریلی ص ۱۰۴ اور وعلیہ الفتویٰ وعلیہ الاعتماد۔ چند سوال ہیں انکا جواب ہم فیضی صاحب اور ہزاروی صاحب سے پوچھتے ہیں۔

۱...... المہند علی المفند بریلی اعلیٰ حضرت کی زندگی میں چھپی اور حسام الحرمین کے بعد چھپی اعلیٰ حضرت نے علماء دیوبند کو مفند کے چھپنے کے بعد اگر کافر کہا ہے تو ثبوت پیش کریں۔ ۲...... اعلیٰ حضرت اور حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نے بریلی کے اسٹیشن پر ایک دوسرے کے ساتھ معانقہ کیا مصافحہ کیا۔ خلیفہ عبد المجید صاحب خیر المدارس کے شیخ مجمع عام میں اس چیز کو بیان کرتے تھے۔ ۳...... مولانا مفتی خلیل احمد برکاتی بریلوی کا اعلیٰ حضرت کی وفات کے بعد مولانا حشمت علی سے کیا اختلاف ہوا جسکی بنا پر وہ تمہاری جماعت سے الگ ہو گئے۔ ۴...... حضور خواجہ غلام حسن سواگ والے پیر جس ہندو کو مسلمان بناتے اسکو دیوبند روانہ کرتے تھے کیوں۔ حوالہ ملفوظات چشتیہ۔ ۵...... خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ نے علماء دیوبند کو جید علماء کیوں فرمایا ہے حوالہ مقابس المجالس جلد دوم۔ ۶...... مولانا خواجہ ضیاء الدین سیالوی نے دیوبند میں جا کر کیوں تقریر کی اور پانچسو روپیہ چندہ کیوں جمع کر لیا۔ ۷...... حضور پیر مہر علی شاہ صاحب نے فتاویٰ مہریہ میں فریقین متنازعین یعنی دیوبندیوں بریلویوں کو کیوں اہل سنت کہا ہے۔ ۸...... خواجہ نظام الدین تونسوی نے حضور قاضی عبید اللہ قبلہ کاہم کی وساطت سے مرزائیوں کے خلاف کیوں دعویٰ دائر کر لیا اور دیوبند سے مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری کو کیوں بلوا لیا اور مسجد محمودیہ میں حضور قاضی عبید اللہ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے تقریر کیوں کرائیں۔ ۹...... مولانا محمد یار گڑھی اختیار خان اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے خانپور میں ایک ہی اسٹیج پر کیوں تقریریں کیں۔ ۱۰...... مولانا فیض محمد صاحب شاہجمالی مولانا غلام جہانیاں صاحب کے سسر تھے اور تمہارے پیر تھے انہوں نے سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور قاضی احسان اور شجاع آبادی کے جلسہ کی صدارت کیوں کی۔ ۱۱...... مولانا فیض شاہجمالی نے قبلہ کاہم قاضی عبید اللہ رحمۃ اللہ کے پیچھے کئی نمازیں پڑھی ہیں اور انہوں نے ہندیہ کو ... پر پھینکا اور مولوی حشمت علی نے انہیں کافر کہا کیوں۔ ۱۲...... مولانا احمد بخش ڈیروی اور مولانا فیض شاہجمالی نے خاکسار جماعت میں شمولیت کا فتویٰ کیوں جاری کیا جبکہ وہ بقول فتویٰ بریلی مرتدوں کی جماعت تھی۔ ۱۳...... مفتی مظہر اللہ دہلوی جن کو بریلی ثانی اعلیٰ حضرت تسلیم کرتے تھے اپنے فتاویٰ مظہریہ جلد اول میں کیوں لکھتے ہیں علماء دیوبند کو کافر نہ کہا جاوے۔ ۱۴...... مولانا احمد سعید کاظمی اور مولانا شمس الحق افغانی اکٹھے ایک ہی مدرسہ بہاولپور میں کیوں درس دیتے رہے۔ ۱۵...... میاں شیر محمد شرقپوری نے اپنے ملفوظات میں علماء دیوبند کی تعریف کیوں کی ہے اور انہیں نوری وجود کہا۔ ۱۶...... مولانا کرم دین بھیں والے اور پیر جماعت علی شاہ صاحب نے صدارم ہندیہ دستخط کر کے پھر رجوع فرما لیا تھا کیوں؟ ۱۷...... حضور خواجہ محمود صاحب تونسوی نے مولانا خان شریف تونسوی کو دیوبند کیوں بھیجا۔ منتظر جواب مفتی قاضی شمس الدین علوی مرکزی عیدگاہ ڈیرہ غازیخان

محبانِ علی شیعہ مسلمانوں کے اسلامی تشخص کے بارے میں عالمِ اسلام کے جیّد عظیم محترم علمائے اہلسنت کے فتویٰ ملاحظہ ہوں۔

دوسری جنگ عظیم کے بعد جب انگریزوں کا زوال شروع ہوا اور فرنگی استعمار کو مسلمان ممالک میں سُنی شیعہ مسلمانوں کے ہاتھوں نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن کی کرب ناک صورت حالات سے دوچار ہونا پڑا تو استعماری طاقتوں نے باہم ملکر سنی شیعہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کے خلاف صف آرا کرنے کی سازش کی نتیجتاً مسلم اتحاد کمزور ہو گیا تو عالم اسلام کے بین الاقوامی اسلامی مراکز، جامعہ الازہر مصر، حوزہ اسلامیہ، قم المقدس ایران، حوزہ علمیہ نجف اشرف عراق ریاض یونیورسٹی سعودیہ، جماعت اسلامی پاکستان کے علماء نے متحد ہو کر تمام مسلمانوں کو دعوت اتحاد دی اور ایک علمی تحقیقی ادارہ تشکیل دیا جس کا نام (التقریب بین مذاھب الاسلامیہ) ہے۔ اس اسلامی علمی بین الاسلامی ادارے سے مسلم اتحاد اور اسلام کی بالادستی کے لیے سنی شیعہ علماء مل کر کام کرتے تھے تاکہ امت اسلامیہ کو ٹھوس معیار پر متحد اور بیدار رکھا جا سکے۔ علماء کی باہمی خط و کتابت سنی شیعہ اتحاد کا قدیم تاریخی ریکارڈ ملاحظہ ہو

دار التقريب
بين المذاهب الإسلامية

رقم القيد ٦٨٤/١٥٠١

التاريخ ١٩ من شعبان سنة ١٣٧١
١٢ من مايو سنة ١٩٥٢

حضرة صاحب الفضيلة الشيخ قوام الدين الوشنوي

قم

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته أما بعد فان ما قمتم به من تحقيق دقيق حول ما ورد في الأسانيد المعتبرة بخصوص حديث الثقلين المبارك وحصرتموه في رسالة أهديتموها إلى دار التقريب عمل يذكر بدقة تدل على الغيرة على أخبار ما في الدين وحسبه ما في تتبع هذا من تعب مضن وجهد شديد.

ان هذه الرسالة لقيت منا ترحيبا واهتماما يليق بها وأحلناها إلى مجلة ((رسالة الإسلام)) لتنتفع بها فيما إذا تطرق التفسير إلى هذا الموضوع بالذات أو في أية فرصة مواتية أخرى.

ونحن إذ نشكركم على هديتكم الثمينة القيمة نقدر لكم هذه الروح العلمية النشطة.

والسلام عليكم ورحمة الله

السكرتير العام المساعد
لجماعة التقريب بين المذاهب الإسلامية

١٩ شارع حشمت باشا بالزمالك - القاهرة - ت ٥٨٩٨٤

دار التقريب
بين المذاهب الإسلامية
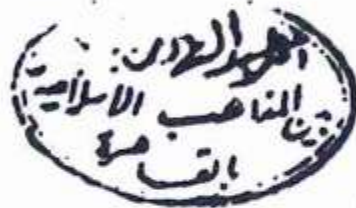
البريد الجوي

حضرة صاحب الفضيلة الشيخ قوام الدين الوشنوي

قم

ايران

ايران

المركز العام - ١٩ شارع حشمت باشا بالزمالك - القاهرة
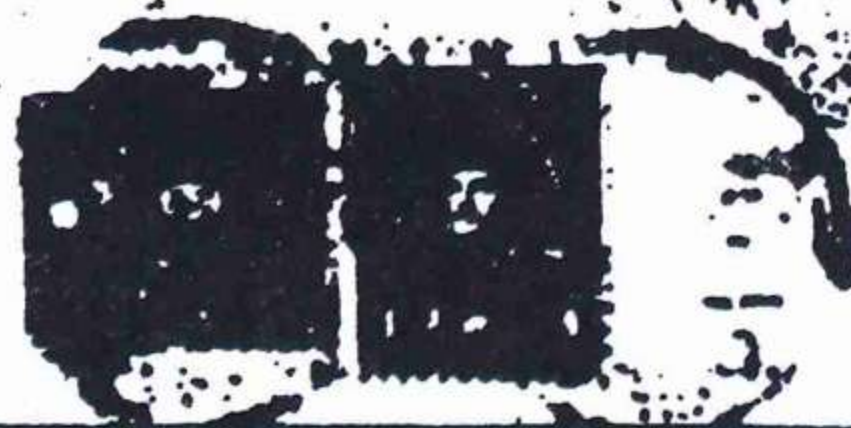
مكتب شيخ الجامع الأزهر

بسم الله الرحمن الرحيم

نص الفتوى

التي أصدرها السيد صاحب الفضيلة الأستاذ الأكبر

الشيخ محمود شلتوت شيخ الجامع الأزهر

في شأن جواز التعبد بمذهب الشيعة الامامية

....

قيل لفضيلته:

" ان بعض الناس يرى أنه يجب على المسلم لكي تقع عباداته ومعاملاته على وجه صحيح أن يقلد أحد المذاهب الأربعة المعروفة وليس من بينها مذهب الشيعة الامامية ولا الشيعة الزيدية، فهل توافقون فضيلتكم على هذا الرأي على اطلاقه فتمنعون تقليد مذهب الشيعة الامامية الاثناعشرية مثلا.

فأجاب فضيلته:

١ – ان الاسلام لا يوجب على أحد من أتباعه اتباع مذهب معين بل نقول: ان لكل مسلم الحق في أن يقلد بادي ذي بدء أي مذهب من المذاهب المنقولة نقلا صحيحا والمدونة أحكامها في كتبها الخاصة ولمن قلد مذهبا من هذه المذاهب أن ينتقل الى غيره – أي مذهب كان – ولا حرج عليه في شيء من ذلك.

٢ – ان مذهب الجعفرية المعروف بمذهب الشيعة الامامية الاثناعشرية مذهب يجوز التعبد به شرعا كسائر مذاهب أهل السنة.

فينبغي للمسلمين أن يعرفوا ذلك، وأن يتخلصوا من العصبية بغير الحق لمذاهب معينة، فما كان دين الله وما كانت شريعته بتابعة لمذهب، أو مقصورة على مذهب، فالكل مجتهدون مقبولون عند الله تعالى يجوز لمن ليس أهلا للنظر والاجتهاد تقليدهم والعمل بما يقررونه في فقههم، ولا فرق في ذلك بين العبادات والمعاملات.

محمود شلتوت

... ...

السيد صاحب السماحة العلامة الجليل الاستاذ محمد تقي القمي

السكرتير العام

لجماعة التقريب بين المذاهب الاسلامية

سلام الله عليكم ورحمته أما بعد فيسرني أن أبعث الى سماحتكم بصورة موقعة من الفتوى التي أصدرتها في شأن جواز التعبد بمذهب الشيعة الامامية، راجيا أن تحفظوها في سجلات دار التقريب بين المذاهب الاسلامية التي أسهمنا معكم في تأسيسها ووفقنا الله لتحقيق رسالتها.

والسلام عليكم ورحمة الله.

شيخ الجامع الأزهر

(۶۰)...... مفتی مصر زعیم جامعۃ الازہر الشیخ محمود شلتوت نے فرمایا۔

رحم اللہ الشیخ شلتوت الذی التفت الی ھذا المعنی الکریم فخلدہ فی فتواہ الصریحۃ حیث قال بجواز العمل بمذھب الشیعۃ الامامیۃ باعتبارہ مذھبا فقھیًا اسلامیًا یقوم علی الکتب والسنۃ والدلیل والاسد

"اللہ سابق شیخ الازہر محمود شلتوت مرحوم پر رحم فرمائے جو اتحاد اسلامی کے مقدس مفہوم کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے واضح تاریخی تابندہ فتویٰ میں فرمایا ہے کہ مذہب امامیہ شیعہ کے مطابق عمل کرنا جائز ہے کیونکہ یہ ایک اسلامی مذہب ہے جو کہ کتاب و سنت اور مضبوط دلیل پر قائم ہے۔"

۱۰۔ شیعوں پر جھوٹی تہمتیں لگانے والے امت مسلمہ کے حق میں گستاخی کرتے ہیں۔

علامہ جلیل امام محمد غزالی مصری شافعی

مصر کے جلیل القدر اہل سنت کے محقق علامہ شیخ محمد غزالی کتاب دفاع عن العقیدۃ والشریعۃ مطبوعہ دار الکتب الحدیثۃ مصر ۱۹۷۵ء ص۲۶۴ ص۲۶۵ میں ارشاد فرماتے ہیں:۔ انی آسف لان لبعض من یرسلون الکلام علی عواھنہ یسوقون التھم جزافًا غیر مبالین بعواقبھا دخلوا فی میدان الفکر الاسلامی فاساؤا الی الاسلام والامۃ شرا اسائۃ من ھولاء من یقول ان للشیعۃ قرآن آخر نیقص عن قرآننا المعروف ان المصحف واحد یطبع فی القاھرۃ فیقدسہ الشیعۃ فی النجف او طھران ویتداولون نسخہ بین ایدیھم وفی بیوتھم دون ان یخطر ببالھم شیٔ البتۃ الا توقیر الکتاب فلم الکذب علی الناس وعلی الوحی ان الشیعۃ یومنون برسالۃ محمد ویرون شرف علی فی انتماءہ الی ھذا الرسول وفی استمساکہ لبسنۃ وھو کسائر المسلمین لایرون احدًا فی الاولین والآخرین اعظم من الصادق الامین الواقع ان الذین یرغبون فی تقسیم الامۃ لما لم یجدوا لھذا التقسیم سببا معقولًا لجاؤا الی افتعال اسباب الفرقۃ فاتسع لھم میدان الکذب حین ضاق امامھم میدان الصدق۔ ترجمہ:۔ مجھے بعض لوگوں پر شدید افسوس ہوتا ہے جو بلا تحقیق بات کر جاتے ہیں اور نتائج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تہمتیں ہانک دیتے ہیں یہ لوگ فکر اسلامی کے میدان میں داخل ہو گئے مگر انہوں نے اسلام اور امت مسلمہ کے حق میں سخت گستاخی کی ہے میں نے ایک صاحب کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ شیعوں کا قرآن کوئی اور ہے جو ہمارے اس مشہور قرآن سے ناقص ہے حالانکہ یہاں قاہرہ میں ایک قرآن چھپتا ہے تو شیعہ اس کا احترام کرتے ہیں چاہے وہ نجف میں ہوں یا تہران میں اور اس کے نسخوں کو ہاتھوں میں لیتے ہیں اور گھروں میں رکھتے ہیں اور کسی کے دل میں کوئی ایسا خیال تک نہیں آتا سوائے کتاب اللہ کی توقیر و تعظیم کے ان کا کوئی مقصد نہیں ہوتا لوگوں پر اس قسم کی کذب بیانی اور وحی پر ایسے دروغ گوئی آخر کس لئے ہے شیعہ محمدؐ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں اور حضرت علیؑ کا شرف اس لئے مانتے ہیں کہ وہ رسولؐ کی طرف نسبت رکھتے ہیں اور علیؑ کو سنت

(٦١)......زعم حوزہ علمیہ نجف اشرف عرب جمہوریہ عراق مرجع دینی اعلیٰ آیت اللہ العظمیٰ السید ابوالقاسم الخوئی نے فرمایا

ماہنامہ المنتظر لاہور ستمبر، اکتوبر

عکس فتویٰ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای السید ابوالقاسم الخوئیؒ نجف اشرف (عراق)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تبارك وتعالى (واطيعوا الله ورسوله ولا تنازعوا فتفشلوا وتذهب ريحكم) وقال عز من قائل (ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار وما لكم من دون الله من اولياء ثم لا تنصرون) صدق الله العلي العظيم

لا يخفى على المسلمين كافة ما تمر به الامة الاسلامية في الظروف العصيبة الراهنة وما يحيط بها من الخطر الذي يهدد كيان الاسلام ومواطن المسلمين نتيجة تفرق الكلمة والتفكك الذي حصل بينهم مما أدى الى تفاقم الامر وحصول التصدع في صفوفهم في الوقت الذي ينبغي لهم ان يكونوا يداً واحدة في الحفاظ على مبادئ الاسلام واعلاء كلمته و لم الشمل متضامنين الى امر الله تبارك وتعالى حيث يقول :

(واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا)

واني اهيب بابنائي - ابناء الامة الاسلامية - ان يتركوا الخلافات ويوحدوا كلمتهم ويتغلبوا على مشاكلهم وحلها بالطرق السلمية والتفاهم فيما بينهم ليجنبوا الامة ويلات الحروب واراقة الدماء وليقفوا سداً منيعاً في وجه اعداء الله الذين يريدون السوء بالاسلام والمسلمين وان لا يركنوا الى الذين ظلموا فانه لا يجوز الاستعانة بالكفار على المسلمين ومن يعتصم بالله فقد هدي الى صراط مستقيم ....

وأبتهل الى الله العلي القدير ان يوفق الجميع لما فيه الخير والصلاح والسلام على جميع اخواننا المؤمنين ورحمة الله وبركاته . في الثالث والعشرين من شهر محرم الحرام ١٤١١ه الخوئي

[مهر]

ترجمہ فتویٰ آیۃ اللہ العظمیٰ

السید ابوالقاسم الخوئی نجف اشرف عراق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :- ارشاد باری ہے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ باہمی نزاع سے بچو ورنہ کمزور ہو جاؤ گے۔ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

دوسرے مقام پر ارشاد رب العزت ہے۔ ظالموں کی طرف نہ جھکو ورنہ آتش جہنم تمہاری منتظر ہو گی۔ اللہ کے سوا تمہارا کوئی ولی نہیں پھر تمہاری کوئی مدد بھی نہ کی جائے گی۔۔ ۔ اللہ عظیم نے سچ فرمایا ہے۔

موجودہ حالات امتِ مسلمہ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ آج کل امت مسلمہ کیسے خطرناک اور سنگین حالات سے دوچار ہے۔ مبانی اسلام اور مقدس مقامات کن خطرات میں گھر چکے ہیں۔

ہر شخص جانتا ہے کہ اس کی وجہ صرف اور صرف امتِ مسلمہ کا وہ انتشار ہے اور وہ باہمی سر پھٹول ہے۔ آج ہم ایک دوسرے کے دست و گریبان ہیں۔ ہماری صفوں میں انتشار ہے۔ حالانکہ

آج ہمیں دستِ واحد کی طرح متحد اور منظم ہو کر مبنع اسلام، مقامات مقدسہ کے تحفظ، اعلائے کلمۃ الحق کی خاطر ہر قربانی دینا چاہیئے۔ اور ارشاد خالق کو پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔

اللہ کی رسی کو مضبوط تھام لو اور فرقہ واریت میں نہ پڑو۔

میں اپنے تمام بیٹوں اور فرزندانِ اسلامیہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اختلافات چھوڑ دیں۔ متحد ہو جائیں۔ باہمی افہام و تفہیم سے اپنی مشکلات پر قابو پائیں۔ تاکہ جنگ کی علامت اور خونریزی سے محفوظ رہ سکیں۔ ان دشمنان خدا کے خلاف

سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر حائل ہو جائیں۔ جو اپنی سازشوں سے اسلام اور امت مسلمہ کو نابود کرنا چاہتے ہیں۔ ظالموں سے تعاون نہ کریں۔ کیونکہ مسلمانوں کیخلاف کسی بھی ظالم کا ساتھ دینا کسی کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔ جس نے اللہ سے تمسک پکڑا، صراط مستقیم کی ہدایت پاگیا۔

میں انتہائی عاجزی سے رب العزت کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ تمام امت مسلمہ کو نیکی اور باہمی محبت کی توفیق عنایت فرمائے۔ تمام مومنین بھائیوں کو سلام:

۲۳ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ

سید ابوالقاسم خوئیؒ

عکس فتویٰ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقای عبد الاعلیٰ سبزواری نجف اشرف (عراق)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تبارك وتعالى «واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا واذكروا نعمة الله عليكم إذ كنتم أعداءً فألف بين قلوبكم فأصبحتم بنعمته إخواناً». من المعلوم أن هذه الظروف الصعبة التي تمر على المسلمين وما يحيط بهم من المخاطر والأهوال إنما حصلت من التفرق والاختلاف والاعراض عن الأحكام الإلهية وعما أمرنا الله تعالى به من الاتحاد والتمسك بحبل الله المتين ولذا يلزم على المسلمين أن يتحدوا ويكونوا يداً واحدة على من سواهم ولا يجوز لهم الاستعانة بالكفار الذين يريدون محاربة الاسلام والمسلمين قال الله تعالى «ولا تركنوا الى الذين ظلموا فتمسكم النار». وعليهم أن يتوجهوا الى الله العلي القدير والرجوع الى شرعه المبين والعمل بأحكامه المقدسة ليحل لهم مشاكلهم ويحقن دماءهم إنه سميع مجيب قال الله تعالى «إن ينصركم الله فلا غالب لكم وإن يخذلكم فمن ذا الذي ينصركم من بعده».

٢٨ محرم الحرام
١٤١١هـ

عبد الاعلى الموسوي
السبزواري

ماہنامہ المنظفر لاہور

ترجمہ: فتویٰ آیۃ اللہ العظمیٰ آقای

عبدالاعلیٰ سبزواری نجف اشرف عراق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: ارشاد رب العزت ہے۔ حبل اللہ سے تمسک رکھو، فرقہ واریت سے اجتناب کرو۔ اللہ کی اس نعمت کو یاد رکھو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ اللہ نے تمہارے مابین تالیف قلب کی۔ اور تم عنایت باری سے ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔ آج کل امت مسلمہ جن خطرات، مصائب اور سنگین حالات سے گزر رہی ہے۔ یہ صرف اور صرف فرقہ واریت، باہمی اختلاف، احکام الٰہیہ سے چشم پوشی، اور اللہ کے حبل متین سے تمسک، اتحادِ ملی اور اتفاق کے حکم صریح کی مخالفت کا نتیجہ ہے۔

ان حالات میں امت مسلمہ کا فریضہ ہے کہ غیر مسلموں کیخلاف متحد ہو کر صف آرا ہو جائیں کسی بھی مسلمان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ ان کفار سے دستِ تعاون بڑھائے جو جو اسلام اور ملت مسلمہ کے بدترین دشمن ہیں۔

ارشاد خالق ہے:۔ ظالموں کی طرف دستِ محبت مت بڑھاؤ ورنہ آتشِ جہنم تمہاری منتظر ہوگی۔

امتِ مسلمہ کا فریضہ ہے کہ قادر اللہ پر سہارا رکھیں۔ دامنِ اسلام میں پناہ لیں۔ احکام اسلام پر عمل کریں تاکہ تمام مصائب دور ہو جائیں۔ اور کسی مسلمان کا خون ضائع نہ ہو۔ اللہ سمیع اور مجیب ہے۔

ارشاد خالق ہے:۔ اگر تم نے اللہ کی مدد کی تو کوئی طاقت تم پر غالب نہیں آسکتی۔ اگر اللہ تمہارے رسوا کرنے کا ارادہ کرلے تو پھر اللہ کے علاوہ کوئی اور تمہاری مدد کرنے والا نہیں

۷ محرم الحرام ۱۴۱۱ھ

عبدالاعلیٰ الموسوی السبزواری

ذوالفقار پشاور

رہبر جہان اسلام مرجع عالیقدر
مجتہد اعظم آیۃ اللہ العظمیٰ

الحاج آقای سید محمد شیرازی مدظلہ العالی

کا

پیغام

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ ابھی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات حسرت آیات کو نصف صدی بھی نہیں گزری تھی کہ دین اسلام ایسے بحرانی حالات سے دوچار ہو گیا کہ نزدیک تھا اسلام کا جامہ پہننے والے مذہب اسلام کی حقیقی تعلیمات کو مٹا دیں اور اس شجرہ طیبہ کو اکھاڑ پھینکیں اس وقت نواسہ رسول اکرم سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے شجرہ اسلام کی آبیاری کے لئے نہ تنہا اپنے جگر گوشوں کو خون بھی تپتی ہوئی کربلا پر بہا دیا۔ آج پھر ایک جانب سے الحاد کی زہر آلود ہوائیں اور دوسری طرف سے امپیریلزم اور استبداد کی آندھیاں اس سعی و کوشش میں ہیں کہ اسلام کے شجرہ طیبہ کو نابود کر دیں۔ لہذا مسلمانوں اور حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے پیروکاروں کے لئے نہایت لازم و ضروری ہے کہ آپس میں متحد ہو جائیں امام عالی مقام کی فداکاری اور ایثار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسکو اپنے لئے مشعل راہ قرار دیں۔

ہم توحید کے ماننے والے ہیں اور کلمہ توحید ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ ہم آپس میں متحد رہیں اس لئے کہ بغیر ایک جان اور ایک دل ہوئے الحاد و نفاق کی شیطانی قوتوں سے مقابلہ ممکن نہیں ہے۔ حضرت سید الشہداء نے اس راہ میں جن جانگسل مصائب اور لامحدود آلام کو برداشت کیا اس کا مقصد یہی تھا کہ

"دین مبین اسلام اپنے اصل خدوخال میں باقی رہ جائے"

ضرورت اس کی ہے کہ راہ حق میں کسی قربانی اور فداکاری سے پیچھے نہ ہٹیں۔

خداوند عالم آپ کا حامی و مددگار ہو۔

(۶۲)...... زعیم حوزہ علمیہ قم مقدس اسلامی ایران حضرت امام خمینی نے فرمایا

سنی شیعہ اہل اسلام دین خدا اور شریعت محمدی سے متمسک ہیں۔ منکرین ختم نبوت گستاخ رسول احمدی مرزائی بہائی رشدی مزاج لوگ بے دین کافر ہیں جو شخص جماعت سنی شیعہ میں اختلاف پھیلاتا ہے واستعمار کا ایجنٹ ہے۔ یہ ان محترم علماء کرام کے بیانات ہیں جو حجراتی مولوی نہیں تھے' بلکہ پاکستان مصر اور اسلامی ایران کی قومی اسمبلی کے ممبران اور اسلامی جماعتوں کے ذمہ دار سربراہان تھے اور امت مسلمہ میں ایک عظیم دینی روحانی مقام رکھتے تھے' جن کی کروڑوں مسلمان بات سنتے تھے اور ان کے حکم پر عمل کرتے تھے۔ (ھذا بیان للناس وموعظة للمتقین)

نبی اکرمؐ نے فرمایا میں ملت ابراہیم کے بانی ابراہیم خلیل اللہ کی دعا اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی بشارت ہوں

(۶۳) انا دعوة الی ابراھیم و بشریٰ ابن مریم ورات امی حین حملت بی کانه خرج منها نور اضات له قصور بصریٰ من ارض شام' (تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۳۶۰)

سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا میں اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کی دعا اور حضرت عیسیٰ ابن مریم کی بشارت ہوں اور میری والدہ مطہرہ نے خواب میں دیکھا جب انہوں نے میرے نور کو اٹھایا کہ یہ وہ نور ہے کہ جس سے ملک شام' عراق و بصرہ کے محلات روشن ہو گئے۔

''دعائے ابراھیمؑ' مقام کعبہ کی عظمت مرکزیت از نص قرآنی''

دعائے حضرت ابراھیمؑ سے لیکر بعثت سید الانبیاء تک تحول کعبہ بیت اللہ سے لیکر دین اسلام کے کامل ہونے تک ماسبق ادیان کے منسوخ ہونے سے لیکر اتمام نعمت تک نص خلافت وامامت سے لیکر ولایت وقربانی کربلا کے تذکرہ اخبار تک' دین اسلام پسندیدہ دین نعمت کامل ہے اور اس دین کامل کے مختار کل سید الانبیاء ہیں یہ سب انبیاء واخبار حضور پاک کے خاتم النبیین ہونے کا منصوص مدلل اعلان ہے۔ ملاحظہ ہوں سورہ مجیدہ بقرہ کی یہ آیات مقدسہ

(۶۴) ''معمار کعبہ ابراھیمؑ کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل ابراہیم کے لئے دس دعائیں حضور اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے دلائل قطعی ہیں۔ کیونکہ محمد وآل محمدؐ کے جد مقدس حضرت ابراہیم ہیں۔ ملاحظہ ہو شہادت قرآن اذ قال ابراھیم رب اجعل ھذا البلد

امناً واجنبنی و بنی ان نعبد الاصنام رب انهن اضللن کثیراً من الناس فمن تبعنی فانه منی وعصانی فانک غفور رحیم ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا لیقیمواالصلوٰۃ فاجعل آفدۃ من الناس تھوی الیھم وارزقھم من الثمرات لعلھم یشکرون ربنا انک تعلم مانخفی وما نعلن وما یخفیٰ علی اللہ من شی فی الارض ولا فی السماء الحمدللہ الذی وھب لی علی الکبر اسماعیل و اسحاق ان ربی لسمیع الدعا. رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ و من ذریتی ربنا و تقبل دعا ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب.

=حضرت ابراہیم کی دعائیں=

☆......شہر مکۃ المکرّمہ کی امنیت ومرکزیت ☆......اپنے اور اپنی ذریت کے لئے شرک سے محفوظ رہنے کی دعا ☆......قیام نماز کی تمنا ودعا اپنے لئے اور آل ابراہیم کے لئے اسی لئے حضرت امام حسینؑ چونکہ نسل ابراہیم وآل محمد تھے۔لہٰذا آپ نے کربلا کے تپتے میدان میں تین دن کی بھوک پیاس کے باوجود نماز کو قائم کیا اور نماز کے اعلیٰ رکن سجدہ میں سر کٹا کر تمنا ودعائے ابراہیم کو پورا کیا۔☆......حضرت ابراہیم کا امام از نص خدا نامزد ہونے کے بعد اپنی ذریت آل ابراہیم کی تمنا دعا کرنا دلیل ہے کہ ابراہیم کی ذریت پر نبوت ختم ہوگی اور ذریت ابراہیم پر خاتمہ نبوت کے بعد اس ذریت سے امام اور خلیفہ ہوں گے اسی لئے حضور نے فرمایا ہے کہ۔ من بعدی اثناء عشرہ خلیفة کل ھم من قریش الا انہ لا نبی بعدی ابداً ۔اس لئے ختم نبوت پر امامت آل نبی اولاد علیؑ میں آ گئی جو نسل ابراہیم ہے اب جو امامت خلافت آل ابراہیم میں نہ مانے گا وہ دعائے ابراہیم تمنائے ابراہیم کا منکر ہو کر منکر قرآن ہو کر خائب وگمراہ خاسر رہے گا۔☆......حضرت ابراہیم کی دعا کہ میری ذریت آل محمد کو مرجع خلائق بنا اور امامت کا منصب ان میں رکھ دے یہ دعا بھی حضور کے آخری نبی ہونے کی قرآنی دلیل ہے۔☆......رزق فراوان کی دعائے ابراہیم☆...... حضرت ابراہیمؑ کا والدین کی مغفرت کے لئے دعا کرنا ☆......صاحبان ایمان کے لئے دعا کرنا ☆......حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰؐ کی بعثت کے لئے دعا کرنا حضور کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے۔☆......امامت بآل ابراہیم کی تمنا ودعائے ابراہیم امامت برائے ذریت ابراہیم حضور کے آخری نبی ہونے کی دلیل قیم ہے۔ھذا بیان للناس و موعظة للمتقین۔

خلاصہ آیات ھذا

(۶۵) حضور کا دین حضور کی بعثت آخری دینی بعثت ہے اس لئے حضرت ابراہیم نے دعا مانگی۔ ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم ایاتک ویعلمھم الکتاب والحکمة ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم ومن یرغب

عن ملت ابراهیم الامن سفه نفسه ولقد اصطفیناه فی الدنیا وانه فی الاخرة لمن الصالحین و وصیٰ بها ابراهیم بنیه ویعقوب یابنیی ان اللّٰه اصطفٰی لکم الدین فلا تموتن الاو انتم مسلمون.

اے میرے پروردگاران کے درمیان ایک رسول مبعوث فرماجوان کے سامنے تیری آیات تلاوت کرے۔ان کو کتاب وحکمت کی تعلیم دے۔ان کے نفوس کو پاک کردے۔بے شک تو صاحب عزت اور صاحب حکمت ہےاور کون ہے وہ جوملت ابراہیمؑ سے منہ پھیرے گا۔ہاں مگروہی ملت ابراہیمی سے منہ پھیرے گا جو بے وقوف ہے ہم نے انہیں دنیا میں منتخب قرار دیا ہےاور آخرت میں صالحین سے ہیں۔

ابراہیمؑ حکم خدا کے تابع تھے

اذقال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العٰلمین و وصی بہ ابراهیم بینه یعقوب یا بنی ان اللّٰه اصطفیٰ لکم الدین فلا تموتن الا وانتم مسلمون۔ (سورہ بقرہ پارہ نمبرا۔آیت ۱۳۱ تا ۱۳۲ القرآن)

جب حضرت ابراہیم کے رب نے کہا۔کہ ابراہیم خودکو میرے حوالے کردوتو ابراہیم نے خودکو تابع فرمان خداوندی کردیااوراس امر کی ابراہیم نے اپنے یعقوب کووصیت کی کہ اے میرے بیٹے اللہ نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کرلیا ہے۔اب اس وقت تک دنیا سے نہ جانا جب تک کہ اہل اسلام مسلمان نہ ہوجاؤ۔

ہدایت انسانی کے لئے جتنے امورلوازم کی ضرورت ہوتی ہےوہ سب اس دعائے ابراہیم میں موجود ہیں۔

(۱) مرکزیت دینی وہ مکہ شہر ہے۔(۲) اظہار عبودیت کے عبادت ضروری ہے تواس کا قبلہ بیت اللہ ہے جس کے معمار حضرت ابراہیم واسماعیلؑ ہیں۔(۳) عابد بننے کے لئے صاحب دین ہوناضروری ہےتو اللہ نے پاک دین جس پرابراہیم ویعقوب کار بند تھے۔اس دین اسلام کی پیروی کا حکم دیا۔(۴) کس طریقہ پر رہ کرحقوق خدااورحقوق العباد کوادا کیا جائے تو اللہ نے ملت ابراہیم کے طریقے پر چلنے کی نص اورحکم فرمادیا۔ **قل بل ملة ابراهیم حنیفاً**۔ملت ابراہیم کی پیروی کرو(۵) ابراہیم کے بعد پیروی حکم کس کی ہوگی تو خودابراہیم نے حضورؐ کی بعثت کی دعامانگی اورمرجع ہدایت کی وضاحت کردی کہ اے خدا کعبہ مکہ میں ہے۔ لہٰذاہادی حق بھی مکی ہی ہو۔لہٰذاحضورسیدالانبیاءحضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم فترت طویلہ کے بعد مکہ سے اعلان نبوت فرمایا تا کہ ہادی حق کی وضاحت ہوسکے۔دعائے ابراہیمؑ پوری ہوئی اورسیدالانبیاءآخری نبی وہادی مقرر ہوئے۔جن کی نبوت عالمین کے لئے ہے۔جن کا فیض ہدایت ورحمت کسی خاص علاقہ قوم کے لئے نہیں ہے۔بلکہ آپ ساری انسانیت کے ہادی اورنجات دھندہ ہیں جن کی اسوہ حسنہ کامل اوردین طریقہ مکمل ہے اب عظیم سردارانبیاءورسول صاحب کتاب نبی کی آمد کے بعدکسی کمترنبیؐ بروزی کا

تصور عقلاً بے فائدہ اور شرعاً عبث ہے۔ اسی لئے خود اللہ رب العزت نے نص فرمائی ہے۔

(۶۷) = ما کان محمد اباء احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النبیین = (القرآن)

میرا محمد تم میں سے کسی مرد کا باپ نہ ہے لیکن وہ اللہ کا رسول ہے اور خاتم النبیین ہے یعنی حضورؐ دو منصب پر فائز ہیں۔

(۱) آپ رسولؐ عالمین ہونے کے ساتھ (۲) خاتم النبیین بھی ہیں فقط

ملت ابراہیم کی پیروی کا حکم اللہ نے اس لئے دیا ہے کہ اس ملت میں امامت ابراہیمؑ کو ختم نبوت کی دلیل حقی بیان کیا گیا ہے کہ ابراہیمؑ کو بھی دو عہدے دیئے گئے نبوت و امامت اور سید الانبیاء کو بھی دو عہدے دیئے گئے ولایت حاکمیت افسری بر انبیاء یعنی آپ مصدق سردار انبیاء ہیں اور خاتم النبیین ہیں۔ (حضور کے دو منصب ہیں (۱) مصدق و سیادت (۲) ختم نبوت)

سید الانبیاء کی نبوت و شریعت باقی ہے

احمدی خالصی تابوت میں آخری میخ' ہر فرعون را موسیٰ' کے تحت عقیدہ ختم نبوت کے دلائل عقلی و سمعی ملاحظہ ہوں۔

سید الانبیاء کے القابات از سند قرآن مجید فرقان حمید ملاحظہ ہوں۔ یا ایھا النبی انا ارسلناک شاھداً و مبشراً ونذیراً و داعیاً الی اللّٰہ باذنہ و سراجاً منیراً (۶۸) (۱) شاہداً (۲) مبشراً (۳) نذیراً (۴) داعیاً (۵) سراجاً منیراً

(۱) شاہداً = گواہ، خوشخبری دینے والے، ڈرانے والے، اللہ کی دعوت دینے والے ہیں آپ کی نبوت کا تاج روز جزا تک چمک رہا ہے۔ یعنی آپ اللہ کی طرف سے گواہ ہیں پروردگار کی واحدنیت کے اللہ کے سوا کوئی معبود نہ ہے۔

(۲) مبشراً = وجئنابک علیٰ ھولاء شھیداً.

لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیداً

افمن کان علیٰ بینہ من ربہ ویتلوہ شاھداً منہ

سراجاً منیراً = آپ کا منصب ہے' شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانی تحریر فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام آفتاب نبوت وہدایت ہیں جس کے طلوع ہونے کے بعد کسی دوسری شے کی ضرورت نہیں رہی ہے سب کی سب روشنیاں اسی نور اعظم میں مدغم ہوگئی ہیں۔

(ملاحظہ حوالہ از قواعد عثمانیہ) دیوبندی علامہ حضرت قاسم نانوتوی حضور کی شان میں لکھتے ہیں۔

سب سے پہلے مشیت کے انوار سے نقش روئے محمدؐ بنایا گیا
پھر اسی نقش سے مانگ کر روشنی بزم کون و مکاں کو سجایا گیا
وہ محمدؐ بھی احمد بھی محمود بھی' حسن مطلق کا شاہد بھی مشہود بھی
علم و حکمت میں وغیر محدود بھی وہ ظاہراً امیوں میں اٹھایا گیا

(۷۰) الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً

دین سے مکمل ہونے سے مراد یہ ہے کہ اب اس دین میں قیامت تک کسی نئی ترمیم اور کسی نئی تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔ عقائد' معرفت' اعمال یعنی اطاعت' اخلاق یعنی معاملات' فردی حقوق یا اجتماعی معاشرت' تجارت تہذیب' اقتصاد غرضیکہ ہر شعبہ زندگی کے رہنما اصول خود حضور پاک نے اس طرح کھول دیئے ہیں کہ وہ قیامت تک انسانیت کسی نئے دین یا کسی نئے نبی

(۷۱) کی رہبری کے محتاج نہ رہی ہے۔ اس حقیقت کو ابن کثیر نے یوں لکھا ہے۔ ھذہ اکبر نعم اللّٰہ تعالیٰ علی ھذہ الامۃ حیث اکمل تعالیٰ دینھم فلا یحتاجون الی دین غیرہ و لا الی نبی غیر نبیھم صلوات اللّٰہ علیہ وسلامہ علیہ ولھذا جعلہ اللّٰہ خاتم الانبیاء و بعثہ الیٰ الانس و الجن (حوالہ تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۱۲)

یہ اس امت پر اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے کہ اس نے ان کے لئے ان کے دین کو کامل کر دیا اس لئے اب امت محمدیہ نہ کسی دین کی محتاج ہے نہ کسی اور نبی کی اس لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء بنایا۔ اور تمام انس وجن کی طرف مبعوث کیا ہے۔

صحابی رسول مفسر قرآن حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے فرمایا

(۷۲) آیت مجیدہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دنیاً کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ قولہ الیوم اکملت لکم دنیکم وھو الاسلام اخبر اللّٰہ نبیہ صلی اللّٰہ علیہ و آلہ

وسلم والمومنین انه اکمل لهم الایمان فلا یحتاجون الیٰ زیادة ابداً وقد آتمه الله فلا ینقصه ابداً . وقد رضیه الله فلا یسخطه ابداً ۔(حوالہ از ابن کثیر)

ترجمہ......فرمان خداوندی الیوم اکملت لکم دینکم میں دین سے مراد اسلام ہے۔اللہ نے سید الانبیاء حضرت محمدؐ اور مومنین کو خبر دی ہے کہ اللہ نے ان کے لئے ان کے دین ایمان کو مکمل کر دیا ہے۔پس اب وہ کسی اضافہ کے محتاج نہ ہوں گے اور اسے کبھی بھی نامکمل کم نہ پائیں گے۔اللہ اس دین پر راضی ہوا اور اس دین کے بغیر اب کسی دین کو قبول نہ کرے گا۔

(۷۳) ان الدین عندالله الاسلام فمن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منه فهو فی الآخرة من الخاسرین.

اللہ کے نزدیک دین محمدی دین اسلام ہے۔اب جو اسلام کے سوا غیر اسلام دین کی بات کرے گا اللہ کے ہاں قابل قبول نہ ہوگا۔

اور جو اسلام اور نبی اسلام کے سوا کسی نئے دین یا نئے نبی کی بات کرے گا وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

ہمارے نبی آخر کا حلال وحرام، نا قابل منسوخ ہوگا۔

امام فخر الدین رازی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں۔

(۷۴) ولم یحصل فی الشریعة بعدها زیاده ولا نسخ ولا تبدیل البتة.

شریعت میں نہ کوئی اضافہ ہوگا نہ حکم شریعت محمدیہ منسوخ وتبدیل ہوگا۔بلکہ جو کچھ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حلال قرار دیا ہے وہ قیامت تک حلال رہے گا اور جو کچھ ہمارے نبی نے حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام رہے گا۔

حافظ ابن کثیر نے بھی اپنی تصریحات میں یہی کچھ رقم کیا ہے۔

(۷۵) واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا نبی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراة و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد فلما جاء هم بالبینات قالوا هذا سحر مبین. (سورہ مجیدہ الصّف آیت نمبر ۶)

اور جب حضرت عیسیٰ ابن مریم نے نبی اسرائیل سے کہا میں تمہاری طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں اور تصدیق کرنے والا ہوں اس وحی کی جو توریت میں نازل ہوئی ہے اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسولؐ کی جو میرے بعد تشریف لائے گا۔ان کا نام نامی احمدؐ ہو گا۔پس جب وہ رسول ان کے پاس دلائل لے کر آیا تو اہل کتاب نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے۔

ان حقائق کو اب بھی یوحنا کی انجیل کے ابواب میں دیکھا جا سکتا ہے۔آیت مندرجہ بالا کی تفسیر کرتے ہوئے حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔

(۷۶) یعنی التوراة قد بشرت بی و انا مصداق ما اخبرت عنه و انا مبشر بمن بعدی وهو الرسول النبی الامی العربی المکی احمد فعیسیٰ علیه السلام وهو خاتم انبیاء نبی اسرائیل وقد اقام فی ملاء بنی اسرائیل مبشراً بمحمد وهو احمد خاتم الانبیاء والمرسلین لا رسالة ولا نبوه بعده ابداً (تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۳۵۹)

تورات میں میری بشارت دی گئی ہے اور میں اس کا مخبر و مصداق ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول نبی کی بشارت دیتا ہوں وہ رسولؐ نبی امی عربی مکی ہیں ان کا اسم مبارک احمد ہے۔ پس عیسیٰ ابن مریم بنی اسرائیل کے سرداروں میں کھڑے ہوئے اور حضرت محمد ابن عبداللہ عربی المکی کی بشارت دی اور یہی ہی احمدؐ خاتم الانبیاء ہیں۔ ان کی آمد کے بعد نہ نبوت ہے نہ رسالت۔

صحیح مسلم شریف کی روایت کے مطابق خود سید الانبیاء نے دعویٰ فرمایا ہے۔

(۷۷) ان لی اسماء انا محمد و انا احمد و انا الماحی الذی یمحو اللہ بہ الکفر و انا الحاشر الذی یحشر الناس علیٰ قدمی و انا العاقب (صحیح مسلم جلد دوئم ص ۲۶۱۔ طبع دہلی کلاں)

بے شک میرے کئی نام ہیں، میں محمدؐ ہوں، احمدؐ ہوں، میں ماحی ہوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ کو کفر کو مٹاتا ہے اور میں ہی حاشر ہوں جس کے نقش قدم پر لوگ جمع کئے جائیں گے اور میں ہی عاقب ہوں۔

(۷۸) "انا العاقب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی" (صحیح مسلم شریف جلد ۲)

میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا میں ملت ابراہیم کے بانی ابراہیم خلیل اللہ کی دعا اور عیسی ابن مریم کی بشارت ہوں

(۷۹) انا دعوۃ ابی ابراھیم و بشریٰ عیسیٰ ابن مریم و رات امی حین حملت لی کانہ خرج منھا نور اضائت لہ قصور بصری من ارض شام (تفسیر ابن کثیر جلد ۴ ص ۳۶۰)

میں اپنے باپ حضرت ابراہیم کی دعا اور حضرت عیسی ابن مریم کی بشارت ہوں اور میری والدہ مطہرہ نے خواب میں دیکھا جب انہوں نے میرے نور کو اٹھایا۔ کہ یہ وہ نور ہے کہ جس سے ملک شام عراق و بصریٰ کے محلات روشن ہوں گے۔

مرزا کافر نے تمام مسلمانوں کی تکفیر کی ہے

مرزائیوں احمدی حضرات کی پیروی میں شیخ خالصی بھی سنی و شیعہ کو کافر گمراہ کہتا ہے۔

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے۔

جو میرے مخالف تھے ان کا نام عیسائی اور یہودی اور مشرک رکھا گیا ہے۔ کتاب نزول مسیح صفحہ ۴ حاشیہ رخ جلد ۱۸، صفحہ نمبر ۳۸۲

(۲) ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا۔ یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود کو نہیں مانتا۔ وہ نہ صرف کافر ہے بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ملاحظہ مرزائی کتاب۔ کلمۃ الفصل ص ۱۱۰، از قلم مرزا بشیر احمد قادیانی۔

(۸۱) عقیدہ ولایت عقیدہ ختم نبوت کی محکم دلیل ہے کیونکہ ولایت خدا' ولایت رسول اور ولایت محمدؐ و آل محمدؐ منصوص قرآنی ہے۔آیت کے منطوق و مفہوم کی مکمل تفصیل گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکی ہے۔

سید الانبیاء کا گزشتہ امتوں کا گواہ ہونا۔اور گزشتہ انبیاء پر شاہد بن کر مصدق ہونا قطعی دلیل ہے کہ آپ آخری نبی ہیں اور آپ کی گواہی دنیا و آخرت میں حتمی ہے جس پر تمام انبیاء کی امتوں کے حساب و عقاب' ثواب و عذاب کا دارو مدار ہوگا۔یہ تمام اوامر زندہ دلائل میں کہ آپ خاتم النبیین ہیں۔

(۸۲) سید الانبیاء کی نبوت کے بعد وعدہ خلافت کی آیت مقدسہ پارہ نمبر ۱۸ سورہ نور آپ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے۔ اور ولایت علیؑ پر یوم غدیر خم الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کی آیت مقدسہ کا نازل ہونا حضور کے آخری نبی ہونے کی ناطق دلیل ہے کہ حضورؐ خود اپنے دست مبارک سے تمام صحابہ کرام کی موجودگی میں' صحابہ کرام او، صحابیات محترم کو گواہ شاہد بنا کر دنیا سے جا رہے ہیں کہ نبوت ختم ہے اور میرے بعد اللہ کی طرف سے نبوت کا بدل فیض ولایت جاری ہو چکا ہے اب جو میرے بعد ہدایت چاہتا ہے وہ علی مرتضیٰ کو ولی تسلیم کرے مسئلہ خلافت پر اہل اسلام میں اختلاف باقی ہے لیکن حضرت علی کے ولی ہونے میں کسی مسلمان کو اختلاف نہ ہے۔مولاء علی کی ولایت پر امت مسلمہ کے سنی شیعہ فرق کا اعلان غدیر سے اب تک متحد و متفق ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ نبوت ختم ہے اور ہدایت ۔ ولایت علی کا فیضان ربانی کافی و وافی ہے۔اب ولایت علی کے اعلان کے بعد کسی نئے نبی کی ضرورت نہ ہے دین اسلام کامل ہے لہٰذا نبوت ختم ہے۔

(۸۳) اہل بیت رسولؐ نے حضور کی رحلت کے بعد اپنی ولایت کو بطور سند ختم نبوت متواتراً بیان کیا ہے۔جیسے بنی عباس کے زمانہ حکومت میں جب منکرین ختم نبوت نے سر اٹھایا تو مامون الرشید اور ہارون الرشید عباسی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا بلکہ ایک محضر نامہ ارسال کیا جس میں سوال کیا گیا کہ حضور آپ ہمیں دین اسلام کی کامل تعریف بتائیں جس کا ذکر شیعہ کتاب عیون الرضاء میں ہے تو عباسی خلفاء کے سوالات کے جواب میں حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جہاں توحید خدا' عدل خداوندی' رسالت سید الانبیاء اور قیامت کو ماننا اعتقادات اسلام میں شامل ہے وہاں میرے جد پاک حضرت محمد مصطفیٰؐ کو خاتم النبیین ماننا بھی لازمہ اسلام ہے اور جو کوئی مدعی اسلام و مسلمان ہو کر سید الانبیاء کی ختم نبوت کا عقیدہ نہیں مانتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اسے مسلمان کہلوانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ملاحظہ ہو فرمان معصوم۔

حدثنا عبد الواحد بن محمد بن عبدوس
النيسابوري العطار رضي الله عنه بنيسابور في شعبان
سنة اثنتين وخمسين وثلثمأة قال حدثنا علي بن
محمد بن قتيبة النيسابوري عن الفضل بن شاذان قال
سأل المأمون علي بن موسى الرضا عليهما السلام ان يكتب
له محض الاسلام على سبيل الايجاز والاختصار فكتب عليه السلام
ان محض الاسلام شهادة ان لا اله الا الله وحده
لا شريك له الهاً واحداً احداً فرداً صمداً قيوماً سميعاً
بصيراً قديراً قائماً باقياً عالماً لا يجهل قادراً لا
يعجز غنياً لا يحتاج عدلاً لا يجور وانه خالق كل شيء
وليس كمثله شيء لا شبه له ولا ضد له ولا ند له ولا كفو
له وانه المقصود بالعبادة والدعاء والرغبة والرهبة
وان محمداً عبده ورسوله وامينه وصفيه وصفوته
من خلقه وسيد المرسلين وخاتم النبيين وافضل
العالمين لا نبي بعده ولا تبديل لملته ولا تغيير لشريعته
وان جميع ما جاء به محمد بن عبد الله هو الحق المبين
والتصديق به وبجميع من مضى قبله من رسل الله وانبيائه
وحججه والتصديق بكتابه الصادق العزيز الذي لا يأتيه
الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد
وانه المهيمن على الكتب كلها وانه حق من فاتحته الى
خاتمته نؤمن بمحكمه ومتشابهه وخاصه وعامه ووعده
ووعيده وناسخه ومنسوخه وقصصه واخبار

احد من المخلوقين ان يأتي بمثله وان الدليل بعده
والحجة على المؤمنين والقائم بامر المسلمين والناطق
عن القرآن والعالم باحكامه اخوه وخليفته ووصيه
ووليه والذي كان منه بمنزلة هرون من موسى علي بن
ابي طالب عليه السلام امير المؤمنين وامام المتقين وقائد
الغر المحجلين وافضل الوصيين ووارث علم النبيين
والمرسلين وبعده الحسن والحسين سيدا شباب اهل
الجنة ثم علي بن الحسين زين العابدين ثم محمد بن علي باقر
علم النبيين ثم جعفر بن محمد الصادق وارث علم الوصيين
ثم موسى بن جعفر الكاظم ثم علي بن موسى الرضا ثم محمد بن
علي ثم علي بن محمد ثم الحسن بن علي ثم الحجة القائم
صلوات الله عليهم اجمعين اشهد لهم بالوصية و
الامامة وان الارض لا تخلو من حجة الله تعالى
على خلقه في كل عصر واوان وانهم العروة الوثقى وائمة
الهدى والحجة على اهل الدنيا الى ان يرث الله الارض
ومن عليها وان كل من خالفهم ضال مضل باطل تارك
للحق والهدى وانهم المعبرون عن القرآن والناطقون
عن الرسول صلى الله عليه وآله بالبيان ومن مات
لم يعرفهم مات ميتة جاهلية وان من دينهم الورع
والعفة والصدق والصلاح والاستقامة والاجتهاد
واداء الامانة الى البر والفاجر وطول السجود وصيام
النهار وقيام الليل واجتناب المحارم وانتظار

(۸۴) قرآن پاک کا آخری کتاب ہوکر تحریف متن سے محفوظ ثابت رہنا یہ اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ قرآن آخری آسمانی کتاب ہے اور صاحب قرآن نبی حضرت محمد عربی آخری نبی ہیں فرمان خداوندی ہے۔ ان نحن نزل الذکرو انا لہ لحافظون۔ ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

(۸۵) سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قیامت تک حلال وحرام کا باقی رہنا اور انسانیت کو اس کے مطابق زندگی گزارنے کا حکم دینا اور شریعت محمدی دین اسلام پر رہنے اور مرجانے کا حکم حضور کے آخری نبی ہونے اور اسلام کے آخری دین ہونے کی محکم دلیل ہے۔ حلال محمد حلال الی یوم القیامه اور حرام محمد حرام الی یوم القیامه. سیدالانبیاء حضرت محمد ابن عبداللہ کا حلال کیا ہوا حلال اور حرام کا روز جزا تک باقی رہنا آپ کے نبی خاتم ہونے کی دلیل ہے۔

(۸۶) سیدالانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ قضیہ قرطاس میں اپنے دست مبارک سے ہدایت اور نجات کی حدیث لکھ کر دینا دلیل ختم نبوت ہے۔ اہل بیت رسول نے حدیث قرطاس لکھوائی لہٰذا محمد وآل محمد لائق صلوٰۃ بن کر دین نماز کے جزو بن گئے اور ہدایت پاکر معیار حق بنے جنہوں نے اختلاف کیا۔ ان کو نبی اکرم نے (قوموا عنی) کہہ کر اپنے سے ہمیشہ کے لئے دور کر دیا جو لوگ دربار سید الانبیاء سے چلے گئے وہ سب کچھ ہونے کے باوجود نہ میزان ہدایت۔ بن سکے اور نہ ہی نماز کے تشہد میں انکا ذکر خیال باقی جاری ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ اہل اسلام سنی شیعہ اہل حدیث پر واجب ہے کہ وہ تشہد نماز میں ثناء خداوندی شہادت توحید الٰہی کے بعد شہادت رسالت سیدالانبیاء اور محمد وآل محمد پر اسی طرح صلوٰۃ درود پڑھیں جس طرح ابراہیم وآل ابراہیم پر درود صلوٰۃ نازل ہوئی ہے۔ محمد وآل محمدؐ پر درود کو موقوف رکھیں ورنہ نماز باطل ہو جائے گی۔ کیونکہ محمد وآل محمدؐ ہی ہدایت یافتہ' دین نماز کے محافظ ہیں۔ نماز کا جزو ہیں' قرآن شریعت کے وارث ہیں۔ بقیہ افراد چاہے کتنے ہی محترم ومقرب ہوں وہ سب کے سب حضور کی امت ہیں داخل صلوٰت درود نہ ہیں اگر ہوتے تو ان کا ذکر فکر نماز کے تشہد میں صلوٰۃ کے ساتھ ضروری ہوتا۔ لہٰذا ثابت ہوا' کہ حضور پر نبوت ختم ہے اور حضور کے بعد حضور کی شریعت کے وارث امت کے ہادی ہم مثل قرآن آل محمدؐ ہیں۔ جن کا ذکر عبادت اور نمازوں کو کامل کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس لئے اللہ نے نبی آخر پر صلوٰۃ درود پڑھنے کے ساتھ آل محمد پر صلوٰۃ درود پڑھنے کا روز جزا تک ہر نماز میں ہر محفل ونعت میں ہر دینی اجتماع میں ہر کلمہ گو مسلمان کو پابند کیا گیا ہے۔ رسالت ونبوت سیدالانبیاء محمد کی ہے اور ولایت آل محمد کی ہے۔ قرون اولیٰ سے لیکر قرون آخر تک کے تمام مسلم فرق مسالک اور طبقات صلوٰۃ بر محمد وآل محمد کا ذکر ورد کرواکر اللہ تعالیٰ نے حجت تمام کردی ہے کہ نبوت ختم ہے ولایت جاری ہے اور نبوت ولایت محمد وآل محمد پر ختم ہے۔ ان لائق صلوٰت مطہر و پاک ہستیوں کے ہوتے ہوئے جو ہادی رہبر' نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا وہ کذاب ہوگا۔ اور جو محمد وآل محمد کو چھوڑ کر کسی اور کو ہادی مانے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ جب اللہ تعالیٰ محمد وآل محمدؐ پر درود پڑھے بغیر نماز قبول نہیں کرتا تو جس طریقہ وفقہ' مسلک پر محمد وآل محمد کا فتویٰ مہر نہ ہوگا وہ طریق' فقہ کیونکر قابل نجات ہوگا تو جہاں حضور کی نبوت کی معرفت اسلام ہے وہاں آل محمد کی ولایت کو

ماننا ان کی معرفت حاصل کرنا ان کے حکم کو شریعت محمدی ماننا بھی اسلام اور اکمال معرفت دین ہے۔ **الھم صلی علی محمد و آل محمد کماصلیت ترحمت و بارکت علی ابراھیم و آل ابراھیم انگ حمید مجید** ۔نماز میں یہی درود صلوٰۃ پڑھنے کا اللہ رسول نے حکم دیا ہے۔ اگر اضافہ کرے گا تو اس مسلمان کی نماز بے کار باطل ہو جائے گی اور فرشتے نماز منہ پر مار کر چلے جائیں گے۔

(۸۶) سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی وصیتوں میں فرمانا کہ میں آخری نبی ہوں میرے بعد فتنے کھڑے ہوں گے۔ مدعیان نبوت' مدعیان مسیح کھڑے ہوں گے لیکن سب پر واضح رہے یہ تمام مدعیان نبوت' متنبّی حضرات کذاب ہوں گے گمراہ ہوں گے میں آخری نبی برحق ہوں۔ اب یہ متواتر متفق احادیث آپ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے۔

(۸۷) **من بعدی اثناء عشرہ امیراً و خلیفۃ** کی حدیث کا متواتر اً سنی شیعہ کی صحیح اصح کتب میں مذکور ہونا عقیدہ ختم نبوت کی محکم دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو حدیث مبارکہ کا متن مع شرح علمائے سنہ شیعہ' اہل اسلام میں بارہ خلفاء کے مصادیق پر قرون اولیٰ سے لیکر آج تک اختلاف ہے اور یہ اختلاف' اختلاف امتی رحمۃ کا سبب ہے۔ مرتد و بے دین بننے کا کبھی سبب نہ بنا ہے کہ خلفاء کی خلافت پر اختلاف کے باوجود رحمۃ العالمین کی رحمت کے صدقے حضور کے وصال کے بعد سنی شیعہ اہل حدیث مسلم فرق میں عقیدہ ختم نبوت پر کبھی بھی کسی زمانہ میں اختلاف نہیں ہوا ہے۔ سب مسلم اسلامی مکاتب فکر حضور کے خاتم النبیین ہونے اور عقیدہ ختم نبوت پر متفق متحد ہیں۔

حدیث رسول من بعدی اثناء عشرہ خلیفۃ

سنہ والشیعہ ۔۔۔۔۔ اس حدیث پاک کو تمام سنی شیعہ محدثین نے متواتر اً بیان کیا ہے۔ اہل اسلام سنی شیعہ میں وصال رسول اعظم کے بعد مسئلہ خلافت پر اختلاف رہا ہے جو اب بھی باقی ہے لیکن عقیدہ ختم نبوت پر کبھی بھی اختلاف نہ ہوا ہے۔

(۸۸) نبی اکرم حضرت محمد عربی کا ولی خدا حضرت علی علیہ السلام کو سید العرب والعجم کہنا دلیل ناطق ہے کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور منصب ولایت جاری ہے۔ حدیث رسول کے مطابق منصب ولایت کے بعد اب کوئی افضل منصب نہ ہے۔ اگر حضور کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا تو سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ ہرگز ہرگز عقیدہ ولایت کو پیش کر کے مولا علی کو سید العرب والعجم منصوص نہ فرماتے۔

(۸۹) میدان مباہلہ میں احقاق حق اور ابطال باطل کے اپنے ساتھ آل محمد سے ولی خدا حضرت علیؑ سید العرب والعجم اور سید

النساء العالمین سیدہ طاہرہ فاطمۃ الزہرا البتولؑ اور دو.. نان جنت کے سرداروں الحسن والحسین سید اشباب اھل الجنہ کو ساتھ لیکر بطور نمائندہ ہادی حق اسلام کے پیش کرنا اور مناظرات علمی کے بعد اتمام حجت کیلئے خود کو اوران حجج الہیہ کو مباھلہ کے لئے نصاریٰ نجران کے سامنے پیش کرنا اور کسی محترم صحابی یا زوجہ محترم کو ساتھ نہ لے جانا اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ نبوت مجھ پر ختم ہے اور میرے بعد میری نیابت دینی اور ولایت معنوی وتشریعی کے وارث حقدار فقط یہی ہستیاں ہیں جو کفر و باطل کے مقابلے میں حجت حق ہیں۔ جس طرح میرے مقابلے میں کسی اور کا دعویٰ نبوت رسالت جھوٹ، باطل، کذب محض ہے اسی طرح میری اس اہل بیت صاحب طہارت کے مقابلے میں جو بھی جب کسی ولایت امارت کا دعویٰ کرے گا وہ باطل ہوگا۔ میدان مباھلہ نے ثابت کر دیا کہ آپ آخری رسول و نبی ہیں۔ آپ کی کتاب ہے آخری کتاب ہے آپ کی شریعت آخری شریعت ہے۔ جو قیامت تک باقی رہے گی اس شریعت دین اسلام کے محافظ مروج وارث بھی میری موجودگی میں مباھلہ کے اندر واضح نظر آ رہے ہیں۔ وہ میرے اہلبیت اطہار وعلی ولی اور میری بیٹی سید فاطمہ زہرا سید النساء العالمین اور حسنین کریمین امام ہو کر میرے بعد حجت خدا ہیں۔

میری نبوت کے بعد اہل بیت اطہار جو لائق سلام وصلوٰۃ ہیں ان کی ولایت وسرداری ختم نبوت کی بین دلیل ہے یہی ہستیاں میرے بعد پاک طاہر وارث قرآن محافظ اسلام ہیں اور میری امت کے لئے وسیلہ نجات ہیں نماز اللہ کی ہے اور نیاز ان کی ہے اب جو اسلام میں رہ کر نماز نیاز ادا کرے گا وہی سرداران جنت کا وفادار غلام بن کر جنت جائے گا۔ جو ان کو اذیت دے گا وہ مجھ محمد کو اذیت دے گا جو مجھے اذیت دے گا وہ خدا کو ناراض کرے گا۔ فمن حربھم فقد حربنی فمن حربنی حرب اللـــہ۔ جو ان سے جنگ کرے گا مجھ محمد عربی سے جنگ کرے گا جو مجھ محمدؐ سے جنگ کرے گا وہ اللہ سے جنگ کرگاے جس نے اللہ سے جنگ کی وہ گمراہ مرتد ہو کر واصل جہنم ہوا۔

آیت مباھلہ مع حدیث مباھلہ

تفسیر از قلم آیت اللہ الشیخ مفتی جعفر حسین قائد ملت جعفریہ ممبر نظریاتی اسلامی کونسل پاکستان بانی جامعہ جعفریہ گوجرانوالہ

حضرت محمدؐ کا منصب تبلیغ اسلام ہے
آل محمد کا منصب حفاظت اسلام ہے

مباھلہ دین اسلام کی صداقت کا مدلل حسی روحانی اثاثہ ہے۔ رسول و آل رسول، محمد و آل محمد علیہم السلام کی عظمت کا کیا پیمانہ مقرر کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی توحید اور قرآن کی عظمت اور دین اسلام کی صداقت، محمدؐ عربی کی نبوت کی حفاظت و بقاء کیلئے حضرت علیؑ ، فاطمہ، حسن و حسین علیہم السلام کی صداقت ولایت کا سہارا لینا پڑا۔ میدان مباھلہ میں آل محمد نبی آخر کے ساتھ کفر کے مقابلہ میں نہ جاتے تو اللہ کی توحید، قرآن کی عظمت نبی آخر کی رسالت اور دین اسلام کی صداقت کو کون بچاتا؟ میدان مباھلہ اسلام کی صداقت کا پر امن انسانیت کا احترام کرنے والا انمٹ عالمی آفاقی نقشہ ہے اس نقشہ صداقت کے معمار صاحبان ولایت علی حسن و حسین اور جناب سیدہ طاہرہ، فاطمہ زہرا ہیں۔

الیک فانت الام سیدہ النساء = ضرعت بقلب فی المحبۃ ذائب

افاطمۃ الزھراء غوثاً فاننا = علی خطر من جھل بعض الحبائب

( )

(۹۰) بیت المقدس کے بعد کعبہ بیت اللہ کا قبلہ عالم قرار پانا اور قیامت تک کعبہ کی مرکزیت کا باقی رہنا اور سید الانبیاء کا قبلہ قرار پانا آپ کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو مرکزیت کعبہ بیت اللہ از آیات قرآن

(۹۱) نبی اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ولی خدا حضرت علی علیہ السلام کی جائے آمد شہر مکہ المکرّمہ اور کعبہ کی عظمت پر اللہ تعالیٰ کا قسم اٹھانا حضور کے آخری نبی اور سید الرسل ہونے کی دلیل ہے اور ختم نبوت کے بعد حضرت علی کے سید الاولیاء ہونے کی سند الٰہی ہے' ملاحظہ ہو۔ (نص قرآن) **لا قسم بهذا البلدو انت حل بهذا البلد۔**

(۹۲) سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ اور سید الاولیاء حضرت علی علیہ السلام کے والدین حضورؐ کے والد حضرت عبداللہ' حضرت علیؑ کے والد حضرت ابو طالبؑ کی عظمت پر اللہ کا قسم اٹھانا اور ان کا تذکرہ بذریعہ وحی کرنا' سرور کائنات کے آخری نبی ہونے دلیل ہے کیونکہ پورے قرآن میں انجیل' زبور' توریت میں اللہ نے کسی آسمانی کتاب میں کسی اور نبی رسول کے والد کی قسم نہیں اٹھائی یہ قسم عزت وعظمت دلیل ہے کہ آپ آخری نبی اور سردار انبیاء ہیں اور آپ کے بعد نبوت ختم ہے اور سید الاولیاء حضرت علیؑ ابن ابی طالب کی ولایت جاری ہے۔ جو عقیدہ ختم نبوت کی مصدق دلیل ہے۔

(۹۳) حضور پاکؐ کے شہر کو اللہ نے بلد امین قرار دیا ہے۔ جبکہ یہ عظمت فضیلت بجز آپؐ کے کسی رسول نبی کو حاصل نہ ہے۔ یہ فضیلت آپ کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے۔

(۹۴) نبی اکرم کو رحمۃ اللعالمین قرار دینا عقیدہ ختم نبوت کی دلیل ہے۔ رحمت کے لغوی معنی ہیں کسی پر فیضان جاری کرنا' اللہ رب العالمین ہے' اس کا فیض ربوبیت قیامت تک نہ ختم ہونے والا خزانہ جاری ہے۔ اسی طرح حضور اکرم حضرت محمد مصطفیٰ کا فیضان رحمت وشفاعت جاری ہے جو نہ ختم ہونے والا خزانہ ہے۔ جہاں جہاں رب العالمین کی ربوبیت ہے وہاں وہاں حضور سائیں کی بحیثیت رحمۃ العالمین فیض رحمت جاری ہے۔ آپ رحمۃ العالمین ہو کر پوری کائنات اور پوری انسانیت کے ملجا و ماوی نجات دھندہ ہیں آپ کا آفاقی عالمی منصب آپ کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے۔ جو آپ کے سوا کسی نبی کو حاصل نہ ہوا ہے نہ ہوگا۔ ملاحظہ ہو نص قرآن از کلام رب رحمٰن = **وما ارسلناک الا رحمة اللعالمین** = (القرآن)

''اے میرے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ہم نے تجھے عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا''

(۹۵) مکۃ المکرّمہ کو قیام قیامت تک ام القری مرکز عالم کعبہ قرار دینا عقیدہ ختم نبوت کی دلیل ہے۔ اہل اسلام ہر جگہ مرکز تبلیغ بنا

سکتے ہیں۔ وہاں اکٹھے ہو سکتے ہیں عبادت کر سکتے ہیں لیکن ان جماعتوں تبلیغی اصلاحی اداروں کا قبلہ عالم' مکہ شہر میں واقع بیت اللہ ہی ہوگا اور تمام مساجد کا قبلہ کعبہ ہی سمت و مرکز قرار پائے گا۔ لتنذر ام القریٰ ومن حولها (سورہ انعام)

آپ ام القریٰ' مکہ اور اردگرد کے قریٰ کو ہدایت کرنے کیلئے تشریف لائے ہیں۔ مکہ کرہ ارض کا مرکز ہے۔ جسے جدید سائنس نے بھی تسلیم کیا ہے۔ اور حضور پاک ہدایت کا مرکز' مخلوق خدا کا ملجیٰ ماویٰ ہیں۔

(۹۶) نوح ثانی جد انبیاء حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور خود اللہ تعالیٰ جل شانہ کا مکہ کو محترم قرار دینا عقیدہ ختم نبوت کی دلیل ہے نبی اکرم حضرت محمد ابن عبداللہ المکی القرشی کی حدیث پاک ہے۔ ان جدی ابراهیم حرم مکة وانی احرم مابین لابیتها= میرے جد پاک حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے مکہ مکرمہ کو محترم بنایا تھا۔ میں مدینہ منورہ کو محترم قرار دیتا ہوں۔

(۹۷) سید الانبیاء حضرت محمد عربی کے خاندان قبیلہ اہل بیت رسول کا سب قوم قبیلوں پر اعلیٰ و محترم پاک قرار دیا جانا آپ خاتم النبیین ہونے کی عقلی سمعی دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو حدیث پاک

حضرت عباس بن عبدالمطلب نے کیا بیان کیا۔

کہ حضور پاک نے فرمایا میں محمد ابن عبداللہ ہوں اور میرا گھرانہ افضل خلائق ہے۔ ملاحظہ ہو مشکوٰۃ

(۹۸) عن العباس بلغه بعض بقول الناس فصعد علیٰ المنبر فقال من انا قالوا انت رسول الله قال انا محمد بن عبدالله بن عبدالمطلب ابن هاشم. الله خلق الخلق فجعلنی فی خیر فرقة و خلق القبائل فجعلنی فی خیر قبیلة فجعلهم بیوتاً فجعلنی فی خیرهم بیتاً فانا خیرکم بیتاً و خیرکم نفساً (مشکوٰۃ شریف صفحہ نمبر ۵۱۳۔ طبع دہلی قدیم (۲) اشعۃ اللمعات جلد ۴۔ ص ۴۹۸)

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے مروی ہے کہ چند عرب لوگوں نے حضورؐ پاک اور آپ کے خاندان بارے سوئے ادب باتیں کیں جو آپ تک پہنچ گئیں تو آپ منبر پر تشریف لائے اور لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ میں کون ہوں؟

سب صحابہ کرام نے عرض کی کہ حضورؐ آپ اللہ کے رسول ہیں پس آپؐ نے فرمایا رسالت نبوت میرا منصب عظیم ہے۔ میں محمد ابن عبداللہ ہوں بن عبدالمطلب بن ہاشم ہوں تحقیق اللہ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا اور مجھے بہترین مخلوق پیدا کیا۔ پھر ان کے دو فرقے بنائے اور مجھے بہترین فرقہ میں رکھا پھر قبیلے بنائے اور مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا اور پھر گھر بنائے اور مجھے بہترین گھر میں خلق کر کے بھیجا پس آخر میں فرمایا میں تمام خلق خدا سے ذات میں بھی افضل ہوں اور از روئے گھر میں بھی افضل ہوں' میرا حسب

نسب تمام سے افضل ہے۔

ملاحظہ ہوں عظمت سادات وخاندان رسالت پر علماء سنہ وشیعہ کے دلائل عقلی سمعی

عقد سادانی بغیر سید۔ چہاردہ معصومینؑ کی سیرت سے ہرگز ثابت نہ ہے۔ اگر کسی ملاں مولانا کے پاس کوئی تاریخی، فقہی کلامی ثبوت ہے تو برسر میدان پیش کرے۔ اس ظلم کی ابتداء ایران میں مرکز گمراہی مرتد فرقہ کے بانی، بہاء اللہ بہائی نے سو سال پہلے شروع کی ہے اور انڈیا میں بھی اسی وقت میں اس غیر اسلامی عمل کو مرزا غلام احمد قادیانی مرزائی نے شروع کرایا۔ جب اس نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تو ماڈرن خیال آزاد مزاج اسلامی تہذیب کے باغی نام نہاد مسلمانوں نے مرزا قادیانی کی اتباع شروع کردی۔ مرزا قادیانی نے کہا۔ میں نبی ہوں، محمد کی شریعت کا مبلغ بروز موئید مصلح ہوں جو میرے متبع ہیں وہ شیخ ہو کر بھی سید زادی سے عقد کر سکتے ہیں۔ اگر معاشرہ میں ایسا کرنا مشکلات کا سبب ہو تو میرے مرکز قادیان آجائیں۔ نکاح رسم شادی کے تمام اخراجات مرکز قادیان ادا کرے گا۔ اس طرح انڈیا میں سب سے پہلے اس غیر شرعی عمل کو مرزا قادیانی نے شروع کیا اور حرام شریعت محمدی کو جائز قرار دے کر مرتد دین بنا اور مسلمانوں کو اس ایشیو کے ذریعے احمدی مرزائی بنا کر گمراہ کرتا رہا اس ملعون کے اس غیر اسلامی عمل کو روکنے کیلئے علمائے اہل سنت میں پیر گولڑہ شریف اور دوسرے علماء اور سید حضرات نے کتابیں لکھیں۔

اور شیعہ علمائے لکھنو اور مراجع قم ونجف میں آیت اللہ العظمیٰ السید محسن الحکیم تک بازر مجاہد علماء نے فتویٰ دیے کہ یہ عمل خلاف شریعت ہے اور ناموس رسالت کا نیلام عام نہ کیا جائے قیام پاکستان سے پہلے سنی شیعہ سادات عظام کی مسلسل سعی سعید سے یہ غیر شرعی عمل رک گیا۔ لیکن قیام پاکستان کے بعد جھوٹے سرحد پار مدعیان سادات نے پھر عقد سادانی بے غیر سید کی غیر شرعی حرکت شروع کردی علماء سنہ وشیعہ نے اس بدعت کو روکنے کیلئے پھر سرگرم عمل ہو گئے اور یہ کام رک گیا لیکن جدید فحش میڈیا اور جلب زر کی خواہش میں اب یہ غیر اسلامی عمل جس کا علم معقول ومنقول کی روشنی میں کوئی مستحکم اساس بنیاد اور دلیل محکم نہ ہے سنی شیعہ سادات میں جگہ پا رہا ہے۔ ہمارا کام حجت حق کو واضح کرنا ہے اب جو لوگ اور مولوی عقد سادانی کی بات کر رہے ہیں وہ اس عمل کو ادلہ شرعیہ اسلامیہ سے ہرگز ثابت نہیں کر سکتے۔ ہمارے ساتھ مناظرہ کرلیں۔ انشاء اللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ کر دیں گے۔ جو عقد سادانی بغیر سید کے مدعی ہیں وہ مولوی دشمن رسول وآل رسول ہیں اور گمراہ فرق بہائیوں اور مرزائیوں احمدیوں کے حامی ایجنٹ ہیں۔ عقد سادانی کے مسئلہ اہل اسلام سنی شیعہ کا مشترکہ مسئلہ ہے اور اس مسئلہ کو کربلا وشام کے دربار میں وارث شریعت حضرت امام زین العابدین اور امام محمد باقر علیہم السلام کی موجودگی میں سیدہ معصومہ کربلا کی شیر دل معلّمہ غیر معلّمہ خاتون اسلام حضرت زینبؑ بنت علیؑ نے قیام قیامت تک حل کر دیا ہے۔ ملاحظہ ہو دربار یزید شام میں فاتحہ شام۔ سیدہ معصومہ زینبؑ بنت علی کا ناطق فیصلہ

کرو......لغب عرب میں ابن الحائک ذلیل ترین شخص کو کہتے ہیں

(شرح نہج البلاغہ ابن ابی الحدید' جلد چہارم ص 83)

حضرت امام زین العابدین علیہ الصلوات والسلام کی موجودگی میں جناب بی بی عالیہ صلواۃ اللہ علیہا کا فرمان ذیشان

یزید ملعون کے دربار میں ایک شخص نے دختر مظلوم کربلا علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا اور یزید سے کہا کہ یہ مجھے بخش دے، شہزادی اپنی پھوپھی حضرت سیدہ بی بی عالیہ صلواۃ اللہ علیہا سے لپٹ گئی تو حضرت سیدہ بی بی عالیہ صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا تو نے جھوٹ بکا ہے اور خدا کی قسم تو قابل ملامت ہے، بخدا یہ کام تیرے لئے اور یزید کیلئے نہیں ہوسکتا اور تم میں سے کوئی بھی اس چیز کا اختیار نہیں رکھتا، یزید ملعون کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا خدا کی قسم تم جھوٹ کہتی ہو، یہ بات میرے لئے روا ہے، اگر میں چاہوں تو ایسا کرسکتا ہوں، جناب سیدہ بی بی عالیہ صلواۃ اللہ علیہا نے فرمایا ایسا نہیں ہے، خدا کی قسم اللہ نے یہ بات تیرے لئے جائز نہیں قرار دی اور نہ تو ایسا کرسکتا ہے مگر یہ کہ ہماری ملت سے نکل جائے اور کوئی اور دین اختیار کرے

(ملاحظہ فرمائیں (۱) منتھی الامال' جلد اول' ص 433/432 'مطبوعہ ایران...... (۲) نفس المھوم ص 447 'مطبوعہ ایران (۳) امالی شیخ صدوق مجلس ص 31...... (۴) الارشاد ص 231' (۵) روضۃ الواعظین ص 164

اس واقعہ کو مؤرخین اہل سنت نے بھی لکھا ہے

(ملاحظہ فرمائیں تاریخ کامل' جلد چہارم ص 35' تاریخ طبری' جلد ششم ص 265)

﴿ملت سے خارج﴾

جناب بی بی عالیہ سیدہ صلواۃ اللہ علیہا نے ارشاد فرمایا

☆ واللہ ماجعل اللہ ذالک الاان تخرج عن ملتنا

بخدا خدا نے ہرگز تجھے یہ اختیار نہیں دیا مگر یہ کہ تو ہماری ملت و دین سے نکل کر کوئی اور دین وملت اختیار کرے، اس فرمان میں بہت سارے اسرار پوشیدہ ہیں، جلالِ حیدرؑ کرار علیہ الصلوات والسلام میں مخدومہ کبریٰ صلواۃ اللہ علیہا کے الفاظ نے یزید کو ارادے سے باز رکھا جو کام یزید نہ کرسکا وہ کام نام نہاد دین فروش عبا بردوش عمامہ پوش ملاؤں نے کردیا بہر حال مخدومہ صلواۃ اللہ علیہا عالمہ غیر معلّمہ کا فرمان واجب الاذعان قیامت تک کیلئے ہے کہ جو یہ بدکام کرے گا وہ ملت اور دین محمدی سے خارج ہوگا

﴿جناب سیدہ بنت الحسین صلواۃ اللہ علیہا کا عمل﴾

سرکار سید العلماء والمجتہدین علامہ السید زین العابدین بخاری رضوان اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسین علیہ الصلوات والسلام کی ایک دختر سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کا نکاح حضرت حسن مثنیٰ علیہ الصلوات والسلام سے ہوا تھا، حضرت حسن مثنیٰ علیہ الصلوات والسلام کے بعد عبدالرحمٰن بن ضحاک بن قیس الفہری جو حاکم مدینہ تھا اس نے چاہا کہ سیدہ صلواۃ اللہ علیہا سے نکاح کرے، جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا نے اجازت نہ دی اور وہ ملعون زحمت دینے پر مستعد ہوا اور جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کو نہایت تنگ کیا (ملاحظہ فرمائیں اعانۃ السادات ص16 ' مطبوعہ انڈیا 1897ء بحوالہ ناسخ التواریخ)

سیدہ کے اس اسلامی فتویٰ کے بعد جو مولوی عقد سادات برائے امتی کی بات کرتا ہے وہ ملعون ہے اور گمراہ یزید کا پیروکار یزیدی ہے۔ بعض ان پڑھ لوگ مجتہدین کا حوالہ دے کر حرمت سے حلت تک کا سفر شروع کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ اسلام کے حلال و حرام سے ناواقف جاہل لوگ ہیں۔ ان پر واضح ہو تقلید توحید نہیں ہے کہ بغیر تحقیق کے اللہ کے حلال و حرام میں بے دھڑک ہو کر ہاتھ ڈال دیا جائے۔ جبکہ فقہا کا متفقہ فیصلہ ہے کہ عقائد میں تقلید نہ ہے۔ اگر خوف آخرت سامنے ہو تو کیا یہ حکم قرآن ناطق دلیل نہ ہے کہ جس مقدس گھر میں اجازت رسول کے بغیر کوئی مسلمان داخل نہیں ہو سکتا۔ وہاں بلاوجہ ضرورت ٹھہر نہیں سکتا۔ یہ سب عمل رسول اعظم کو ناگوار ہے' وہاں رسول عربی کی اجازت حکم قطعی' عمل معصوم کے بغیر عقد کر کے جنسی ضرورت و خواہش مسلمان کو کیسے پوری کر سکتا ہے؟ جبکہ قرآن کا فیصلہ ہے کہ رشتہ کے لحاظ سے نبی اعظم کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں۔ اب جو ماں سے اولاد ہو گی وہ کلمہ گو مسلمانوں کی بہن ہو گی۔ تو جب نبی کی بیوی امت کے لئے حرام ہے کیونکہ وہ امت کے لوگوں کی ماں ہے اور اس کی لڑکی بیٹی اہل اسلام کی بہن ہے۔ وہ امت کے لئے کیسے حلال ہو گی۔ مالکم کیف تحکمون. ''تو کیا شریعت میں بہن سے عقد ہو سکتا ہے'' ہرگز نہیں اسی لئے معصوم نے فرمایا ہے کہ ہماری بیٹیاں امت کی تو بہنیں ہیں اور ہماری بیٹیاں فقط ہمارے سادات بیٹوں کے لئے ہیں۔ پھر کوئی مجتہد جتنا بھی عالم متبحر ہو۔ وہ عصمت مطلقہ کے درجے پر فائز نہیں ہوتا بلکہ بشر عادی ہونے کی وجہ سے خطاء کے قریب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کی عقل علم کے وفور کے باوجود ناقص ہی ہوتی ہے اور معصوم کی عقل کامل ہوتی ہے اسی فرق مرتبہ سے معصوم حجت خدا ہے اور مولوی مجتہد خطاء کے قریب ہو کر ناقص خطا کار ہے۔ خطاء کار سے مشورہ لیا جا سکتا ہے مطلق اطاعت نہیں کی جا سکتی' لیکن جہاں معاملہ' ناموس رسالت' عزت سادات فاطمیہ کا ہو وہاں احتیاط کرتے ہوئے تقویٰ خدا خوفی کا مظاہرہ تحمل ضروری ہے۔ جبکہ امت کیلئے امتی رشتے عام ہوں وفور بنات گھر گھر کا مسئلہ ہو۔ وہاں دولت مال کے بل پر سادات کے گھروں کا رخ کر کے مال کی چمک کے سہارے غریب سادانیوں کے شباب لباب کی متعہ اور نکاح کے سہارے پامال کرنے کی خواہش کو بغاوت دین ہی کا نام دیا جا سکتا ہے۔ تقویٰ و ایمان کا نام دینا خود فریبی ہی ہے۔ بقول شاعر ''اذا فاتک الحیاء' فافعل ماشئت '' یزیدی تو سیدہ زینب کے فتویٰ کو سن کر عصمت سادات کو نیلام کرنے سے رک گئے لیکن یزید سے بھی برے بدتر بے دین ہیں وہ نام نہاد مدعیان علم و ایمان جو عقد سادانی کے قائل اور شیخ ہو کر سادانیوں سے عقد کرتے ہیں یا عقد کی خواہش رکھتے ہیں۔ لعنت بے شمار ہو علی حسین قمی کے رہنما شیخ یعسوب الدین رستگار نقلی مجتہد پر جو ایک سیدزادی سے شادی کر چکا ہے اور عقد سادانی کا اپنی توضیح میں فتویٰ دیتا ہے۔ ہم سنی شیعہ مسلمان شیخ رستگار کو مثل باب اللہ بہائی' مرزا قادیانی باغی دین محمد و آل محمد اور بے دین کہتے ہیں اور اس کے غیر اسلامی توہین سادات پر مبنی فتویٰ کو دیوار پر مارتے ہیں۔

افضل نسب کو مفضول کے سامنے جھکانا عقلاً ترجیح بلا مرجع اور شرعاً فعل حرام ہے اور تکلیف مالا یطاق کے زمرے میں ہے۔ جس کا عاقل بالغ اہل اسلام مکلّف نہ ہے۔ منکرین ختم نبوت نے سو سال پہلے یہ حرام کام شروع کیا ہے اور دل سے دشمنی رسول رکھنے والے گستاخ لوگ مبتلا ہیں۔ مہد علمیہ کے ذمہ دار علماء عظمت سادات کے تحفظ کے لئے آگے آئیں اس عمل غیر شرعی کو روکیں جس کی سند سیرت چہاردہ معصومین میں ہرگز نہیں ملتی شرعاً اُسوہ معصوم ہی حجت قطعی ہے۔ معصوم کی اطاعت میں خوشنودی خدا رسول ہے۔

(۹۹) نبی اکرم محمد رسول اللہ کی امت کا آخری امت ہونا ختم نبوت کی دلیل ہے۔ حدیث نبی خاتم ہے۔ لا نبی بعدی و لا امة بعدکم (حوالہ از مسند احمد بن حنبل) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میری امت کے بعد کوئی امت نہیں ہے۔

(۱۰۰) سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ کی امت کا قیام قیامت عذاب سے محفوظ رہنا ختم نبوت کی دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو آیت قرآن لن یعذب اللہ و انت فیھم۔ اے میرے حبیب میں تیری امت کو ہرگز عذاب نہ کروں گا جبکہ تو ان کے درمیان ہے۔

(۱۰۱) سید الانبیاء حضرت محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ کی آل پاک پر مثل حضرت ابراہیم و آل ابراہیم سلام صلوٰۃ تسلیم کا نازل ہونا عقیدہ ختم نبوت کی دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو آیت قرآن پارہ نمبر ۲۲ سورہ احزاب۔

ان اللہ وملائکتہ یصلون علیٰ النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیماً۔ (سورہ احزاب)

(ترجمہ) بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکرم پر درود وصلوٰۃ پڑھتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی حضور اور ان کی آل پاک درود وسلام پڑھو اور ان کی سرداری ولایت کو تسلیم کرو۔

(۱۰۲) حدیث ثقلین جو سنی شیعہ کے نزدیک متفق حدیث ہے۔ حضور نے خود فرمایا کہ میں تو دنیا سے جا رہا ہوں لیکن ہدایت کیلئے تمہارے درمیان کسی نئے نبی کی خبر نہیں دے کے جا رہا، بلکہ تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ ایک اللہ کی امانت قرآن ہے اور دوسری میری امانت میری اہلبیت ہے۔ میں تم سے روز جزاء ان ہر دو کے بارے میں سوال کروں گا کہ تم نے قرآن کے ساتھ کیا سلوک کیا اور میری اہل بیت عترت کے ساتھ کیا رویہ اختیار کیا۔

ہدایت کے واسطے ان سے تمسک باعث نجات ہے یہ نجات سند بزبان رسول عربیؐ اس امر کی قطعی دلیل ہے کہ حضور کی بعثت کے بعد نبوت ختم ہے۔ اگر کوئی نبی آنا ہوتا تو حضور قرآن واہل بیت سے تمسک کو حتمی ذریعہ ہدایت نہ قرار دیتے۔

(۱۰۳) قرآن مجید میں امت محمدیہ کے لئے نوید شفاعت کا ذکر نا حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے جبکہ گزشتہ انبیاء کو حق شفاعت نہیں دیا گیا۔ بلکہ جب انکی امت کے لوگوں نے مخالفت حکم خدا میں گناہ کیئے تو اللہ نے اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ان کو ان کے ہادی نبی کی موجودگی میں عذاب کیا اوران کی توبہ بھی قبول نہ کی۔ ملاحظہ ہوں قرآن سے آیات شفاعت۔

(۱۰۴) محمدؐ و آل محمدؐ آل نبی اولاد علی پر قیامت تک صدقہ کو حرام قرار دیا جانا۔ حضور کے آخری نبیؐ ہونے کی دلیل ہے۔ جبکہ بقیہ انبیاء کی آل نسل اولاد کو ہرگز یہ شرف حاصل نہ رہا ہے محمدؐ و آل محمد سادات عظام کا حق، حق خمس ہے صدقہ ہرگز نہیں ہے روایت میں ملتا ہے کہ حضور مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے ایک صحابی کھجوروں کا ایک ٹوکرا لائے حضرت امام حسن حضور کے پہلو میں بیٹھے کھیل رہے تھے۔ حضور نے صحابی سے پوچھا۔ ام ھی ھدیۃ ام صدقۃ، یہ میرے لئے صدقہ لے آئے ہو یا ھدیہ صحابی عرض کی یا رسول اللہ ھی صدقہ۔ نحن نعلم ان صدقۃ حرام علیکم۔ اللہ کے رسول یہ صدقہ ہے اور مجھے یہ بھی پتہ ہے کہ صدقہ آپ اور آپ کی آل پر حرام ہے۔ حضرت امام حسن نے ایک کھجور کھانے کے لئے منہ میں ڈالی ہی تھی کہ رسول نے اپنی عباء کے کپڑے کو ہاتھ پر رکھ کر امام حسن کے منہ سے کھجور کو نکال کر لعاب کو خود صاف فرمایا اور حکماً کہا۔ ''یابن الحسن اما علمت ان الصدقة علينا حرام الى يوم القيامة،، حسن بیٹے کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ صدقہ محمد و آل محمد پر قیامت تک حرام ہے۔

(۱۰۵) سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ اور آپ کی آل پاک کی نسل سادات عظام کو ایک نیکی کے بدلے دوگنا ثواب ملنا حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل ہے۔

(۱۰۶) حضور اکرم حضرت محمد عربیؐ کی نسل سادات عظام کا امت کے ہزار ظلم تعدی کے باوجود باقی رہنا اور دنیا کے کونے کونے میں پایا جانا آپ کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے۔

(۱۰۷) گزشتہ انبیاء و رسل جن کی تعداد کتب مسانید کے مطابق ایک لاکھ تیئس ہزار نوسو ننانوے ہیں کسی نبی رسول کی اولاد نسل کا باقی نہ رہنا آپ کے آخری اور باقی رہنے والے نبی ہونے کی دلیل ہے۔

(۱۰۸) سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰؐ کا معراج جسمانی کرنا عقیدہ ختم نبوت کی قہری دلیل ہے کیونکہ یہ فضیلت ماسبق انبیاء میں سے کسی نبی کو حاصل نہ ہوئی ہے۔ آپ کی نبوت اعلیٰ تر ہے بقیہ سب انبیاء کی نبوتیں آپ کے مقابلہ میں کمتر ہیں لہٰذا اعلیٰ کے بعد کسی کم درجے کے نبی کے آنے کا عقیدہ خلاف عقل و نقل ہے۔ ملاحظہ ہو آیت معراج النبی۔ مع تفسیر =

لقد قال الله تعالیٰ سبحان الذی اسری بعبده لیلاً من المسجد الحرام الیٰ المسجد الاقصیٰ وقال فی سورة

النعيم اذا كانت الآيات ناظرة الیٰ المعراج و یرجع الضمیر فیها الیٰ النبی صلی اللّٰه علیه و آله وسلم. لا الیٰ جبرائیل' فکان قاب قوسین او ادنی فاوحی الیٰ عبده ما اوحیٰ. فان لفظ العبد انما یطلق علی الروح والجسد معاً ولو کان مناماًلکان قال بروح عبده والیٰ روح عبده کما ان قوله تعالیٰ مازاغ البصر وما طغیٰ ظاهر فی البصر الحقیقی ایضاً.

(۱۰۹) آنے والے حوادث وواقعات بارے حضور پاک کا قبل از وقت خبر دینا سید الانبیاء کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے۔ حضور پاک کا یہ فرمانا کہ قرب قیامت تک فقط دو ادیان کی حکومت باقی رہے گی اول الذکر میرے دین اسلام کے ماننے والوں کی اور موخر الذکر اہل کتاب میں عیسائی حضرات جو عیسیٰ ابن مریم کے ماننے والے ہوں گے۔ بقیہ اقوام کی حکومتیں ارض خدا سے ناپید ہو جائیں گی۔ کیونکہ عیسیٰ فقط آسمان پر اس لئے زندہ ہیں۔ کہ وہ میرے دین کے حامی بنیں گے۔

(۱۱۰) امام منتظر مہدی برحق جو اولاد فاطمہ سے ہوں گے محمد مہدی برحق کے ظہور پر حضرت الیاس نبی اور نبی اسرائیل حضرت عیسیٰ ابن مریم حضور کے فرزند محترم حضرت مہدی آخر الزمان کی بیعت کرنا اور حضرت امام مہدی کی اقتداء میں نماز ادا کرنا حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے کی آسمانی دلیل ہے۔ کیونکہ آپ آخری نبی برحق ہیں اور ماسبق انبیاء کی نبوت اور شریعتوں کو منسوخ کرنے والے ہیں۔ ملاحظہ ہوں امام مہدی برحق کی آمد بارے سنی شیعہ کتب کی روایات جن کو علماء حدیث علمائے رجال نے موثق قرار دیا ہے۔

(۱۱۱) روز جزاء ولی خدا حضرت علی علیہ السلام کا حوض کوثر تقسیم کرنا اور حضور حضرت محمد رسول اللہ کا حدیث پڑھنا کہ' لایجوز عن الصراط الامن کتب له علی الجواز۔ کہ قیامت کے دن کوئی شخص صراط سے ہرگز نہ گزر سکے گا۔ جب تک کہ اس کے پاس مولا علی کا جواز نہ ہو گا۔ یعنی نبوت کے ختم ہونے کے بعد دنیا میں ولایت کے ذریعے ہدایت ملے گی اور آخرت میں بھی نجات ولایت کے ذریعے ہو گی۔ حوض کوثر کی تقسیم بتا رہی ہے کہ نبوت حضور محمدؐ عربی پر ختم ہے اور ولایت کا فیض بذریعہ یا علی جاری ہے اور ولایت خدا اور رسول اور ولایت علی کا اختیار دنیا کے ساتھ میدان حشر میں بھی واضح رہے گا۔

(۱۱۲) گزشتہ نبیوں کی شریعت کا منسوخ ہو کر نا قابل عمل قرار پانا اور شریعت محمدیہ کا قیامت تک حجت اور قابل عمل قرار پانا عقیدہ ختم نبوت کی کھلی دلیل ہے کیونکہ حضور کے طریق عمل کو خود اللہ تعالیٰ نے حجت حق قرار دیتے ہوئے فرمایا ہے۔ لقد کان لکم فی رسول اللّٰه اسوة حسنه. (القرآن الکریم)

(۱۱۳) جھوٹے مدعیان نبوت کا اپنے ہمنواؤں کے ساتھ اپنے اپنے زمانے میں رسوا ہونا اور بعد والے ادوار میں مع اپنے گروہوں کے صفحہ ہستی سے مٹ جانا آپ کے خاتم النبیین ہونے کی متواتر مع معاصرت زمانہ نا قابل تردید دلیل ہے جس کو

دوست دشمن تسلیم کرتا ہے۔

(۱۱۴) دین اسلام قرآن پاک کا اپنی اصل صورت میں باقی رہنا امت مسلمہ کا دنیا کے ہر کونہ میں پایا جانا۔ مہدی برحق کا برابر منتظر رہنا ہر عقل مند کے لئے پیغام ہے کہ مشکلات کو پا کر مایوس نہ ہوں۔ اسلام کا مستقبل زندہ ہے۔ امام مہدی آئیں گے اور ظلم و جبر سے بھری دنیا کو بفضل خدا عدل وانصاف سے بھر کر انسانیت کو سکھ فراہم کریں گے۔ یہ امید کا پر محن معنوی سفر سید الانبیاء کے آخری نبی ہونے کی دلیل ہے کہ آپ کے بعد نبی نہیں آئے گا آپ کا بارھواں خلیفہ امت بارھواں نجات دھندہ آئے گا جو مثل نبی خاتم صبح اسلام پیدا کرے گا اور عدل وانصاف کا بول بالا ہوگا۔ انشاء اللہ اہل اسلام یہودی عیسائی غلبے کو دیکھ کر نا امید نہ ہوں یہ امت محمدیہ کا امتحان ہے انشاء اللہ فتح اہل اسلام کی ہوگی۔

(۱۱۵) روز جزاء میدان محشر میں آدم سے لیکر خاتم تک تمام انبیاء اوران کی امتوں کے افراد کو اللہ کا یہ حکم دینا کہ غضوا ابصارکم، آنکھیں بند کرلو میرے رسول اعظم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی حضرت سیدہ فاطمہ زہراؑ خون حسین مظلوم کا استغاثہ کرنے کے لئے میرے دربار میں تشریف فرما ہونا چاہتی ہے۔ اس خون بے گناہ کے فیصلہ کے بعد سید الانبیاء کی بیٹی امت کے لئے بخشش کی دعا کے بعد میری جنت کا دروازہ کھولیں گی۔ محشر میں اللہ کا یہ حکم سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی وہادی ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ آپ کی امت ہی بخشی جائے گی آپ کے وسیلہ رحمت وشفاعت سے۔

کتاب ھذا کے طویل ہوجانے کے خوف سے میں نے اکثر روایات متواترہ کے عربی متون کا خلاصہ لکھا ہے تاکہ قارئین محترم کو ایصال الی المطلوب میں آسانی ہو۔

بنی الاسلام علی خمسة

سنی شیعہ

اِسلامی عقائد

عقیدہ ختم نبوت کی

روشنی میں؟؟؟؟؟

منفعت ایک ہے اس قوم کا نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک
حرم پاک بھی اللہ بھی قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک

(تمنائے حکیم الامت)

علامہ محمد اقبال سیالکوٹی

مبحث عقائد اسلام

سنی شیعہ اسلامی عقائد حقہ
عقیدہ ختم نبوت کی روشنی میں

کیا سنی شیعہ اسلامی عقائد نص قرآن سے ثابت ہیں؟

اس سوال کا جواب فقط آیات قرآن ہی سے دیا جائے گا۔لہٰذا پہلے قرآنی آیات مقدسہ سے شیعہ اسلامی عقائد خمسہ عدل نبوت امامت اور قیامت کی شہادت سند از قرآن مجید فرقان حمید ملاحظہ ہو۔

علم معقولات ومنقولات سے واضح وثابت ہے کہ عقائد کی بنیاد دلیل ہے اندھی تقلید نہ ہے ہر عاقل و بالغ پر عقلاً شرعاً واجب ہے کہ وہ جس نظریہ عقیدہ کو باعث تخلیق انسانیت اور سامان نجات و آخرت مانتا ہے اس کی صداقت بذریعہ دلائل نظر انصاف کے ساتھ خود سمجھے پھر ایقان کے بعد ایمان رکھے بالفاظ دیگر ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ جس دین مذہب مسلک مکتبہ فکر کو مانتا ہے اس کی سچائی کے دلائل سے آگاہ ہو۔سنی سنائی باتوں پر عقائد عقیدہ کی عمارت قائم نہ کرے۔ بلکہ علم وتحقیق کے بعد نارمل غیر متعصب ہو کر ہوش مندی کے ساتھ عقیدہ مذہب دین مسلک اختیار کرے۔کیونکہ صحیح مسلک مذہب اختیار کرنے پر ہی نجات ہے اور غلط مسلک اختیار کرنے پر عذاب ہے یہ سچ حدیث رسول سے بھی ثابت ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے نے فرمایا۔ستفترق امتی ثلاثة سبعین فرقة کلهم فی النار الآواحده۔کہ میری امت کے 73، فرقے مسلک ہوں گے سب بہتر اپنی نمازوں عبادتوں کے ساتھ واصل جہنم ہوں گے اور ایک ہی فرقہ مسلک کے لوگ داخل جنت ہوں گے جو حق سچ پر ہوں گے۔لہٰذا

ہر فرد اپنے مذہب پر اتنی تحقیق اور مطالعہ ضرور رکھے کہ عقل ومنطق کے حتمی دلائل سے ذہن انسانی کے منصفانہ عقلی تقاضوں کے مطابق اپنے دین مسلک کی سچائی خواص وعوام میں دو اور دو چار کی طرح نا قابل تردید انداز سے ثابت کر سکے؟ جس الہامی دین کو مانتا ہے اس الہامی دین کی منزل کتاب سے اپنے عقائد و فروعات نص سے ثابت کر سکے۔

ہم شیعہ مسلمان ہیں اللہ کی آخری مقدس کتاب قرآن مجید فرقان حمید اور اللہ کے آخری رسول محمدؐ کو اپنا ہادی مانتے ہیں۔قرآن دین اسلام کی اساس ہے۔اللہ تعالیٰ کو ہر ایک مانتا ہے حتیٰ کہ حضرت شیطان بھی اللہ کی حاکمیت کا قائل ہے لیکن قرآن اور محمدؐ وآل محمدؐ کو کم لوگ مانتے آئے ہیں۔تاریخ گواہ ہے کہ انسانوں کی اکثریت انکار قرآن اور انکار محمد وال محمد ہی کرتی آئی ہے قرآن پاک اللہ کی آخری کتاب ہے اور اپنی جامعیت کی بناء پر زندہ معجزہ ہے۔یہ قرآن سابقہ

الہامی شریعتوں، سابقہ آنبیاء کی تصدیق کے ساتھ انکی ناسخ بھی ہے اور دین کامل اسلام کی صداقت واکملیت کی زندہ دلیل بھی ہے۔اب آ یئے وسعت نظری فراغ دلی کے ساتھ غیر متعصب ہوکر قرآن پاک سے پوچھیں، خوب تفحص کی سعی سعید کریں۔کہ دین اسلام کے اُصول وفروغ کیا ہیں؟ اگر تو قران پاک توحید نبوت قیامت کا عقیدہ بیان کر کے چپ ہو جائے اور عدل خداوندی اور خلافت وامامت کے اسلامی عقیدہ پر قرآن جونمائندہ خدا ہے خاموش رہ جائے تو دین اسلام کے اصول دین تین ہوئے اور اگر آیات مقدس قرآن سے عدل الٰہی منصوص اور امامت وخلافت انعام انہی قرار پائے تو نبی خاتم حضرت مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کامل مکمل سچے دین اسلام کے اُصول دین پانچ ہونگے نہ کہ تین صلاح عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے۔

شیعہ اِسلامی عقائدوفروعات

بزبان

قرآن مجید فرقان حمید

توحید، عدل نبوت، امامت ولایت، خلافت اور عقیدہ قیامت ملت ابراہیمؑ کا نظریاتی اثاثہ ہے جس کے اتباع کا حکم نبی خاتم اور آپکی اُمت آخر کو دیا گیا ہے۔واتبع ملت ابراھیم حنیفاً (القرآن)

اصل اُصول اسلام عقائدوفروعات کی بحث

آیات قرآن مجید کی روشنی میں

ایک کھلی سچائی جس کا کوئی عقل مند انکار نہیں کرسکتا، کہ جونظریات کسی انداز سے انسانی فکروعقل کے ساختہ پر داختہ اور خود ساختہ بنے ہوئے ہیں وہ ذاتی آراء، ناقص ضوابط وکلیات قابل ترمیم ہیں اور مخصوص زمان ومکان افراد واقوام پر لاگو رہے ہیں تمام انسانیت کے لئے کبھی حجت نہیں رہے اور نہ ہی کبھی انسان کے بنائے ہوئے قوانین الہامی نظریات کہلا سکتے ہیں۔جیسے مادہ پرستوں کے افکار اور کیمونزم، سوشلزم، مادیت پرستی، امپریلزم، جمہوریت اقوال فلاسفہ یورپ ویونان وغیرہ ان کے مقابلے میں جوعقائد ونظریات، ضوابط واحکام الہامی کتب، توریت، زبور، انجیل صحف ابراہیمؑ وصالح اور آخری کتاب قرآن مجید فرقان حمید نے بیان فرمائے ہیں وہ سب الہامی عقائد نظریات جوتمام الہامی کتب میں موجود ہیں اور وہی ہی ماسبق ادیان عالم کی بنیاد وآساس ہیں۔یہی نظریات عقائد الہامی ادیان اور یہی ضوابط واحکامات فروعات ادیان کہلاتے ہیں۔اس کائنات وانسان کے خالق نے انسانیت کی فلاح وبہبود کے لئے اپنے خاص برگزیدہ بندوں پر

نازل کئے یہ منزل ضابطے قانون الٰہی اور احکام الٰہی ہیں جنکا ماننا اور عمل کرنا ہر عاقل بالغ کا جواب شرعی ہے اور یہ عقائد' ضوابط علم وحکمت پر مبنی نا قابل ترمیم ہیں۔فرمان اللہ رب العزت ہے' وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِہِ اللّٰہِ تَبْدِیلاً رب قادر و علیم کے قوانین' سنن نا قابل ترمیم وتبدیل ہیں۔ہاں جب ان الہامی ادیان کے عقائد واحکامات میں انبیاء کے بعد ان کی اُمت کے افراد وعوام نے اپنی پسندیدہ ناقص بشری شخصیات اور انکی اندھی تقلید میں انکی رائے کو شامل ادیان کردیا یا پھر یہود ونصاریٰ کی طرح دین میں تحریف کردی تو وہ الہامی ادیان محرف دین کہلانے لگے۔جبکہ ماسبق ادیان کے مقابلے میں دین اسلام کا امتیاز یہ ہے یہ دین محمدؐ اسلام سب سے آخری دین اور اس مقدس دین اسلام کی اتباع اس لئے ضروری ہے کہ یہ دین مقدس اکملیت کا دعویٰ دار ہے۔بقیہ الہامی ادیان اکملیت کے دعویٰ سے خالی ہیں۔

ایک مغالطہ جس کے بیان میں بھی لکیر کے فقیر بن کے غلط در غلط کو رواج دیا گیا۔ حالانکہ تحقیق واجتہاد کا راستہ دین اسلام میں قیامت تک کھلا ہے۔

وہ مغالطہ یہ کہ دین اسلام محمدیؐ کے اصول دین تین ہیں۔توحید' نبوت' قیامت' لیکن تحقیق رکھنے والے حضرات پر واضح وثابت ہے کہ مسلم مکاتب فکر نے عملاً ان تین اصول دین ماننے والوں کو کبھی بھی کسی زمان ومکان میں صحیح مسلمان تسلیم نہ کیا ہے۔نہ کرتے ہیں نہ کبھی کریں گے؟ جبکہ الہامی ادیان کی تاریخی حقیقت اور سچ یہ ہے کہ مادہ پرستی کے مقابلہ میں ہمیشہ سے ہر الہامی دین کے تین اُصول مروج مسلم چلے آرہے ہیں نہ کہ کامل دین اسلام کے تین اُصول ہیں۔صرف باخبر بن کر مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔

مذاہب عالم اور الہامی ادیان کا مطالعہ رکھنے والے ارباب علم ودانش اس تاریخی حقیقت کے خوب آشنا شاہد وگواہ ہیں۔کہ یہ تین اصول توحید پرستی نبوت قیامت بلا امتیاز تمام الہامی ادیان کا موضع اور عقیدہ ہیں۔اور حضور اکرم حضرت محمد ابن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ظاہری سے پہلے مروج چلے آرہے ہیں۔دین موسوی' دین عیسوی' دین وادی' دین صالح بنی دین نوحؑ آدمؑ وابراہیمؑ کے ساتھ ہندومت' بدھ مت' گورونانک سکھ ازم حتی کہ آریائی ویدوں کی مذہبی کتب پڑھیں تو خدا کے وجوؤ خدا پرستی' مقدس ہداۃ انبیاء کی خبر نبوۃ مرنے کے بعد دوبارہ ابدی زندگی آخرت قیامت کے ان تینوں عقائد کو بلا امتیاز تمام الہامی ادیان نے ہر دور زمانہ میں پیش کیا اور مقدس کتب میں بحوث علمی سے بحث کیا۔اگر انہی تین عقائد کا حصر لگا کر فقط ان اُصولوں' توحید' نبوت' قیامت کو دین اسلام قرار دے دیا جائے تو پھر یہود ونصاریٰ' مسلیمہ کذاب اور قادیانی مرزائیوں کے ساتھ ابلیس کو بھی مسلمان ماننا پڑے گا کیونکہ یہ تمام مذاہب' فرق وافراد ان عقائد ثلاثہ کے منکر نہیں ہیں بلکہ حضرت ابلیس اور اس کے ساتھی مرزائی منکرین حضرات بھی ہر سہ عقائد کے قائل ہیں۔

کیا کسی وہابی' اللہ والے دیوبندی' یا رسول اللہ والے بریلوی۔ سنی' محمد رسول اللہ والے اہل حدیث واہل قرآن' اور شیعہ اسلامی مکاتب فکر کے کسی جید عالم مفتی' مفکر' مجتہد میں علمی دینی طاقت ہے کہ ان تین معروف عقائد دینی' توحید' نبوت' قیامت کے مقر و ماننے والے حضرت ابلیس' اور مسلیمہ کذاب مزاج قادیانی مرزائیوں کو اہل اسلام مسلمان ہونے کا فتویٰ سرٹیفکیٹ دے سکے هاتوا برهانکم ان کنتم صادقین جواب انشاء اللہ قیام قیامت تک نفی میں ہوگا۔

اگر یہ تین اصول ہی توحید نبوت قیامت کا عقیدہ اصل اصول اسلام ہے تو ان کے مقر و قائل مسلمان بن جاتے؟ اور ابلیس اور اس کے ساتھی' مسلیمی کذاب مزاج مرزائی پکے مسلمان کہلاتے ان تینوں عقائد کو ماننے کے بعد' ابلیس اور مرزائیوں کا مسلمان اہل اسلام نہ مانا جانا یہ واضح سچی کامل دلیل ہے۔ کہ اقوام عالم کے الہامی ادیان کے مشترکہ اصول توحید' نبوت' قیامت ہے لیکن دین مبین اسلام محمدی کے اُصول توحید' نبوت' قیامت کے سوا کچھ اور بھی ہیں۔ جن کو ابلیسی' مرزائی تسلیم نہیں کرتے انکار کرتے ہیں۔ اور بقیہ اسلامی فرق ان اسلامی عقائد کو مانتے ہیں۔

حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل نے ایوان اسمبلی کو مخاطب کر کے فرمایا۔

بحیثیت شیعہ مسلمان دین کے بارے میں اپنی طرف سے کچھ کہنے کے حق میں نہیں ہوں بلکہ حکم خدائے لم یزل کا پابند ہوں۔ مسلم علماء اور مسلم عوام خود سوچیں کہ ابلیس اور مرزائی حضرات توحید' نبوت قیامت کے عقائد کو ماننے کے باوجود منکرین اسلام کافر کیوں ہوں؟ لہٰذا اس کا علمی ناطق جواب فقط اور فقط یہ ہے کہ ان معروف مشہور عقائد توحید' نبوت قیامت کے تین اصول کے ساتھ کچھ اور بھی اصل اصول اسلام ہیں جن کو مانے بغیر انسان مسلمان اہل اسلام نہیں ہوسکتا؟

لہٰذا ہمارا دعویٰ کہ دین اسلام کے اُصول دین تین نہیں پانچ ہیں عقلاً نقلاً درست صحیح اور سچا ہے۔ تمام سنی علماء زبان سے نہیں عقیدہ تحریر سے ہمارے سچے اسلامی دینی موقف کے ہمنوا اور حامی ہیں کہ شیطان عدل خداوندی اور ولایت خلافت کا منکر ہے۔ اس وجہ سے وہ کافر ہے اور مرزائی بھی عدل کے انکار کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہو کر ختم نبوت کے بعد خلافت الٰہیہ کے منکر ہیں۔ زبانی کلامی ہمارے برادران اسلام کے تمام سنی فرقے' اسلام کے تین اصول دین بیان کرتے ہیں لیکن عقیدے میں معتزلی سنی' عدل خداوندی کو اصول دین اسلام اور عقیدہ ختم نبوت کو مانتے ہیں۔ لیکن زبان سے امامت وخلافت کو اصول دین اسلام میں ذکر کرنے سے ذرا شرماتے ہیں۔ حالانکہ نبوت کے ختم ہونے کے بعد حفاظت دین اسلام اور ہدایت کے لئے امام وخلیفہ کی ضرورت عند الفریقین سنی شیعہ مسلم اسلامی مسئلہ ہے اور امامت وخلافت کا عقیدہ اسلام اقرار عقیدہ ختم نبوت کی بین مظہر دلیل ہے۔ جسکا الحمد للہ شیعہ مسلمان عقائد خمسہ میں اظہار وایمان رکھتے ہیں۔

جناب اٹارنی جنزل

میں احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے پھر اعادہ سوال کرتا ہوں کہ اہلسنت کے نزدیک ابلیس اور مرزائی مسلم کافر کیوں ہیں؟ جبکہ وہ عقیدہ توحید نبوت' قیامت کے ظاہر باہر قائل اور مدعی ہیں؟ میرے اس سوال کا جواب تو شاید ہی کوئی دے سکے لیکن اتمام حجت کرتے ہوئے اس حقیقت قرآنی واسلامی کو بزبان قرآن بیان کرتا ہوں۔

شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اُصول دین اسلام تین نہیں پانچ ہیں

اگر تین اصول دین ہوتے تو یہود عیسائی مرزائی ابلیسی کافر نہ ہوتے مسلمان اہل اسلام ہوتے؟

شیطان کا قرآنی قصہ یہ ہے کہ حضرت ابلیس ملعون رب کو مان کر موحد تو بن گیا لیکن ذات خداوندی کو عادل نہ مانا اگر عدل خداوندی کو مانتا ہوتا تو حکم سجدہ پر سجدہ کرتا اور انکار سجدہ نہ کرتا۔ شیطان ابلیس طبقہ انبیاء کے وجود کا عقیدہ رکھتا تھا اور انبیاء کی نبوت واحترام کا قائل بھی تھا لیکن عقیدہ ختم نبوت کھلی دلیل نبوت کے بعد قیامت تک ہدایت کے مرکز سلسلہ خلافت امامت اور خلیفہ ولی کا منکر مکرو تھا۔ جس خلیفہ وامام نے خاتم النبین کی نیابت میں قیامت تک حفظ حوزہ ریاست حفاظت قرآن اسلام اور ہدایت مسلمین کے لئے نیابت خدا اور رسول اور امامت کرنی تھی اس سلسلہ خلافت ولایت کا ابلیس نے متکبر ہو کر انکار کر دیا اور شیطان ابلیس قیام قیامت تک توحید نبوت قیامت کا قائل ہونے کے باوجود مردود خدا ہو کر لعنت کا مستحق ٹھہرا ملاحظہ ہوں قرآن پاک کی یہ آیات مقدسہ

واذ قال ربك للملائكة انى خالق بشراً من صلصال من حماء مسنون فاذا سويته ونفخت فيه من روحى ۝ فقعوا له ساجدين ۝ فسجد الملائكة كلهم اجمعون الا ابليس ابىٰ ان يكون مع الساجدين ۝ قال يا ابليس مالك الاتكون مع الساجدين قال لم اكن لا سجد لبشر خلقته من صلصال من حماء مسنون ۝ قال فاخرج منها فانك رجيم وان عليك اللعنة الى يوم الدين قال رب فانظرنى الى يوم يبعثون ۝ قال فانك من المنظرين الى يوم الوقت المعلوم ۝ قال رب بما اغويتنى لازنين لهم فى الارض ولا اغوينهم اجمعين ۝ الا عبادك منهم المخلصين۔ قال هذا صراط على مستقيم ان عبادى ليس لك عليهم سلطان الامن ابتعك من الغوٰين وان جهنم لموعدهم اجمعين۔ پارہ نمبر ۱۴ سورہ الحجر آیت نمبر ۲۷ تا ۴۲

اے میرے رسول وہ وقت یاد کر جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا کہ میں کھنکنی مٹی سے ایک بشر بنانے والا ہوں جب

اسے بنا کھڑا کر لونگا تو اس میں اپنی روح پھونک دوں گا۔ تو فرشتوں تم آدم کے سامنے سجدہ کرنا پس تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ اور منکر ہو گیا سجدہ کرنے سے اللہ نے فرمایا ابلیس تو سجدہ کیوں نہیں کرتا۔ اے اللہ میں کھنکتی مٹی سے بنے ہوئے کو سجدہ نہ کرونگا۔

پس اللہ رب العزت نے فرمایا پس تو نکل جا تو مردود ہے یقیناً تجھ پر روز جزا تک میری لعنت ہے اے اللہ تو مجھے یوم بعث تک مہلت دے دے فرمایا تجھے وقت مقررہ تک مہلت ہے۔

حضرت شیطان توحید خداوندی کو مان کر موحد تو بن گیا لیکن ۱۔ ذات احدیت کو عادل نہ مانا' ۲۔ اگر عدل خداوندی کو مانتا ہوتا تو انکار حکم سجدہ یوں کہہ کر نہ کرتا۔

اذ قلنا للملائکة اسجدو الادم فسجدوا الا ابلیس قال ء اسجدان خلقت طینا۔ قال ارئینك هذا الذی کرمت علی لئن اخرتن الی یوم القیامة لا حتكن ذریته الا قلیلاً قال اذهب فمن تبعك منهم فان جهنم جزأو كم موفوزاً۝ واتفز من استطعت منهم صوتك واجلب علیهم بخیلك ورجلك وشاركهم فی الاحوال والا ولاد وعد هم وما یعد هم الشیطن الاغروراً۝ ان عبادی لیس لك علیهم سلطان وكفیٰ بربك وكیلا۝ پارہ نمبر ۱۵ سورہ بنی اسرائیل ایت نمبر ۶۰ ۔ ۶۵

اللہ رب العزت نے فرمایا کہ جب ہم نے حکم دیا فرشتوں کو کہ تم آدم کو سجدہ کرو سب نے تعمیل حکم میں سجدہ کیا لیکن ابلیس نے سجدہ نہ کیا اور اعتراض کرتے ہوئے کہنے لگا اے میرے خدا تو مجھے اسکا سجدہ کرنے کا حکم دیتا ہے جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ اے میرے خدا یہ عدل وانصاف ہے کہ تو نے اس مٹی سے بنے کو مجھ پر بڑائی دے دی۔

اے میرے اللہ اگر تو مجھے یوم قیامت تک ڈھیل دے دے تو میں ضرور آدم کی اولاد کو ہلاکت میں ڈالونگا۔ مگر بہت کم بچیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا تجھے ڈھیل دی جاتی ہے ہاں مگر جو اولاد آدم سے تیری پیروی کریں گے انہیں دوزخ میں سزا ہوگی۔ اور اے ابلیس اپنی آواز اور پیادے سواروں اور انکے مال اولاد سے سب کے ساتھ لوگوں کو بہکا اور فریب میں مبتلا کر لیکن میرے خاص بندوں پر تیرا جال مکر نہ چلے گا۔ انہیں تیرے رب کی کفایت ہے۔

شیطان طبقہ آنبیاء کے وجود کا عقیدہ رکھتا تھا اور یہ کہہ کر انبیاء کے بارے میں اپنا عقیدہ پیش کیا کہ انبیاء پر میرا مکر نہیں چلتا۔ سب کو گمراہ کرونگا لیکن میرا غلبہ تیرے خاص بندوں پر نہیں چل سکتا۔

قال رب بما اغویتنی لازنین لهم فی الارض ولا غوینهم اجمعین الا عبادك منهم المخلصین۔ قال هذا صراط علی مستقیم۝ ان عبادی لیس لك علیهم سلطان الامن ابتعك من الغوین وان جهنم لموعد هم اجمعین۔ پارہ نمبر ۱۴ سورہ الحجر ایت نمبر ۳۸ تا ۴۲

اے میرے رب تو نے بوجہ آدم مجھے گمراہ قرار دیا میں اس دنیا کو خوبصورت بنا کر اس آدم کی اولاد کو ضرور بل ضرور گمراہ کرونگا اور سب کو گمراہ کرونگا۔ ہاں مگر جو تیرے مخلص بندے ہیں انکو گمراہ نہ کرسکوں گا۔ ارشاد اللہ رب العزت ہوا کہ بے شک میرے خاص بندوں پر تیرا غلبہ نہ ہو سکے گا۔ یہ راہ مستقیم میرے اوپر ہے۔ ہاں مگر جو تیرے جال میں جا پھنسے ان سب کے لئے دوزخ ہے۔

شیطان عقیدہ قیامت کا قائل تھا

لیکن عقیدہ ختم نبوت کے بعد قیامت تک کی ہدایت کے مرکز سلسلہ خلافت و امامت اور خلیفہ و ولی کا انکار کیا جس خلیفہ امام نے خاتم النبینؐ کی نیابت میں قیام قیامت تک حفظ حوزہ ریاست اسلامی حفاظت قرآن اور ہدایت مسلمین کے لئے امامت کرنی تھی اس کا ابلیس نے انکار کر دیا اور مردود ہو کر لعنت کا مستحق ہوا۔ ملاحظہ ہوں یہ آیات قرآن پاک

ثم قلنا للملائکۃ اسجدو لادم فسجدوا الا ابلیس لم یکن من الساجدین ۝ قال ما منعك الا تسجد اذا مرتك قال انا خیر منہ خلقتنی من نارو خلقتہ من طین ۝ قال فاھبط منھا ممایکون لك ان تتکبر فیھا فاخرج فانك من الصاخرین قال انظرنی الی یوم یبعثون قال انك من المنظرین۔

پھر ذات باری تعالیٰ نے ملائکہ کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو پس تمام نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے سجدہ نہ کیا۔ اللہ نے فرمایا اے ابلیس تجھے کس چیز نے سجدہ سے روکا جبکہ یہ میرا حکم تھا۔ شیطان نے کہا میں تیرے خلیفہ آدم سے افضل ہوں مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے اللہ تعالیٰ حکم دیا مقام جنت سے نکل جا تو نے تکبر کیا ہے پس تو ذلیل ہے یہاں سے نکل جا۔ کہنے لگا میرے خدا مجھے قیامت تک زندہ رکھ اور مجھے مہلت دے تجھے وقت منتظر تک مہلت ہے۔

اِبلیس قیامت کے عقیدہ کا قائل ہے۔

قرآن کی گواہی ملاحظہ ہو چکی شیطان کے انکار اور قرآن کے ابلاغ نے دو اور دو چار کی طرح واضح و ثابت کر دیا کہ شیطان کا جعلی اسلام تین عقائد پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور آدم سے لیکر خاتم النبین حضرت محمدؐ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور محمدیؐ اسلام بزبان قرآن پانچ اصول دین پر قائم و باقی ہے۔

ملاحظہ ہوں محمدیؐ اسلام کے پانچ اصول بزبان قرآن

اللہ کے نزدیک پسندیدہ دین دین اسلام ہے اور یہ دین تمام ادیان کا ناسخ اور کامل و مکمل دین ہے اور جس دن ختم نبوت کے بعد اعلان خلافت و امامت اور ولایت مولا علی کا انعقاد ہوا تو اللہ نے اسی دن کو پسندیدہ اور اپنی اتمام نعمت کا حامل دین قرار دیا۔

۱۔ اليوم اكملت لكم دينكم و اتممت عليكم نعمتی و رضيت لكم الاسلام ديناً

آج یوم غدیر کے دن میں نے تمہارے دین کوتمہارے لئے مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت تمام کر دی اور میں نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا۔

۲۔ اللہ کے نزدیک دین اسلام ہے۔ان الدين عندالله الاسلام (القرآن)

۳۔ اسلام کے بغیر کوئی دین قبول نہ کیا جائے گا۔ کیونکہ یہی دین اسلام اللہ کے نزدیک مقبول ہے بقیہ انبیاء وادیان کا مصدق اور ناسخ ہے۔

قل آمنا بالله وما انزل علينا وما انزل على ابراهيم و اسماعيل و اسحق و يعقوب و الاسباط وما اوتی موسیٰ و عیسیٰ و النبيون من ربهم لا نفرق بين احد منهم ونحن له مسلمون' ومن يتبغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل منه وهو فی الأخرة من الخاسرين۔ پارہ نمبر۲۳۔القرآن

فرما دیجئے میرے حبیب ہم ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور جو نازل کیا گیا ہم پر اور ابراہیم اسماعیل اور اسحاق ویعقوب اور ان کی اسباط پر نازل کیا گیا۔موسیٰ وعیسیٰ اور بقیہ انبیاء ان کے رب کی طرف سے آئے ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے' اور ہم واسطے اس کے مسلمان ہیں اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین پسند کرے پس اس سے دین قبول نہ کیا جائے گا۔اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں سے ہے۔

عقیدہ توحید

عقیدہ توحید الہامی ادیان کی اساس ہے۔اور آدم ونوح' ابراہیم واسماعیل' اسحاق ویعقوب بقیہ انبیاء سے آقائے خاتم الرسلؐ سید الانبیاء حضرت محمدؐ مصطفےٰ تک نے توحید کی تبلیغ فرمائی۔

تبلیغ عقیدہ توحید آنبیاء کی بعثت کا اول مقصد ہے۔

ولقد ارسلنا نوحاً الی قومه فلبث فيهم الف سنة الآخمسين عاماً فاخذ هم الطوفان وهم ظالمون' فانجينه و اصحب السفينة وجعلنها آيته للعٰالمين و ابراهيم اذ قال لقومه اعبدو الله و اتقوه ذلكم خير لكم ان كنتم تعلمون۔ انما تعبدون من دون الله اوثانا و تخلقون افكاً۔ ان الذين تعبدون من دون الله لا يملكون لكم رزقاً فابتغوا عندالله الرزق و عبدوه و اشكرو اله اليه ترجعون۝ پارہ۲۰سو ، عنکبوت

اور البتہ تحقیق ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا پس نوح ٹھہرا اپنی قوم میں پچاس کم ایک ہزار سال پھر قوم نوح کو طوفان نے آلیا اور وہ ظالم تھے۔پس نجات دی ہم نے اس کو اور کشتی والوں کو اور بنایا ہم نے اس کو عالمین کے لئے نشانی' پھر نوح کے بعد بھیجا ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو' ابراہیم نے کہا اپنی قوم کو کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس سے ڈرو

یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ رزق کا کوئی مالک نہیں بس اللہ سے رزق طلب کرو اور اس کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو اور تم اسی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

آیہ مقدسہ ہذا سے معلوم ہوا کہ نوح علیہ السلام بالاستقلال توحید کے پہلے علمبردار ہیں جنہوں نے مشرکین سے مناظرے کئے جس کی وضاحت سورہ مبارکہ نوح میں مفصلاً موجود ہے اور حضرت نوح مرسل اول اور شارح دین ہیں۔

دوسرے مرسل اور مناظر و مجادل مواحد ثانی حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔۔

جنہوں نے لا الہ الا اللہ کے معنی اللہ سے تولا اور غیر اللہ سے تبرا کر کے ثابت کیا کہ محبت بھی اللہ کے لئے ہے اور کسی سے بغض بھی اللہ کے واسطے سے ہے اور ابراہیم علیہ السلام نے علم و دلیل سے مشرکوں نمرودیوں پر ایسی کھلی فتح پائی کہ آپ ہمیشہ کے لئے امام الموحدین ہو گئے اور یہی مطلب مفسرین سنہ نے ان میں شیعتہ لا ابراہیم کی آیت میں تسلیم کیا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام بانی شریعت تھے اور حضرت ابراہیم ان کے پیروکار تھے۔

اقرار توحید تو یہ ہے کہ خود اپنے ہاتھ سے بت شکنی کی جائے جیسے حضرت ابراہیم موحد ثانی نے نوح کے بعد بت شکنی فرمائی اور نبص قرآن امام حق قرار پائے۔

ولقد اٰتینا ابراھیم رشدہ من قبل و کنابہ علمین۝ واذ قال لابیہ وقومہ ماھذہ المتاثیل انتم لھا عاکفون، قالوا وجدنا اباء نالھا عابدین۝ قال لقد کنتم واباء کم فی ضلال مبین، قالوا جئتنا بالحق ام انت من اللعبین۝ قال بل ربکم رب السمورات والارض الذی فطرھن وانا علی ذلکم من الشھدین۔ وتااللہ لا کیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین فجعلھم جذاذا الا کبیرا لھم لعلھم الیہ ترجعون۔ قالوا من فعل ھذا بالھتنا انہ لمن الظالمین۝ قالوا سمعنا فتیً یذکروھم یقال لہ ابراھیم قالوا فاتوا بہ علی اعین الناس لعلھم یشھدون۔

قالوء انت فعلت ھذا بالھتنا یا ابراھیم، قال بل فعلہ کبیرھم ھذا فسئلوھم ان کانوا نیطقون فرجعوا الی انفسھم فقالوا انکم انتم الظالمون، ثم نکسوا علی روسھم لقد علمت ماھاؤلاء ینطقون۝ قال افتعبدون من دون اللہ مالا ینفعکم شیاً ولا یضرکم اف لکم ولما تعبدون من دون اللہ فلا تعقلون۝ قالوا حرقوہ وانصروا الھتکم ان کنتم فعٰلین، قلنا یا نار کونی برداً وسلاماً علی ابراھیم وارادوبہ کیداً فجعلنھم الاخسرین ونجینہ ولوطاً الی الارض التی برکنا فیھا للعٰلمین، ووھبنا لہ اسحق ویعقوب نافلۃ وکلا جعلنا صالحین وجعلنھم ائمۃ یھدون بامرنا واوحینا الیھم فعل الخیرات واقام الصلوۃ وایتاء الزکوٰۃ وکانو النا عابدین ولوطاً اتینہ حکماً وعلماً ونجینہ من

لقرية التی كانت تعمل الخبئث انهم كانوا قوم سوء فا سقين۔ پارہ نمبر۱۷ سورہ انبیاء۔

حضرت علیؑ نے بت شکنی کی اور آپ امام حق قرار پائے

مولائے کائنات حضرت علیؑ کی کعبہ میں بت شکنی بھی پڑھ لیجئے۔

شیخ عبدالحق محدث دھلوی مدارج النبوۃ صفحہ نمبر ۳۸۵ پر تحریر کرتے ہیں کہ یا علی تو پائے بر کتف من وایں کار مکن علی امتثالاً پائے بر کتف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہادوانرا فروگرفت دریں حالت حضرت ازوئے پرسید کہ خودرا چگونہ مے یابی گفت یارسول اللہ چناں می بینم کہ حجب مکشوف شدہ گویا سرمن بساق عرش رسیدہ است وہرچہ دست درازی می کنم بدست من بی آید حضرت فرمودائے علی خوشاوقت تو کہ کارحق رامی کنی وچند حال من کہ بارحق مے کشم۔

حضورؐ ختمی مرتب نے فرمایا۔ اے علی تو میرے کندھے پر سوار ہوجا۔ اور بت شکنی کر۔ حضرت امیر علیہ السلام حضورؐ کے حکم دینے پر آپ کے کندھوں پر سوار ہوئے۔ اور بت گرانے شروع کر دیئے۔ چنانچہ اس حالت میں حضور اکرمؐ نے پوچھا اے علیؑ تو اب خود کو کہاں پاتا ہے عرض کی جناب کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حجابات کھل چکے ہیں اور میرا سر عرش کے کناروں تک پہنچا ہوا ہے۔ ہاتھ بڑھاؤں تو ہر چیز میرے دست میں ہے نبی خاتم نے فرمایا اے علیؑ تجھے مبارک ہو کہ تو حق کا کام کر رہا ہے اور مجھے مبارک ہو میں حق کا بوجھ اٹھائے کھڑا ہوں۔

دین اسلام کا دوسرا عقیدہ عدل اور حضرت ابراہیم

ثم اوحینا الیك ان اتبع ملت ابراهيم حنيفا وما كان من المشركين (القرآن)

پھر ہم نے وحی کی تیری طرف کہ تمام ادیان سے منہ پھیر کر ملت ابراہیم کی پیروی کر اس کی تفصیل یوں ہے۔

قل امنت بما انزل الله من كتاب وامرت لا عدل بينكم پارہ نمبر۲۵ شوری

اور کہہ میں اللہ کی نازل فرمودہ کتاب پر ایمان لاتا ہوں اور تمہارے درمیان امر بالعدل ہو کر آیا ہوں یعنی میرے عقائد منزل من اللہ اور میری شریعت مبنی بر عدل بامر اللہ ہے۔ اور یہ دو چیزیں خلاصہ ملت ابراہیم ہیں جن کے اتباع کی مجھے وحی ہوئی ہے۔

نزول کلمت صدق وعدل

وتمت كلمات ربك صدقاً وعدلا لا مبدل لكلمته وهو السميع العليم پارہ نمبر۸ سورہ ۵ انعام

تیرے رب کے کلمات صدق اور عدل سے پر ہیں۔ اللہ کے کلمات کو کون بدلنے والا ہے۔ اور وہی سمیع اور علیم

ہے۔

خلاصہ یعنی آئے میرے رسولؐ تیرا رب صادق اور عادل ہے۔

شهد الله انه لا اله الا هو والملائكة واولو العلم قائماً بالقسط۔ (القرآن)

گواہی دی اللہ نے اس بات کی۔ کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دی فرشتوں اور اہل علم نے اس حال میں کہ خداوند تعالیٰ قائم ہے ساتھ عدل کے۔ یعنی عالم کی تدبیر بعدل کرنے والا ہے۔ اور ذات میں بھی کامل ہے جس کا بیان لا الہ الا ہو میں ہے اور اپنے افعال میں علم وقدرت سے کامل ہے جسکا بیان عقیدہ عدل اسلام میں قائماً بالقسط ہے۔

عدل خداوندی کا عقیدہ دین محمدی اسلام میں اصل اصول ہونے کا یہ حکم قرآن نا قابل تردید شہادت ہے۔

عدل کا مقابل ظلم ہے۔ اور ذات باری تعالیٰ جابر و قادر ہو کر بھی ظلم سے بری ہے۔ خود اللہ نے اپنی ذات کو عادل بیان کرنے' اور فرشتوں' اہل علم' انبیاء ہادی آئمہ' علماء سے اپنی عدالت کی شہادت بیان کروانے کے ساتھ اپنے کو ظلم سے بری قرار دیا ہے۔

نفی ظلم از باری تعالیٰ بزبان قرآن

ان الله ليس بظلام للعبيد پارہ نمبر ۲۹ سورہ ق

پس تحقیق اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرنے والا۔ خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے ظالم نہیں ہے۔

افعال کا حسن وقبح عقلی ہے شرعی نہیں اور شریعت طاہرہ دین اسلام کاشف اور مبین ہے اسکو منسوب بخدا کرنا۔ توہین خدا اور غلط عقلی ہے یہ ملت ابراہیم کا عقیدہ عدل اسلام منصوص از قرآن' شیعہ کے علاوہ سنی معتزلہ اسلام کے اس عقیدہ کو داخل اصول دین اسلام مانتے ہیں۔ جبکہ اشاعرہ اسی عقیدہ کے خواہ مخواہ منکر بن کر قرآن پاک سے بلا دلیل آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں۔

دین اسلام کا تیسرا عقیدہ، عقیدہ نبوت اور حضرت ابراہیمؑ

ولقد ارسلنا نوحاً وابراهيم وجعلنا في ذريتهما النبوة والكتاب فمنهم وكثير منهم فاسقون (القرآن)

ہم نے نوح اور ابراہیم کو رسول بنایا اور ان دونوں کی اولاد میں نبوت اور کتاب قرار دی پس ان میں سے بعض ہدایت پر ہیں اور اکثر ان میں سے فاسق ہیں۔ یعنی چہار کتب توریت' زبور' انجیل اور قرآن پاک ذریت ابراہیم ہی میں نازل ہوئیں۔ تفسیر جلالین جلد ۲ طبع مصر صفحہ ۲۱۰

قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابراھیم واسماعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ و عیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لا نفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون پارہ نمبرا سورہ بقرہ

کہہ دو ہم ایمان لائے اللہ پر اور اس چیز پر جو نازل کی گئی ہماری طرف اور نازل کی گئی ابراہیم اور اسماعیل اسحاق ویعقوب اوران کے بیٹوں کی طرف اور جو دی گئی موسیٰ وعیسیٰ کو اور جو تمام نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے اور نہیں فرق کرتے ہم کسی ایک میں ان میں سے اور ہم واسطے اس کے مسلمان ہیں یعنی ہم قرآن اور حضرت ابراہیمؑ صحف عشرہ اور توریت موسیٰ اور انجیل عیسیٰ اور باقی انبیاء کے کتب اور آیات ومعجزات پر ایمان رکھتے ہیں۔ (جلالین)

ہمارے آقا حضرت محمدؐ رسول اللہ بھی دعائے ابراہیمؑ کے مطابق اولاد ابراہیمؑ کے آخری رسول ہیں۔

ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایتك ویعلمھم الکتاب والحکمة ویزکیھم انك انت العزیز الحکیم (القران)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی اے میرے رب مبعوث کر ان میں رسول جو ان پر تیری آیات پڑھے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھلادے اور ان کو پاک کرے تو غالب صاحب حکمت ہے۔

ہم شیعہ مسلمان انبیاء بنی اسرائیل اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کے انبیاء پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ انباء فارس سے آج تک شیعہ نے کوئی رسول نہ بنایا ہے نہ مانا ہے۔

دین اسلام کا چوتھا عقیدہ امامت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کی دلیل ہے۔

واذا بتلٰی ابراھیم ربہ بکلمت فاتمھن قال انی جاعلك للناس اماماً قال ومن ذریتی قال لا ینال عھد لظالمین (القران) پارہ نمبرا سورہ بقرہ۔ آخری رکوع۔

اور وہ وقت یاد کرو جس وقت آزمایا اس کے رب نے حضرت ابراہیم کو ساتھ چند کلمات کے تو پس حضرت ابراہیمؑ نے انکو پورا کر دکھلایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم میں تجھ کو لوگوں کو امام بناتا ہوں حضرت ابراہیم نے عرض کی کہ میری ولاد سے بھی امام بنانا۔ ارشاد اللہ رب العزت ہوا کہ عہد خلافت وامامت ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔

آیت ہذا نے دین اسلام کے نزدیک امامت کی پوری تعریف بیان کردی ہے۔ مع جنس وفصل بلکہ امامت کے رسومات بھی ذکر ہوگئے۔ اور یہ بھی ثابت ہوگیا ہے کہ حضرت ابراہیم شیعہ نوح اور امام اول ہیں۔ اور قیامت تک امامت

انکی اولاد میں رہے گی اور ساتھ یہ بھی ثابت ہوا کہ امامت ایک عہد خداوندی ہے۔ جسکا عوامی شوریٰ اور اجماع عوام ووٹ سے اسکا تعلق نہیں۔ یہ منصوص الٰہی نبوت کی طرح دینی مرتبہ' اُصول دین اسلام ہے اور یہ بھی واضح ثابت ہوا کہ باقی آئمہ بھی باولاد ابراہیم ہونگے۔ امامت کے اصحاب اور افراد امت حقدار نہیں اور لاینال عهد الظالمین کے حکم ربانی سے واضح ثابت ہوا کہ آئمہ معصوم ہونگے ظالم گنہگار کو یہ عہدہ امامت نہیں پہنچ سکتا۔ اور دین اسلام میں سب سے بڑا ظلم شرک بخدا ہے۔ عصمت اور امامت بال ابراھیمؑ منصوص قرآنی ہے۔

ان الله اصطفیٰ دم ونوحاً وال ابراهیم وال عمران علی العالمین ذریة بعضها من بعض والله سمیع علیم (القرآن)

تحقیق اللہ نے مصطفےٰ بنایا اور چنا آدم کو اور حضرت نوحؑ کو اور آلؑ ابراھیمؑ اور آل عمرانؑ کو تمام عالموں پر اس حال میں کہ وہ ایک دوسرے کی اولاد سے چلے آتے ہیں اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

کتاب وحکمت اور ملک عظیم بال آل ابراھیمؑ

فقد اتینا ال ابراهیم الکتاب والحکمه واتینهم ملکاً عظیماً○

پس تحقیق ہم نے ال ابراہیم کو کتاب' حکمت عطا فرمائی اور دیا ہم نے ان کو ملک عظیم۔

برکت اور اہل بیت ابراہیم

اتعجبین من امر الله رحمة الله وبرکاته علیکم اهل البیت انه حمید مجید○ (القرآن)

کیا تعجب کرتے ہو قدرت خدا سے اے ابراہیم کی اہل بیت اللہ کی تم پر رحمت اور برکت ہے۔ بے شک وہ حمید اور مجید ہے۔

اصطفاء وتطہیر وباہل بیت حضرت محمدؐ خاتم النبیین

انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت ویطهرکم تطهیراً پارہ ۲۲ سورہ احزاب (القرآن)

سوائے اس کے نہیں کہ اللہ تعالیٰ ارادہ کرتا ہے کہ رجس کو تم سے دور رکھے اے محمدؐ مصطفےٰ کی اہل بیت تم کو پاک کرے ایسے جیسے پاک کرنے کا حق ہے۔

پس قرآنی آیات سے واضح وثابت ہوا کہ امامت' مختص بال ابراہیم ہے اور ابراھیمؑ کے بعد مختص بال محمدؐ ہے۔ اصحاب اور امت کا اس میں کوئی حق وحصہ نہ ہے۔ ختم نبوت بارے شیعہ اسلامی موقف بیان کرتے ہوئے علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی نے فرمایا۔

دعائے ابراہیمؑ اور امامت علیؑ

واجعل لی لسان صدق فی الآخرین پارہ ۱۹ اسورہ شعراء (القرآن)

عرض کی حضرت ابراہیمؑ نے مقرر کر واسطے میرے زبان صدق درمیان پچھلوں کے یعنی امت آخر میں ایک صادق کو میرا خلیفہ بنا۔ جو اپنی زبان صدق سے میرے مذہب کی تبلیغ و تجدید کرے۔ چنانچہ یہ دعائے ابراہیم نبی پوری ہوئی۔

ووھبنا لھم من رحمتنا وجعلنا لھم لسان صدق علیاً۔ پارہ نمبر ۱۴ اسورہ مریم (القرآن)

ہم نے ابراہیم واسحاق اور یعقوب کو اپنی رحمت میں سے حصہ بخشا یعنی رحمۃ اللعالمین دیا۔ اور ان کے واسطے لسان صدق علی کو بنایا۔

امامت دین اسلام کے اُصول سے ہے جس طرح نبی رسول کا نصب کرنا ذات خدا کے لئے ہے اسی طرح سب سے پہلے امام حضرت ابراہیم کو خدا نے خود نصب فرمایا اور روز قیامت ہر شخص کو اس کے امام کے ساتھ محشور کیا جائے گا ملاحظہ ہو آیت قرآن۔ (یوم ندعوا کل اناس باماھم)

دین اسلام کا پانچواں اصول عقیدہ قیامت اور حضرت ابراہیمؑ

واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتیٰ قال اولم تومن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی قال فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیك ثم اجعل علی کل جبل منھن جزاً ثم ادع یاتیك سعیاً وا علم ان اللہ عزیز حکیم پارہ نمبر ۳ سورت بقرہ (القرآن)

اور جب کیا حضرت ابراہیمؑ نے اے میرے رب مجھے دکھلا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے آواز آئی کیا تو مومن نہیں عرض کیا مومن ہوں لیکن ایمان کے ساتھ اطمینان قلب چاہتا ہوں حکم خداوندی ہوا۔

اے میرے پیارے ابراہیمؑ چار پرندے لے کر ان کو اپنی طرف رغبت دے پھر پہاڑ پر ان میں سے ہر ایک کو قیمہ کر کے جز جز بنا کر رکھ دے پھر بلا ان کو اپنی طرف اور وہ پرندے دوڑتے ہوئے آئیں گے تیری طرف اور جان تو تحقیق تیرا اللہ غالب اور حکیم ہے یہ ایک کھلی تمثیل ہے، جو حیات بعد الموت سمجھانے کے لئے اللہ رب العزت نے حضرت ابراہیم کو ارشاد کی یعنی روز جزا قیامت کے دن مردے، بحکم پروردگار اُٹھیں گے اور حشر بالا جساد ہوگا۔ اور اس حقیقت اسلامی کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے علم الیقین عین الیقین حق الیقین کے ساتھ عملاً مشاہدہ کے ساتھ دیکھا۔ اور یہ عقیدہ ابراہیم ملت ابراہیمی کا حصہ ہے۔

شیعہ سنی حشر بالا جساد کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہی عقیدہ آدم' نوح' حضرت ابراہیم اور خاتم النبین حضرت محمد عربی نے تسلیم اور پیش فرمایا ہے۔ شیعہ مسلمان دین اسلام کے عقیدہ قیامت کے قائل اور ایمان رکھنے والے ہیں۔ جبکہ دروز' صوفیا اور ارباب حنیفہ اور معتزلہ حشر بالا جساد کی بجائے' حشر بالا رواح کے قائل ہیں۔ جو کہ صوفیاء کی خطائے فکری ہے۔

الحمد اللہ شیعان علیؑ وحسینؑ دین اسلام کے ان پانچ منصوص اسلامی عقائد کے قائل ہیں۔ یہ اصول دین اسلام اصول خمسہ بمطابق ملت ابراہیم ہیں۔ اور قرآنی آیات ان پانچ اسلامی عقائد کی شہادت وسند ہیں۔ واتبع ملت ابراہیم کے حکم ربانی کے تحت یہ تمام عقائد شیعہ مذہب کے اُصول دین ہیں۔ یہ اصول خمسہ اسلام' توحید' عدل' نبوت' امامت' قیامت' دین امامیہ' فقہ جعفریہ میں داخل دینیات ہیں جو قرآن میں مذکور ہیں۔ اور ملت ابراہیمی کے کامل اسلامی نظریات عقائد ہیں۔

میری تحقیق یہ ہے کہ شیعہ مسلمانوں نے قرآن کی ان آیات واحکامات کو اپنے مذہب شیعہ امامیہ کا حصہ مانا اور قرار دیا ہے جن آیات قرآن اور احکامات اسلام کو جہالت یا تعصب کی بناء پر بقیہ مسلم فرق نے سرے سے عمداً انکار یا قیاسی تاویلات کر کے ترک کر دیا ہے عدل عقیدہ امامت وخلافت کو قرآن نے واضح نصوص کے ساتھ داخل اسلامی عقائد فرمایا ہے۔ جو عقیدہ ختم نبوت کی قرآنی اسلامی دلیل ہے سوائے شیعہ امامیہ کے ان دو عقائد اسلام کو کوئی فرقہ داخل اُصول دین نہیں سمجھتا۔

اقرار قرآن کی اس حجت کا اہتمام فرش زمین پر فقط شیعہ مسلمان ہی کرتے ہیں۔ حالانکہ قران کی واضح نصوص سے یہ عقائد اصول دین اسلام میں شامل وثابت ہیں۔ جن کا انکار انکار قرآن کے مترادف ہے۔ اللہ سب سنی شیعہ سلفی مسلمانوں کو ملت ابراہیم پر چلنے قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انہی واضح قرآنی اسلامی حقائق اور عقائد ثابتہ کو تسلیم کرتے ہوئے صحابی رسول حضرت عمر ابن خطاب نے ایک صحابی محترم کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ بنی الاسلام علی خمسة۔ کہ دین اسلام کے بنیادی عقائد پانچ ہیں۔ یہ حدیث کتب صحاح ستہ میں موجود ہے۔ ملاحظہ ہو بخاری شریف

حوالہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی نے علامہ مفتی محمود۔ علامہ شاہ احمد نورانی۔ علامہ غلام غوث ہزاروی۔ علامہ ظفر احمد انصاری۔ اور علامہ کوثر نیازی کو دکھایا پڑھایا۔ سب نے حوالہ پڑھ کر تصدیق فرمائی کہ واقعی حضرت عمر کا فرمان ہے کہ سلام کی بنیادیں پانچ ہیں۔ جنہیں کم یا زیادہ کرنے کا کسی مولوی۔ مجتہد۔ مفتی کو حق نہیں ہے۔

مرزائی احمدی اپنے موقف میں غلط ہیں

یہ سب ولایت وامامت خلافت کی نص کے بعد نبوت کے جاری ہونے کا اضافہ کر کے گمراہ کافر ہیں اور عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ جبکہ سنی شیعہ اہلحدیث اس لئے پکے کھرے مسلمان ہیں اہل قبلہ اور اہل اسلام ہیں کہ وہ ختم نبوت کے عقیدہ کو

ماننے کے بعد اپنی اپنی سنی شیعہ تعبیر کے مطابق خلافت الٰہیہ وخلافت راشدہ کے قائل ہیں۔اور حتماً نبوت کے جاری ہونے کے قائل نہیں ہیں۔

عقیدہ توحید عدل نبوت ختم نبوت مع دلیل ولایت وخلافت امامت کے اور معاد قیامت کا عقیدہ ہے۔جسے سب سنی شیعہ تسلیم کرتے ہیں۔

(وضاحت از مرتب شیخ محقق خطیب انصاری)

حق حق ہے جسے بالآخر ایک نہ ایک دن برملا ماننا ہی پڑتا ہے۔معاصر محترم اہل سنت ڈاکٹر۔پروفیسر۔حضرت علامہ محمد طاہر القادری سربراہ ادارہ منہاج القرآن لاہور اپنے عظیم مناظرہ یورپ کی روئیداد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ سنی شیعہ مسلمین تاریخی نظری اختلافات رکھنے کے باوجود نص قرآن سے ثابت شدہ پانچ اسلامی عقائد کو اپنا ایمان۔ایقان مانتے ہیں۔اور چھٹا عقیدہ اطاعت فروعات دین اسلام کا ہے۔جو احکامات عبادات اور معاملات کو شامل ہے۔ملاحظہ ہو اصل کتاب کا حوالہ از حضرت ڈاکٹر محمد طاہر القادری

قائد محترم نے اپنے مشن' تصانیف اور علمی خدمات کے حوالے سے اپنا تعارف کروایا۔

اب آپ کے میزبان پادری نے کہا کہ "آپ فرمایئے کہ سلسلہ گفتگو کس طرح شروع کیا جائے؟" آپ نے کہا کہ "آپ سلسلہ گفتگو اس طرح شروع کریں کہ میں آپ دوستوں کو دعوت دیتا ہوں کہ اسلام اور قرآن کے کسی گوشے پر جو سوالات و اعتراضات آپ کے ذہن میں ہیں وہ پوچھیں۔ آپ پانچوں جتنی دیر تک چاہیں مجھ سے سوالات کر سکتے ہیں اور میں جواب کا پابند ہوں گا"۔ آپ نے کہا "مجھے عیسائیت کے بارے میں کوئی بات نہیں پوچھنی اور ایسا کوئی سوال میرے ذہن میں نہیں جو اس وقت آپ سے کروں' تاہم گفتگو کے دوران دیکھیں گے۔ میں تو آپ کو یہ پیغام پہنچانے آیا ہوں کہ اسلام کے متعلق کوئی غلط فہمی 'کوئی مسئلہ اگر آپ کے ذہن میں ہے تو آپ سوال کریں' وقت کی پابندی نہیں ہو گی۔ جب آپ خاموش ہوں گے تب میں گفتگو شروع کروں گا چنانچہ انہوں نے اپنے سوالات کے سلسلے کا آغاز کر دیا۔

شیعہ سنی مکتب فکر کے مابین اختلافات کی حقیقت

آپ کے میزبان پادری نے سب سے پہلے جو سوال کیا وہ یہ تھا کہ یہ سنی اور شیعہ مکتب فکر کیا ہیں اور ان میں عقائد کے اعتبار سے کیا فرق ہے؟ (اس سوال سے آپ کو یہ اندازہ ہو گیا ہو گا کہ ہماری اندر کی فرقہ واریت کو بعض مختلف محرکات نے اس حد تک پہنچا دیا ہے کہ اس کے غیر مسلموں پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں اور ان کے سامنے اسلام کا نقشہ فرقہ وارانہ فسادات تک ہی محدود ہو کر رہ گیا ہے۔)

اللہ کی توفیق اور حضور ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے ان کے سوال کا آپ نے انہیں جواب دیا۔ اس جواب سے وہ کلیتاً مطمئن ہو گئے۔ مختصراً آپ نے انہیں یہ بات سمجھائی کہ ہمارے اصول ایمان میں بھی چھ ہیں اور اسلام میں بھی چھ ہیں یعنی چھ اصول ہماری Theory میں ہیں اور چھ اصول Practice میں ہیں۔

ایمان میں چھ ارکان یہ ہیں[1]

۱۔ ایمان باللہ

۲۔ ایمان بالملائکہ

۳۔ ایمان بالکتب

۴۔ ایمان بالرسل

۵۔ ایمان بالآخرہ

۶۔ ایمان بالقدر

Theory کے ان چھ اصولوں پر شیعہ اور سنی مکتب فکر میں کوئی اختلاف نہیں اور مسلمانوں کے دوسرے مکاتب فکر کے مابین بھی اس پر اختلاف نہیں پایا جاتا۔ اس کے بعد چھ ارکان اسلام ہیں جو پریکٹس میں ہیں[2]

۱۔ شہادت توحید

۲۔ شہادت رسالت

۳۔ اقامت صلوٰۃ

۴۔ ایتائے زکوٰۃ

۵۔ صوم رمضان

۶۔ حج بیت اللہ

ان اصولوں کی فرضیت مرکزیت اور واقعیت پر کوئی بنیادی اختلاف نہیں۔ ہمارا کعبہ ایک ہے جس کی سمت ہم منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ ہمارا قرآن ایک ہے ہمارا نبی ایک ہے' ہمارے نبی کی ختم نبوت پر کوئی اختلاف نہیں۔ جب آپ نے یہ ساری چیزیں کھول کر ان کے سامنے رکھ دیں تو انہوں نے کہا کہ پھر اختلاف کیا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ اختلاف دو نوعیتوں کا ہے۔

۱۔ ایک حضور ﷺ کے وصال کے بعد کے حالات پر اختلاف ہے۔ اس کی بنیاد تاریخی ہے اصلاً ایمانی نہیں۔

۲۔ تشریحات کا اختلاف ہے اور یہ تشریحات و تعبیرات فقہی نوعیت کی ہیں۔ یہ فروعی چیزیں ہیں۔

آپ نے انہیں بات سمجھاتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں کے تمام مسالک میں ایسا کوئی اختلاف نہیں جس کے نتیجے میں قرآن ایک کی بجائے چار ہو گئے ہوں۔ جس طرح آپ کے ہاں انجیل ایک کی بجائے چار ہیں بلکہ عیسائیت کی تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ ابتداء میں بے شمار کتابیں انجیل کے نام سے لکھی گئیں۔ ہر طبقہ یہ دعویٰ کرتا تھا کہ اس کی انجیل اصل انجیل ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی اور کئی سو سال تک یہ جھگڑا چلتا رہا۔ قسطنطنیہ میں بالآخر کانفرنس منعقد ہوئی اور اس میں یہ کہا گیا کہ دنیائے عیسائیت کا مذاق

اڑایا جا رہا ہے۔ ہمیں کچھ مناسب اقدامات کرنے چاہئیں۔ چنانچہ اس کانفرنس میں کثرت رائے سے سب نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ بے شمار اناجیل کو چھوڑ کر چار پر اتفاق رائے کر لیا جائے۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تو ایک دی تھی لیکن ایک پر اتفاق نہ ہو سکا اور شدید بحث و مباحثہ کے بعد بالآخر چار انجیلیں ان کے ہاں مروج ہوئیں۔[3]

تو جس طرح عیسائیوں کے ہاں چار اناجیل ہیں ہمارے ہاں مسلکی اختلافات کے باوجود دو قرآن نہیں ہوئے اور دو قرآنوں کا ہونا تو درکنار ایک حرف پر بھی اختلاف نہیں ہے۔ شیعہ مسلک کو ماننے والے زیادہ تر ایران میں ہیں۔ ایران میں چھپا ہوا قرآن پاک ہر لفظ اور حرف کے اعتبار سے وہی ہے جو پاکستان میں چھپا ہوا ہے۔ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک جہاں بھی چلے جائیں آپ کو ایک ہی قرآن ملے گا۔ اس کا پوری دنیا میں کوئی دوسرا نسخہ موجود نہیں ہے۔

جبکہ عیسائیت کی تاریخ میں عہد نامہ جدید کے نسخے پر اختلافات بہت سنجیدہ ہیں اور یہ اختلافات آج تک چلے آ رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی کے بعد 200 سے 400 سال تک تو یہ فیصلہ ہی نہ ہو سکا کہ عہد نامہ جدید کن کتابوں پر مشتمل ہو اور کن کتابوں پر نہیں۔ مغرب میں 400 سال تک عہد نامہ جدید کی تشکیل پر بحث ہوتی رہی اور مشرق میں یہ بحث 600 سال تک جاری رہی۔ تب جا کر انہوں نے عہد نامہ جدید کا ایک نسخہ تیار کیا۔[4] ایسا کوئی اختلاف مسلمانوں کے ہاں نہیں پایا جاتا۔ بہرحال ان مختصر سی تفصیلات سے وہ لوگ مطمئن ہو گئے۔ پھر اس کے بعد انہوں نے ایک اور سوال کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قرآنی نسخے جلانے کی اصل وجہ

انہوں نے قرآن مجید کی حقانیت پر سوال کیا کہ اگر آپ کہتے ہیں

کہ قرآن مجید کے متن پر عہدنامہ جدید کی طرح کوئی اختلاف نہیں تھا تو آپ کے ایک خلیفہ حضرت عثمانؓ نے قرآن کے نسخے کیوں جلوا دیئے تھے؟

اس سوال کے جواب پر بھی وہ الحمدللہ مطمئن ہوگئے۔ آپ نے بتایا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قرآنی نسخے جلوانا ہرگز قرآن میں پائے جانے والے اختلافات کی بنیاد پر نہیں تھا۔ قرآن مجید میں تو کوئی اختلاف نہیں تھا۔ اگر نسخوں میں اختلاف ہوتا تو جلانے کی یہ کوشش امت مسلمہ میں کبھی کامیاب نہ ہوتی اور ساری امت چودہ سو (1400) سال تک کبھی ایک نسخے پر متفق نہ ہوتی۔ کسی ایک ہی نسخے میں اختلاف پایا جاتا تو اس سے ایک مکتب فکر وجود میں آتا اور وہ اس اختلاف والے نسخے کو لے کر اچھالتا اور جن لوگوں نے حضرت عثمانؓ سے جنگ کی اور ان پر الزامات عائد کئے یقیناً ان الزامات میں یہ الزام سرفہرست ہوتا لیکن ان کے دشمنوں نے بھی یہ الزام ان پر نہ لگایا کہ قرآن کے متن پر اختلاف تھا اس لئے قرآن مجید جلوا دیئے۔

بلکہ حقیقت یوں تھی کہ لوگ قرآن مجید کے پرائیویٹ ریکارڈز تیار کر رہے تھے۔ قرآن مجید سرکاری سطح پر چھپے ہوئے نہیں تھے۔ لوگ انفرادی طور پر نسخے تیار کرتے اور لکھ کر اپنے پاس پڑھنے کے لئے رکھ لیتے، تو جب ہر کوئی ذاتی طور پر قرآن لکھ کر تیار کرتا تو امکان تھا کہ غلطی ہو جاتی۔ کوئی "ص" کو "ض" لکھ بیٹھتا، "ط" کو "ظ" اور "ع" کو "غ" لکھ بیٹھتا کیونکہ یہ ملتے جلتے حروف ہیں۔ ہر کوئی مکہ اور مدینہ کا تو رہنے والا نہیں تھا لہٰذا عربی غلط لکھنے کا امکان قوی تھا۔ اسلام تیزی سے خطہ عرب سے باہر پھیل رہا تھا اور غیر عربی اہل زبان نہیں تھے اس لئے غلطی کے امکانات زیادہ تھے۔

تو بجائے اس کے کہ قرآنی متن پر اختلاف کا فتنہ کھڑا ہو جاتا، آپ نے وہی نسخہ قرآن جو حضور ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں مرتب کروا دیا تھا وہ سرکاری سطح پر طبع کروا کے پوری دنیا میں پھیلا دیا اور اعلان کروا دیا کہ جنہوں نے ذاتی سطح پر نسخے تیار کروا رکھے ہیں وہ تلف کر دیں تاکہ ان کی

غلطی کا کوئی نقصان امت کو نہ پہنچے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ 1400 سال تک امت میں اس مسئلے پر کوئی پریشانی پیدا نہیں ہوئی۔

قرآن لکھی ہوئی شکل میں کس نے دیا؟

اس پر انہوں نے حضور قائد انقلاب سے سوال کیا کہ قرآن لکھی ہوئی شکل میں کس نے دیا اور کن لوگوں نے قرآن کو لکھا؟ آپ نے جواب دیا کہ قرآن مجید خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی میں اپنے صحابہ کرامؓ کو لکھوایا۔ انہوں نے پوچھا کہ لکھنے والے کتنے آدمی تھے؟ آپ نے بتایا کہ کم از کم چالیس افراد تھے جو وقتاً فوقتاً حضور ﷺ کی بارگاہ میں موجود رہتے[5] جو آیت حضور ﷺ کی زبان مبارک سے نکلتی، درجنوں افراد اسی وقت اس کو لکھ لیتے تھے اور لکھ کر حضور ﷺ کو سنا دیتے اور حضور ﷺ سن کر اس کی توثیق (Approval) فرما دیتے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا آپ ان افراد کے نام بتا سکتے ہیں جو وحی کے لکھنے کا کام سرانجام دیتے تھے؟ آپ نے چند ایک نام گنوائے اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو اس سے زیادہ نام بھی بتائے جا سکتے ہیں لیکن وہ بحمداللہ مطمئن ہو گئے۔

پھر آپ نے انہیں یہ بتایا کہ قرآن مجید کے لکھے جانے کا معاملہ جدا ہے۔ "قرآن" قرآن دینے والے نبی نے اپنی زندگی میں لکھوا کر دیا اور حضور ﷺ کی زندگی میں چالیس (40) سے زیادہ مرد و عورت خود حافظ تھے۔ حضور ﷺ قرآن پڑھتے تھے اور صحابہؓ سنتے تھے۔ صحابہؓ پڑھتے تھے تو حضور ﷺ سنتے۔ جبرائیل امین علیہ السلام نے آکر حضور ﷺ کے سامنے دو مرتبہ قرآن پاک کا دور کیا۔ حضور ﷺ نے پڑھا تو جبرئیل امین علیہ السلام نے سنا، جبرئیل امین علیہ السلام نے پڑھا تو حضور ﷺ نے سنا لہٰذا قرآن کریم کی صحت و حقانیت کی بات ہی کچھ اور ہے۔

جہاں تک دیگر کتب الٰہی کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ

توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر6 زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر7 اورانجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتری۔8 دیگر صحائف بھی انبیاء پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائے۔9 قرآن ان سب کی تصدیق و تائید کرتا ہے مگر آج ان میں سے کوئی بھی اپنی اصل شکل میں موجود نہیں۔10

بالخصوص انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتری تھی' آپ نے اپنے دور میں کبھی بھی اپنے حواریوں کو تحریری شکل میں لانے کا حکم نہیں دیا اور نہ خود آپ نے لکھی ہوئی شکل میں انجیل ان کو دی اور نہ ہی آپ کے حواری ذاتی طور پر آپ کی حیات مقدسہ میں' آپ کی تعلیمات و ہدایات کو احاطہ تحریر میں لائے۔ آپ ہمیشہ زبانی انجیل کی تبلیغ فرمایا کرتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع آسمانی کے بعد عرصہ دراز تک آپ کی تعلیمات نسل در نسل زبانی منتقل ہوتی رہیں۔ دوسری صدی میں مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اپنی اپنی یاداشت اور تحقیق کے مطابق آپ کی سوانح حیات تحریر کی۔ ان انفرادی کوششوں کے نتیجے میں 133 کے لگ بھگ مختلف کتابیں اناجیل کے عنوان سے منظر عام پر آئیں۔ اناجیل اربعہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہیں۔ وہ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اتری اس کا تو اب کوئی وجود ہی نہیں۔ اس کے برعکس قرآن کریم کے لکھے جانے کی کیفیت اس سے بالکل جدا ہے۔11

بہرحال تقریبا ڈیڑھ گھنٹہ تک ان پانچوں پادریوں نے قائد محترم سے سوالات کیے۔ ماحول بڑا خوشگوار اور پر سکون رہا کسی قسم کی کوئی تپش اور بدمزگی پیدا نہ ہوئی آپ بڑے اطمینان اور تحمل سے ان کے سوالات کے جوابات دے رہے تھے۔ محفل بڑی سنجیدگی' سکون اور وقار سے چلتی رہی۔ ڈیڑھ گھنٹہ گزرنے کے بعد جب ان کے پاس پوچھنے کا کوئی سوال باقی نہ رہا تو آپ نے کہا کہ آپ مزید کچھ پوچھنا چاہتے ہوں تو پوچھیں؟ آپ نے انہیں نمونے کے چند سوالات بھی بتائے' جو کچھ تو بعد میں اور کچھ درمیان میں پوچھے گئے۔ اس وقت انہوں نے کہا کہ فی الحال کوئی سوال نہیں۔

بقول حضرت عمر ابن خطاب اسلام کے عقائد تین نہیں پانچ ہیں

نظریاتی کلامی اعتبار سے دین اسلام کے عقائد مقدسہ کو توحید' نبوت قیامت تک منحصر کرنا خلاف معقول ومنقول ہے اور خلاف ضابطہ اڈلہ شریعہ اسلامیہ ہے۔ ورنہ شیطان مردود' مسلیمہ کذاب' کافر مرزائی احمدی خالصی رشدی حضرات کو مسلمان ماننا پڑے گا۔ کیونکہ حضرت شیطان' منکرین ختم نبوت مرزائی احمدی خالصی رشدی حضرات ان عقائد ثلاثہ کے کھلے ظاہر باہر قائل ہیں اور کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے پڑھنے والے ہیں۔ لیکن...... صبح قیامت کے طلوع ہونے تک ہزار تاویلات کے باوجود کسی ملاں علامہ مفتی دینی جماعت مجتہد میں اتنی علمی جان جرات نہیں ہے کہ وہ ہرسہ عقائد توحید' نبوت قیامت کے مقرر قائل شیطان' مسلیمہ کذاب اور اس کے ہمنوا' احمدی' خالصی' حضرات کو مسلمان مان یا لکھ سکے۔ ''ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین''
علمائے سنہ وشیعہ کا مرزائی' احمدی' خالصی' رشدی' ابلیسی حضرات کو مسلمان نہ ماننا اس امر کی بدیہی دلیل ہے کہ دین کامل اسلام کے بنیادی عقائد تین نہیں ہیں۔ بلکہ عقیدہ ختم نبوت کی دلیل محکم ولایت وامامت عدل الٰہی' دین اسلام کے بنیادی پانچ عقائد ہیں۔ جن کے اشاعرہ معتزلہ سنی شیعہ مسلمان قائل ہیں' اسی اسلامی حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے صحابی رسول حضرت عمر ابن خطابؓ نے ایک سوال کے جواب میں برسر عام اعلان کیا کہ......

''نبی الاسلام علی خمسة''

دین اسلام کی بنیاد عقائد خمسہ پر ہے دین اسلام کے بنیادی عقائد پانچ ہیں بقیہ فروعات واعمال ہیں۔ اس اسلامی کلامی نظریاتی حقیقت کو تسلیم کرتے ہوئے معاصر محترم اہل سنت علامہ ڈاکٹر طاہر القادری پاکستانی نے عیسائی' مشینری پادریوں کے سوال جواب میں اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دین اسلام کے بنیادی عقائد پانچ ہیں اور چھٹا جز فروع ہے جس کے تمام سنی شیعہ قائل مومن ہیں۔ اور دین مقدس اسلام سے وابستہ وپیوستہ ہیں۔

شیعی اسلام میں عقیدہ ختم نبوت فقط روایت ہی نہیں درایتاً شریعت محمدی میں نبوت کا کمال بدل نبوت کی دلیل الٰہی نظام ولایت وامامت ہے۔ بنص قرآن امامت ملت ابراہیمی کا حصہ ہے۔

عقیدہ ختم نبوت پر شیعہ مسلمانوں کا دینی شرعی موقف بقیہ فرق اسلامیہ کے مقابلے میں مضبوط اور واضح ہے کہ شیعہ مسلمانوں کے نزدیک نبوت سید الآنبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تا قیام قیامت ختم ہے۔ اور حضورؐ اکرم کی مبارک بعثت کے بعد نہ کوئی نیا نبی آئے گا نہ کوئی الہامی کتاب آئے گی قرآن مجید فرقان حمید آخری سچی نا قابل منسوخ کتاب عظیم دستور ہدایت ہے جو تحریف سے پاک کامل کتاب ہے۔ اور فرمان خداوندی کے مطابق صبح قیامت تک محفوظ وباقی رہنے والا صحیفہ ربانی قرآن ہی ہے۔ ان نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون سید الآنبیاء کا حلال کیا ہوا حلال اور حرام کیا ہوا حرام قیامت تک باقی رہے گا۔ حضور محمد ابن عبداللہ العربی کی بعثت کے بعد حفظ حوزہ ریاست اسلامی اور انسانوں کی ہدایت رہنمائی کے لئے، خلفاء آئمہ اور اولیاء ہوں گے۔ نبوت کا بدل ولایت ہے اور ولایت اولیاء کا پہلا مرکز ذات علیؑ ہے۔ اور آخری ولی برحق حضرت محمد مہدی آخرالزمان ہیں جو اللہ کی عطاء کردہ ولایت تکوینی کی طاقت سے فتنہ دجال کا قلع قمع کر کے الٰہی خلافت قائم کریں گے۔ اور بحکم خدا حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتر کر مہدی برحق کے پیچھے نماز پڑھ کر آپ کی صداقت امامت اور ولایت اور خلافت الٰہیہ کی تصدیق کریں گے۔ شیعہ مسلمانوں کے پاس عقیدہ ختم نبوت پر صرف روایات ہی نہیں۔ درایتاً نبوت کا بدل نظام ولایت کا عقیدہ بھی ہے۔ جس کا اظہار واعلان شیعہ مسلمان بلاخوف وتردد، صدر اول اسلام سے لے کر اب تک کلمہ طیبہ، اذان نماز، اقامت نماز، تشہد نماز، اصول دین اسلام، فروعات دین، ایمان مجمل ومفصل عقیدہ وقفہ میں غوغائے رقیباں کے باوجود تحفظ عقیدہ ختم نبوت کے لئے متواتر اُہر قرن، زمانہ میں کرتے آرہے ہیں اور ظہور امامؑ زمانہ تک کرتے رہیں گے۔ ملاحظہ ہو۔

اسلامی عقیدہ برحق عقیدہ ختم نبوت بارے شیعہ اسلامی مدلل موقف اولہ شرعیہ اسلامیہ کی روشنی میں جسے شیعہ مناظر مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سابق دیوبندی نے مرزائی محضرنامہ کے جواب لاجواب میں اگست 1974ء قومی اسمبلی پاکستان میں، دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث علمائے کرام کی موجودگی میں جرح جواب جرح کے تقریری مناظرہ کے بعد تحریراً داخل قومی اسمبلی فرمایا اور قضیہ احمدیت کو انجام تک پہنچایا۔

7 ستمبر 1974ء میں قومی اسمبلی کا عظیم تاریخی فیصلہ

قومی اسمبلی پاکستان کا حمایت ناموس رسول اعظم میں معرکۃ الآرا عظیم فیصلہ' سات ستمبر 1974ء کے آخری فیصلہ سے پہلے قومی اسمبلی پاکستان 6 ستمبر 1974ء کے آخری سیشن کی کارروائی ملاحظہ رہے جس میں سنی شیعہ آغا خانی فرقہ کے اسلامی تشخص کو متفقہ فیصلہ سے اسمبلی میں اہل اسلام مسلمان تسلیم کیا گیا اور مرزائیوں احمدیوں کو بالاتفاق کافر ڈیکلیئر کیا گیا تھا۔ حوالہ کے لئے ملاحظہ ہو۔

تاریخی قومی دستاویز اسمبلی کارروائی' ستمبر 1974ء از قلم مولانا اللہ وسایا مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان شریف' قومی اسمبلی پاکستان کے عظیم فیصلہ 1974ء کے بعد 1977ء میں جو لوگ ضیاء الحق کے دور میں' فرقہ وارانہ جماعتیں بنا کر' بریلوی مشرک شیعہ کافر کا نعرہ لگاتے رہے آئین وہ قانون پاکستان کی خلاف ورزی اور عالم اسلام کے مفادات کو نقصان پہنچانے کے ساتھ' من حیث القوم مسلم امہ کی توہین کر کے اسلام اور مسلمانوں کو کمزور کیا۔ جس کے نتائج اکیسویں صدی کی شروعات میں سب کے سامنے ہیں کہ یورپی استعمار کو جب یہ پتہ چل گیا کہ امت مسلمہ فرقہ واریت کے دلدل' گرداب میں پھنسی ہوئی ہے۔ لہٰذا اب جو چاہو سو کرو' مسلمان فرق باہم بدگمان دست و گریبان ہو کر دفاع اسلام و رسول اسلام کرنے میں کمزور ہیں' لہٰذا یورپ اور اس کے گستاخ رسول ایجنٹوں نے اہانت رسول اعظم' میں خاکے چھاپ دے یہ ہے فرقہ واریت اور باہمی قتل و غارت کا منطقی نتیجہ' افغانستان پاکستان میں فرقہ پرست تنظیموں نے پچاس ہزار کے قریب سنی شیعہ مسلمانوں کو بلا وجہ تہہ تیغ کیا اور مسلمانوں مسلم امہ کے باہمی اختلافات کو دیکھ کر یورپی استعمار نے افغانستان' عراق' کشمیر' فلسطین میں بیس لاکھ سے زیادہ شیعہ سنی مسلمانوں کو قتل کیا۔ یہ ہے مسلمانوں کے باہمی اختلاف عدم برداشت کا تلخ نتیجہ' پوری دنیا کے اقوام با امن ترقی یافتہ ہیں اور امت مسلمہ عالم اسلام بے چین بے امن جدید علوم میں پسماندہ ہے کیا یہ سب کچھ ہم مسلمانوں کو باہم متحد ہونے کی دعوت نہیں' اے امت مسلمہ اب بھی سنبھل کر متحد ہو جاو ورنہ ''تمہاری داستان تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں''

نوشتہ دیوار پڑھیں

جو قومیں اپنے وطن، عقیدہ نظریات، دین مذہب کلچر کا دفاع نہیں کرتیں وہ علم وتہذیب میں پس ماندہ ہوکر بتدریج صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہیں اب امت مسلمہ خود سوچے کہ علم وترقی کی اس دنیا میں اسلام اور اہل اِسلام کہاں کھڑے ہیں۔ بقول شاعر

خدا تجھے تیرے مقام سے آگاہ کر دے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں

تقابلی جائزہ

اہل قبلہ اہل اسلام

سنی شیعہ مسلم فرق

کے مشترکہ اسلامی عقائد

اور منکرین ختم نبوت وولایت

گستاخان رسول گمراہ لوگوں

کے باطل عقائد کا فرق

تقابلی جائزہ

اہل قبلہ سنی شیعہ اہل اسلام اور مرزائی خالصی' باطل عقائد کا فرق ملاحظہ ہو

مرزائی رشدی خالصی گمراہ عقائد	تقابلی جائزہ	اہل اسلام سنی شیعہ عقائد
مرزائی احمدی خالصی ،،، اللہ کو واجب الوجود لیس کمثلہ شی ء کے مقابلے میں عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ ممکن الوجود کی طرح تیندوا اور انجن ہے جسکی بہت سی تاریں ہاتھ پیر ہیں اور مثل چور چھپ کر آتا ہے۔	(1)	سنی شیعہ اہل حدیث اہل قبلہ مسلمان' ذات اللہ جل شانہ کو واجب الوجود اور ممکن الوجود کے مقابلے میں لیس کمثلہ شی ء کے عقیدہ کے قائل ہیں۔ یہی تعلیمات ہیں۔
مرزائی خالصی احمدی قادیانی ہر بشر کو بالقوہ نبی مانتے ہیں نبوت ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء آدم سے سید الانبیاء پر ختم نہیں بلکہ سید الانبیاء حضرت محمد ابن عبد اللہ کے بعد عادی بشر نبی ہوسکتا ہے نبوت کا عہدہ وھبی نہیں کسبی ہے لہذا مرزا غلام احمد قادیانی نبی برحق ہے اور خالصی ،،،، احمدیوں کے حامی ہیں اور طبقہ انبیاء کو اپنے جیسا بول و براز کرنے والا عادی بشر محض مانتے ہیں۔	(2)	اہل اسلام سنی شیعہ کے نزدیک ہر بشر بالقوہ نبی ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا بلکہ طبقہ انبیاء و رسل عام بشر عادی سے علم قوت کی بنیاد پر مخصوص طبقہ ہادیان حق ہے اور نبوت وھبی عہدہ ہے جو بشر عادی کی ہوا و حرص سے ماورئی ہے نبوت حضرت آدمؑ سے حضرت محمد ﷺ پر ختم ہے۔
جبکہ مرزائی خالصی ،،،، اللہ کو بے علم' بے قوت اور اس کو حکمت بالغیر سے عاری مانتے ہوئے اللہ کے امر خلق فیصلہ پر قیل و قال کرنا اپنا مذہب بتاتے ہیں جیسے احمدی رشدی چیلہ خالصی لکھتا ہے کہ اللہ نے مجھے خلق کر کے اس دور کے حوالے کیا جس کا میں اہل نہ تھا یہ اعتراض بر خدا کفر ہے اور اس کفر کے احمدی مرزائی خالصی،، قائل ہیں۔	(3)	سنی شیعہ اہل حدیث' اہل قبلہ مسلمان اللہ تعالیٰ کو عالم صاحب قوت مانتے ہیں اور اللہ جو خلق کرتا ہے فیصلہ کرتا ہے اس پر شاکر ہیں اور قیل و قال اعتراض کرنا کفر و شرک مانتے ہیں۔ کیونکہ ذات باری تعالیٰ حی و قیوم ہونے کے ساتھ عالم و قادر' حکیم و خبیر ہے' بشر ناقص ہے اور ذات واجب محض علم ہے ناقص بشر ناپاک اللہ پاک پر حرف زنی کا حق نہیں رکھتا۔

مرزائی احمدی خالصی ۔۔۔ گمراہ عقائد	تقابلی جائزہ	اہل اسلام سنی شیعہ اسلامی عقائد
جبکہ مرزائی' احمدی' خالصی ،،،،،' رشدی مزاج لوگ انبیاء و رسل کے علم لدنی کے منکر ہیں۔	(4)	سنی شیعہ اہل حدیث اہل اسلام انبیاء و رسل کے علم لدنی کے قائل مومن ہیں۔ اس عقیدہ سے سنی شیعہ کتب مملو ہیں
مرزائی خالصی' رشدی' ،،،،، لوگ انبیاء' اولیاء کی ولایت تکوینی کے منکر ہیں اور انبیاء اولیاء کو بشر محض مانتے ہیں۔ جو غیر کیا اپنے نفع پر بھی اختیار بھی نہیں رکھتے۔ بلکہ بے بس و مجبور ہیں۔	(5)	سنی شیعہ انبیاء و رسل' اولیاء کے تکوینی اختیارات کے قائل ہیں۔ کیونکہ اللہ نے یہ نعمت بھری دنیا انسانوں کی فلاح کیلئے بنائی ہے جس پر نبی ولی نیابت خدا میں حق ولایت وحکومت رکھتا ہے۔
مرزائی احمدی خالصی ،،،،،، رشدی گمراہ لوگ اسلام کے اس عقیدے کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ نبی' رسول ولی میں سرے سے قوت طاقت معجزہ کرامت ہے ہی نہیں بلکہ یہ سب انبیاء و رسل اولیاء ہمارے نبی مرزا قادیان کی طرح مجبور محض بشر ہوتے ہیں اور معجزہ دلیل نبوت یا دلیل ولایت ہرگز نہیں ہے کہ نبی ہو کر شعبدہ بازی کرتے ہوئے بزم نبوت و امامت کو تماشا خانہ عجائب غرائب بنالے۔	(6)	سنی شیعہ اہل حدیث انبیاء و رسل کے معجزات اور اولیاء اللہ کی کرامات کے قائل مومن ہیں' نبی رسول ولی سے کبھی بھی قوت معجزہ کرامت سلب نہیں ہوتی بلکہ یہ اللہ کے نمائندے بااختیار صاحب معجزہ و کرامت ہوتے ہیں جو ان اللہ والوں کے حجت خدا ہونے کی دلیل ناطق ہوتی ہے حوالہ از محمد میاں جونا گڑھی ترجمہ قرآن سعودی عربیہ' وزارت ارشاد مدینہ یونیورسٹی۔
مرزائی احمدی خالصی ،،،،،، رشدی بد عقیدہ لوگوں کے نزدیک نبی رسول ولی پیدا ہوتے ہی عام بشر عادی کی طرح بے علم ہوتا ہے اور اپنے علم' فریضہ شرعی کے جاننے میں فرشتہ کی تعلیم ٹریننگ کا محتاج ہوتا ہے نزول ملائکہ حجت خدا کے اضافہ علم کیلئے ہوتا ہے۔	(7)	اہل اسلام سنی شیعہ کے نزدیک نبی رسول ولی حق پیدا ہوتے ہی اپنے نبوت' کتاب فریضہ شرعی' ولایت کمالات سے آگاہ دانا و بینا ہوتا ہے اور راز خداوندی کا حامل امین ہوتا ہے صاحب علم لدنی ہوتا ہے۔ جیسے حضرت عیسیٰ ابن مریم ہیں' جنہوں نے پیدا ہوتے ہی ماں کی گود میں دعویٰ کیا' انی عبداللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا۔ (القرآن)

مرزائی احمدی خالصی ، ـــــــ اعقائد	تقابلی جائزہ	اہل اسلام سنی شیعہ کے اسلامی عقائد
مرزائی احمدی خالصی رشدی اس اسلامی عقیدہ کے منکر ہیں بلکہ ہر ابن آدم کو امیدوار نبوت کہتے ہیں اس باطل عقیدہ کے تحت احمدی قادیان کے مرزا غلام احمد کو نبی مانتے ہیں اور خالصی رشدی لوگ احمدیوں کو نہ صرف مسلمان مانتے ہیں بلکہ احمدیوں کی حمایت نصرت کو اپنا دین دھرم بناتے ہیں جیسے کہ، خالصی نے ۱۹۵۰ء میں فتویٰ دیا احمدی مسلمان ہیں اور ہمارے بھائی بند ہیں خالصی کے نزدیک احمدی سنی شیعہ ایک سے مسلمان ہیں۔	(8)	سنی شیعہ اہل حدیث کا متفق عقیدہ ہے کہ ہر شخص نبی نہیں ہوسکتا بلکہ یہ دینی منصب فقط ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کے لئے اللہ جل شانہ نے مخصوص کر دیا ہے اور آقائے نامدار حضرت محمد ابن عبداللہ کی بعثت کے بعد دین اسلام مکمل ہو گیا ہے اور آپؐ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ جس پر آیت قرآن شاہد ہے۔ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ (القرآن)
مرزائی احمدی خالصی رشدی لوگ انبیاء و رسل کو معصوم نہیں بلکہ غیر معصوم مانتے ہیں اور ان انبیاء سے غلطی سہو و نسیان سے ظاہر باہر قائل ہیں ملاحظہ ہو مرزا خالصی ـــ کی کتب اور مرزائی احمدی خالصی لٹریچر	(9)	اہل اسلام سنی شیعہ طبقہ انبیاء رسل کو معصوم مانتے ہیں اور انبیاء سے کسی سہو و نسیان غلطی کے قائل نہیں ہیں۔
خالصی ، ، ، رشدی مرزائی احمدی عقیدہ ختم نبوت کے منکر کو کافر نہیں مانتے بلکہ حضورؐ کے تاج ختم نبوت کے چور اور منکر ہیں اور عقیدہ ختم نبوت کو عقائد اسلام میں شمار نہیں کرتے احمدی مرزائی قادیان کو نبی مانتے ہیں اور خالصی کے حامی ہیں۔	(10)	سنی شیعہ اہل حدیث عقیدہ ختم نبوت کو ضروریات دین اور عقیدہ اسلام سمجھتے ہیں اور عقیدہ ختم نبوت کے منکر کو دشمن رسولؐ اعظم اور کافر غیر مسلم مانتے ہیں۔ جس طرح ابراہیم کو خلیل اللہ اور موسیٰ کو کلیم اللہ ماننا واجب ہے بالکل اسی طرح حضورؐ کو خاتم النبیین ماننا واجب دینی ہے۔
جبکہ مرزائی احمدی قادیان کو اپنا قبلہ مانتے ہیں خالصی ، احمدیوں سے محبت کرتے ہیں اور سنی شیعہ سے نفرت کرتے ہیں اور اہل اسلام کو بدعتی ، کافر ، مشرک ، غالی کہتے ہیں۔	(11)	اہل اسلام سنی شیعہ اہل حدیث اسلام سے وابستہ ہو کر ملت واحدہ میں اور اہل قبلہ ہو کر مکہ مدینہ کو مرکز دین مانتے ہیں۔

اہل اسلام سنی شیعہ کے اسلامی عقائد	تقابلی جائزہ	مرزائی احمدی خالصی ۔۔۔۔۔۔ عقائد
اہل اسلام سنی شیعہ اہل حدیث درود شریف' ملت ابراہمی پر چلتے ہوئے اپنے رسول آخر پر نماز' ذکر' محفل' نعت' مجلس پر درود صلوٰۃ پڑھتے ہیں۔ اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم و آل ابراھیم انک حمید مجید۔	(12)	جبکہ مرزائی احمدی خالصی رشدی گمراہ لوگ درود صلوٰۃ میں تحریف کرتے ہوئے اپنی مذہبی محفلوں میں بناوٹی درود صلوٰۃ پڑھتے ہیں اللھم صلی علیٰ محمد واحمد وعلی آل احمد اللھم بارک علیٰ محمد واحمد آل محمد و آل احمدؐ انک حمید مجید
اہل قبلہ سنی شیعہ اہل حدیث مسلمان کا متفقہ عقیدہ عمل ہے کہ نماز میں حضورؐ اور آپ کی آل اطہار پر ذکر صلوٰۃ درود نہ پڑھا جائے تو نماز باطل بے کار ہو کر اللہ کے ہاں مقبول نہیں ہوتی۔ بلکہ فرشتے نماز واجب' مسنون' نافلہ' نمازی کے منہ پر مار کر واپس بارگاہ ایزدی میں چلے جاتے ہیں۔	(13)	مرزائی خالصی احمدی، ۔۔۔ رشدی لوگ ذکر صلوٰۃ کو بدعت کہتے ہیں درود ابراہیمی و محمدی کی بجائے وہ درود پڑھتے ہیں۔ جو مرزا قادیان نے تحریف کر کے ان کو نام نہاد وحی کے ذریعے تعلیم کیا ہے اور مرزائی احمدی خالصی اپنی عباداتی سروس میں یہ درود پڑھتے ہیں اللھم صلی علیٰ محمد واحمد وعلی آل احمد اللھم بارک علی محمد واحمد وعلی آل محمد و آل احمد انک حمید مجید۔
بقول علامہ ابوالکلام آزاد صدر جمعیت علماء ہند تمام سنی شیعہ اہل حدیث کے نزدیک تشہد نماز میں صلوٰۃ درود کو اہل اسلام اصلاحی واجب ہی نہیں بلکہ حقیقی واجب سمجھ کر پڑھتے ہیں مراکز اسلام مکہ مدینہ سے لیکر نجف قم' دیوبند' بریلوی شریف' تک تمام اہل اسلام اہل قبلہ سنی شیعہ اہل حدیث مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ عمل ہے کہ وہ ایک دوسرے کو تسبیح نماز میں کثرت کے ساتھ درود صلوٰۃ پڑھنے کا حکم دیتے ہیں اور باعث ثواب جانتے ہیں۔	(14)	اہل اسلام کے مقابلے میں تمام مرزائی احمدی خالصی رشدی لوگ وظیفہ درود صلوٰۃ سے اس قدر الرجک ہیں کہ وہ نماز کے بعد بلند آواز سے درود صلوٰۃ پڑھنے سے منع کرتے ہیں اور بقول احمدی ایجنٹ ۔۔ کے نماز تشہد کے سلام کے بعد با آواز بلند پانچ یا دس دفعہ صلوٰۃ درود پڑھنا تعداد ممنوع ہو جائیگی خاص وقت میں ایسا کرنا بدعت ہے۔

اہل اسلام سنی شیعہ اسلامی عقائد	تقابلی جائزہ	مرزائی احمدی خالصی ۔۔۔۔۔ عقائد
اہل اسلام سنی شیعہ اہل حدیث مسلمان آپس میں اخوت اسلامی کے اظہار کے لئے نماز کے بعد یا عید نماز ختم ہونے پر باہم مصافحہ معانقہ کرتے ہیں کیونکہ یہ سنت رسول ہے اور یہ عمل صدر اول اسلام سے اب تک باقی جاری ہے' حدیث رسول ہے' لا تحتقرن من المعروف شیء ولوان تلقاء اخاک بوجه طلق۔	(15)	مرزائی احمدی خالصی د۔۔۔ رشدی مزاج انسان دشمن لوگ مسلمانوں کے اس باہمی التفات محبت وحدت کو دیکھ کر جلتے ہیں اور حسد میں آ کر کہتے ہیں کہ نماز میں سلام پھیرنے کے بعد مصافحہ کرنا یا ہم معانقہ کرنا یہ سب کچھ بدعت اور سینہ گزٹ ہے جس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ مرزائی خالصی' د۔۔۔' رشدی اس حدیث رسول اعظم نبی خاتم کے منکر ہیں۔
اہل قبلہ اہل اسلام سنی شیعہ اہل حدیث کے نزدیک مساجد کے داخلی بیرونی محراب' مینار بنانا' مساجد کی تزئین کرنا' پختہ بنانا شعار اسلامی ہے۔ تمام اہل اسلام عالم اسلام میں خوبصورت مساجد بناتے ہیں اور ان کو آباد کرتے ہیں کیونکہ یہ مراکز تربیت و روحانیت ہیں اور عزت شان اسلام کی پہچان ہیں۔	(16)	مرزائی احمدی خالصی د۔۔ رشدی گمراہ لوگ مساجد کی تزئین پختگی خوبصورتی کو ناپسند کرتے ہیں اور مساجد کی وسعت محراب مینار بنانے کو بدعت سے موسوم کرتے ہیں ان کے نزدیک چونکہ مسجد کعبہ کی نقل ہے جب کعبہ بیت اللہ کے مینار نہیں ہیں اس لئے مسجد کے مینار بنانا بے جا عمل بدعت ہے جس کی ضرورت نہ ہے۔
اہل اسلام سنی شیعہ اہل حدیث حکم قرآن کے مطابق محراب مسجد بناتے اور اس کی زینت کرتے ہیں قرآن شاہد ہے کہ نبیوں کی مساجد کے ہمیشہ محراب موجود رہے ہیں جیسے کہ حضرت زکریاؑ کے بارے میں ارشاد خداوندی ہوا۔ فنادته الملائكة وهو قائم يصلى فى المحراب (پارہ نمبر۲ سورہ آل عمران)	(17)	مرزائی احمدی خالصی د۔۔ رشدی گمراہ لوگ مراکز دین و اسلام مساجد کے محراب کو دیکھ کر حسد کرتے ہیں اور ان کا قرآن کے ساتھ مساجد کی توہین کے بارے عزائم سے سرشار فتنہ باز ہیں جبکہ قرآن میں محراب انبیاء کا ذکر ہے تو منکرین ختم نبوت کی قیل وقال بے معنی ہے بے دینی ہے اور یہ مرزائی احمدی خالصی ۔۔۔۔ توہین مساجد کو اپنا دین دھرم جانتے ہیں۔

مرزائی احمدی خالصی ۔۔۔۔۔عقائد	تقابلی جائزہ	اہل اسلام سنی شیعہ اسلامی عقائد
مرزائی قادیانی احمدی خالصی رشدی پرست لوگ طاغوت سے مصالحت کو اپنا دین کہتے ہیں اور جہاد اسلامی کے مطلق منکر ہیں بلکہ استعمار بزرگ وخرد کی خوشامد' تابعداری کو اپنی زندگی جانتے ہیں مرزا قادیانی' شیخ خالصی عراقی' جہاد کو حرام قرار دیتے ہیں اور برطانیہ کی خدمت سروس کو دین کہتے تھے۔	(18)	سنی شیعہ اہل حدیث مسلمان دین اسلام کی حفاظت اور حفظ حوزہ ریاست اسلامی کی تقویم کیلئے عرض و جان کے خطرہ کے وقت دفاع اور جہاد اسلامی کے قائل مومن ہیں اور مظلوم مسلمانوں کی حمایت کو جہاد کا حصہ مانتے ہیں۔
لیکن احمدی مرزائی خالصی رشدی کافر لوگوں کے بدیسی غیر اسلامی مہینوں کے نام یہ ہیں۔ صلح' تبلیغ' امان' شہادت' ہجرت' احسان' وفا' ظہور' تبوک' اخاء' نبوت' فتح یہ لوگ قمری مہینوں کی بجائے شمسی مہینوں پر یقین رکھتے ہیں۔	(19)	اہل اسلام سنی شیعہ کے نزدیک اسلامی مہینوں کے مقدس نام یہ ہیں محرم' صفر' ربیع الاول' ربیع الثانی' جمادی الاول' جمادی الثانی' رجب المرجب' شعبان' رمضان' شوال' ذیقعد' ذی الحج اپنے اسلامی مہینوں سے واقفیت رکھنا اور ان مہینوں کے نام یاد رکھنا ہر سنی شیعہ مسلمان کا دینی فریضہ ہے۔
مرزائی' خالصی' احمدی' رشدی' ۔۔۔۔ ان مقدس القابات کی توہین کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو نبی کہتے ہیں مرزا کے نائبین کو خلفاء امام اور مرزا کی زوجات کو ام المومنین اور مرزا کے دوستوں کو صحابہ اہل بیت کا خطاب دیتے ہیں۔	(20)	اہل اسلام سنی شیعہ کے نزدیک اہل بیت' صحابی' ام المومنین کے مقدس القابات فقط سید الرسل کے اہل بیت' ازواج رسول معظم اور حضور پاکؐ کے پاس حالت ایمان میں بیٹھنے والے حضرات صحابہ کرام کے لئے مخصوص ہیں کوئی امتی ہو کر اپنے لئے یا گھر والوں دوستوں اولاد اور بیوی کو نہ آل محمد کہہ سکتا ہے نہ صحابہ اکرام اور نہ اپنی بیوی کو شرعاً ام المومنین کہہ سکتا ہے شرعاً قانون جرم ہے یہ صرف حضور حضرت محمدؐ ابن عبداللہ کیلئے مخصوص ہیں۔

اہل اسلام سنی شیعہ اسلامی عقائد	تقابلی جائزہ	مرزائی احمدی خالصی ـــــــــ عقائد
سنی شیعہ اہل اسلام اہل قبلہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے رشتہ داریاں کرتے ہیں باہم مل کر ہم معاشرہ ہم خرمہ وہم ثواب شیر وشکر ہیں اور ایک دوسرے کے جنازہ میں شرکت کو جائز باعث ثواب مانتے ہیں رسم ختم، قل شریف میں دعائے خیر کیلئے شرکت کرتے ہیں۔	(21)	جبکہ مرزائی احمدی خالصی ٤٤٤ پرست رشدی مزاج لوگ سنی شیعہ کے جنازہ میں شرکت کو حرام بدعت کہتے ہیں جیسا کہ ظفراللہ احمدی نے قائداعظم محمد علی جناح کے جنازہ میں شرکت نہ کی کیونکہ بانی پاکستان کا جنازہ سنی عالم علامہ شبیر احمد عثمانی نے پڑھایا تھا۔ یہ بزرگ عالم دین تحریک پاکستان سے وابستہ تھے۔
اہل قبلہ سنی شیعہ مسلمان عمل وحکم رسول کے مطابق سید زادی کا عقد غیر سید کرنے کے شرعاً قائل نہیں ہیں۔	(22)	مرزائی احمدی خالصی رشدی مزاج، ٤٤٤ لوگ سید زادی کا عقد غیر سید حضرات سے کرنے کے قائل ہیں۔ جیسے مرزا ناصر نے اسمبلی میں کہا احمدی احمدی سے شادی کریگا ہمارے نزدیک سید کی کوئی تفریق نہ ہے۔
اہل اسلام سنی شیعہ کے نزدیک محبت خدا اور رسول تخلیق کائنات کا سبب ہے احترام رسول وآل رسول اصل عقیدہ اسلام ہے۔	(23)	جبکہ مرزائی احمدی خالصی رشدی مزاج ٤٤٤ لوگ رسول وآل رسول کے احترام کی بجائے محمد وآل محمد میں نقائص تلاش کرنا ان مقدس ہستیوں کے حق میں گری پڑی بازاری زبان استعمال کرنا اپنا دھرم مانتے ہیں
اہل اسلام کے نزدیک رشوت لینا یا رشوت دینا معاشرتی خیانت اور اسلام میں فعل حرام ہے۔ حدیث رسول ہے' رشوت لینے دینے والے دوزخی ہیں۔ الراشی والمرتشی کلاهما فی النار۔	(24)	مرزائی احمد خالصی رشدی مزاج ٤٤٤٤ کے نزدیک رشوت لینا درست ہے مرزا قادیانی اور خالصی کاظمینی خود رشوت خور تھے ان دونوں کا قول تھا مال موذی بدست غازی جائز ہے۔ مسلمانوں کیخلاف خود کو مرزا خالصی غازی کہتے تھے۔

مرزائی احمدی خالصی ۔۔۔۔۔۔عقائد	تقابلی جائزہ	اہل اسلام سنی شیعہ اسلامی عقائد
مرزائی احمدی خالصی رشدی مزاج ،،،گمراہ لوگ سنی شیعہ اہل حدیث دینی مراکز مدارس' حضرات نجف وقم' مصر وحجاز' یمامہ و بخد' دیو بند و بریلی کو منکرات کفر وضلالت جہل وبدعت کے کھلے گڑھ قرار دیتے ہیں اور نفاق کی جڑ کہتے اور لکھتے ہیں جبکہ قادیان ربوہ' کاظمینی کے ادارے ان احمدی خالصیوں کے نزدیک مراکز اسلام ہیں یہ احمدی خالصی کعبہ بیت اللہ' روضہ رسول بارے حاسدانہ باطل نظریات رکھتے ہیں۔	(25)	اہل قبلہ سنی شیعہ اہل حدیث مسلمان' مکہ' مدینہ' یونیورسٹی' جامعۃ الازہر مصر' حوزہ ہائے علمیہ' قم و نجف' شام و لبنان' سمر قند و بخارا' لکھنؤ' دیو بند' بریلوی شریف کے مدارس معہد علمیہ کو اسلامی مراکز اور علم و ہدایت کے گھر تسلیم کرتے ہیں اور ان حوزات علمیہ کے علماء کا احترام کرتے ہیں جماعت الموتمر الاسلامی انہی مراکز کے علماء عظام نے قائم کی اور اتحاد بین المسلمین کا عظیم کام انہی جامعات نے شروع کیا۔
جبکہ احمدی خالصی ،،،،مراجع قم و نجف علماء حضرات کو جاہل' حاسد' گمراہ کہتے ہیں اور جید مفتی مجتہد حضرات دعویٰ کی حد تک مسلمان ہیں جبکہ یہ سب خرافات کو دین سمجھتے ہیں۔ان دشمنان اسلام کو مسلمانوں میں تفریق فساد اچھا لگتا ہے۔یہ مرزائی احمدی خالصی ہر روز نفرت پھیلا کر ملک و مسلمانوں کو کمزور کرنے کے درپے رہتے ہیں تا کہ استعمار غرب کی اشیر باد حاصل کر سکیں۔	(26)	اہل اسلام سنی شیعہ تمام تر فروعی فقہی اختلافات کے باوجود علماء حضرات کے احترام کے قائل ہیں۔اور مسلم اتحاد کے داعی ہیں اور مسلم بھائی چارہ کے ساتھ رہنے کو دین مانتے ہیں۔وجود پاکستان' مسلم اتحاد کی برکت سے قائم ہوا اور انشاء اللہ سنی شیعہ اتحاد سے باقی رہے گا۔حدیث رسول ہے' انما المومنون اخوۃ۔اسلام کے ماننے والے مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔
مرزائی' احمدی' خالصی ،،،،، رشدی ،،، گمراہ لوگ حضرت امام حسینؑ کو ناکام اور یزید اموی کو کامیاب بادشاہ خلیفہ مانتے ہیں۔	(27)	اہل قبلہ سنی شیعہ اہل اسلام کے نزدیک حضرت امام حسینؑ کا یزید اموی کے خلاف خروج و قیام کربلا' دفاع اسلام کا عظیم نصب العین تھا' نواسہ رسولؐ نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے جام شہادت نوش کیا آپ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے اور یزید ظالم باطل پرست ناکام وخوار ہوا اور حق قوت شبیری سے زندہ ہوا۔

اہل اسلام سنی شیعہ اسلامی عقائد	تقابلی جائزہ	مرزائی احمدی خالصی ــــــ عقائد
اہل قبلہ سنی شیعہ اہل حدیث مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے اظہار کیلئے اپنے مسلمات مذہب اور ادلہ شرعیہ کے مطابق اذان میں اہل سنت الصلوٰۃ خیر من النوم پڑھتے ہیں تا کہ سنی اذان کا امتیاز نمایاں رہے۔ شیعہ مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے اظہار کیلئے ولایت علی کا اظہار کلمہ کے ساتھ اذان میں برملا کرتے ہیں تا کہ شیعہ اذان کا فرق ہر کہ ومہ پر عیاں رہے کیونکہ شہادت علی ولی اللہ ختم نبوت اکمال دین اور شعار شیعت ہے اذان میں یہ ہر دو جملے مروج و مقبول ہیں جو صدر اول اسلام سے تا حال متواتر پڑھے جارہے ہیں اور عالم اسلام میں رائج ہیں۔	(28)	جبکہ احمدی مرزائی رشدی خالصی ،،،،، گمراہ فرق کلمہ اذان میں شہادت علی ولی اللہ کو بدعت محرمہ کہتے ہیں اسی طرح احمدی خالصی لوگوں کے نزدیک الصلوٰۃ خیر من النوم بھی اذان میں بدعت محرمہ ہے بقول خالصی ،،، جس مسجد میں اذان کے دوران الصلوٰۃ خیر من النوم اور اشھد ان علیا ولی اللہ پڑھا جائے گا اس مسجد میں احمدیوں خالصیوں کے نزدیک نماز عبادت بجالانا باطل اور حرام ہے۔ خالصی کے مدرسہ جامعہ مدینۃ العلم کاظمین کی مسجد میں اذان کے اندر یہ ہر دو جملے اب تک متروک ہیں۔
اہل اسلام سنی شیعہ فقہاء کے نزدیک حاجی پر فرض ہے کہ وہ طواف النساء بجالائے ورنہ اس پر حج کے بعد اس کی بیوی حرام ہوگی۔	(29)	احمدی پرست خالصی ،،،،، گمراہ لوگ طواف النساء کے منکر ہیں خالصی لوگ طواف النساء ہرگز بجانہیں لاتے۔
اہل اسلام سنی شیعہ کے نزدیک وضو طہارت آب مطلق سے ہے۔	(30)	جبکہ مرزائی احمدی خالصی ــــ حضرات کے نزدیک وضو طہارت آب مضاف لسی، شیزان بوتل سے بھی ہوسکتی ہے۔

مصادر الکتاب

قرآن مجید فرقان حمید۔

سورہ بقرہ، سورہ آل عمران، سورہ مائدہ، سورہ یٰسین، سورہ الرحمٰن، سورہ کہف، سورہ احزاب، سورہ منافقون، سورہ نور، سورہ انبیاء، سورہ والناس الی آخرہ۔

''الکتب العربیۃ

لغت، ادب، شعر، عروض معانی، بیان، بدیع، تفسیر، حدیث، رجال، مناظرہ فلسفہ، منطق، کلام، عرف، محویت، خطہ، ہندسہ، الجبراء، جغرافیہ، صرف، نحو، جعفر وغیرہ۔

ایا عین جودی بدمع سرب

علی خیر خندف لم ینقلب

تداعا لہ رھطہ غدوۃ

بنو ھاشم و بنو المطلب

یذیقونہ حسداسیافھم

یعرونہ بعد ما قد شجب

کتب علم کلام

☆...... الفصل فی الملل والنحل، لابن حزم الغاهری سنه ۴۵۸ھ

☆...... الملل والنعل لعبدالکریم الشهر ستانی سنه ۵۶۰ھ

☆...... منهاج السنه . لابن تیمیه سنه ۷۴۸ھ

☆...... شرح فقه اکبر ملا علی قاری حنفی سنه ۱۰۱۴ھ

☆...... شرح المقاصد لعلامه تفتا زانی،

☆...... شرح المواقف لمیر شریف الدین جرجانی، شرح تجرید، لشیخ طوسی.

☆...... العقیدة الواسیطة . العقیده الطعاویة شرح البنراس.

☆...... اعتقادیه شیخ صدوق . لیلة، اعتقادیه علامه مجلسی،

استفاده از کتب المصادر العربیه

السنه، کتب المسانید، کتب الجوامع، کتب سنن، کتب فضائل، کتب المعجمات، کتب المصنفات، کتب الرجال، کتب البلدان، کتب السیرة، کتب الطب.

فهرس اعلام الرجال

☆...... تهذیب الرجال ☆...... تقریب التهذیب☆...... تهذیب التهذیب☆...... میزان الاعتدال ☆...... شذ رات الذهب ☆...... طبقات الحفاظ ☆...... تذکرة الحفاظ ☆...... سیر اعلام النبلا ☆...... التقریب التهذیب

کتب الاحادیث

فی اصطلاح المحدثین مایوجد فیه جمیع اقسام الحدیث، ای حدیث العقائد، احادیث احکام، و احادیث الرقاق و احادیث الادب و احادیث السیر والسفر، والقیام والعقود والاحادیث المتعلقة بالتفسیر والتاریخ واحادیث الفتن، والاحادیث المناقب والمثالب، کجامع الصحیح للبخاری والترمذی، ومسلم،

واما الصحیح المسلم فانه ان کانت فیه احادیث تلک الفنون لکن لیس فیه مایتعلق لفن التفسیر والقرأۃ ولھذا یقال له الجامع ۔

المسانید

فی اصطلاحھم ذکر الاحادیث علی ترتیب الصحابة بحیث یوافق الھجاء او یوافق السوابق الاسلامیة او یوافق شرافة النسب کمسند الطیالسی و مسند ابن ابی شیبة، ومسند احمد بن حنبل و مسند ابی یعلیٰ الموصلی و مسند البزار.

المعاجم

ھو کل کتاب ماتذکرہ فیہ الاحادیث علی ترتیب الشیوخ سواء یعتبروفاۃ الشیخ ام توافق حروف التھجی اوالفضیلة اوالتقدم فی العلم والتقویٰ ولکن الغالب ھوا لترتیب علی حروف الھجاء ومن ھذا القسم المعاجم الثلاثة، للطبرانی، ومعجم الشیوخ لا بن عربی دون فی ھذا الباب . کتاب مفرور معجم الصحیعة فی فضائل اھل البیت علیھم السلام.

الاجزاء

مایوجد فیہ مرویات واحد من الصحابة اومن بعدھم ولنا فی ھذا الباب اجراء کثیرۃ کجز احادیث الکساء و جز، حادیث القرطاس و جز فی حدیث الغدیر وجز حدیث الثقلین وجز حدیث الطیرو جز حدیث الرایة واحادیث ابی بکر ابن ابی قحافه فی فضائل اھل البیت و احادیث عمر ابن خطاب فی فضائل اھل البیت رسول اللہ و احادیث عائشة بنت ابی بکر فی فضائل اھل البیت و احادیث الصحایة فی فضائل محمد وآل محمد کماروی، فی کتب الاحادیث قال رسول اللہ انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اھل بیتی ما ان تمسکتم، بھمالن تضلوا بعدی بعدی ابداً حتی یرد علی الحوض، اذکرکم فی اھل بیتی، اذکرکم فی اھل بینی (الصحیح المسلم)

سئل عن اھل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال ھم الذین حرم علیھم الصدقه

قال اهل بیتی هم علی وفاطمة وابناهم وبنوهما. سراج المنیر وقوله اهل بیتی' هم فاطمة وعلی وانباهما وذریتهما و هولائهم المرادون بقوله تعالیٰ'' قل لا اسئلکم علیه اجراً الامودة فی القربیٰ. حاشیه من علماء الجرح والتعدیل.

السنن

وکل کتاب ماکانت فیه الاحادیث ترتیب ابواب الفقه کسنن النسائی' وسنن ابی دائود و سنن ابن ماجه و یسمیٰ الترمذی سننا ایضاً لکونه علی ترتیب ابواب الفقه وان کان جامعاً و سنن البهیقی.

متن حدیث قرطاس

عن عبدالله ابن عباس لما حضر رسول الله وفی البیت رجال فیهم عمر ابن الخطاب فقال النبی هلم اکتب لکم کتابا لا تضلون بعده ابداً فقال عمران رسول الله قد غلب علیه الوجع و عندکم القرآن حسبنا کتاب الله فاختلف اهل البیت فاختصمواومنهم من یقول قربوا یکتب لکم رسول الله لا تضلون بعده ومنهم ما قال عمر فلما اکثر اللغووالاختلاف' فقال رسول الله. قومو اعنی فقال ابن عباس ان الرزیه کل الرزیة ماحال بین رسول الله و بین ان یکتب لهم وایضاً عنه. انه قال یوم الخمیس وما یوم الخمیس ثم جعل تسیل حتی راتیه علی خدیه فقال. قال رسول الله ایتونی بکتاب اکتب لکم کتاباً لا تضلون بعده فقالوا ان نبی اللّٰه لیهجر.

☆...... صحیح البخاری کتاب العلم باب کتابة العلم صفحه ۲۲ طبع دهلی هند.

☆...... صحیح البخاری کتاب الجهاد باب جوائز الوفد صفحه نمبر ۴۲۹ جلد ۱ = طبع هند.

☆...... صحیح البخاری جلد ۲ . کتاب المخازی صفحه نمبر ۶۳۹ طبع دهلی هند.

☆...... صحیح البخاری جلد ۲ . کتاب المرضیٰ باب ماقال المریض قومو اعنی صفحه ۸۴۶.

☆...... صحیح البخاری کتاب الاحکام باب کراهیة الاختلاف جلد ۲ ص ۱۰۹۵ طبع هند

نقلت هذه الحدیث سنة ابواب مرا را بقلم شیخ الحدیث امام بخاری فی صحیعه براوة ثقةٌ عنده (والله العالم)

☆...... ایضا ذکره الحدیث الامام المسلم فی صحیعه فی باب ترک الوصیة وباب الوصیة المجدالثانی علی صفحه ۴۲ مطبوعه دهلی هند.

☆...... مسند احمد بن حنبل . ماقال العباس .

☆...... مسند احمد بن حنبل . ما جاء بسند جابر بن عبدالله الانصاری الصحابی .

☆...... هذه الحديث قدرويت من اصحاب التاريخ مثل لابن كثير فی

☆...... تاريخه البداية و النهاية المجلد الخامس فی صفحه ۲۳۵ . مطبوعه مصر .

☆...... التاريخ الطبری، التاريخ الكامل، السيرة لابن هشام ، والسيرة الحلبية .

☆...... و طبقات ابن سعد .

حديث المباهلة فی ضوالقرآن والحديث

☆...... عن سعد بن ابی وقاص قال لمانزلت هذه الآية فقل تعالوا ندع ابناء نا وابناء كم ونساء نا نساء كم وانفسنا وانفسكم فنبتهل فنجعل لعنة اللّه علی الكاذبين دعا رسول الله علياً وفاطمة وحسناً وحسيناً فقال اللهم هولاء اهل بيتی وحامتی وخاصتی. ذكرت هذه الحديث بالتواتر من اصحاب الحديث والتفسير فی هوٰلاء الكتب الموثقة عند اهل العلم من السنة والشيعة .

☆...... الصحيح المسلم المجلد الثانی علی صفحه ۲۷۸ مطبوعه دهلی هند .

☆...... ترمذی شريف المجلد الثانی علی صفحه ۲۳۶ طبع قديم مصر .

☆...... المسند احمد بن حنبل المجلد الشراجع الصفحه ۲۲۴

☆......مشكوٰة المصابيح المجلدالثانی الصفحه ۳۶۲ طبع دهلی قديم .

☆...... لمحات شرح مشكوٰة شريف جلد ۸ . مرقاة شرح مشكوٰة .

☆...... تحفة الاحوازی شرح ترمذی ، فتح الباری شرح صحيح بخاری جلد ۲ ص ۵۳

"الحديث المباهله فی كتب التاريخ والمناقب"

☆...... المستدرک حاكم مع تلخيص ذهبی جلد ۴ ☆...... نسيم الرياض جلد ۳ . صفحه ۳۶۷

☆...... زاد المعاد لابن قيم جلد اول ص ۴۰۱

☆...... رياض النظره فی مناقب عشره مبشره جلد نمبر ۲ ص ۲۸۴ ☆...... طبقات ابن سعد جلد نمبر ۱ ص ۳۰۱ ☆...... تاريخ الخلفاء ص ۱۱۵ ☆...... دلائل النبوة جلد اول ص ۳۹۸ ☆...... مظاهر حق

جلد نمبر ۴، ص ۱۴۱ ☆...... اسد الغابه جلد دوئم ص ۱۲ ☆...... اشعۃ اللمعات جلد نمبر ۴، ص ۶۳۸ ☆...... الصوائق المحرقه جلد اول ص ۱۰۷ ☆...... معارج النبوۃ جلد نمبر ۴ ص ۳۰۶ ☆...... اصابه فی تمیز الصحابة جلد نمبر ۲ ص ۵۵۳ ☆...... شرح فقه اکبر ص ۱۴۴ ☆...... مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ☆...... خصائص نسائی ☆...... نهایه لابن اثیر ☆...... بهیقی شریف ☆...... البدایه والنهایة ☆...... تحفه اثناء عشریه ☆...... جامع البیان جلد اول ☆...... مکتوبات مجدد الف ثانی ☆...... اشرف المويد ☆...... نور الابصار

من هم السادات عند رسول الله

صلى الله عليه وآله وسلم

ولقد سمعت ابابكرة قال بيننا النبى الخاتم صلى الله عليه وآله وسلم يخطب على منبره حينما جاء الحسن وكان ذاك الوقت حسن بن على صبيا فقال.

حديث رسول

عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله . يقول نحن ولد عبدالمطلب سادة اهل الجنة انا وحمزه وعلى و جعفر والحسن والحسين والهدى.

رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ابنى هذا سيد . بخارى جلد ۲ ص ۱۰۰۳ طبع دهلی

☆...... انظروا الى هذا ، ليسل عن دم البعوضة وقد قتلوا ابن رسول الله . صحيح البخارى المجلد الثانى صفحه نمبر ۹۷۹ . طبع دهلی قدیم

☆......هذه الاية دلالة على ان الحسن والحسين كانا ابنى رسول الله تفسير كبير جلد ۲ . صفحه ۷۰۰ طبع مصر لعلامه فخر الدين رازی.

☆...... السادات ممن حرمت عليهم الصدقة. كخ كخ انبى الحسن اما علمت ان الصدقه علينا حرام.

☆...... صحيح البخارى جلد اول كتاب الزكوٰة باب تحريم الصدقة ص ۲۰۱.

☆...... صحيح البخارى كتاب الجهاد من تكلم بالفارسية عند رسول الله .

☆...... صحیح البخاری و صحیح المسلم جلد اول کتاب الصیام والذکوٰۃ.

☆...... ترمذی شریف کتاب الزکوٰۃ ص ۱۶۱ موطا امام مالک.

☆...... مستدرک حاکم ☆...... مسند احمد بن حنبل جلد ۲ ☆...... مسند ابی داؤد

ایمان والدین رسول اللّٰہ عند السنہ

عند السنہ ان ملت عبدالمطلب الشرک باللہ.

☆...... الصحیح البخاری باب ماکان لنبی ان یستغفروا للمشرکین المشرکین عند السنہ واصحاب الحدیث السلفین ھم عبداللہ آمنہ وا بوطالب والد امیر المومنین علی علیھم السلام.

☆...... الصحیح المسلم جلد اول ص ۱۱۴ طبع دھلی .چاپ کلاں.

قال رسول اللہ فی اجابۃ الصحابی رضی اللہ عنہ ان ابی واباک فی النار. (انا للہ وانا الیہ راجعون)

☆...... صحیح مسلم شریف جلد اول ص ۳۱۴ . طبع دھلی

☆...... نسائی شریف کتاب الجنائز فی باب زیادہ القبور.

☆...... مستدرک حاکم جلد ۱ . کتاب الجنائز. ☆...... تفسیر روح المعانی جلد نمبر ۱۰ ☆...... فتح المجید شرح کتاب التوحید

☆...... الحاوی للفتویٰ للسیوطی جلد نمبر ۲ باب الایمان لوالدین الرسول.

☆...... معارج النبوہ مصنفہ ملامعین کاشفی.

”ایمان والدین رسول اللہ عند الشیعہ“

☆...... ” المعصوم ھوالذی فی کل وقت حضرۃ اللہ ورعامتہ“

کما ینص القرآن ان عبادی لیس لک علیھم سلطان و کفی بربک وکیلاً القران الکریم . سورہ اسریٰ جز ۱۵ آیت ۶۵

☆...... اصول کافی ' کتاب الحجۃ باب (مولد النبی ﷺ)

☆...... معانی الاخبار شیخ صدوق علیہ الرحمۃ وامالی شیخ صدوق.

☆...... تنیقح المقال لعبداللہ ما مقانی باب النساء ترجمہ امنہ بنت وھب.

☆..... بحارالانوار. لعلامه مجلسی. عن احوال آباء النبی ﷺ

☆ .... تفسیر مجمع البیان ☆..... مرٲۃ العقول لعلامه مجلسی

☆..... اعتقادیه لشیخ مفید علیه الرحمه، طبع اسلامی ایران قم مقدس

حدیث منزلت هی اعلام من رسول اللّٰه.......... انا خاتم النبیین لا نبی بعدی و قال لعلیؑ

یا علی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی. قال النبی ﷺ لعلی حین خرج الی تبوک و لم یستصحبه فقال اتخلفنی مع الزریه اما یتخفیف الیم قال اما ترضیٰ ان تکون منی بمنزلة هارون بن موسیٰ.

فی شرح الحدیث هذا ماکتب ابی العباس شهاب الدین احمد بن محمد القسطلانی فعرف ان الاتصال المذکور بینهما لیس من جهة النبوة بل من جهة ما دونها وهو الخلافة ولما کان هارون المشبیة له انما کان خلیفة فی حیاته موسیٰ علیه السلام دل ذلک علی تخصیص خلافة علی للنبی صلی الله علیه وآله وسلم بحیاته.

☆..... ارشاد الساری لشرح صحیح بخاری. المجلد السادس طبع بیروت.

انت متصل بی من جهة الخلافة دلامن جهة النبوة لانه لا نبی بعد ابداً. (باب خروج المهدی)

☆..... انا خاتم النبیین لا نبی بعدی ابداً الا اثنا ء عشر خلیفه کلهم من قریش.

☆..... عن جابر بن سمرة عن النبی صلی الله علیه وآله وسلم لا یزال هذا الدین.

عزیزاً منیاءً الی اثناء عشرة خلیفة. صحیح بخاری جلد ۲ . ۱۰۷۲

☆..... صحیح مسلم جلد ۲ . ص ۱۱۹ . طبع دهلی چاپ کلاں هند.

معانی تفسیر و تاویل عند المفسرین السنة والشیعة الامامیة

☆..... التفسیر فی اللغة، البیان والکشف، وما جاء ت الکلمة فی القرآن الکریم بهذا المعنی قال الله تبارک و تعالیٰ ولا یاتونک بمثل الاجئناک بالحق واحسن تفسیراً فتفسیر الکلام. ای کلام معناه الکشف عن مدلوله و بیان المعنی الذی لیشیرا لیه اللفظ. واما التفسیر لوصفه علماً فهو علم یبحث فیه عن القران الکریم بوصفه کلا م ا للّٰه تعالیٰ.

معنی التاویل

اول الکلام تاویلاً. دبره، قدره و فسره، قول صاحب القاموس ذکرمن کتب التفسیر العلیاء عند الشیعه. ومن اشهر کتب تفسیر القرآن عند الشیعة فی القدیم عد اکتاب البیان، کتاب مجمع البیان، وفی العصور التاخرة تفسیر السید عبدالله شبر و الآلرحمان للشیخ جواد البلاغی الذی لم یتمه فی حیاته. وکتاب البیان للسید الخوئی الزعیم الاعلیٰ الحوزه العلمیة النجف الاشرف عراق. و کتاب المیزان للسید محمد حسین طبا طبائی، الایرانی، کتاب الکاشف، للشیخ محمد جواد مغنیه والتفسیر المبین له راجع، التبیان.

القبائل الشهیرة فی العربون هم الذین یحسدون مع النبی واسرته الکریمة

بنی عیس، بن سلیم، بنی عنسان، بنی محارب، بنی عدی، بنی تیم، بنی فرازه، بنی نضر، بنی مره، بنی امیه، بنی حضاره، بنی یمامه، بنی بخد، بنی زمار، بنی مطعم، بنی ثعلب

القبائل العرب هم الذین یحبون رسول الله

واهل بیته یوقرونه ویعظمونه وینصرونه

بنی اسد، بنی ثقیف، بنی اوس، بنی خزرج، بنی سعد، بنی قریشی، بنی عذره، بنی حبش، بنی حنفیه، بنی شیبان، بنی قریضه، بنی یاسر.

ذرینی فان البغل یا ام مالک ...... لصالح اخلاق الرجال سروق

لعمری ماضاقت بلادبا هلها...... ولکن اخلاق الرجال تضیق

مدرک حدیث مدینة العلم

☆...... قال رسول الله صلی علیه وآله وسلم، انا مدینه العلم وعلی بالها.

ترمذی شریف باب مناقب علی علیه السلام، مشکوٰہ المصابیح باب مناقب علیؑ.

مستدرک حاکم للامام حاکم نیشاپوری، شرح المقاصد جلد ۲ باب الامامة والخلافة. البدایه

والنهایه لا بن کثیر' جلد ۷ ' ذخائر العقبیٰ ص ۷۷ تاریخ بغداد' ریاض النظر فی مناقب عشرہ مبشرہ.
مولفه محب الدین طبری. المستدرک' جلد ۳ . ص ۱۲۶ قال النبی الخاتم انا مدینة العلم و علی بابها
فمن اردالعلم فلیات الباب . انا دار الحکمه من اردالحکمه فلیات الباب.

☆...... مدرک حدیث ان الصدقة حرام علیٰ محمد و آل محمدؐ

عبید اللہ بن معاذ الخیری قال حدثنا ابی حدثنا شعبه عن محمد وهو ابن ابن زیاد سمع ابا هریره رضی
اللہ عنه یقول اخذ الحسن بن علی تمره من الصدقة فجعلها فی فیه فقال رسول الله کخ کخ ادم بها اما
علمت انا لا نا کل الصدقة. صحیح مسلم شریف جلد اول ص ۳۴۴' طبع دهلی.
کتاب الزکوة باب تحریم الصدقة ۔

تخریجه

اخرجه احمد فی المسند جلد ۲. ص ۴۰۹ بطریق محمد بن جعفر حدثنا سعبه عن محمد بن زیاد. عن
ابی هریرة وفیه کخ کخ القها اما شعرت انا اهل بیت لا ناکل الصدقة وایضاً. جاء اوورد المجلد الثانی.
من طریق وکیع حدثنا شعبة عن محمد ابن زیاد وفیه کخ کخ ثلاثاً انا لا تحل لنا الصدقه وله شاهد من
حدیث عمرو بن خارجه بلفظ الا ان الصدقة لا تحل لی ولا لا هل بیتی.

حجت خدا صاحب علم و بصیرت ہے
چاہے وہ حیوان چوپایه ہی کیوں نه ہو

وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بها الاولون. وآیاتنا ثمود الناقة مبصرة فظلموابها وما ترسل
بالایات الاتخویفاً. سوره مجیده الاسرا' پاره نمبر ۱۰ . آیت نمبر ۵۸.

العصمة هی لطف اللہ یفعل الله بمن یشاء من عباده بحیث لایکون له معها دا ع الی ترک الطاعة
وارتکاب المغصیه.

☆...... ادلة الشریعه عند الشیعه والسنه.

القرآن الکریم' اقوال المعصوم' العقل' اجماع العلماء'

عند السنه

القرآن الکریم' قول النبی' اجماع الصحابة' والقیاس'

☆...... فی مدح سیدنا المعصوم علی الاکبر بن حسین

ابی ابصرانی لا اری البدر طالعاً...... ولا الشمس الا اذکرتنی بغالب

شبیھین کانا لا بن لیلیٰ ومن یکن...... شبیہ ابن لیلیٰ یلیع ضوالکواکب

معنی المولا عند رسول اللہ

الحدیث= قال رسول اللہ انا ولی من لا ولیہ

من لا مولاء لہ انا مولاہ . یا بریدہ الست اولیٰ بالمومنین

من انفسھم؟ فقلت بلی یا رسول اللہ فقال من کنت مولاہ

فھذا علی مولاہ، یا علی انت ولی کل مومن من بعدی.

فضیلۃ علیؑ عند اھل العلم

عن عائشہ و ابی زرو جابر ابن عبداللہ قال، قال رسول اللہ النظر الی وجہ علی عبادہ. الحب لعلی عبادہ، والذکر علی عباہ، ما نزل فی اخر من الناس ما نزل فی علی رضی اللہ عنہ. وقد ثبت عن عمرانہ کان یقول علی اقضانا و ابیؑ قرؤنا القرآن وکان عمر یقول اعوذ باللہ من معضلۃ ولا ابو الحسن لھا.

البدایہ والنھایۃ لا بن کثیر شامی، جلد نمبر ۷، ص ۳۷۳ طبع مصر.

☆...... قال رسول اللہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی.

وترکت فیکم الثقلین، کتاب اللہ وعترتی

ما ان تمسکتم بھما لن تضوا بعدی ابداً

اذکر کم فی عترتی، اذکر کم فی اھل یتی

سئلت منکم مافعلتم بھما بعدی

ماذا تقولون ان قال النبی لکم...... ماذا فعلتم و انتم خیرالا مم

بعترتی وباھلی بعد مفتقدی...... منھم اساریٰ و منھم ضرجوابدمی

ماکان ھذا جزائی اذنصحت لکم...... ان تخلفونی فی ذورحم

وقال الرسول. ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً (آیت قرآن)

☆...... تذکرۃ فی القرآن عن شجرۃ الملعونۃ

واذ قلنا لک ان ربک احاط بالناس وما جعلنا الرؤیاء التی ارینٰک الافتنة للناس والشجرۃ الملعونة فی القرآن ونخوفهم ممایزیدهم الا طغیاناً کبیراً. سورہ اسراء پارہ نمبر ۱۵ آیت نمبر ۵۹، ۶۰

تذکرۃ شجرۃ طیبه فی القرآن

مثل کلمة طیبة کشجرۃ طیبة اصلها ثابت فرعها فی السماء توتی اکلها کل حین باذن ربها.

☆......معنی مولاء بزبان قرآن، مولاء وہ ہے جو کسی کا بوجھ اٹھائے. ولولا ابو طالب وابنه لما مثل الدین شخصا فقاما، ان ابا طالب قال عند موته یا معشر نبی هاشم اطیعوا لمحمد. و صدقوا ترشدوا.

ضرب الله مثلاً رجلین احدهما ابکم لا یقدرون علیٰ شی ء وهو کل علیٰ مولاه اینما یوجهه لایات بخیرۃ. هل یستوی هوومن یامر بالعدل وهو علیٰ صراط مستقیم.

☆...... تعریف الاسلام عند امام الرضاء علیه السلام...... فیما کتبه الرضا للمامون فی محضر الاسلام سئل المامون العباسی، علی بن موسیٰ الرضا علیهم السلام ان یکتب له محض الاسلام علی سبیل الایجاز والاختصار فکتب علیه السلام، ان محض الاسلام شهادة ان لا اله الا الله وحده لا شریک له الهاً واحداً احداً فرداً صمداً قیوماً سمیعاً بصیراً قدیراً قدیماً باقیاً عالماً لا یجهل قادراً لا یعجز غنیاً لا یحتاج عدلا لایجور انه خالق کلِ شی ء و لیس کمثلهٖ شی ء لا شبه ولا ضد له ولا ند له ولا کفوء له وانه المقصود بالعبادة والدعا والرغبة والرهبة وان محمداً عبده ورسوله وامنیه و صفیه وصفوته من خلقه و سید المرسلین و خاتم النبیین وافضل العٰالمین لا نبی بعده ولا تبدیل لمتله ولا یتغیر لشریعته وان جمیع ماجاء به محمد بن عبدالله هو الحق المبین. الیٰ اخره

وایضاً قال الرضا علیه السلام ولا صلوا خلف الفاجر ولا یقتدیٰ الا باهل الولایة. عیون الرضاء . تالیف للعلامة العالم الربانی ابی جعفر محمد بن علی ابن الحسین بن موسیٰ بن بابویه القمی . مطبوعه ۱۳۱۸ ھ

الولی والولایة عند رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم

عن ابی هریرۃ قال، قال رسول الله ان الله تبارک و تعالیٰ من عادلی ولیافقد اذنته بالحرب وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببته فاذا اجبته فکنت سمعه الذی یسمع بها وبصره الذی یبصربه

ویده التی یبطشها وفی روایة احمد. و لسانه الذی ینطق بها.

(۱) صحیح البخاری جلد ۲ ، ص ۹۶۳، کتاب الدعوات طبع دهلی کلاں.

(۲) مشکوٰة المصابیح باب التواضح، الفضل الاول. طبع دهلی.

(۳) اصول کافی جلد ۲ . ص ۳۶۷ کتاب الایمان والکفریات باب ایذاء المومن.

مسئولیة العلماء الاسلام فی هذا العصر

الدرس والتدریس بطریق الانبیاء و نشر الاسلام و معتقدات الاسلام مع الدلائل علی منهاج الاولیاء والمشائخ کما قال الله تبارک و تعالیٰ ادع الی سبیل ربک بالحکمة والموعظه الحسنه وجادلهم بالتی هی احسن.

الامر بالمعروف والنهی عن المنکریجب علی العلماء المتدینین العمل بکل وسائل الاعلام لانکار المنکرات والامر بالمعروف من اذاعة ومحطة تلفزة وتسعیل فیدیو و کیسیتات وسیدیة و جرائد و مجلات و کتب قیمة و نشرات و خطب و محاضرات و مباحث جیده مع الاخلاق التامة علی مستوی الفردوالجماعة بل و علی صعید عالمی بعقد الموتمرات العالمیة تحت لواء الاسلام ختم نبوت هی العقیده الاساسیة فی قصر الاسلام مثل عقیدة التوحید والنبوة من انکرهذه العقیده فهو ضال مضل کافرلیس له صلة بالاسلام والمسلمین و فرق الاسلامیه. من اعان القادیانیة والاحمدیون هو مثلهم خائن، مضل عند اعلام العلماء والمجتهدین. فقط۔

۔کہ (لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(الخیرات الحسان لابن حجر المکی) پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں۔کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔(حررہ ابوالیاس محمد امام الدین قادری کوٹلی لوہاراں مغربی)

(ج)......ایسا شخص کافر ہے اور کافر سے نکاح درست نہیں۔ جامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ میں ہے۔قال انا رسول الله او قال بالفارسیة من پیغمبرم یریدبه۔من پیغامبرم یکفر علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ من ادعی النبوة فی زماننا او صدق مدعیا لها اواعتقد نبیا فی زمانه صلی الله علیه وسلم اوقبله من لکم یکن نبیا کفرا جو شخص ہمارے زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کرے یا مدعی

نبوت کی تصدیق کرے یا یہ اعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانہ میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوت کا ثبوت نہیں۔ وہ کافر ہوگا۔ فقہ ابوعبدالقادر محمد عبداللہ امام مسجد جامع کوٹلی مذکور۔ الجواب صحیح سید میر حسن عفا عنہ کوٹلی لوہاراں۔ الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ۔

......مرزا نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔ (دیکھو شرح فرقہ اکبر ملا علی قاریؒ) لہٰذا جماعت مرزائیہ مرتد خارج از اسلام ہے۔ سب مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتی ہے ولدالزنا ہوگی اور مرتد جب بغیر توبہ کے مر جائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے۔ بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل و کفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب اشباہ والنظائر) **اللّٰھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولا تجعلنا من المرزائین - حررہ عبدالغفور الغزنوی عفا اللہ عنہ- الجواب صحیح محمد حسین مدرس مدرسہ سلفیہ غزنویہ۔**

(۴)...... مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفات کبریٰ سے ہے۔ اس کا کفر علماء ربانیین نے قدیماً و حدیثاً ثابت کیا ہوا ہے۔ اہل اسلام کے اس باب میں کئی کتب و رسائل و اشتہارات موجود ہیں اور وہ اسی عقیدہ کفریہ پر مر گیا۔ اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے وہ بھی بلاریب بموجب شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰت والتحیۃ کافر ہے اور مومنہ سنیہ سے اس کا نکاح فسخ ہے اور مومنہ سنیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے اور یہ نکاح باطل ہے۔ **قال اللہ عزوجل لاھن حل لھم ولاھم یحلون لھن۔**

(۶)...... مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر انبیاء کی توہین کی بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعویٰ بھی کئے جن کی بناء پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس کے ماننے والے بھی کافر ہیں۔ ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے۔ (سید عطاء اللہ بخاری)

(۷)...... اقوال مذکورہ میں اکثر کفریہ ہیں جن کی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت پیدا نہیں ہوتی۔ لہٰذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو افتراق ضروری ہے۔ مسکین سلطان محمد بقلم خود جواب صحیح ہے۔ سلام الدین عفا اللہ عنہ۔

(الفتوى الخالدة)

الشيوعية كفر والحاد

بزغت شمس ١٤ تموز والابتسامة الحلوة تصحب شفاه الشعب العراقي والآمال الطيبة تملأ قلوبهم والسرور والفرح باديـان على الوجوه ، انهم ينتظرون مستقبلاً زاهراً فيه الخير والبركة والازدهار في جميع المجالات الدينية والثقافية والسياسية والاقتصادية وغيرها ، زعموا انهم خلفوا وراءهم الظلم والطغيان والتعسف والاضطهاد وسوف يشملهم العدل والأخوة والمساواة والرفاهية .

مضى عهد الطغاة وذهبت الدكتاتورية والمصالح الشخصية ، وجاء وقت الانصاف للمظلوم وتقديم مصالح الشعب على بقية المصالح .

بمثل هذه الآمال الطيبة واجه الشعب العراقي ثورة ١٤ تموز (١)

---

(١) مادمت اتحدث عن آمال الشعب العراقي وامانيهم أود أن اسجل هنا الرسالة التي وجهها سماحة الامام الحكيم في ابان الثورة وباصرار شديد من متصرف لواء كربـلاء آنذاك الزعيم فؤاد عارف الى مجلس السيادة ورئيس الوزراء حتى يلمس القارىء مدى ما كان ينتظره العظماء من رجال الثورة وقادتها، وهذا نصها :

بسم الله الرحمن الرحيم وله الحمد

مجلس السيادة للجمهورية العراقية

سيادة الزعيم الركن عبد الكريم قاسم .

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

وبعد : فاني احمد الله واشكره، واسأله ان يجعلكم من قادة العدل وأنصار الحق الذين

ولكن لم تمض الايام قلائل واذا الدائرة تدور عليهم ويتغلب عبد الكريم قاسم على دست الحكم ويزج رفاقه وشركاءه في الثورة في غياهب السجون ويبعد

عناهم الله سبحانه بقوله الكريم: «إن تنصروا الله ينصركم ويثبت أقدامكم» فان العدل أساس الملك والعطف على الرعية اول النصر، وشكر الله تعالى يستوجب المزيد، والظلم والاستئثار من اكبر عوامل الدمار، فسيروا مسددين على ضوء تعاليم الاسلام وهدي القرآن، «واعتصموا بحبل الله جميعاً ولا تفرقوا»، واعتبروا بمن مضى قبلكم، فان الله سبحانه وتعالت كلمته يقول: «ولقد أهلكنا القرون من قبلكم لما ظلموا وجاءتهم رسلهم بالبينات وما كانوا ليؤمنوا كذلك نجزي القوم المجرمين. ثم جعلناكم خلائف في الأرض من بعدهم لننظر كيف تعملون».

ولقد سرني ما يبلغني عنكم من خطوات سديدة جبارة في هذه الآونة القصيرة الأمر الذي يستوجب لكم الاكبار والاعظام، لذلك أبارك لكم فيما أولاكم الله به وأدعو لكم بحسن التوفيق لخدمة الدين والاسلام، والمحافظة على الصالح العام. والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.

٦ محرم ١٣٧٨ محسن الطباطبائي الحكيم

فكان الجواب على هذه الرسالة الكريمة مايلي:

سماحة المجتهد الأكبر السيد محسن الحكيم دامت بركاته

تلقينا كتاب سماحتكم بمزيد الشكر، سائلين المولى أن يوفقنا لأداء الواجب الملقى على عاتقنا نحو الأمة وحماية شعائر الاسلام واقامة موازين العدل والمحافظة على الصالح العام، مستمدين العون من عناية الله ومؤازرة الأمة وبركات ائمة الدين.

٨ محرم الحرام سنة ١٣٧٨

الزعيم الركن
عبد الكريم قاسم
رئيس الوزراء

* * *

« نعم الانتماء اليها حرام والدعوة اليها حرام آخر ، وهي كفر وإلحاد، والله العاصم »

مهدي الحسيني الشيرازي

* * *

« تصادم المبادىء اللادينية الشيوعية مع الدين الاسلامي من الضروريات فلا يجوز تقوية المروجين لتلك المبادىء بوجه من الوجوه حتى بالانتماء اليهم »

ليلة الثلاثين من رمضان ١٣٧٩ محمود الحسيني الشاهرودي

* * *

« سبق منا ان اجبنا على نظير هذا السؤال اجمالاً ، والتفصيل ان الشيوعية كعقيدة فلسفية تناقض اصول الاسلام فهي كفر وإلحاد ، وانها كنظام اقتصادي واجتماعي تناقض قوانين الاسلام التي يجب على المسلمين كافة الدعوة اليها ، كما يحرم عليهم الدعوة الى غيرها من النظم الاجتماعية لان الاسلام وحده خيرة رب العالمين ورسالة خاتم النبيين ، ومن يبتغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخاسرين »

ابو القاسم الموسوي الخوئي

* * *

« الشيوعية الماركسية فلسفة مادية بحتة تتنكر لجميع الأديان ولاتعترف بالخالق تعالى ، وتجتر مفاهيمها من نظريات فلسفية ملحدة بائرة ، والنظام الشيوعي يرتكز على تلك الفلسفة ويستمد منها روحه وكيانه ، ولذلك كان الانتماء الى الحزب الشيوعي من اعظم المحرمات التي يشجبها الدين وتنبو عنها شريعة سيد المرسلين ، هدانا الله جميعاً الى صراطه المستقيم ، صراط الذين انعم عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين »

٢٦ / ١٠ / ٧٩ مرتضى آل يس

* * *

« ان الشيوعية شنيعة ليست فوقها شنيعة ، ورذيلة دونها كل رذيلة ونار لا تبقي ولا تذر ، والانتماء اليها ومؤازرتها كفر وإلحاد . عصمنا الله والاسلام وجميع المسلمين من شرها »

محمد جواد الطباطبائي التبريزي

* * *

« لا يخفى ان الشيوعية كما اجبت عنها سابقـاً كفر وإلحاد وعين اللادينية ، ويحرم على جميع المسلمين التحزب بهذا الحزب ، فان الشيوعية تفني الآثار الدينية ، وكل ماحكم به العقل والعقلاء والأنبياء (ص) من حفظ الانساب وملكية الاشخاص . حفظنا الله وجميع اخواننا المسلمين من كل ما يخالف الدين الاسلامي »

السيد عبد الله الشيرازي

* * *

« لا شك في ان هذا المبدأ الشيوعي مبدأ مخالف لدين الاسـلام ومقدساته ولمصالح المسلمين عامة ، فلا يجوز الانتماء الى هؤلاء ، بل يجب أن يعامل مع هؤلاء الملاحدة كما قال الله تبارك وتعالى في كتابه الكريم: انما جزاء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الأرض فساداً أن يقتلوا أو يصلبوا أو تقطع ايديهم وارجلهم من خلاف او ينفوا من الأرض ذلك لهم خزي في الدنيا ولهم في الآخرة عذاب عظيم »

٢٦ صيام ١٣٧٩ هجري كربلاء محمد علي الطباطبائي

* * *

« المبدأ الشيوعي يناقض الاسلام وسائر الأديان والنقيضان لايجتمعان واتقوا فتنة لا تصيبن الذين ظلموا منكم خاصة واعلموا أن الله شديد العقاب»

عبد الكريم الزنجاني

ماخذات کتاب

کتاب	مصنف
☆......تفسیر کبیر	فخر الدین رازی
☆......درمنثور	جلال الدین سیوطی
☆......مظہری	ثناءاللہ پانی پتی
☆......ابن جریر	ابوجعفر محمد بن جریر طبری
☆......ابن کثیر	اسماعیل بن کثیر دمشقی
☆......فتح القدیر	علامہ شوکانی
☆......الجمل	سلیمان بن عمر شافعی
☆......الخازن	علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم بغدادی المعروف خازن
☆......موضح القرآن	شاہ عبدالقادر محدث دہلوی
☆......حسینی	حسین بن اعلیٰ الواعظ الکاشفی الہروی
☆......تبویب القرآن	مولانا وحید الزمان
☆......الکشاف	علامہ زمخشری
☆......تفہیم القرآن	مولانا سید مودودی
☆......بیان القرآن	مولانا اشرف علی تھانوی
☆......محی الدین ابن عربی	محی الدین ابن عربی
☆......تفسیر قرطبی	ابن عبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی

مصنف	کتاب
ابی طاہر محمد بن یعقوب فیروز آبادی	☆......تفسیر ابن عباس
ثناء اللہ پانی پتی	☆......تفسیر مظہری کلاں
ابو جعفر محمد بن جریر طبری	☆......فہرست تفسیر ابن جریر
شیخ احمد صادی المالکی	☆......تفسیر صادی علی الجلالین
ابی محمد روزبہان شیرازی	☆......عرائس البیان
مولانا سید امیر علی	☆......مواہب الرحمان
احمد بن محمود حافظ الدین ابی البرکات	☆......اکلیل علی مدارک التنزیل
امام خیمنی	☆......مصباح الھدایہ فی علم الولایۃ
فخر الدین راضی	☆......فاتحہ العلوم
شاہ عبد العزیز محدث دھلوی	☆......عزیزی
حسین ابن ریان	☆......مفتاح الجلالین
مولانا نازکی الدین احمد	☆......الھلالین
راغب اصفہانی	☆......مفرادات' راغب اصفہانی
ناصر الدین ابی الخیر عبد اللہ بن عمر بیضاوی	☆......تفسیر بیضاوی کلاں
جلال الدین سیوطی	☆......تفسیر اتقان
عربی	☆......بیضاوی درسی
محمد فواد عبد الباقی	☆......المعجم المفرس
علمی زادہ فیض اللہ	☆......فتح الرحمان

مصنف	کتاب
عربی	☆......سورہ مزمل منظوم
مولوی فخر الدین اردو	☆......تفسیر قادری اردو
حاشیہ شیخ زادہ	☆......شرح تفسیر بیضاوی
ابن حریر طبری	☆......تفسیر طبری
علامہ نیشاپوری	☆......تفسیر نیشاپوری
ابوالکلام آزاد	☆......تفسیر ام الکتاب
مع ترجمہ شاہ رفیع الدین	☆......تفسیر حسینی
سید مودودی	☆......تفہیم القرآن
عربی	☆......تفسیر معالم التنزیل
محمد علی بن محمد صادق الموسوی	☆......منہاج الصادقین
شیخ محمد بن حسن الطّوسی	☆......البیان
اخوند الملقب بالفیض	☆......الصافی
السید ہاشم بن السید سلیمان البحرانی	☆......البرہان
ابوالحسن العاملی	☆......مقدمہ مراۃ الانوار
امین الاسلام طبرسی	☆......الجامع الجوامع
شیخ ابوعلی الفضل بن الحسن طبرسی	☆......مجمع البیان
ابوالقاسم الخوئی مدظلہ	☆......البیان الخوئی
آیت اللہ خامنہ ای	☆......درس نہج البلاغہ

مصنف	کتاب
مولانا عمار علی صاحب	☆......عمدۃ البیان
سید احمد حسنین صاحب	☆......معراج العرفان
علامہ علی نقی مجتہد	☆......فصل الخطاب
مولانا مقبول احمد	☆......ضمیمہ مولانا مقبول
علامہ حسین بخش صاحب جاڑا مجتہد	☆......انوار النجف اردو
عبد القادر رازی	☆......اسئلۃ القرآن المجید واجوبتھا
السید عباس	☆......روائح القرآن
الشریف الرضی	☆......تلخیص البیان
محمد عزیز الحسن بدایونی	☆......اعجاز الحسن، اعجاز القرآن
شیخ فضل بن حسن طبرسی	☆......مجمع البیان
السید محمد حسین طباطبائی، قم مقدس ایران	☆......المیزان
محمد بن اسماعیل بخاری	☆......بخاری شریف کلاں
امام مسلم	☆......مسلم شریف
حافظ ابی عبد الرحمان احمد بن شعیب بن علی نسائی	☆......نسائی
سلیمان اشعث ابی داؤد	☆......ابوداؤد
شبیر احمد دیوبندی	☆......فتح الملھم
ابی بکر احمد بن حسین ابن علی بیہقی	☆......سنن کبریٰ بیہقی
ابوداؤد	☆......ابوداؤد طیالسی

کتاب	مصنف
☆......العینی شرح بخاری	بدرالدین ابی محمود بن احمد عینی
☆......تیسیر القاری	مولانا نورالحق محدث دھلوی
☆......فتح الباری	ابی فضل شہاب الدین احمد بن علی بن محمد بن حجر عسقلانی
☆......ھدی الساری مقدمہ فتح الباری	شرح صحیح بخاری
☆......سنن الھدیٰ فی متابعۃ المصطفیٰ	ابن حجر
☆......مسند احمد بن حنبل	احمد بن محمد حنبل
☆......القسطلانی	علامہ قسطلانی
☆......فیض الباری عربی	شیخ محمد انور کاشمیری
☆......فیض الباری اردو	مولانا محمد ابوالحسن
☆......مستدرک حاکم	ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ المعروف حاکم
☆......ابن ماجہ	عربی
☆......اشعۃ اللمعات	عربی
☆......مشکوٰۃ المصابیح	متن عربی
☆......موطا امام مالک	عربی
☆......موطا امام محمد	مولانا عبدالحئ
☆......مسند امام اعظم	ابوحنیفہ نعمان
☆......الکوکب دری	رشید احمد گنگوہی
☆......الکتاب المصنف	ابوی بکر ابن ابی شیبہ

مصنف	کتاب
ابی محمد عبداللہ بن ابی حمزہ اندلسی	☆......بہجۃ النفوس
شاہ عبدالعزیز محدث دھلوی	☆......بستان المحدثین فارسی
؍؍ ؍؍ ؍؍	☆......بستان المحدثین اردو
حافظ محمد عبدالاحد	☆......موضوعات الکبیر
السید صفدر حسین نجفی	☆......ولایت فقیہ
فارسی مبلغ اعظم	☆......نصرت الذاکرین
امام خمینی	☆......کشف الاسرار
ابی الفضل عیاض بن موسیٰ اندلسی	☆......شفائے قاضی عیاض
محمد فواد عبدالباقی	☆......مفتاح کنوز السنہ
ابی زکریا یحییٰ بن شرف نودی	☆......ریاض الصالحین
ابی جعفر احمد بن محمد حنفی	☆......شرح معانی الاثار
محمد بن اسماعیل بخاری	☆......بخاری جز خامس، مصری
شیخ عبدالحق محدث دھلوی	☆......ماثبت بالسنہ
احمد بن عبداللہ اصبہانی	☆......دلائل النبوۃ
شاہ ولی اللہ محدث دھلوی	☆......حجۃ البالغہ نسخہ عربی
حافظ ابوالقاسم سلمان بن احمد طبرانی	☆......طبرانی
مولانا عبدالحق محدث دھلوی	☆......شرح سفر السعادۃ
امام نسائی	☆......خصائص نسائی

مصنف	کتاب
محمد بن محمود بن محمد الخوارزمی	☆......جامع مسانید امام اعظم
جلال الدین سیوطی	☆......الفیتہ الحدیث
جمال الدین ابی محمد حنفی	☆......نصب الرایہ
محمد بن اسماعیل بخاری	☆......بخاری شریف حورد
میرزا حیرت دھلوی	☆......بخاری شریف اردو
ابو عیسیٰ ترمذی	☆......ترمذی شریف
جلال الدین سیوطی	☆......تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک
حافظ محمد بن اسماعیل بخاری	☆......ادب المفرد
ابو یوسف یعقوب بن ابراهیم انصاری	☆......کتاب الاثار عربی
امام محمد بن حسن بن شیبانی	☆......کتاب الاثار عربی اردو
ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمی	☆......سنن دارمی
جلال الدین سیوطی	☆......جامع الصغیر
جلال الدین سیوطی	☆......شرح الکبیر
علی بن سلطان محمد القاری	☆......مرقاۃ المفاتیح
جلال الدین سیوطی	☆......تدریب الراوی
عربی	☆......بلوغ المرام

كتاب	مصنف
☆......فضائل خمسہ من صحاح ستہ	علامہ ابواسد اللہ محمد حیات انصاری
☆......مقدمہ فتح الباری شرح صحیح بخاری	عربی
☆......المحلی	عربی
☆......شرح شمائل ترمذی مصری نسخہ	عربی
☆......تحفۃ الذاکرین	محمد بن علی بن محمد شوکانی
☆......الراسالہ المستطر فہ	محمد بن جعفر کتانی
☆......تہذیب الاحکام	ابی جعفر محمد بن الحسن الطوسی
☆......من لایحضرہ الفقیہ	شیخ ابوجعفر قمی
☆......اصول کافی	محمد بن یعقوب کلینی
☆......الاستبصار	شیخ ابوجعفر طوسی
☆......الاحتجاج طبرسی جدید	ابی منصور احمد بن علی طبرسی
☆......احتجاج طبری کہنہ	" " "
☆......نہج البلاغہ جدید نسخہ	کلام امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ
☆......نہج البلاغہ	ترجمہ السید مرتضیٰ حسین فاضل
☆......من لایحضرہ الفقیہ فارسی	محمد تقی المجلسی
☆......فروع کافی	محمد بن یعقوب کلینی
☆......شرح من لایحضرہ الفقیہ قلمی نسخہ	محمد تقی المجلسی
☆......ثواب الاعمال	بابویہ قمی

کتاب	مصنف
☆......الصافی شرح اصول کافی	سید تصدق حسین رضوی
☆......ملاصدرا	شرح اصول کافی صلاصدرا
☆......اصول کافی کلاں	محمد بن یعقوب کلینی
☆......اصول کافی خورد احتجاج طبرسی	علامہ طبرسی
☆......شرح نہج البلاغہ	ابن ابی الحدید المعتز لی
☆......علل الشرائع	شیخ ابو جعفر قمی
☆......ابن میثم شرح نہج البلاغہ	عربی
☆......زبدۃ الاصول	عربی
☆......بحار الانوار	علامہ محمد باقر مجلسی
☆......نہج البلاغہ	ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین
☆......نہج البلاغہ	ترجمہ علامہ مرزا یوسف حسین لکھنوی
☆......شرح صحیفہ سجادیہ	السید محمد الشیر ازی
☆......الارشاد	الشیخ المفید
☆......شرح من لا یحضرہ الفقیہ	شیخ ابو جعفر طوسی
☆......امالی شیخ طوسی	محمد بن حسن طوسی
☆......صحیفہ کاملہ قلمی	ترجمہ علامہ مفتی جعفر حسین قائد ملت
☆......مفاتیح الجنان اردو	" " "
☆......بحار الانوار جدید	علامہ محمد باقر مجلسی

مصنف	کتاب
امام خمینی	☆......حکومت اسلامی
امام محسن الامین دمشقی	☆......اعیان الشیعہ
علامہ مرزا خادم حبیب اللہ مدنی	☆......منہاج ابراعہ شرح نہج البلاغہ
خوئی	☆......قرب الاسناد
ابن عمر بن کثیر دمشقی، ۱۴ جلد	☆......البدائیہ والنہایہ جدید
طبع تہران	☆......رسالہ توحید
حافظ ابی بکر احمد بن علی الخطیب البیضاوی	☆......تاریخ بغداد
ابن سعد	☆......الطبقات الکبریٰ
ابی جعفر محمد بن جریر طبری	☆......تاریخ طبری
ابن اثیر جزری	☆......تاریخ کامل
عبدالرحمٰن ابن الجوزی	☆......تذکرہ سبط ابن جوزی
علی بن سلطان محمد القاری الحنفی	☆......شرح شمائل ترمذی جدید
" " "	☆......شرح شمائل ترمذی کہنہ
ابن ہشام۔ ۴ جلدوں میں ہے	☆......سیرت ابن ہشام
علی بن برہان الدین شافعی حلبی	☆......سیرت حلبیہ
جلال الدین سیوطی	☆......تاریخ الخلفاء عربی
ترجمہ فارسی	☆......تاریخ الخلفاء فارسی
احمد بن داود الدینوری	☆......اخبار الطوال

مصنف	کتاب
ابن حجر	☆......الاصابہ
سیدزیرک حسین	☆......الخلفاء
یوسف بن اسماعیل بہنانی	☆......مواہب لدنیہ
مولاناسیدشریف علی	☆......شرح مواقف
طبرانی	☆......طبرانی معجم الصغیر
مرتضیٰ مطہری	☆......ختم نبوت
قاضی محمد سلیمان ندوی	☆......رحمۃ للعالمین
حافظ مجیب الدین احمد بن عبداللہ طبری	☆......ذخائرالعقبیٰ
حافظ شمس الدین ذہبی	☆......دول الاسلام
شبلی نعمانی	☆......سیرت النبی شبلی
ابی الحسن بن الحسن بن الحسین بن علی	☆......مروج الذہب
ابی محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری	☆......عیون الاخبار
شیخ عبدالحق محدث دھلوی	☆......ماثبت بالسنہ
ملاعلی قاری	☆......شرح مقاصد
شبلی نعمانی	☆......المامون
ابی محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری	☆......الامامت والسیاست
شاہ ولی اللہ محدث دھلوی	☆......قرۃ العینین
عبدالرحمٰن بن علی بن محمد ابن الجوزی	☆......سیرت عمرعربی

کتاب	مصنف
☆......تاریخ ابن خلدون	ابن خلدون
☆......مقدمہ ابن خلدون	ابن خلدون
☆......شواہد النبوت	مولانا عبدالرحمٰن جامی
☆......الریاض النظرہ	محبؒ الدین طبری
☆......تاریخ فلسفہ امریکہ	دکتوبر محمد الفتحی الشیطی
☆......خلفاء محمد اردو	شیخ محمد احمد پانی پتی
☆......تاریخ عاثم کوفی	احمد بن ابی محمد علی اعثم کوفی
☆......منہاج النبوت	خواجہ عبدالحمید
☆......مسلمانوں کا عروج وزوال	مولانا سعید احمد ایم اے
☆......فتوح شام	سید عنایت حسین
☆......عقد الفرید	ابن عبدربہ اندلسی
☆......روضۃ الصفا قلمی	امیر حاوند شاہ
☆......مدارج النبوہ اول	شاہ عبدالحق محدث دہلوی
☆......فتوح البدان بلارزی	البلازری
☆......معارج النبوت	مولانا ملا معین کاشفی
☆......صراط مستقیم	شاہ سید احمد بریلوی
☆......مقتل حسین حوارزمی	ابی المؤید الموفق بن احمد المکی
☆......طبقات کبریٰ عربی	عبدالوہاب الشعرانی

مصنف	کتاب
ابن حجر مکی	☆......صوائق محرقہ
امام السید محمد شیرازی	☆......فضائل ال رسول
شبلی نعمانی	☆......الفاروق
علی ابن محمد ابن جوزی	☆......صفوۃ الصفوۃ
خواجہ عبدالرشید	☆......منہاج النبوہ
شیخ مفید	☆......الارشاد
دھلوی	☆......حیات عبدالحق محدث
سید امیر علی مرحوم	☆......سرور کائنات
شورش کاشمیری	☆......عطاء اللہ شاہ بخاری
ڈپٹی نذیر احمد	☆......امہات الامہ
شورش کاشمیری	☆......تحریک ختم نبوت
غلام احمد پرویز	☆......شاہکار رسالت
کوثر نیازی	☆......ذکر حسین
" " "	☆......حیات امیر خسرو
علی نقی مجتہد	☆......سیرت حسین
" " "	☆......قصص القرآن
علامہ مجلسی	☆......لیلیہ
امام خمینی	☆......سر الصلوٰۃ

مصنف	کتاب
المحقق طوسی	☆......شرح تجرید
علامہ حلی	☆......شرح تجرید یعنی کشف المراد
سید محمد صادق الصدر	☆......النص والاجتہاد
شیخ صدوق	☆......اعتقادیہ شیخ صدوق فارسی
سید حسین	☆......حدیقہ سلطانیہ قلمی
السید مرتضی حسین فاضل لکھنوی	☆......حدیقہ سلطانہ
عبدالحسین شرف الدین الموسوی	☆......المراجعات
سید مہدی علی	☆......شہاب ثاقب
سید محمد حسن	☆......جواب السائل اردو
علی نقی مجتہد	☆......الشافع یوم المحشر
یحییٰ بن حسن بن بطریق	☆......خصائص وحی مبین
ملا محمد رفیع واعظ	☆......ابواب الجنان
حکیم افضل علی خاں بہادر	☆......انارۃ البصائر
مہدی شمس الدین لبنان	☆......انوار ولایت
محمد بن علی بن محمد اثو کانی ایمانی	☆......تحفۃ الذاکرین
سید مظہر حسن موسوی	☆......لمعۃ ایضاء
از قلم مبلغ اعظم محمد اسمٰعیل سابق دیو بندی	☆......رسالہ صداقت
مطبوعہ لبنان	☆......رسالہ الحکمت

سلام ہے

ہزاروں شہدائے تحریک ختم نبوت اور ممبران قومی اسمبلی 1974ء کے سالار
محترم شہید ذولفقار علی بھٹو قائد ایوان پر جنہوں نے استعمار کی پرواہ نہ کرتے ہوئے
سید الانبیاء حضرت محمدؐ مصطفےٰ کے تاج ختم نبوت کے حفاظت کی اور احمدی قادیانی
حضرات کو قومی اسمبلی کے ذریعے غیر مسلم قرار دے کر ناموس ختم نبوت بچایا۔

(خدایا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را)

شیخ خالصی عراقی کا مرزائیوں احمدیوں کو مسلمان ماننے اور ڈھکو گلاب شاہ کا یزید کو نرم دل اور امید وار بخشش لکھنے بنانے کے بعد یہ سب خالصی خود کو کسی قومی علمی فورم میں صحیح العقیدہ مومن مسلمان ثابت نہیں کر سکتے۔ اگر کسی خالصی، گلابی، ڈھکوی مولوی میں علمی جان ہے تو ہمارے چیلنج کو قبول کرے۔ ان حضرات بارے کتاب کی جلد دوئم میں مزید حیرت میں ڈال دینے والے حقائق ملاحظہ کریں۔ عنوان کتاب ہے:

ناموس رسالت مع دلیل ولایت

اور

گستاخانِ رسول کے شیطانی نظریات

یہ مستند تحقیقی کتاب 800 سوصفحات پر مشتمل ہوگی۔ جس کی کتابت مکمل ہو چکی ہے، طباعت کا مرحلہ باقی ہے۔

بیادِ رفتگان

ای سعادت بزور بازو نیست
گر نہ بخشد خدائے بخشندہ

سربراہ تحریک حقوق جعفریہ پاکستان ۔ برادر محترم علامہ مشتاق حسین جعفری کی شخصیت محتاجِ تعارف نہیں ہے۔ آپ گزشتہ بیس سال سے دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ہر سال سیرت چہاردہ معصومینؑ پر سیمنار پروگرام منعقد کراتے ہیں۔ جن میں تمام مکاتب فکر کے جید علماء اسکالرز، مفکرین حضرات تشریف لاتے ہیں۔ آپ مقررین اور قومی شخصیات کو ایوارڈ دے کر اُن کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ تاکہ مثبت سوچ کے حامل افراد نئے جوش و جذبہ کے ساتھ قوم و ملک کے استحکام کے لیے کام کرسکیں۔ آپ نے عقیدہ ختم نبوت کے ابلاغِ عام کے لیے 7 ستمبر 2007ء کو انٹرنیشنل عظمت ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت ممتاز قانون دان محترم الحاج شاہد حامد سابق گورنر پنجاب منعقد کروائی ۔ جس میں فاتح قادیانیت حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیلؒ مناظر اسلام کو تمام مکاتب فکر کے علماء اکابرین قوم نے خراج تحسین پیش کیا اور اس عظیم کانفرنس کا اعلیٰ ایوارڈ آپ کے شاگردِ رشید محترم علامہ السید ریاض حسین رضوی کو دیا گیا۔ اس کانفرنس کی کاروائی کا خلاصہ ملاحظہ فرمائیں۔ اللہ کرے زور عمل اور زیادہ (آمین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مکرمی ومحترمی جناب ______ صاحب اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سالانہ انٹرنیشنل عظمت ختم نبوت کانفرنس

سیدالانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس

اور ختم نبوت کی مناسبت سے اس کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ آپ سے شرکت کی استدعا ہے

بمقام: الحمرا ہال نمبر 3 مال روڈ لاہور

3 بجے سہ پہر تا 6 بجے شام
پابندی وقت کو ملحوظ خاطر رکھیں

بتاریخ 7 ستمبر 2007 بروز جمعۃ المبارک

افتتاح
جناب مخدوم پیر سید لیاقت علی رضوی کویت

زیر صدارت
ممتاز قانون دان
عزت مآب جناب
الحاج شاہد حامد
سابق گورنر پنجاب

مہمانان خصوصی

جناب چوہدری محمد اعجاز شفیع
صوبائی وزیر بیت المال

جناب چوہدری حاجی شوکت علی بھٹی
صوبائی وزیر ثقافت

جناب ڈاکٹر محمد شفیق چوہدری
صوبائی وزیر لیٹریسی و بنیادی تعلیم

جناب سید حامد علی شاہ
سیکرٹری اوقاف و مذہبی امور

تلاوت	نعت	منقبت	قصیدہ
قاری محمد علی رضوان سید باسط رضا نقوی	جناب الحاج اختر حسین قریشی جناب سید مختار حسین گیلانی	جناب استاد غلام علی خان جناب سید مقدس کاظمی	جناب ذاکر ضمیر حسین، تنویر جناب ذاکر قیصر مصطفےٰ

تاکید مزید
جناب علامہ سید ریاض حسین رضوی
الحاج علامہ مفتی حافظ سید کاظم رضا نقوی

والسلام آپ کا دعا گو
سفیر امن علامہ مشتاق حسین جعفری
چیف آرگنائزر انٹرنیشنل عظمت ختم نبوت کانفرنس

معاون انتظامیہ: جناب مخدوم پیر سید عباس علی شمسی (وطن آپٹیکل)

مقررین، علمائے کرام و اکابرین عظام

جناب علامہ سید ریاض حسین رضوی	جناب علامہ پیر محمد ابراہیم سیالوی	جناب آقائے سعید خرازی (قونصل جنرل اسلامی جمہوریہ ایران)
جناب علامہ الحاج مفتی حافظ کاظم رضا نقوی	جناب علامہ عبدالوہاب روپڑی	جناب چوہدری اختر رسول مسلم لیگی راہنما
جناب علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر	جناب علامہ زبیر احمد ظہیر	جناب الحاج حیدر علی مرزا
جناب علامہ منظور حسین عابدی	جناب سید محمد جاوید زیدی	جناب الحاج خواجہ علی محمد
جناب علامہ موسیٰ بیگ نجفی	جناب علامہ قاضی تجوید الدین	جناب مخدوم پیر سید نوبہار شاہ
جناب علامہ غلام اکبر ساقی فیصل آباد	جناب علامہ پیر سید آصف علی گیلانی	جناب مخدوم پیر سید چن پیر شاہ صاحب
جناب علامہ الحاج رائے ظفر علی خان کھرل	جناب علامہ جاوید اکبر ساقی	جناب مخدوم سید انتظار حسین شاہ زنجانی
جناب علامہ سید صابر حسین بخاری	جناب علامہ مفتی سید عاشق حسین نقوی	جناب سید اقرار حیدر جعفری (رجوعہ سادات)
جناب علامہ سید غضنفر عباس تمسی	جناب سید سہیل حیدر رضوی	جناب مخدوم سید علی اظہر رضوی
جناب علامہ سید بشیر حسین نقوی	جناب علامہ حسین احمد اعوان	جناب حاجی ناصر حسین (چیف ایگزیکٹو رضوان گارڈن)
جناب علامہ کرامت علی دمشقی	جناب پیر اختر رسول قادری	جناب قمر عباس مغل چیئرمین امن کمیٹی ٹی گورنمنٹ اوکاڑہ
جناب الحاج شیخ امتیاز حسین مانگی	جناب پروفیسر ڈاکٹر علی ظہیر منہاس	جناب سید قیصر عباس بخاری
جناب علامہ عبدالواحد ندیم	جناب چوہدری نثار علی عرف جج	جناب الحاج مخدوم سید عرفان حیدر نقوی
جناب علامہ سید وقار الحسنین نقوی	جناب سید سبط حسن رضوی	جناب سید شکیل بخاری
جناب علامہ سید منور حسین نقوی	جناب شرافت علی گوگا نقیبیہ	جناب مظہر حسین جعفری (الحسن کارگو)
جناب قاری اظہر علی بخاری	جناب سید رضا عباس نقوی	جناب میثم تمار شرقپور شریف
جناب پروفیسر تجمل حفیظ وارثی	جناب حاجی محمد شریف (غوثیہ)	جناب ملک محمد اشرف اعوان ٹھوکر نیاز بیگ
جناب مخدوم پیر سید الطاف حسین نقوی	جناب سیٹھ منگت علی	جناب ملک نیامت علی ٹھوکر نیاز بیگ
جناب مخدوم پیر سید طاہر سجاد کاظمی	جناب انیس انجم	جناب ملک شوکت علی اعوان آف پڑھانہ
جناب سید علی رضا کاظمی	جناب ملک امیر مختار اعوان (اتوکے اعوان)	جناب حاجی آصف علی فوجی
جناب غلام اکبر سیال ایڈووکیٹ	جناب اشفاق حیدر جعفری	جناب محمد اشرف اوپل

جناب ملک سکندر رضا (حیدری پریس) جناب علامہ عارف حسین حیدری جناب ڈاکٹر سید عابد حسین نقوی جناب نوید اکبر بٹ
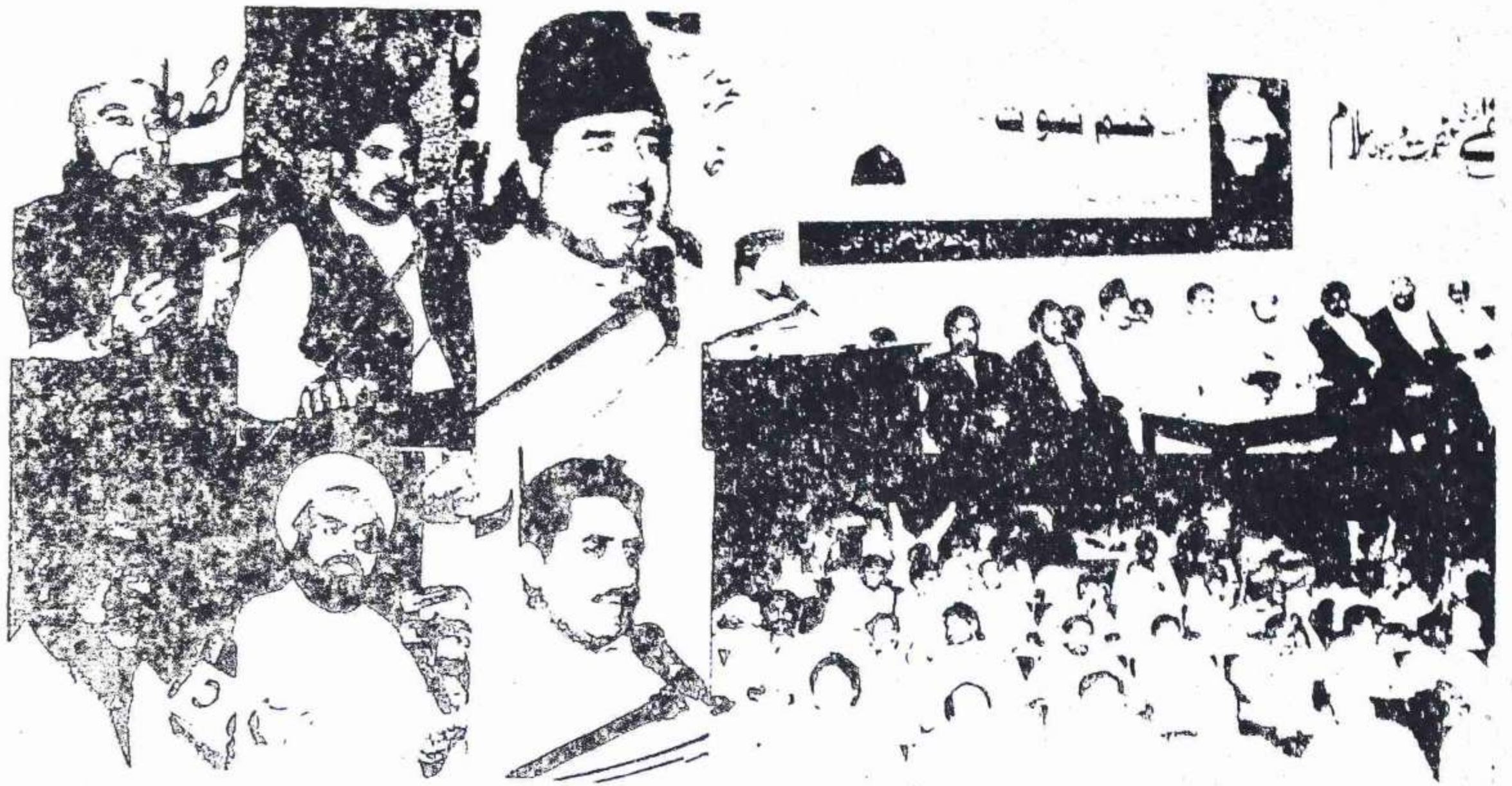
عالمی امن اتحاد کونسل کے زیر اہتمام عظمت ختم نبوت کانفرنس سے علامہ سید ریاض حسین رضوی۔ علامہ سید نسیم عباس رضوی۔ علامہ مشتاق حسین جعفری۔ علامہ زبیر احمد ظہیر۔ چوہدری حاجی شوکت علی بھٹی۔ علامہ ڈاکٹر محمد حسین اکبر۔ چوہدری اختر رسول خطاب کر رہے ہیں اور اسٹیج پر قاری سید اظہر علی بخاری علامہ سید صابر حسین بخاری علامہ سید غضنفر عباس تمثی۔ پیر محمد ابراہیم سیالوی۔ علامہ مفتی حافظ کاظم رضا نقوی۔ علامہ سید محمد سبطین شیرازی تشریف فرما ہیں

ختم نبوت
ایوارڈ
2007

چوہدری حاجی شوکت علی بھٹی (صوبائی وزیر) پیر محمد ابراہیم سیالوی۔ سید علی اظہر رضوی اور علامہ مشتاق حسین جعفری
ختم نبوت ایوارڈ 2007 بنام مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل (فاضل دیوبند) جانشین مبلغ اعظم علامہ سید ریاض حسین رضوی کو پیش کر رہے ہیں۔
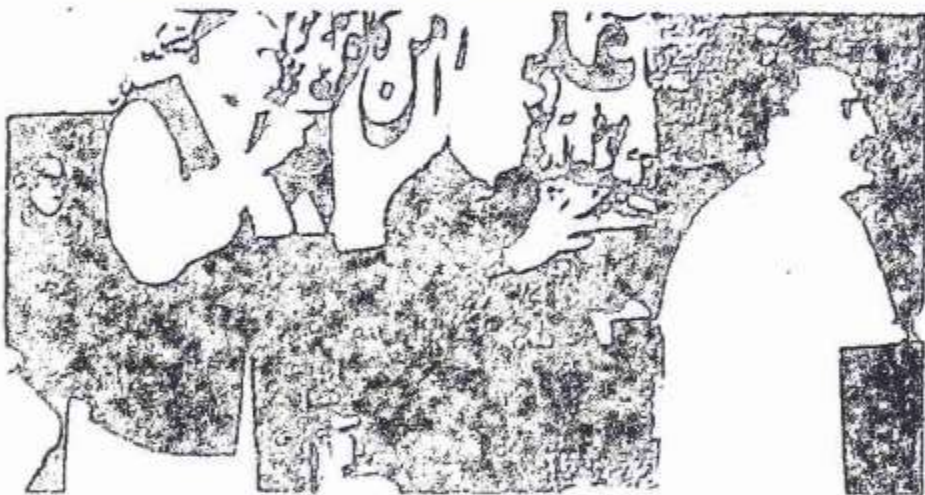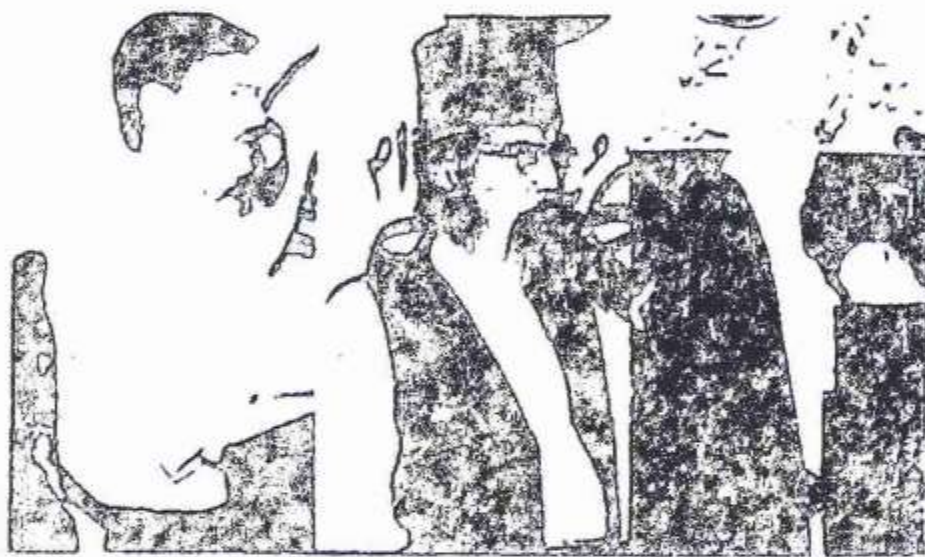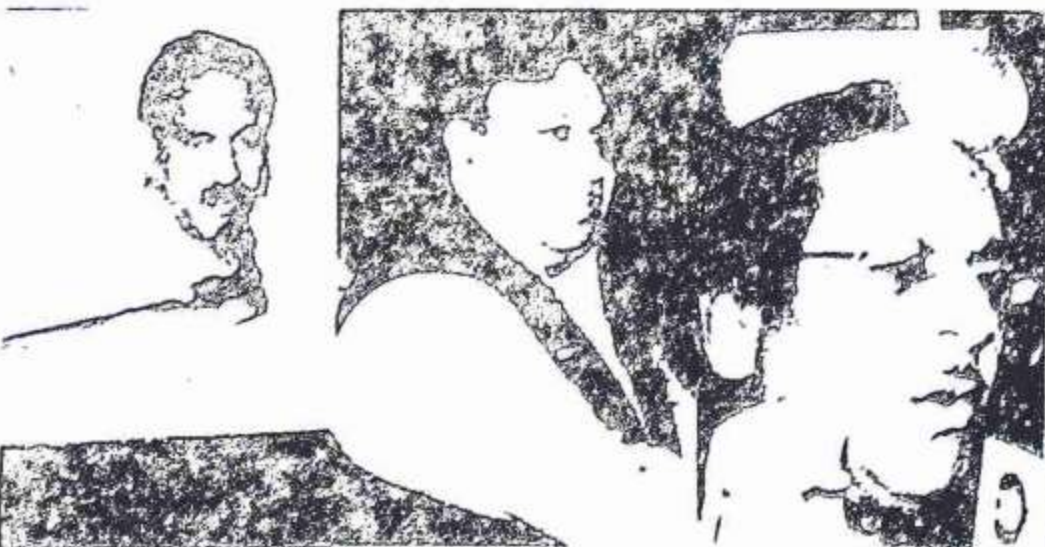
علامہ موسیٰ بیگ نجفی۔ پیر آصف علی گیلانی۔ سید شجاع حیدر کاظمی
الحاج حیدر علی مرزا۔ الحاج خواجہ علی محمد۔ پیر سید نو بہار شاہ۔

جاوید اکبر ساقی۔ علامہ قادری۔ سید مقدس کاظمی۔ سید شکیل بخاری۔ غلام علی خان۔ سید انتظار حسین شاہ زنجانی۔ ذاکر ضمیر حسین تنویر۔

دلیل ختم نبوت عقیدہ ولایت کی مخالفت

حقیقت میں اسلامی نظریہ ولایت فقیہ سے بغاوت ہے

مواصلات کمپیوٹر، لیوب ایمیل کے جدید گلوبل دور میں جہاں فاصلے کم ہوئے ہیں وہاں علم وخبر کے اعتبار سے اب کوئی کسی سے چھپ نہیں سکتا، جو جھوٹے خداؤں اور جھوٹے نبیوں کے مقابلے میں حق ولایت خدا اور رسول، ولایت امام و نائب امامؑ کے لئے میدان عمل میں ناطق دلائل کے ساتھ سینہ تان کر کھڑا ہے اور بول لکھ رہا ہے وہ بھی سب کے سامنے ہے اور جو بد بخت علمائے اسلام کا مقدس لباس پہن کر، مقدس نما بن کر ولایت مولا علیؑ جو بفرمان خدا اور رسول، ناموس ختم نبوت کی قرآنی حلی جہری دلیل ہے اور اسلامی نظریہ ولایت فقیہ کی بنیاد اساس ہے اسے بدعت محرمہ لکھنے کی شیطانی حرکت میں مصروف ہیں وہ بھی اب کسی سے ڈھکے چھپے نہیں رہے۔ اُن کی دین دشمن تحریروں، ڈھکوسلوں، گلابی چبل پن سے سنی شیعہ علماء کجا ہر کلمہ گو مسلمان تک آگاہ ہو چکے ہیں اور برابر برَ برَ کر کے برأت کر رہے ہیں۔

عالمی ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے خواجہ علامہ خان محمد صاحب اور ادارہ منہاج القرآن کے سربراہ علامہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی زعامت میں برادران اہل سنت عقیدہ ولایت کا ابلاغ عام کر کے ناموس ختم نبوت کا دفاع کر رہے ہیں۔ لیکن کتنے بڑے دکھ وافسوس کا مقام ہے کہ انقلاب اسلامی ایران جو ختم نبوت عقیدہ ولایت علی کا اسلامی روحانی ثمرہ ہے اور اسلامی نظریہ ولایت فقیہ کے ذریعے استعمار کے مقابلے میں دین اسلام کا بول بالا کیے ہوئے ہے۔ قیام انقلاب اسلامی ایران کے بعد ولایت فقیہ اور عقیدہ ولایت کے خلاف کچھ عمامہ پوش مولوی مصروف عمل ہیں۔ جو حقیقت میں یزید و یزیدیت کے حامی ہیں۔ یہ بدعقیدہ خائن لوگ اپنی کتابوں میں ناموس ختم نبوت ولایت کے خلاف لکھتے ہیں کہ نبی امام ہمارے جیسے بول براز کرنے والے بشر عادی ہیں۔ نجس منی کی پیداوار ہیں ان گستاخان محمدؐ وال محمدؐ کا قلم زبان اسقدر بے لگام ہے کہ لکھتے ہیں نبی، امام، رسول، کافر، مشرک، فاسق فاجر، زانی، شرابی بحیثیت بشر متفق الحقیقت ہیں اور ان کے طبلچی یہاں تک لکھ چکے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق معصوم نہ تھے۔ حضرت غازی عباسؑ علمدار، سیدہ زینبؑ بنت علیؑ اور خواہر امام رضاؑ، سیدہ معصومہؑ قم معصوم نہ ہیں۔ حریم نبوت و ولایت کے خلاف اس حد تک گستاخی کرنے والوں کا آخر، علماء، ذاکرین عظام کی طرف سے مناسب تعاقب کیوں نہیں کیا جاتا؟ سچ یہ ہے کہ گستاخان رسالت و ولایت کا نیٹ ورک پاکستان میں کچھ زیادہ ہی پھیلا ہوا ہے۔ بندہ نے شرعی فریضہ ادا کرتے ہوئے دفاع ختم نبوت و ولایت اور گستاخان رسول کو بے نقاب کرنے کے لیے یہ ضخیم کتاب لکھی ہے۔ کچھ کو کتاب ہذا کی جلد اوّل میں بے نقاب کیا ہے بقیہ کو مع ان کے باطل نظریات کے جلد دوئم میں بے نقاب کیا جائے گا۔ انشاءاللہ

قول خطیب

فن مناظرہ کے تمہیں استاد نہیں ہو خطیب
کہتے ہیں اگلے زمانے میں کوئی اسماعیل بھی تھا

استاذی محترم حضرت قبلہ مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل مرحوم اپنے خطابات میں اکثر فرماتے تھے کہ مرتے مرتے اتنے شاگرد چھوڑ جاؤں گا کہ ملک کے قریہ قریہ گلی گلی میں عقیدہ ولایت علی جو ختم نبوت کی جلی جہری قرآنی دلیل ہے۔ اس کے چرچے عام ہوں گے، اور انشاء اللہ محمد اسماعیل کا کوئی نہ کوئی شاگرد تبلیغ اسلام کے موجود ہوگا۔ اس مرد درویش نے سالہا سال محنت کر کے ایک سو کے قریب پڑھے لکھے شاگرد پیدا کیے۔ منضبط لائبریری قائم کی۔ کتب لکھیں اور درس ال محمد جیسا عظیم دینی ادارہ بنایا۔ جو الحمد اللہ آپ کے خط تبلیغ کی ترویج کر رہا ہے۔ بقول سعدی شیرازی مرحوم:

بماند سالہا سال این نظم و ترتیب = و ہستی رانمی بینم بقائے
مگر صاحب دے روزے برحمت = کند بزکار درویشاں دعائے

احقر الزمن بندہ محقق بشیر احمد خطیب عالم اسلام کی قلمی دنیا میں اپنے استاد محترم کے حوالے سے ایک بارز شناخت پہچان مقام، نام رکھتا ہے۔ جس سے عرب و عجم، قم و نجف، شام و لبنان، کویت و بحرین کے علمی حلقے آگاہ شناسا ہیں۔ بندہ نے انقلاب اسلامی ایران پر ڈیڑھ ہزار سے زیادہ صفحات لکھے ہیں۔ میرے اس تحقیقی علمی کام کو جویان علم نے پڑھا ہے اور جید سنی شیعہ علماء نے مسلم اُمہ کے اتحاد کے حوالے سے پسند کیا ہے۔ اس کے علاوہ بندہ نے دو اہم مرحلوں میں تحریر قلم سے اسلام اور ملت مسلمان کی بارز خدمت سرانجام دی ہے۔

(1) 1974ء اگست میں فتنہ مرزائیت احمدیت کو بے نقاب کرنے کے لیے قومی اسمبلی پاکستان میں سنی شیعہ اہل حدیث علماء کے شانہ بشانہ اپنے عظیم استاد علامہ قبلہ مبلغ اعظم سابق دیوبندی بانی درس ال محمد کا معاون مناظرہ رہا۔ اور مرزائی حضرات کو کافر ڈیکلیئر کروانے کے جہاد شرعی میں برابر شریک تھا۔ جس کے علامہ آغا عبدالحسن مبین سرحدی اور مولانا السید حسین عارف ساکن اسلام آباد زندہ شاہد ہیں۔

(2) دوسرا اہم مرحلہ 1992ء میں جب دیوبندی عالم مولانا اعظم طارق نے قومی اسمبلی پاکستان میں اپنی جماعت کا فرقہ وارانہ بل پیش کیا تو اس بل کے مقابلہ میں حضرت علامہ الشیخ محمد حسنین السابقی النجفی اور بریلوی مسلک کے بزرگ عالم اہلسنت علامہ عبدالستار نیازی وفاقی وزیر مذہبی امور کے ساتھ ملکر بندہ نے انسداد فرقہ ورایت بل لکھا جو پانچ سو صفحات پر مشتمل تھا۔ یہ بل کتابی صورت میں شیعہ رہنما آغا مرتضیٰ پویا نے طبع کروا کہ ممبران سینٹ اور ممبران قومی اسمبلی میں تقسیم کیا۔ اس تحریری بل نے پاکستان کی مذہبی جماعتوں اور دینی حلقوں کو مثبت راہ اپنانے اور ملک کو فرقہ واریت کے دلدل سے نکالنے کے لیے رہنما اصول دے۔ انسداد فرقہ واریت بل کا خلاصہ علامہ عبدالستار نیازی ایم این اے نے ممبران قومی اسمبلی میں پڑھ کر سنایا، اور ممبران سینٹ ممبران قومی اسمبلی کی اکثریت نے اس بل کو پسند کیا، اور قوم و ملک کی خیر خواہی کے لیے اسے اہم اقدام قرار دیا۔ اسلامی نظریہ کونسل، عدلیہ کے ججز صاحبان نے اس بل کو قوم و ملک کے اتحاد

کے لیے روشن راہ تسلیم کیا اور فرمایا۔ الدین للّٰہ والوطن للجمیع۔ دین اللہ کے لیے ہے اور وطن سب کے لیے پناہ گاہ ہے۔

قلم سے لکھنا ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ خصوصاً اسلامی موضوعات پر لکھنا جانگسل کام ہے۔ استاذی محترم نے جہاں اپنی زندگی میں مقرر، مبلغ، مدرس، مناظر، پیش نماز پیدا کیے وہاں قوم و مذہب کی تبلیغی ضرورتوں کو سامنے رکھتے ہوئے اہل قلم لکھاری شاگرد بھی تیار کیے۔ علامہ عارف حسین الحسینی شہید، علامہ محمد لطیف نجفی، علامہ ناصر حسین نجفی، علامہ قاری جان محمد، مولانا بشیر حسین بخاری، آغا ولی محمد شاہد، علامہ محمد سبطین جعفری، علامہ محمد عسکری، علامہ مفتی عابد حسین جانو، علامہ السید ریاض حسین رضوی، علامہ قبلہ آغا عبد الحسن مبین سرحدی پرنسپل درس آل محمد، مبلغ اعظم کے فرزند محترم علامہ ضیاء حسین ضیاء ایم اے، علامہ غلام اکبر ساقی، علامہ السید صفدر رضا کاظمی، علامہ قاری عبد الرضا علوی، علامہ خادم حسین خان، علامہ احمد علی حیدری، علامہ محمد حسین نحوی ڈیرہ غازی خان، علامہ احمد حسن سندھی، علامہ خورشید انور سرحد اور بندہ محقق خطیب انصاری عصر حاضر کی علمی دنیا میں معروف نام ہیں۔ کوئی تنگ نظر لاکھ انکار کرے۔ میری اس کتاب کو پڑھ کر قارئین محترم خود فیصلہ فرما سکتے ہیں کہ حق بیانی اور حق کی حمایت میں ہم کس حد تک بے باک اور جرأت ایمانی رکھتے ہیں۔ 1992ء میں سپاہ صحابہ نے میرے گھر پر حملہ کر دیا جس کے ماثات کی بدولت آج تک درزیدہ ہوں۔ تاہم مطمئن ہوں کہ میں نے کربلا والوں کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے اسلام کی سربلندی کے لیے عملاً قربانی پیش کی ہے۔ ملاحظہ ہو اخباری ریکارڈ۔

رفاعی تعلیمی کونسل شیعہ زمینداران پاکستان

اس رفاعی تعلیمی کونسل کا قیام اسکندر مرزا کے دورِ حکومت 1950ء کے عشرے میں لایا گیا تھا۔ اس رفاعی کونسل کے ممبران وہی مومن بن سکتے تھے جو مسلم ریاست پاکستان کے زمینی جغرافیہ میں سہیم و شریک ہوں اور اپنے علاقہ میں بااثر ہوں دین و مذہب کے حوالے سے کام کرنے کا ہمدردانہ جذبہ رکھتے ہوں۔ پانچ سو روپے تک ماہانہ چندہ دے سکتے ہوں یہ ملکی تنظیم برائے شیعہ زمینداران 1976ء تک اسقدر منظم فعال تھی کہ مخالفان حسینؑ یزیدی پسند لوگ حسینی مسلم کارکنان شیعہ لیڈران کے سامنے آنے سے ڈرتے تھے۔ 1970ء میں جب سندھ کے اندر عزاداران امام حسینؑ کو قتل کیا گیا۔ جنگی تعداد دو (۲) درجن کے قریب تھی۔ تو محترم جنرل موسیٰ خان ہزارہ جات، محترم کرنل مقبول حسین راولپنڈی محترم کرنل عابد حسین جھنگ، محترم نواب خان مظفر علی خان قزلباش لاہور، سیٹھ حبیب فیملی، سیٹھ مصطفیٰ گوکھل فیملی، نوابین میرپور خاص سندھ، راجگان جہلم و پنڈی، محترم سردار السید غلام عباس بخاری رجوعہ سادات نے جھنگ کی سیال، برادری مستری عبداللہ فیملی سیالکوٹ خواجگان نارووالی محترم بشیر احمد ورک برادری سیالکوٹ، بھکر کی نوانی برادری، کروڑ لیہ کی سرگانی بلوچ برادری، میلسی کی کچھی برادری، مظفرگڑھ کی گھلوی برادری، حافظ آباد پنڈی بھٹیاں کی چودھری بھٹی برادری، شورکوٹ کی بھروانہ برادری، ملتان کی گردیزی برادری، بخاری سادات کے سربراہ مخدوم عطاء الرحمان اوچ بلوٹ سرحد، بہاولپور سے محترم خان شاہنواز خان ڈبہ پیرزادہ، محترم دیوان السید غلام عباس شاہ سجادہ نشین پیر قتال جلالپور پیروالہ، جہلم دینہ سے محترم آغا السید سردار علی جان کے ذریعے پنجاب، سندھ، سرحد، شمالی علاقہ جات کے تجار، اُمراء، شیعہ زمینداران کو کال دے کر کراچی، حیدرآباد، میرپور خاص، لاہور، راولپنڈی میں پچاس ہزار سے زیادہ قومی عمائیدان زمینداران کو ساتھ ملا کر اس انسانیت سوز ظلم کے خلاف جلوس نکال کر احتجاج کیا۔ اور حکومت ایوب کو بتایا کہ اگر حکومت نے یزیدی ظالم سفاکوں سزا نہ دی تو ملک کے تمام شیعہ زمینداران جو پاکستان کثیر رقبہ زمین جغرافیہ کے نسل در نسل مالک آ رہے ہیں اور باقاعدہ مالیہ ٹیکس ادا کر رہے ہیں۔ ملک پاکستان کے شریف شہری ہیں، اور پاکستان کے بنانے میں مکمل تاریخ اور کھلا کردار رکھتے ہیں۔ ہم شیعہ زمینداران حکومت کا بائیکاٹ کر کے مالیہ ٹیکس نہ دیں گے شیعہ زمینداران کے اس ٹاسک پر

ایوب حکومت نے اپنے گورنر امیر محمد خان کو ہدایت کی کہ ہفتہ کے اندر سفاک قاتل ملزمول کو پکڑ کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے اور شیعہ مطالبات کو قانونی تحفظ دیا جائے۔ شیعہ زمینداران کی اس فعال مذہبی کارکردگی کو سامنے رکھتے ہوئے۔ یزید پسند ڈاکٹر اسرار احمد نے ایک پاکستانی پرائیویٹ چینل کو انٹرویو دیتے ہوئے تسلیم کیا ہے کہ مولوی حضرات چاہے جس جماعت سے ہوں، ملک میں مذہب کے حوالے سے کوئی تبدیلی نہیں لا سکتے۔ جب تک کہ سنی بریلوی، شیعہ مسلم زمینداران ہماری حامی نہ بھریں گے کیونکہ بقول ڈاکٹر اسرار احمد دیوبندی ملک پاکستان کی آمدن کے زمینی تجارتی وسائل بریلوی، شیعہ جعفری مسلمانوں کے پاس ہیں جو انہیں انگریزوں نے دیئے جب پورے ہند پر انگریز کی عملداری تھی۔ حالانکہ ڈاکٹر اسرار احمد نے تاریخ کو مسخ کیا ہے۔ اور حسد و تعصب کی بنا پر غلط تبصرہ کیا ہے۔ جس کا حقائق کی دنیا کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ جبکہ تاریخ کا سچ یہ ہے کہ سرحد، بلوچستان کے سنی قبائل زمینداران، نوابوں کی طرح، سندھ پنجاب کے شیعہ نوابین، امراء طبقہ اور زمینداران مغلیہ دور سے برصغیر کے زمینی حصہ کے مالک سہیم آرہے ہیں، البتہ انگریزوں اور ایوبی، بھٹو اصلاحات کے ذریعے سنی شیعہ امراء کے کارخانے اور زمینیں جبراً ضبط کی گئیں اور بریلوی شیعہ مزاروں، خانقاہوں کی وقف شدہ املاک اور زمینوں کو محکمہ اوقاف نے اپنے قبضہ میں لیا۔ چندہ مار بھیک مانگنے والے مفت خور مولوی حضرات کو کیا پتہ کہ محنت کر کے ملک کو آباد کیسے کیا جاتا ہے؟ اور منقولہ غیر منقولہ جائیداد کو بنانے قائم رکھنے کے کیا شرعی قانونی ضوابط ہیں جن پر عمل کرنے کے لیے ہیئت مقتدرہ قانونی طور پر پابند ہوتی ہے۔ اور جائیداد کا سلسلہ نسل درنسل چلتا رہتا ہے۔

هذا بیان للناس وموعظة للمتقین

اس رفاعی کونسل کے بانی حضرات یہ تھے۔ مخدوم السید عطاء الرحمٰن بخاری والد گرامی محترم السید مرتجز حسین سجادہ نشین اوچ بلوٹ سرحد، مخدوم السید سردار علی جان والد گرامی محترم السید لعل بادشاہ سجادہ نشین آستان عالی اسد آباد دینہ جہلم، نواب خان مظفر علی خان قزلباش، سربراہ شیعہ کانفرنس پاکستان، والد محترم محترمہ افسر رضا قزلباش نانا ذی وقار آغا جان قزلباش سجادہ نشین کربلا گامے شاہ لاہور۔ محترم میر ہز پائنس نوابین میر پور خاص سندھ، روسائے تالپور حیدر آباد ٹنڈو جام سندھ، مخدوم کرنل سید عابد حسین والد محترم السید عابدہ حسین شاہ جیونہ جھنگ پنجاب، مخدوم السید غلام عباس شاہ

بخاری، رجوعہ سادات چنیوٹ، محترم سردار خان غلام حیدر خان بھروانہ شور کوٹ، محترم نواب امان اللہ خان سیال جھنگ، مخدوم السید محمد راجو شاہ گردیزی سجادہ نشین شاہ یوسف گردیز ملتان، والد محترم السید علی قائم گردیزی، محترم السید عبدالجلیل گردیزی والد محترم السید جمیل عباس گردیزنی، محترم السید محمد رمضان شاہ گردیزی والد محترم السید خورشید عباس گردیزی ملتان، محترم السید ضمیر حسین شاہ گردیزی والد محترم السید اصغر علی شاہ پائیلٹ ملتان، محترم دیوان السید غلام عباس بخاری سابق ایم این اے جلالپور پیر والا سجادہ نشین پیر قتال شریف والد گرامی محترم دیوان ناصر عباس شاہ بخاری محترم السید عباس حسین شاہ ایم این اے گردیزی والد محترم السید غلام حر گردیزی، کبیر والا خانیوال، محترم مخدوم السید نو بہار علی شاہ بخاری ایم ایل اے مسلم لیگ ہند، رئیس اعظم شیعہ اسٹیٹ قتالپور والد محترم السید محمد حسنین شاہ بخاری قتالپور، کبیر والا خانیوال، محترم السید محمد نواز شاہ بخاری والد محترم ڈاکٹر السید خاور علی شاہ ایم پی اے، رئیس اعظم قتال پور کبیر والا، محترم مخدوم السید نذر حسین بخاری والد محترم مخدوم مختار حسین شاہ سابق ایم پی اے حویلی کورنگہ کبیر والا، محترم مخدوم السید سجاد حسین قریشی ملتان، محترم مخدوم السید غلام حیدر شاہ گردیزی والد محترم مخدوم السید محمد حسنین گردیزی چک حیدر آباد کبیر والا، محترم السید کریم حیدر شاہ گردیزی والد محترم مخدوم السید غلام رسول شاہ گردیزی بہشت زہرا ملتان، محترم السید ممتاز حسین شاہ گردیزی، محترم مہر اللہ دتہ ترگڑ والد محترم مہر نذر حسین ترگڑ ناظم کونسل سالار واہن نو کبیر والہ خانیوال جمالکے ترگڑ اسٹیٹ، محترم مہر شاہ محمد ترگڑ والد محترم مہر کاظم علی ترگڑ، محترم مہر زیارت علی ترگڑ والد محترم مہر صفدر حسین ترگڑ مینجر کواپریٹو بنک کبیر والا، محترم مہر غلام محمد ترگڑ والد محترم مہر خدا بخش ترگڑ ایڈوکیٹ جمالکے ترگڑ اسٹیٹ، محترم مہر غلام عباس ترگڑ والد محترم مہر امجد حسین ترگڑ جمالکے کبیر والا خانیوال، ملک خان عبداللہ خان تھہیم والد محترم نواب ملک احمد بخش تھہیم سابق ایم پی اے کبیر والا، میاں الطاف حسین تھہیم والد محترم ملک غلام عباس تھہیم ہجن وہی کبیر والا، ملک میاں محمد امین تھہیم والد محترم ملک شوکت حسین تھہیم رئیس اعظم ہجن وہی، محترم ملک ظہور حسین تھہیم ایم اے ہیڈ ماسٹر اور سالار واہن نو، محترم مہر مرید حسین چاون ہیڈ ماسٹر ایم اے ایڈ ساہی چاون ملتان، مہر ملازم حسین چاون والد محترم مہر اظہر حسنین چاون رئیس اعظم ساہی چاون تحصیل ملتان، محترم مہر بشیر احمد چاون والد محترم مہر ڈاکٹر نیر عباس چاون، محترم ڈاکٹر شفقت حسین بھٹہ شہر کبیر والا، محترم طاہر حسین ڈاہا بینک مینجر خانیوال، محترم پیر السید ظفر حسین شاہ کبیر والا، محترم مہر محمد عارف سرگانہ ایڈ وکیٹ دندی

سرگانہ، کبیر والا خانیوال، محترم غلام عباس سرگانہ، محترم مہر ندیم عباس سرگانہ، محترم مہر سر عباس سرگانہ، شیعہ اسٹیٹ دندی سرگانہ کبیر والا خانیوال، مہر محمد حیات سرگانہ موضع بڑھج سرگانہ نزد سرائے سدھو کبیر والا، سردار خان اللہ یار خان بوسن والد محترم خان غلام عباس خان بوسن ملتان، محترم ملک احمد بخش تھہیم ایم پی اے والد محترم آغا محمد علی خان تھہیم سالار واہن نو، کبیر والا خانیوال، محترم ملک خان خدا بخش خان تھہیم والد محترم ملک گوہر عبداللہ خان تھہیم، محترم ملک محمد بخش تھہیم والد گرامی ملک قصور علی و ملک مہدی حسین تھہیم، ملک محمد یار تھہیم والد گرامی محترم ملک جعفر حسین تھہیم، ملک زوار اللہ دتہ تھہیم والد محترم اقبال حسین تھہیم چھپراں والا کبیر والا، مہر آغا غلام عباس سرگانہ والد محترم مہر غلام حسنین سرگانہ رئیس اعظم دندی سرگانہ، مہر آغا غلام محمد سرگانہ، مہر حاجی نوازش علی ترگڑ والد محترم مہر اقارب مہدی ترگڑ بستی جاڑا رنگپور ضلع مظفر گڑھ، محترم مہر کرامت علی ترگڑ والد گرامی محترم ڈاکٹر محمد اقبال ترگڑ رئیس اعظم کھڑامڑا، محترم السید فضل حسین شاہ والد محترم سلطان الزاکرین السید صابر حسین شاہ بہل بھکر، روسائے نیوانی فیملی بھکر، محترم راجہ ریاض حسین جعفری چک راجگان تحصیل گجر خان راولپنڈی، محترم راجہ صفدر حسین پنن وال جہلم، محترم السید محمد سبطین شاہ پنن وال جہلم، محترم سردار خان، نذر حسین خان سرگانی تحصیل کروڑ ضلع لیہ، محترم خان حاجی منظور حسین خان سرگانی کروڑ ضلع لیہ، محترم خان اکبر خان دریشک لیہ شہر، محترم خان اکبر خان نوانی ایم این اے بھکر، محترم میاں شاہنواز ڈبہ پیرزادہ روہی بہاولپور والد محترم میاں سجاد حسین پیرزادہ ،محترم مہر فیروز حسین ترگڑ والد محترم مہر صفدر حسین ترگڑ نبی پور کبیر والا، محترم مہر محمد نواز ترگڑ والد محترم مہر احمد نواز ترگڑ رئیس اعظم نبی پور کبیر والا سابق ایم پی اے خانیوال، محترم خلیفہ نذیر حسین صدر انجمن خواجگان نارووالی لاہور، محترم ملک فیض علی لنگاہ والد محترم خان غضنفر حسین خان لنگاہ شجاع آباد ملتان، ملک عمر علی خان کھوکھر ملتان شہر، محترم السید منظور حسین شاہ گردیزی والد محترم السید سلیم عباس گردیزی سالار واہن کہنہ کبیر والا خانیوال، محترم السید منظور حسین شاہ ایم این اے لالہ موسیٰ گجرات، محترم السید صدر الدین شاہ گردیزی نوشیعہ سالار واہن کہنہ، کبیر والا، محترم السید محمد عباس شاہ گردیزی والد محترم السید رکن عبداللہ شاہ گردیزی سالار واہن کنہ تحصیل کبیر والا خانیوال، محترم السید غضنفر عباس شاہ والد محترم السید محمد شاہ گردیزی ناظم یونین کونسل ابراہیم پور، کبیر والا خانیوال، محترم کرنل سید مقبول حسین راولپنڈی، جرنل خان موسیٰ خان ہزارہ جات کوئٹہ بلوچستان، محترم ملک عطا حسین کھوکھر نمبردار والد گرامی حاجی برکت حسین سالار واہن کہنہ، ملک محمد وزیر

گل والد محترم ملک غلام قنبر گل پتی گلاں کبیر والا، محترم مینیجر زوار محمد نواز انصاری والد محترم ملک علی حسن انصاری سالار واہن کہنہ کبیر والا خانیوال، محترم مہر محمد امیر کھوکھر والد محترم مہر محمد اقبال کھوکھر ایم ایس سی کبیر والا، محترم مہر ربنواز جوتہ والد محترم مہر مظہر حسین جوتہ کبیر والا، محترم الحاج حکیم محمد عبداللہ انصاری والد محترم مولوی بشیر احمد خطیب کبیر والا خانیوال، محترم مہر غلام محمد ترگڑ بستی ہماؤں ترگڑ کبیر والا ضلع خانیوال، محترم سردار خان محمد عرف خان سیال جھنگ، محترم آغا السید ناظم حسین نقوی تحصیل گجر خان راولپنڈی حال مقیم لنڈن، محترم چودھری افتخار حسین تحصیل گجر خان حال مقیم لنڈن، محترم مہر تصور حسین بھروانہ مقیم قائم بھروانہ جھنگ، محترم علامہ غلام عباس نجفی ایم اے جھنگ، محترم خان نجف علی خان سیال ایم پی اے احمد پور سیال جھنگ، یہ سب موقر عمائدین ملت روساء نوابین شیعہ زمینداران اس رفاعی کونسل کے ٹرسٹی ممبران تھے اس کونسل کے مقاصد سراسر رفاعی تھے ان عمائدین قوم اور ان کے زیر اثر مومنین کی امدادی رقوم سے فی سبیل اللہ رضا کارانہ جذبے کے ساتھ نئی نسل کی دینی تربیت کے لیے مذہبی لٹریچر دینی کتب طبع کروائی جاتی تھیں۔ (2) قوم کے یتیم بچوں کی کفالت کے لیے سالانہ مدد کی جاتی تھی۔ (3) مریضوں کو علاج کے لیے فنڈ دیا جاتا تھا۔ (4) قابل محنتی طلباء کو وظائف دیئے جاتے تھے۔ (5) نادار غریب سادات وغیر سادات مومنین کی مدد کی جاتی تھی۔ (6) مساجد امام بارگاہوں اور مدارس دینیہ کی تعمیر، مرمت میں اپنے اپنے علاقے میں مدد کروائی جاتی تھی۔ (7) مسلم امہ کے اتحاد کے اعلیٰ ترہدف کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی بساط کے مطابق ہر ضلع تحصیل علاقہ بستی محلّہ کالونی کے لیول پر پاکستانی معاشرے میں مختلف فرق طبقات کے لوگوں، مسلمانوں کے درمیان اخوت کا متوازن ماحول قائم کرنے میں سنی شیعہ علماء، اکابرین امت مسلمہ کی مدد کرنا، اپنے! اپنے علاقہ معاشرے میں ذمہ دار شخصیت کی حیثیت سے اپنا زمیندارانہ اثر استعمال کر کے حسن معاشرت، صلح صفائی کے ماحول میں باہمی رواداری کو قائم رکھنا تاکہ فرقہ وارانہ تلخیوں جھگڑوں سے پاکستانی سوسائٹی کو محفوظ رکھا جا سکے اگر کسی علاقے میں کوئی مولوی منفی تقریر کرتا تو اسے دعوت مناظرہ دے کر علمی مباحثہ مکالمہ کروا کر تشفی کرادی جاتی تھی۔ اس طرح مولوی حضرات ایک دوسرے کو موقف سن سنا کر احقاق حق کے ساتھ فرقہ وارانہ تلخیوں کو مٹا کر عوام کو مطمئن کر دیتے تھے۔ یہ ماحول 1950ء سے 1975ء تک باقی رہا۔

(8) ان رفاعی معاشرتی مقاصد کے ساتھ تجار، متمول افراد شیعہ زمینداران باہم مل کر مجالس عزا اور عزاداری امام حسینؑ

کے جلوسوں کے تحفظ کے لئے عشرہ محرم الحرام سے لے کر چہلم حضرت امام حسین علیہ السلام تک بانیاں مجالس کی مدد کرتے تھے اور حکومتی انتظامیہ کو امن قائم رکھنے میں رہنمائی کرنا اپنا دینی فرض سمجھتے تھے۔

(9) دینی مدادس کی کمک کے ساتھ ذاکرین علماء حضرات کو واچ اپ کرنا کہ کہیں ذاکر مولوی طبقہ ان کے علاقہ، کالونی میں مدرسہ، محراب منبر کے ذریعے تفریق بین المسلمین کا سبب تو نہیں بن رہا اور باہر سے ایڈ لے کر دین و مذہب کے عقائد کو تو نہیں بگاڑ رہا۔ 1950ء سے لے کر 1976ء تک جب تمام سنی شیعہ زمینداران، مبلغین، ذاکرین، علماء، نعت خوان حضرات کو واچ کرتے رہے۔ سب عوام علماء ذاکرین صحیح سمت اپنا کر تبلیغی فرائض سرانجام دیتے رہے۔ جب سے زمیندار طبقہ نے غفلت برتی ہے تب سے مذہبی افراد نے باہر سے ایڈ لے کر بیرونی ایجنڈے کو پورا کرنے کے لئے تفریق بین المذاہب کا سنبل بن کر ملک وملت کے امن کو تہہ و بالا کئے ہوئے ہیں۔ اب عصری حالات مجبور کر رہے ہیں کہ پھر سے اس رفاعی تعلیمی کونسل قومی مرکز کو منظم کیا جائے اور مومنین اس کے ممبر ٹرسٹی بن کر اپنے اپنے علاقے کی بہتری، استحکام وطن پاکستان کے لیے آگے آئیں اور قوم کی کھویا کے ناخدا بن کر قوم کا بیڑا بچائیں اُس میں سب کی بھلائی ہے۔

دل میں اسلام کی عظمت رفتہ کو بحال کرنے کا عزم ہو تو اتحاد ملت کے لیے مل کر کام کرنے کے واسطے میدان وسیع ہے۔

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں

شیعہ امراء طبقہ، زمینداران اپنی اصلاحی جماعت رفاعی تعلیمی کونسل شیعہ زمینداران کے ممبر بن کر قوم کے مستقبل کو روشن کریں۔ درج ذیل مومنین زمینداران اپنی مدد آپ کے اصول کو اپنا کر تحصیل کروڑ لعل عیسن ضلع لیہ میں رفاعی تعلیمی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور جامعہ ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ واقع دربار سرکار سید راجن شاہ مجتہد سرگانی روڈ ضلع لیہ کی تشکیل کے بعد دامے درمے سخنے مدد کر رہے ہیں۔ اگر عمائدین قوم شیعہ زمینداران اس انداز سے ہر ضلع میں رفاعی تعلیمی ادارے بنانے کی سوچ پیدا کر لیں تو اپنی نسل نو کی دینی تربیت کر کے قوم و مذہب کا مستقبل تابناک بنا سکتے ہیں۔ اور قوم کو فتنہ مرزائیت و خالصیت سے بچا کر متحد ہو سکتے ہیں۔

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارہ

جامعہ ولایت علی ابن ابی طالب واقع نزد دربار راجن شاہ مجتہد سرگانی روڈ کے معاونین کے اسماء گرامی ملاحظہ ہوں

1- محترم مخدوم السید علی حسین شاہ دربار راجن شاہ لیہ
2- محترم سردار خان ندر خان سرگانی ، سرپرست جامعہ ہذا۔
3- محترم خان صفدر خان سرگانی مقیم العین متحدہ امارات۔
4- محترم سردار خان سجاد احمد خان سہیڑ سابق تحصیل ناظم کروڑ لعل عیسن۔
5- محترم حاجی خان ارشاد خان سرگانی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کروڑ لیہ۔
6- محترم باغ علی خان سواگ ایڈووکیٹ، کروڑ لعل عیسن لیہ۔
7- محترم السید مجید حسین شاہ صاحب مقیم راجن شاہ دربار۔
8- محترم ڈاکٹر عصمت اللہ خان لشاری مقیم سرگانی کروڑ لعل عیسن لیہ۔
9- محترم مہر محمد افضل اسرا پرنسپل ڈگری کالج فتح پور ضلع لیہ۔
10- محرم سردار لیاقت حسین خان جسکانی
11- محترم ملک محمد اکرم ڈی سی او آفس ضلع لیہ۔
12- محترم السید منظور حسین شاہ ساکن لوٹھڑ
13- محترمہ نور مائی جوئیہ عطیہ قطعہ زمین برائے مدرسہ۔
14- محترمہ اقبال فاطمہ سرگانی تعاون برائے مدرستہ ماہانہ۔
15- محترم اللہ ڈتہ گٹ صاحب کروڑ ضلع لیہ۔
16- محترم السید مرید حسین شاہ مولا دا ملنگ دربار راجن شاہ۔
17- محترم السید محسب حسین شاہ تعاون برائے تعمیر مسجد و مدرسہ۔
18- محترم السید محمد خلیق شاہ صاحب انسپکٹر خوراک لیہ۔
19- محترم خان ممتاز خان سرگانی کروڑ ضلع لیہ۔
20- محترم خان اظہر خان سرگانی ایڈووکیٹ کروڑ ضلع لیہ۔
21- محترم خان خادم حسین خان سرگانی عباس نگر کروڑ لیہ۔
22- محترم خان رب نواز خان سرگانی بلوچ عباس نگر کروڑ۔
23- محترم خان ملنگ سرخ علی خان سرگانی عباس نگر کروڑ۔
24- محترم خان قاسم خوان سرگانی، کروڑ ضلع لیہ۔
25- محترم حاجی منظور حسین خان سرگانی کروڑ ضلع لیہ۔
26- محترم ڈاکٹر السید فقیر حسین شاہ کوٹ سلطان لیہ۔
27- محترم السید فیصل عباس شاہ۔
28- محترم ملک بشیر حسین کھرل صاحب۔
29- محترم مہر اقبال حسین اسراء راجن شاہ کروڑ لیہ۔
30- محترم خان غلام حسین خان سرگانی۔
31- محترم ملک غلام علی سہو چک سہو والا ضلع لیہ۔
32- محترم نیاز حسین خان آف سہو والا۔
33- محترم خان فضل عباس شہانی۔
34- محترم ملک سلیمان عمرانی ٹریڈرز تحصیل کروڑ۔
35- محترم انتظار حسین قریشی صاحب کروڑ۔
36- محترم ملک غلام حسین جوئیہ عطیہ قطعہ زمین برائے مدرسہ۔
37- محترم ملک نذیر احمد جوئیہ۔ دربار راجن شاہ لیہ۔
38- محترم ملک شیر محمد جوئیہ صاحب کروڑ، لیہ۔
39- محترم فقیر حسین خان ایڈووکیٹ سرگانی ضلع لیہ۔
40- محترم نجف علی خان سرگانی مقیم لیہ۔
41- محترم خان طاہر خان سرگانی، کروڑ ضلع لیہ۔

متمول مومنین پاکستان بلعموم اور کروڑ ضلع لیہ کے تجار، امراء، شیعہ زمینداران بالخصوص جامعہ ولایت کی معاونت فرما کر اپنے دینی ادارہ کو مضبوط کریں۔

اسی طرز کا منفرد دینی ادارہ شیعہ زمینداران

جمالکے ترگڑ کی سرپرستی میں تکمیل کی راہ پر گامزن ہے

اپنی مدد آپ کے اسلامی اصول پر اسی طرز کا ایک اور مدرسہ شیعہ اسٹیٹ جمالکے ترگڑ کبیر والا میں درج ذیل محترم مومنین مل کر بنا رہے ہیں۔ جو ایک مثالی پیش رفت ہے۔ اللہ کرے زور عمل اور زیادہ۔

(1) اس دینی ادارہ مدرسہ کے لئے قطعہ اراضی محترم مہر شاہ محمد ترگڑ مرحوم نے دیا۔ ٹرسٹی ممبران کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(2) محترم مہر خدا بخش ترگڑ ایڈووکیٹ ٹرسٹی ممبر ہیں۔

(3) محترم مہر نذر حسین ترگڑ سابق ناظم یونین کونسل سالا واہن نو، مسجد کی تعمیر کر رہے ہیں۔

(4) محترم مہر صفدر حسین ترگڑ مینجر کواپریٹو بنک شاخ کبیر والا خانیوال۔

(5) محترم مہر سجاد حسین ترگڑ صاحب مقیم جمالکے ترگڑ۔

(6) محترم مہر امجد حسین ترگڑ ایڈووکیٹ۔

(7) محترم مہر عبد الحسین ترگڑ رئیس اعظم کھڑا امڑا ترگڑ۔

(8) محترم مہر کاظم علی ترگڑ

(9) محترم مہر مختار حسین ترگڑ

(10) محترم مہر سجاد حسین ترگڑ

ان موقر زمینداران کے علاوہ محترم ترگڑ برادری کے بقیہ امراء موثر افراد قدیم سادات کبیر والا اور شیعہ زمینداران تھہیم برادری، چاون برادری، سرگانہ برادری، انصاری برادری، گل برادری، کھوکھر برادری، لک برادری، سہو برادری، مرالی برادری، بھٹہ برادری، کھرل برادری، چدھڑ برادری، سیال برادری، مہار برادری، مگسی برادری، بھکل برادری، ڈاہا برادری، جوتہ برادری، اوترا برادری، ناریج برادری، مہاجرین سادات کبیر والا شہر، پنج کسی سادات برادری کے متمول موثر افراد کو ترغیب دے رہے ہیں۔ تاکہ کبیر والا کے تمام شیعہ زمینداران اور تجار متمول طبقہ مل کر دکھی انسانیت کی خدمت کے ساتھ، تبلیغ مذہب کے لیے مذہبی کتب لٹریچر، مومنین تک پہنچا کر نسل نو کی مذہبی اخلاقی تربیت کر سکیں۔ تحصیل کبیر والا کے نشیب میں دریائے چناب کے کنارے بیس مواضعات پر مشتمل یہ مضبوط زمیندار آبادی شیعہ پاکٹ ہے جس میں پچاس ہزار شیعہ ووٹرز ہیں اور تمام قومی سیاسی قیادت شیعہ مکس قیادت ہے اور کوئی ایم این اے، ایم پی اے نہیں بن سکتا جبتک کہ شیعان علی کبیر والا ساتھ نہ دیں۔

ذلك فضل الله يوتيه من يشاء بغير حساب۔

کتاب ہذا اسی تبلیغی رفاعی تعلیمی سلسلہ کہ پہلی کڑی ہے۔ درج بالا مومنین کے اصرار پر میں نے یہ کتاب طبع کی ہے۔

ان سب محترم برادریوں کے زمینداران صاحب وقار مومنین میرے فکری موئید معاون ہیں۔

بحق محمدؐ وآل محمدؐ اللہ ان مومنین کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ (خطیب)

فصف لها ذهناً غزیراً مجوداً
وغص فی بحار الفکر ثم تاملاً
تری لمعانیها بزوغاً ککوکبٍ
ویاتیک منها العلم والفضل مقبلاً

۱

تعارف مولف:

محقق بشیر احمد خطیب انصاری زمیندار مذہبی علمی گھرانے کی چشم و چراغ ہیں۔ موصوف کے والد محترم آغا الحاج حافظ محمد عبداللہ حکیم خود متکلم عالم تھے، خطیب نے ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی۔ منطق، علم تفسیر، علم حدیث و رجال مولانا سلطان محمود دیوبندی ساکن بند بوسن سے پڑھی۔ عربی ادب، فن مناظرہ، مبلغ اعظم علامہ محمد اسماعیل سے سیکھا۔ تقریر تحریر کا اُسلوب علامہ مرزا یوسف حسین لکھنوی اور علامہ السید مرتضی حسین لکھنوی پرنسپل مدرسہ الواعظین لاہور سے پڑھا، ان سب بزرگ علماء کا فیضان نظر ہے کہ محقق خطیب اسلامی علوم وفنون، عقائد تاریخ پر مستند تحقیقی انداز سے مبسوط کتب لکھنے میں مصروف ہے۔ (رفاعی تعلیمی کونسل شیعہ زمینداران تحصیل کبیر والا)

ناشر: رفاعی تعلیمی کونسل شیعہ زمینداران پاکستان
رابطہ دفتر: چمن حیدری انصاری فروٹ فارم سالار واہن کہنہ رنگ پور روڈ تحصیل کبیر والا ضلع خانیوال (پنجاب)